

TIGHT BINDING BOOK

brown book

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222521

UNIVERSAL
LIBRARY

Mahadeo Jirsha & Co. Duplicate Madras
C/o

16 October 1899 Monday

گلدستہ حفیظ اللہ خان

مردف بہ
نشار و پسند

Red 1978

بسمین

اپنے ہر ایک نگین طبعیت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہانے کیو اسطے نہایت
عمرہ عمدہ اور طبع طبع کی فرسے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین آرد و فارسی
ہا شاعر تفریق شہزاد خمس مسدس اور دوسے ملی ہوئی غزلین بچن ہولی ٹھری چاٹا
بارہ ماسہ و آرد و ہا کبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

جسکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب سائڈ وی تخلص بہ حفظ افسر مدرس شہر نزدیک و دور مدرسہ
موضع بنا پور پر گنہ بنگر تھانہ گجولی ضلع ہر دوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب
منشی شکر پر ساد صاحب صبح بلگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطابع می منشی نول کشورم لکھنؤ

۵۱ دسمبر ۱۸۹۲ء

احباب شائقین کو معلوم ہو کہ چند کتابیں نیازمند کی بنائی ہوئی اور بھی تیار ہیں جو کہ قابل دید ہیں زیادہ تعریف انگلی غیر۔ اپنے منہ سے سنیں کر سکتا ہوں ملاحظہ فرماتے سے خواہ ہو جائیگا تا جبران کتب سے ہر میلہ وغیرہ پرل سکتی ہیں اور جو متعلق مدارس کے ہیں وہ جسے فرمائش مطبع منشی نو لکھنؤ صاحب سے فوراً لی سکتی ہیں۔

فہرست کتب

مقتاح المساحت بے حل۔ جبین کہ پیش سطح و محسبات وغیرہ کے کل قاعدے۔ سلسلہ وار با ترتیب مع سوالات مثالیہ تعدادی ۱۲۵۰ کے انواع اقسام کے مندرج ہیں جو کہ طلباء مدارس کو نہایت مفید اور بکار آمد ہیں چونکہ اس میں نہایت عمدہ عمدہ سوالات ہیں لہذا شائقین و نیز عمل مدرسین اس کے ملاحظہ سے بہت مظلوم ہونگے۔

مقتاح المساحت مع حل۔ جبین کل سوالات مع حل و مع تصاویر وغیرہ قریب ۱۲۰۰ مندرج ہیں بہ نسبت اس کے اس میں چند قواعد و سوالات زیادہ ہیں۔

رسالہ حساب حفیظ اللہ خان۔ جبین نہایت عمدہ عمدہ مفید مطلب اور بکار آمد کل قواعد حساب ابتداء سے سلسلہ وار با ترتیب خاص کر مدارس دہاتی و نیز ہر قصبہ کے دفعہ ہفتم سے ایک دفعہ اول تک کے طلبہ کو شوق کرانے کے واسطے بانداز نو پڑی خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں نوٹن سنگرہ ناگرمی۔ جبین ہر قسم کے کیت و سویا وغیرہ ہیں یعنی دیو کیت ۱۰۰۔ دیر کیت ۵۰۔ ورس کیت مع سب رتوں اور پھاگ دہولی سمی دھارسی ملوان وغیرہ قریب ۴۵ کے ہیں اور متفرق میں مشکل دو وار تھی کیت اور دوہا۔ سورٹھا۔ کنڈلیہ۔ بھجن۔ بارہ۔ ماسا۔ چوہا۔ سا وغیرہ قریب ۱۹۰ کے ہیں یہ کتاب قابل ملاحظہ شائقین ہو۔

مش موتہنی ناگرمی۔ جو اسی کتاب یعنی گلدرتہ حفیظ اللہ خان کا دوسرا حصہ بخط ناگرمی طبع ہوا۔ المکتس بندہ خاکسار باب شائقین کا خدمت گزار حفیظ اللہ خان ساکن ساڈا سی محلہ اونچا ٹیلہ مدرسہ پور پور تھانہ کھولی ضلع ہر دوائی صوبہ اودھ

منیر دبیر بری (ع) فن و ادب

فہرست گلدستہ حفیظ اللہ خان مسعودت بہ اشعار و دیوانہ

حصہ اول

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱	اُردو غزلیں -	۲۶۹	۶
۲	اشعار متفرق اُردو	۲۸۲	۱۰۱
۳	فارسی غزلیں -	۴۲	۱۲۴
۴	اشعار متفرق فارسی -	۱۴۴	۱۴۱
۵	مستزاد اُردو -	۱۰	۱۵۱
۶	مجموع اُردو -	۱۴	۱۵۸
۷	مستزاد اُردو -	۵	۱۶۸
۸	رباعیات اُردو -	۴۲	۱۸۶

حصہ دوم

۹	دوہا ملی ہوئی غزلیں -	۱۸	۱۹۳
۱۰	بجھن -	۴۴	۲۰۹

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحه
۱۱	هولی	۳۲	۲۱۹
۱۲	ٹھمری -	۵۱	۲۳۱
۱۳	چوہاسا	۶	۲۴۱
۱۴	بارہاسا	۷	۲۴۴
۱۵	متفرق راگ	۲۷	۲۵۲
۱۶	بھاگ راگ	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیر دین	۱۲	۲۶۳
۱۸	رادرا	۴۵	۲۶۵
۱۹	دولم	۱۰۰	۲۷۳
۲۰	سورٹھا	۳۱	۲۷۷
۲۱	کبیت	۳۸	۲۷۹
۲۲	سوتیا	۹۳	۲۸۸
۲۳	خط منظوم بزبان بھاشا	۱	۳۰۴
۲۴	خط نظم و نثر بزبان اُردو	۲	۳۰۸



فہرست نگہداشتہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلیپند

حصہ اول

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱	اردو غزلیں -	۲۶۹	۶
۲	اشعار متفرق اردو	۲۸۲	۱۰۱
۳	فارسی غزلیں -	۴۲	۱۲۴
۴	اشعار متفرق فارسی -	۱۷۴	۱۴۱
۵	مستزاد اردو -	۱۰	۱۵۱
۶	مختصر اردو -	۱۷	۱۵۸
۷	مصدق اردو -	۵	۱۷۸
۸	رباعیات اردو -	۴۲	۱۸۶

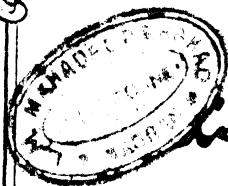
حصہ دوم

۹	دو با ملی ہولی غزلیں -	۱۸	۱۹۲
۱۰	بچپن -	۵۴	۲۵۴

نمبر شمار	نم	تقدراو	صفحه
۱۱	هولی	۳۲	۲۱۹
۱۲	ٹھمری۔	۵۱	۲۳۱
۱۳	چوماسا	۶	۲۴۱
۱۴	بارو ماسا	۷	۲۴۴
۱۵	تسفرق راگ	۲۷	۲۵۲
۱۶	بھاگ راگ	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیروین	۱۲	۲۶۳
۱۸	دادرا	۴۵	۲۶۵
۱۹	دودا	۱۰۰	۲۷۳
۲۰	سورٹھا	۳۱	۲۷۷
۲۱	کبیت	۳۸	۲۷۹
۲۲	سویا	۹۳	۲۸۷
۲۳	خط منہلوم بزبان بھاشا	۱	۳۰۴
۲۴	خط نظم و نثر بزبان اُردو	۲	۳۰۸



گلدستہ حیات اللہ خان



معروف ہے

اشعار و نظمیں

بسمین

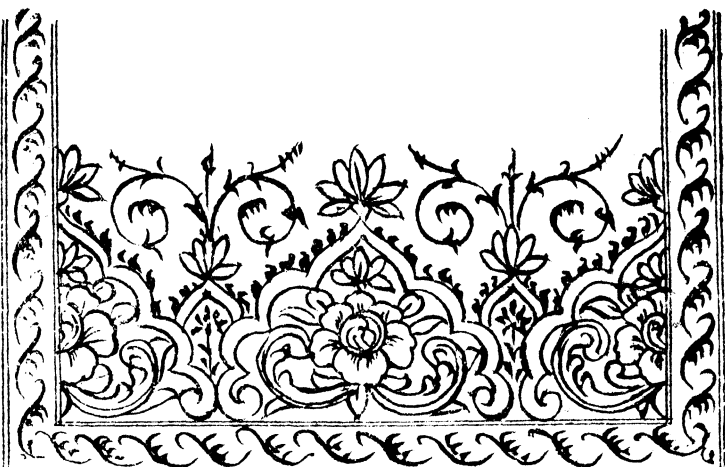
پہلے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشق آئینہ گمانے والی چٹ پٹی غزلیں اردو فارسی و اشعار متفرق مستزاد خمس مسدس اور دوسرے ملی ہوئی غزلیں بھجن ہوئی تھمری چو آسا بارہ ماسہ و آرد و باکبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

بسکو

مولوی حیات اللہ خان صاحب ساڈوئی تخلص بہ حفظ افسر مدرس شہور نزدیک و دور مدرسہ موضع بنا پور پر گنہ گنکر تھانہ کجھولی ضلع ہر دوائی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی شکر پر ساد صاحب صبح بگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع منشی نول کشو مقام کھنویں

ماہ نومبر ۱۹۹۲ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خلاق عالم ارحم الراحمین دانست سرور کائنات رحمتہ للعالمین کے یہ خاکیاں
 جہانیاں ننگ ناموس بنی نوع انسان سرکشہ وادی یحیوانی من بلد کو سہ نادانی مبتلا بنے
 و محن کفش بردار رباب سخن اُمیدوار رحمت ایزد منان اختر العباد حفیظ اللہرخان ابن
 محمد باقر خان بقاہ اللہ علی دین البنی وحفظہ عن نبی الخفی والکلی اپنے شوقین دوستوں اور اصحاب
 رنگین مزاجوں کی خدمت میں عرض پرواز ہو کر یہ خاکسار باشندہ قدیم قصبہ ساندھی ضلع ہردوی
 محلہ اوپنچا ٹیلہ لب دریائے گرہ کاہر اور اب مقتضائے آب ودانہ کیم مارج ششہ اسے بہت
 افسردہ سی وارسر و مشہور نزدیکی و دور در سے موضع بنا پور پر گئے بانگرہ قحطانہ بگھولی اسٹیشن ضلع
 ہردوی ملک اودھ میں مامور ہوئے آیام طالب علمی سے شعر و شاعری کا شوق کہنے سننے کا کمال
 ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر ربوارق معانی نظم شوارق فیض سانی منبع محبت و وداد سر شپہ موت
 و اتھا دشتی شکر پر ساد صاحب صبح بلکرائی شاگرد رشید حضرت قدرا دام اللہ افضالہم سے
 کہ تقریباً پانچ چھ مہینے سے بعد ہدیہ سطرے بمقام کرسی اسکول ضلع بارہ بنکی بمشاہد
 یکدیس روپیہ مامواری ساندھی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں اپنی تصنیف پر اسلئے

اور انھیں کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدردانی کے طفیل سے اس درجہ کو پہنچا تھا
شانہ انکو اپنے فضل و کرم سے یوں افاضت و درجات عالیہ پر ترقی بخشا رہے۔ غرض کہ میرے
شوق کی کیفیت نہ پوچھیے دن و رات چوگنا ہوتا گیا بمیون کلیات و دیوان جمع کیے
جائے ایک مجموعہ خبر اشعار بھی جس میں کہ عمدہ عمدہ اور انواع اقسام کی غزلیات و قصائد و اشعار
متفرق ردیف و وارد دیوانہ سے شعرا متقدمین و متاخرین سے انتخاب کر کے لکھے گئے ہیں
تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگہری موسوم بہ نوین سنگرہ بجا شایع بھی تالیف کر کے مطبع
ناشی نو لکھنؤ صاحب میں چھپوائی جس میں کہ ہر ایک قسم کے عام پسند نہایت اچھے اچھے
کبت۔ ستویا۔ دوہا۔ سورتھا۔ بھجن۔ ہولی۔ راگ۔ اور بہت سی احباب پسند بابتیں
اس میں مندرج کی گئی ہیں جس کی تعریف دیکھنے پر منحصر ہو جن صاحبوں کو اس کے ملاحظہ کا شوق
ہو مالک مطبع اور اخبار مقام لکھنؤ سے طلب کر لیں یا میسون میں کتب فروشوں کے
پاس تلاش کریں۔

خیر اب میں باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگوں سے عرض کیا چاہتا ہوں امیدوار
ہوں کہ وہ بھی سن لیا جائے یعنی ایک روز ٹھاکر مہربان سنگھ صاحب نمبر دار بنالپور کہ بڑے
صاحب شعور اور قدردان ہیں ان کے مکان پر میں اور چند میرے قدیم شاگرد یعنی جنگو سنگھ
وودوان سنگھ و گرجا سنگھ و زرخ سنگھ وغیرہم کاب ہر ایک بقدر ضرورت اردو ناگہری و
حساب پیمائش وغیرہ پڑھ لکھ کر اپنے اپنے کاروبار متعلقہ زمینداری میں مشغول ہیں تاہم ٹیپے
ہوئے اسی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ مردم دیدہ محبت و مروت مخزن لطف و ممت
ٹھاکر نہت سنگھ برادر خود مہربان سنگھ نمبر دار ملاح نے کہا کہ اگر بمقابلہ نوین سنگرہ ایک
اردو مجموعہ اشعار جس میں کہ نہایت عمدہ عمدہ خاکسکار گانے والی عوام پسند اردو فارسی غزلیں
ہوں تالیف کر کے طبع کرائیے تو خوب ہو اور اسی طرح ایک ہمارے ہوطن اور ہم کلاش شفیق
رام نراین تربیدی نے بھی نوین سنگرہ دیکھ کر فرمایا تھا تب تو میرے دل میں اسی وقت سے

ایسا جوش پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کہ ابھی وہ کتاب تیار ہو جائے غرض کہ خداے جل شانہ نے ہمارے ارمان پورے کیے اور جو مقصد تھا حسب دلخواہ نکل آیا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ اس مجموعہ کو احباب زمانہ نہایت پسند کریں کیونکہ علاوہ غزلیات کے اس میں زبان ہندی کی بھی مزے اور عشق آمیز باتیں بہت لکھی گئی ہیں جسکی کیفیت فہرست ملاحظہ فرمانے سے بالکل ظاہر ہوتی ہے۔

بڑی محنت و جانفشانی سے بعد و بھیا مہیال سنگھ و دھرم سنگھ طلبہ باے دفعہ سوم مدرسہ ہذا میں اسکو لکھ کر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اسکا نام گلستانہ تحفۃ اللہ خان مرحوم یہ اشعار و پسند رکھا ہے اس میں دو حصے ہیں حصہ اول میں اردو و فارسی غزلین۔ اشعار متفرق اردو و فارسی مستزاد و منس۔ مسدس۔ رباعیات وغیرہ ہیں۔

اور حصہ دوم میں دو باب و کتب ملی ہولی غزلین۔ بجن۔ ہولی۔ چمری۔ چوماسا۔ بارہ ماسہ واداسا۔ دوہا۔ ستور۔ کبت۔ سوبیا۔ خطہ منطوم زبان بھاشا بنام معشوقہ وغیرہ ہیں۔

مجموعہ تو بہت چھپے ہیں مگر ایسا دیکھنے میں کم آیا ہو گا کہ جس میں کوئی بات کسی قسم کی فرو گذار نہیں کی گئی ہو اور خاص کر وہ وہ چیزیں اس میں لکھی ہیں کہ جنکو ہر شخص پسند کر سکتا ہو اور وہ بات ہی اور ہے کہ جو صاحب حسد کی نظر سے چھپا سکوں ماحظہ کریں گے تو انکو کیونکر کوئی بات اس میں پسند پڑے گی۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا دستور ہے کہ خود تو وہ کام کر ہی نہیں سکتے اور نہ اس قدر لیاقت ہی ہے مگر اور دن کی عیب مبنی و نکتہ جینی سے لوگوں کی نظروں میں بزرع خود میان ٹھو بنے بیٹھے ہیں۔ اگر محنت و کوشش کرے کوئی چیز بنائی تو ان نکتہ چنیوں کے باعث دل و دلی زیادہ بزمردہ ہو جاتا ہے۔ بجائے تعریف کے کلمات طعن و طعز زبان پر لاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بات صحیح کیوں نہ ہو اسکو عیب ہی بتلاتے ہیں طرہ یہ کہ بھڑائی غلطی نہیں مانتے جو زبان سے نکل گیا وہی درست و صحیح جانتے ہیں۔

جن صاحبوں کو میرا مجموعہ پسند نہ پڑے وہ اپنے دل کی دل ہی میں رکھیں میرے سامنے

لکھ کر جوابات مقبول نہ سنیں نہ معقول نہ نہیں میں اچھا یا بُرا جو کچھ ہوں سو ہوں اور ویسی ہی میری تالیف ہو وہ اپنی تعریف ظاہری سے اس حقیر کو مغذ و رطین۔

صرت اُن صاحبوں کی شان میں یہ گستاخانہ تقریر زبان پر لائی گئی ہے جنکے وجود و مرکب میں حصہ آتش حسد زیادہ ہو اور بحر غیب کے کسی کی ذات میں وہ ہنر نہیں دیکھتے۔

نعموہ باللہ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھ کو یا میری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کیسے گو جاسا نہ کہنا اور ہر دوستانہ نصیحت دوسری بات ہو ورنہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ بے عیب ذات خدا کی ہے۔ انسان بچا کس میں ہو۔ خاص کر مجھ ایسا ہیچمان ذرہ بمقدار ہر ایک کا کفش بردار کرتن تیرہ کسی میں نہیں ہو ایک بے حقیقت آدمی ہو اور ویسی ہی اسکی تالیف ہو۔

اخلاق کو کام فرمائیے دوستانہ عیب پوشی کا امیدوار ہوں بھول چوک معاف ہو آدمی ہوں۔ کچھ فرشتہ نہیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ اَلْاِنْسَانُ مُرْتَكِبٌ مِّنَ الْخَطَاۃِ وَ الْاِثْمَانِ۔ پھر میں کب اس سے باہر ہو سکتا ہوں۔

اچھے آدمیوں کا کام ہو کہ اسکا غیب اسطرح سے اُسپر روشن کر دیتے ہیں کہ کوئی نہیں جان سکتا اور جتنے حضرات اور ہی قماش کے ہیں وہ جب تک دس آدمیوں کے روبرو اسکی غلطی یا بھول نہ بتائیں تب تک انکی فضیلت اور غلیت ہی نہ نیچے یہ نہیں جانتے کہ ہمتو اور ونسکا عیب بتا کر خود ہمتو کیا بنے ہیں بلکہ صاحبان عقل و فراست کے روبرو اپنی حماقت اور کم یاقتی کے سارٹیفکٹ پر زیادہ تصدیق کرتے جاتے ہیں۔

ای میرے کرم فرما دو مستومیرے تصور کو معاف کرنا اور محض ناقابل آدمی مجھ کو جانکر اعتراضات معذور رکھنا۔ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احباب زمانہ کے دل میں جگہ دے اور اسکے ملاحظہ کا شوق اُنکو عطا فرمائے آمین۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَا الْقَصْرَ اَطْمَیْمَ وَالسَّلَامَ عَلٰی اٰہْلِ الرَّسَالَةِ وَ اَلْمُسْلِمِیْنَ۔
و تخط۔ حقیقۃ الدخان مدرسہ دارالعلوم موضع بنپور پر گنہ بانگ صنعت ہر دونی ملک و دھار قوم و نوبت



جبین

اُردو غزلین۔ اشعار متفرق اُردو۔ فارسی غزلیں۔ اشعار متفرق فارسی۔ مستزاد اُردو
خمیس۔ مسدس۔ رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز مندرج ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُردو غزلیں

غزل۔

گلو نہ جسکا اسم نے قال و قیل کا
کس وجہ سے نہ محور ہوں ہر شکیل کا
حامی عزیز سے ہو فردن تر و لیل کا
تخم شر سے جیسے گلستان خلیل کا
کم مایہ مشتری ہو متاع قلیل کا

سُخن غن ہو وصف جمال اُس جمیل کا
تصویر ایک آئینہ انواع مختلف
ہفت آسمان ہیں تجھ سے حصارِ ناہ خاک
جنت اوگا سے نار سے تیری بہارِ فصل
ہر وہ ہر عالم قدرت کا تاجدار

حرص و طمع سے کیوں نہ شہیدی ہو بے نیاز

تکیہ ہم اس فقیر کو کیسے کفیل کا

غزل ۲

سردیوان لکھا ہر مین نے مطلع نعت احمد کا
ظہور حق کی حجت ہو جہان میں نور احمد کا
نہ تھا نام و نشان جن روزوں سے لوحِ زبر جہ کا
نہ بننا صفر گر نقشِ احد پر بیمِ احمد کا
کھلے گا حال امت کو ترے انعام بے حد کا
نانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مزدک کا
تیسرے ہوطوان ای کاش تجھ کو ترے مقرر کا
کبھی گرد و مٹی جیون میں کروں نظارہ گنبد کا
کسی صحرا میں دانکے طعمہ ہوں میں دامل و ورد کا
نفسِ حبسوت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا
طلوعِ روشنی جیسے نشانِ ہوشہ کی آمد کا
اُبتانِ ازل میں وہ معلمِ عقل کل کا تھا
گذر وحدت سے کثرت میں نہ تو توافقاتِ مطلق کو
بٹینکے جس گھر طری عشرت کے سامان بزمِ ضیائے
ہوا تجھ سانہ ہو سکتا ہو میرا ہی ہی ایمان
ہوئی ہو بہت عالی مری معراج کی طالب
کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ملوں آنکھیں
مدنیہ کی زمین کے گرد لائقِ ہومر الا ش
تکتا ہو درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

خدا تجھ چوم لیتا ہو شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جسدِ نام آتا ہو محمد کا

غزل ۳

کسی عاشق کو نہ کھنا تو خدایا تنہا
یار نے جب مجھے خلوت میں بلایا تنہا
مجھے وحشت نے وہاں راتوں پھر آیا تنہا
حسبِ خواہش وہ مرے پاس کب آیا تنہا
ترے ہجران میں بھی اُس نے مجھے پایا تنہا

ریخ و غم میں نے اٹھایا سوا اٹھا یا تنہا
اسے کہتے ہیں اطاعت کہ گیا میں پیچود
خضر کا قافلہ ہوشِ جہان پر ہوا گم
وصل کی رات بھی کجنت جیسا سا تھر رہی
در گذر غم نکرے دشمن جان میرا تھا

گھر کو گور آپ کو مردہ میں شہید می سمجھا

یار بن بخت نے جس رات مستلا یا تنہا	
غزل ۴	
تصویر عاشق بیتاب نے دلیں جہاں باندھا لب جو کس نے امی رشک پری ایسا سماں باندھا ہم کے پر چلین گراستخوان پر میرے آبیٹھے جدا اک قصر ہو ہم غم کشوں کے عیش کرنے کا ابھی جو ہر کرونگا اپنا ورنہ سچ بتا جس کو بنا تھا پنجہ جراح رشک پنجہ مر حبان	لقاب اُس شریکین نے اپنے چہرے پر وہاں باندھا کہ تو نے دو ترانے گائے اور آب روان باندھا وہ مجھ کو تھکا کہ سر پر طائروں نے آشیان باندھا فلک نے جس کے آگے لا جو ردی سائبان باندھا تری تیج نائے مشورہ کیا میری جان باندھا ترے زخمی کا جسم اُسے زخم خونچکان باندھا
شہیدی کثرت عصیان سے جگو خون آتا ہے سفر ہو دور کا اور دوش پر بار گران باندھا	
غزل ۵	
جان اب تجھ سے ہو کیا بعید چھپا نادل کا نئی باتیں نئی گھاتیں نئی چاہت نئے پیار لاکھ ڈھونڈھا کرے دشت کہیں ملتا ہو نرنگ ہاے سے اگلے سنگار کا سن سننے لگا	آپ سے مجھ کو مبارک ہو لگانا دل کا کیا قیامت ہوئے شخص پہ آنا دل کا اُنکی مٹھی میں ہواں روزوں ٹھکانا دل کا اُنکا بھرنا دم سرد اور دُکھانا دل کا
چاہ کے کچھ تومر سے ہو شہیدی آگاہ کاش چندے اُسے بھائے جو ستا نادل کا	
غزل ۶	
ترے پر سے جھڑنے لگے شر نہ تریپ تو لب زار لب انھیں گو کہ بارہواں سال ہو مجھ سے ہفتا میں کسی کی فسون گری کہ وہ رقصاں ہی جھڑی	جلیکا قفس جلیکا قفس جلیکا قفس جلیکا قفس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس کئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس گئی

ترے غم سے کاہلیں بریدہ بہت تنگ ہو کر قتل پر مرا دل بربک صنا ہو خون کھریا توں تک مجھے کیا کروں تجھے دیکھا ہو جب کہ او پر ہی بخدا کسی کے نظارہ کی کوئی کاروان جو نکلیا سو بخد قیس یہ بول اٹھا	نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہ کر کو کس نہیں نہ ترس نہیں نہ ترس نہیں نہ ترس نہیں نہ ترس نہ رہی ہوں نہ رہی ہوں نہ رہی ہوں نہ رہی ہوں وہ بجا برس وہ بجا برس وہ بجا برس وہ بجا برس
--	--

تو شبیری ابرسیہ کہ وہ شراب پیٹے ہوں جس جہ وہیں جابر س وہیں جابر س وہیں جابر س وہیں جابر س
--

غزل ۷

غضب ہو جس بت کا فریہ اپنا دم نکلتا ہو نہ رکھ آنکھوں پہ میری آستین لطف ایہ دم دیکھا کر اپنی آرائش پر ہی مجھ کو نہ دھوکا دے سمجھ کر اجنبی جس میں دل کا راز کتا ہوں بنا دیتا ہو کوچہ فقر کا طرے کو بھی سیدھا	نیا تابوت اس کے کوچہ سے ہر دم نکلتا ہو کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل کا غم نکلتا ہو کسی کے سادہ پن میں اور ہی عالم نکلتا ہو نخل ہوتا ہوں کیا کیا جب ترا محرم نکلتا ہو کھنی جب جنتری میں تار کا سب تم نکلتا ہو
---	--

شبیری سے نہیں واقف ہیں ہم اتنے تو واقف ہیں کہ کوئی راتوں کو کرتا ہوا ماتم نکلتا ہو

غزل ۸

مشام بلبل میں رشک گل کی ہنوز بھی نہیں گئی یہ عشق سرسہ کا فیسی کا شوق غریب کا فیسی کا بلاتے اس کی خبر ہو کہتے ہیں کہ کو مشوق کیا ہو شوق ضیاء سے جسکی جہاں ہو روشن شمع نہان ہو زیر	ابھی وہ نام خدا پر غنچہ نسیم چھو بھی نہیں گئی ہو گمان ہو کر تلواری کا سور و بر و بھی نہیں گئی ہو ہنوز کانون میں اس کی گئی گفتگو بھی نہیں گئی ہو حریم عزت کے تاب و زن شمال تو بھی نہیں گئی ہو
---	---

شبیری اتنی گمان پرستی تھے میں سب بھول بیٹھتی ہوئی ہو جس مڑے تم کو مستی وہ تا گا بھی نہیں گئی ہو
--

غزل ۹

کسی نے اسکو سمجھایا تو ہوتا مرزہ رکھتا ہوں زخیم خنجر عشق یخنل آہ ہوتا بی بی کاش جو کچھ ہوتا ہوتا تو نے تقدیر کیا کس جرم پر تو نے مجھے قتل	کوئی یان تک اُسے لایا تو ہوتا کبھی اُسے بواہوس کھایا تو ہوتا ہنوتا گوشہ سیاہ تو ہوتا وہاں تک مجھکو پہنچایا تو ہوتا ذرا تو دل میں شہ مایا تو ہوتا
---	--

دل اُسکی زلف میں اُلجھا ہوا کب سے
خلفہ اک روز سمجھایا تو ہوتا

غزل ۱۰

دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پُرن نکلا جب تو آیا کہ مرادم بت پر فن نکلا نام سے کام نکلتا نہیں بے جوہر اصل	دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا نکلا ارمان و لیکن پس مردن نکلا اتل عارض سے نہ ہرگز کبھی روغن نکلا
---	---

خون عاشق کا ہو گلگونہ ترے عارض کو
قتل ہونے سے ہمارے ترا جو بن نکلا
ناتل سے عارض کے

غزل ۱۱

کہوں کیا رنگ اُس گل کا ابا ابا ابا نک چھڑکے جو وہ کس کس مڑے دل کے خنجر خدا جانے حلاوت کیا تھی آب تیغ قاتل میں مری صورت پرستی حق پرستی ہو کہوں میں کیا	ہو ارنگین چمن سارا ابا ابا ابا مر سے لیتا ہوں میں کیا کیا ابا ابا ابا لب ہر زخم ہو گویا ابا ابا ابا کہ اس صورت میں ہو کیا کیا ابا ابا ابا
--	--

ظفر عالم کہوں میں کیا طبیعت کی روانی کا
کہ ہو اڈا ہوا دریا ابا ابا ابا

غزل ۱۲

لگے ہو سیر گلش میں دل اور غنچہ دہن کسکا	ترے فرقت کے مارے گوروش کی چین کسکا
مری وحشت سے ہمسرہ ہو سکے دیوانہ پن کسکا	برنگ گل ہو سینہ چاک مثل پیرہن کسکا
مسافر خانہ دنیا میں جو آیا ہوا راہی	یہ منزل آمد و شد کی ہو اس میں ہو وطن کسکا
مہ نو غرق ہو خون شفق میں دیکھ جلتے سے	لب زخم جگر ہنستا ہو اب زیر کفن کسکا

غزل ۱۳

جہان ویرانہ ہو پہلے کبھی آباد گھریاں تھے	شغال اب ہیں جہاں تیرے کبھی بستے نشیریان تھے
جہاں چیل ہو میدان سراسر ایک خارستان	کبھی یان قصر و دیوان تھے چمن تھے اور شجر یان تھے
جہاں پھرتے بگولے ہیں اوڑاتے خاک صحرا میں	کبھی اوڑتی تھی دولت قصہ کرتے سیر یان تھے
جہاں ہیں سنگ ریزے تھے یہاں یا تو تکتے تو بے	جہاں کنکر پیسے ہیں اب کبھی سنے گہریاں تھے
جہاں سنسان اب جنگل ہو اور ہو شہر خاوشان	کبھی کیا کیا تھے ہنگامے یہاں و شور و سراپاں تھے

ظفر احوال عالم کا کبھی کچھ ہو کبھی کچھ ہو
کہ کیا کیا رنگ اب ہیں اور کیا کیا پیشتر یان تھے

غزل ۱۴

مجھے تیغ نظر سے قتل کر تو سوچتا کیسا ہو	لنگاہ ناز سے تیری زیادہ خونہا کیا ہو
ہماری زندگی اور مرگ وصل اور مجر ہو تیرا	نہیں معلوم جینا کس کو کہتے ہیں قضا کیا ہو
ٹمک جب تک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جا	کہ لذت عشق میں کیا ہو محبت کا مزا کیا ہو

تری آنکھوں سے جاری آج آنسوؤں کا دریا ہو
بتا دے صاف مجھ کو اے ظفر یہ ماجرا کیا ہو

غزل ۱۵

نشانہ بعد مرؤں بھی رہا میں تیغ قاتل کا	بنایا کرتے ہیں ناوک نکلن تو دہری گل کا
--	--

نظر سے میری گریہاں اٹھی ہو گئی آنکھیں نکل جاکیں تڑپ کر مچھلیاں دستِ خنائی کی فقیری میں بھی اے دل آسان پر ہر داغ اپنا	تصدق کے لیے کچھ اوٹن روغن آنکھ کے تل کا لو بھر جیسے اوتارل اگر مجھ نیم بسمل کا گدائی میں کر دن لیکر کے کا سہ ماہ کامل کا
--	--

فقیری میں وزیر اب آکے پر یان پائون پڑتی ہیں یہ نقش پوریا اپنے لیے ہر نقشِ ع ل کا	
---	--

غزل ۱۶

نہ بوسہ دنیا آتا ہی نہ دل بہلانا آتا ہی جو تم ہنسنے میں ہو مٹاں ہم نے کون کا لی ہز بچھا کر دام کیسو مرغ پہ وہ صیاد یوں بولا صر اخی قنقہ بھرتی ہی مینا مسکراتا ہی	تجھے تو اسے بت کا فر فقط ترسنا آتا ہی تھین بھل گرا نا ہکو منہ برسنا آتا ہی یہ پھنسا دہ ہر جسمین مرغ دل بے دانا آتا ہی ہمارا یا جسم جانب مینا نہ آتا ہی
---	---

بسم کی جگہ اُس کا فر بد کیش کو اسے رند خف ہونا بگڑنا مارنا دھمکانا آتا ہی	
--	--

غزل ۱۷

جہی کو جو یان جلوہ فرمانہ دیکھا مرا غنچہ دل ہی وہ دل گرفت یگانہ ہی تو آہ بیگانہ ملی میں اؤیت مصیبت لامت بلا میں حجاب رخ یار تھے آپ ہی ہسم	برا بر ہر دنیا کو دیکھا نہ دیکھا کہ جب کو کسی نے کبھی وانہ دیکھا کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا ترے عشق میں ہنے کیا کیا نہ دیکھا کھلی آنکھ جب کوئی پروانہ دیکھا
---	---

شب و روز اسے ور و در پر ہوں اُسکے کسی نے جسیر یان نہ سمجھ نہ دیکھا	
---	--

غزل ۱۸

خوشاودماغ جسے تازہ رکھے بوتیری سنا ہو جا ہو قریب رگ گلو تیری نکل چلی ہو بہت پیرہن سے بوتیری چراغ ہاتھ میں ہو اور جستجو تیری کسی میں خو ہو ہماری کسی میں فو تیری خدا گواہ ہو شہر ہو آرزو تیری	خوشاودل کہ ہو حسین دل میں آرزو تیری یقین ہو انگلی جان آ کے اپنی گردن میں مری طرف سے صبا کیسویہ کیوسف سے شب فراق میں اے روز وصل تا دم صبح جو ابرگر یہ کنان ہو تو برق خندہ زبان شب فراق میں اکدم نہیں قرار آیا
---	---

زمانہ میں کوئی تجھسا نہیں ہو سیف زبان
رہی ہو مسکہ کہ میں آتش آبرو تیری

غزل ۱۹

جو ٹھکی پھر کس کی قسم کھائیے گا اوہراے دست جنون آئیے گا پھر اکیلے بھی تو گھبرائیے گا ابھی پہلو سے نہ اٹھ جائیے گا کچھ لب گور سے فرمائیے گا آنکھ کے پردے میں چھپ جائیے گا	سر مرا کاٹ کے پہنچائیے گا کیا گریبان نے گلا گھوٹا ہو تم جو کہتے ہو تو جاتا ہوں میں تھام لون دل کو ذرا ہاتھوں سے کہیے یا ران عدم کیا گزری مردم چشم سے گرائے حجاب
---	--

ہم بھی تم کیلئے مسجد میں وزیر
خشت خسم لیکے جو نہوائیے گا

غزل ۲۰

دکھلاے خدا چاند سار خسار کسی کا یارب نہ جدا یا سے ہو یا کسی کا اچھا نہیں ہونے کا یہ بیمار کسی کا	دل رات سے ہو طالب دیدار کسی کا بیتاب ہوں میں دل ہو گرفتار کسی کا دیکھی جو مری نبض تو بولا لایسی
--	---

پھر جوش میں ہر دم کی طرح سے دل بہوش	دیوانہ ہوں میں عاشق سرشار کسی کا
تنگ نگہ ناز نہ کھینچ کر وہ ہر دم	عاشق ہوں میں نگہ نگار کسی کا
کیوں شمع کے مانند ہنر دل ہو جلاتے	
دیکھ آتے ہو کیا چہرہ گلنار کسی کا	

غزل ۲۱

ترے عشق میں اویستہ ماہ لقا مجھے کچھ بھی خیال خدا نہ رہا
 مرے حق میں تو جب سے کہ دیر ہو کوئی اور مقام دعا نہ رہا
 تری شکل ہو آنکھوں میں آٹھوں پہ ترا حسن و جمال پیش نظر
 میں جدا بھی ہوا کبھی تجھے اگر تو خیال سے تیرے جدا نہ رہا
 مرے دیدہ ترین وہ نور نہیں دل خستہ کو میل نہ رہا
 غم ہجر سے جان پہ آن بنی کرو لطف کہ وقتِ جفا نہ رہا
 نہ خیال وجود نہ فکر عدم نہ مال غنایں نہ رخ و ستم
 نہ پری سے غرض جو نہ نور کا غم مرے دلین کچھ کسے سوز نہ رہا
 مجھے یار نے جب سے عزیز کیا مرے دل کو لیا غم عشق دیا
 کیا ایک نگاہ کرم سے غنی کسی بات کا دل کو گلزار نہ رہا

غزل ۲۲

کسی نے راز مخفی کو نہیں ہو آپ سے کھولا	نہ یہ بولا نہ وہ بولا وہی بولا وہی بولا
وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن	وہی ہو طور سینا اور وہی موسیٰ وہی شعلہ
وہی قطرہ وہی دریا وہی قلم وہی کوفہ	وہی ہو باد اور آتش وہی پانی وہی گولا
وہی میوہ ارستانہ وہی ہشیار دیوانہ	احد ہو اور وہی احمد وہی ہو مرقعہ املا
وہی جز ہو وہی کل ہو وہی خورشید اور ذرۂ	

بیمجہ میں رکھی ہوئی خاموشی نہ بن ناوان اور بھولا	
غزل ۲۳	
کمان سے ہم کمان پکڑے ہوئے بیگار میں آئے ادب سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار میں آئے سر تسلیم خم ہو جو مزاج یار میں آئے قیامت ہو کہ دو آنسو نہ چشم یار میں آئے یہاں مجمع سنایاں بھی تلاش یار میں آئے بہیں بھی یاد رکھنا ذکر جو دربار میں آئے قیامت ہو اگر میل ابرو و خمدار میں آئے	عدم سے جانب ہستی تلاش یار میں آئے یقین ہو کچھ نہ کچھ رحمت مزاج یار میں آئے اگر بخشے رہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا مری تربت پہ سب روئے نہ رویا پروہنگین دل نہ پوچھو اہل محشر ہنسے دیوانوں کی بیتابی عدم کے جانے والو بزم جانان تک جو پہنچو تو تم نہ مانگو بوسہ مولنس بگاڑے منہ وہ میٹھے مین
غزل ۲۴	
جیسی اب ہر تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی بقیہ راری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی اب تب تھ میں مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی	بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی لیکیا چھین کے اب کون ترا صبر و قرار تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو عکس رخسار نے کسکے ہو تجھے چمکایا
کیا سبب توجو بگڑتا ہر طرف سے ہر بار خوتری حور شامل کبھی ایسی تو نہ تھی	
غزل ۲۵	
زخم کی صورت ہو خون آنکھوں کی جاری اندون دم پڑائے پھرتی ہو باد بہاری اندون کیا ہی صورت ہو گئی ہو بیاری بیاری اندون شکل پہانی نہیں جاتی ہماری اندون	عشق کا خنجر لگا ہو دل پہ کاری اندون باغ میں جاتی ہو اُس گل کی سواری اندون بھولی بھولی شکل پر دل لوٹ جاتا ہضم عشق کے آزار نے لاغر کیا ہو اسقدر

قتل کرتا ہے عسرت آلودہ ابرو خلق کو | کیا تری تلوار پر ہر آبداری اندرون

ٹھنڈھی سانسین بھرتے ہو ہر دم امانت کیلئے
جان جاتی ہے کہو کس پر محفاری اندرون

غزل ۲۶

سنا ہی آنکو منظورِ نظر تیغ آزمائی ہے | یہاں شوقِ شہادت نے مری گردن جھکانی ہے
لو بہتا ہے آنکھوں سے خیال تیغ ابرو میں | دل ناواں ہے میرے کیا تری تلوار کھائی ہے
ارے او بیوفا جب سے طبیعت تجھی آئی ہے | بجائے روحِ قالب میں تری لذت سمائی ہے
میرم قد جو آتے ہیں تو کہتے ہیں خدا بخشے | ہمارے عشق میں اسنے بڑی آفت اٹھائی ہے

کیا گورِ غریبان پر وہ جسمِ فتنہ محشر
جہان میں غل ہوا اٹھو قیامت سر پہ آئی ہے

غزل ۲۷

باعثِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی | تنکے چنوائے لگی ہم کو جدائی آپ کی
خود گلا کاٹوں مجھے خنجرِ عنایت کیجیے | دیکھیے دکھ جاگی نازک کلائی آپ کی
آپ کی جانے بلا کیونکر کئی فرقت کی رات | دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی
آپ کی باتوں کا رہتا ہی مجھے ہر دم خیال | جب کوئی بولا صدا کا نون میں آئی آپ کی

جان دید و پالیں دیوار سر پہ گور نکس
اُسکے کوٹھے تک نہو گی رسائی آپ کی

غزل ۲۸

مجھ کو فرقت کی اسیری سے رہائی ہوتی | کاش عیسیٰ کے عوض موت ہی آئی ہوتی
اگر نوشع تو معدوم ہیں پروانے بھی | تو نہوتا تو ضم کب یہ حسدائی ہوتی
غیر سے کرتے ہوا برو کے اشارے ہر دم | کبھی تلوار تو بچھر بھی لگائی ہوتی

خط کے آغاز پہ تو مجھے ہوا صاف تو کیا | لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی

دھولی کیون اشک کے طوفان سے لوح محفوظ
سر نوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوئی

غزل ۲۹

میں اپنا چاک گریبان سیاسیانہ سیا | قریب مرگ ہوں دوون جیا جیا بیجا
مریض عشق ہوں کیا پوچھتے ہو حال مرا | علاج عشق طیبو کیس کیس نہ کیا
جو مال و زرخمار سے پاس سے چکا بھگا | اب ایک پہلو میں دل ہو دیا دیا نہ دیا
نہیں جہان میں کم ہیں حسین شیریں لب | تمھارے ہو ٹھٹھون کا بوسہ لیا لیا نہ لیا

سوائے لخت جگر اور کیا غذا ہو نیاز
لو کا کھونٹ ہو اسپا پیا پیا نہ پیا

غزل ۳۰

لکھنا سخت مشکل ہو نہ کیونکر کو سے قائل سے | تڑپتے ہوں جہان عاشق ہزاروں مرغ مسک
تسے کو بچے میں اسے قائل نہ آتا میں آتا میں | ولکین کیا کروں مجبور ہوں بیتابی دل سے
ہنوں عاشق تو محشوقوں کو پوچھے کون تیار | جہان میں قدر گل کی ہو فقط عشق عناد سے
بہا دو آنکو بالیں سے نہیں وہ خون کھائینگے | سنا ہو دم نکلتا ہو بہت عاشق کا مشکل سے
آئی دیکھیے کس دن وہ سودیں آئے پہلو میں | رہا کرتی ہن باتیں رات کو دو دو پہر دل سے

تپ فرقت سے ایسا بڑھ گیا ہو ضعف امی نعمت
کہان کر دے بد لٹا سانس بھی لیتا ہوں مشکل سے

غزل ۳۱

خفا ہو کیوں میرے یوسف لقا سنو تو سی | ہوئی ہو مجھے بھلا کیا خطا سنو تو سی
ابھی کرو نہ مجھے تیغ ناز سے گھاگل | اگرچہ ہوں میں ہمہ تن ذرا سنو تو سی

یہی ہو ناز و ادا کیا بھلا سُنو تو سی	ہمیشہ کرتے ہو جو روستم نے ایجاد
یہی ہو شیوہ مہر و وفا سُنو تو سی	بٹھا نا غیر دن کو پاس اور مجھے رہنا دے
تھارے ہجر میں جو کچھ ہوا سُنو تو سی	ٹھہر کے دو گھڑی امی جان جان خدا کے لیے

نجاؤ دشت جنون کو مہر کہا مالو
تھیں سے کتنا ہوں مشفق ذرا سُنو تو سی

غزل ۳۲

لطف جس طرف کیجیے تو ہی تو ہر	عجب ایک جلوہ ترا چہ رسو ہر
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہر	گلستان میں جا کے ہر اک گل کو دیکھا
جسے دیکھت ہوں سمجھتا ہوں تو ہر	ہنو گا کوئی مجھ کو تصور
تمنا تری ہو تری آرزو ہر	نہیں ہو سوا تیرے کچھ مطلب دل
اب ہر گ ل پر تری گفتگو ہر	چمن میں جو دیکھا تو چرچہ ہر تیرا
سمجھ کی نہ کچھ شام کی آرزو ہر	ہنو وصل تو رات دن ہو برابر

نہیں چاک دامن کوئی مجھ کو یا
نہ نجیہ کی خواہش نہ فکر رفو ہر

غزل ۳۳

جو کرم پیش نظر نہ تھا تے ایک پل میں دکھایا	تیری ایک تر چھی نگاہ نے مرے دل سے پردہ اٹھایا
یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درویشا	تیری ہر ادبہ فدا ہوں میں تیری ہر ادبہ فدا ہوں
جرس لست بر کم جو سنا نہ تھا وہ سنا دیا	مجھے اپنے دل پر نظر نہ تھی کہیں اس صدا کی خبر نہ تھی
وہ جو نقش خواب و خیال تھا میرے دل سے تو نہ لٹا	تیری شکل آنکھوں میں بس ہی نہ ہوا رہی ہوئی

تو ہی تو ہر میری نگاہ میں تو ہی مہر میں تو ہی ماہ میں
یہ اثر ہر تیر سی نگاہ میں جو عزیز کر کے سجا دیا

غزل ۳۴	
نگین ہمارے دل کے بھی ارمان کبھی کبھی خط تو لکھ کر وہ تابان کبھی کبھی کچھ سوچ کر کہہ گئے لگان کبھی کبھی ہندو بنا کبھی تو مسلمان کبھی کبھی	آیا کرو دھر بھی مری جان کبھی کبھی آنے سے یان کے آپ کو انکار ہو اگر پوچھا شب وصال میں پھر آؤ گے کبھی بہر و پیا بنا ہوں تمہارے میں عشق میں
وقت سے تیری دل کو ہمارے نہیں قرار پوچھا کرو تو حال پر نشان کبھی کبھی	
غزل ۳۵	
اسے صنم پر ترسے ملنے کی تجھے اس نہیں یاس سے پر کسی حالت میں مجھے یاس نہیں مختسب کیا ہو خدا کا بھی ہیں یاس نہیں ماجرا یہ بھی گم از قصہ قمر یاس نہیں	کبھی تجا سے خدا اسکی تجھے یاس نہیں اُس کہتے ہیں جبے اس نہیں یاس نہیں بارہا بیٹھ کے کعبہ میں ہماری ہو شراب خط وہ لکھتا ہو تجھے دیکھتے نہیں دیتے قریب
قابل قرب نہیں بے ادبوں کی صحبت دور رہ اُن سے دلاجن کو ترا پاس نہیں	
غزل ۳۶	
اک شرر جاے جو پھر میں تو پھر جل جاے کیا عجب ہو جو رہ جسم سے تبھر جل جاے سمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جل جاے کیا تعجب ہو جو یہ چرخ شکر جل جاے	آتش عشق وہ ہو حسین سمندر جل جاے تن بدن پھونک دیا ہو تپ فروغ نے فرا دوست کہتے ہیں اُسے ساتھ جو آفت میں آہ کے شعلہ سے میرے تری فرقت میں غم
ہر وہ پر کالہ آتش قد موزون تیرا دیکھے اُس سے جو تشبیہ منور جل جاے	

غزل ۳۷

چشم جانان اور ہر چشم غزالان اور ہر	وضع انسان اور ہر ترکیب حیوان اور ہر
گر کتن اسے پیٹے اس جگر ہو چاک چاک	ماہ تابان اور ہر رخسار تابان اور ہر
سیر مقل مت سمجھ گلگشت اسے نازک مزاج	باغ و بہتان اور ہر گنج شیدان اور ہر
ایک یوسف دان گراختایان گرے ملک خلق	چاہ کنگان اور ہر چاہ زخندان اور ہر
برق اسپر ہنسی ہو روتا ہو اسپر اک جہان	ابر باران اور ہر چہ چشم گریان اور ہر
خاک جنت میں لے کا بعد مردن دل مرا	ناز غلمان اور ہر انداز انسان اور ہر
آسمین ہو داغ فراق امی صبح آسمین آفتاب	یہ گر بیان اور ہر تیرا گریبان اور ہر
دل ہے کاوش اسے تلوار ہے اسکو خلش	خار و زنگان اور ہر خار و مغیلان اور ہر
جانور اسپر ہر عاشق اسے عاشق آدمی	سر و بہتان اور ہر سر و خردمان اور ہر
ہوتے ہیں خون اسے دیکھ سے تو اسکی مرضی	چشم گریان اور ہر شمشیر خریان اور ہر
گرچہ دونوں خاک پر غلطان ہیں لیکن فرق ہو	سببستان اور ہر دین پریشان اور ہر
اترا شیعہ ہو وہ اور یہ ہر سانچے میں موصلا	شاخ مرجان اور ہر دست حسینان اور ہر
باعث ایمان ہو وہ غارت گرا یمان ہو یہ	نظم قرآن اور ہر رخسار جانان اور ہر

فردق ہو شاہ و گدایں قول شاعر ہو یہی

شیر قالین او ہو شیر نیستان اور ہر

غزل ۳۸

دور سے آئے تھے ساتی سکے میخ آنکھ کو ہم	بس ترستے ہی چلے افسوس پیمانے کو ہم
کیوں بنیں لیتا ہماری تو خبر بے خبر	کیا ترے عاشق ہوئے تھے درد و غم کھانے کو ہم
ہم کو بھینسا تھا نفس میں کیا گلہ صبا دے	بستے تھے ہی رہے ہیں آب اور دانے کو ہم
طاق ابرو میں صنم کے کیا خدائی رہ گئی	اب تو بوجھنے لگے اسی کا فر کے بجھانے کو ہم

باغ میں گلتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہو دل
کیا ہوئی تقصیر ہے تو تباہ اسے نظیر
اب کہاں لہجہ کے بٹھین ایسے دیوانے کو ہم
تاکہ شادی مرگ سمجھیں ایسے مرجائے کو ہم

غزل ۳۸

کیا کہاں ابرو نے اک تیر نظر امارا
کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جھل میں شکار
جسکے لگتے ہی جگہ ہو گیا پاپا مارا
رات تنہائی میں آیا ہفت تصور تیرا
میں نے پھینکی تھی کلی اُسکی طرف لالہ کی
عشق بازی کی جو نہیں بنے بچھالی چور
اُسے شوخی سے ہمیں پھول ہزار مارا
پانسا گرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا
کیا بھدا کہ نہیں سکتا میں تمہارا مارا
ہمچ دنیا کے لیے کچھ نہ سکندر نے کیا
آپ کو روزِ یک کیلئے دارا مارا

غزل ۳۹

نہیں تاب کہ دیکھوں جمال صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم
تجھے سن کی جلوہ گری کی قسم تجھے عشق کی پردہ دری کی قسم
ترے عاشق زار ہزار بیان تجھے دیکھنے آتی ہو خلقِ بسان
کوئی دیکھا ہو مجھسا بھی سوختہ جان تجھے میرے ہی دیدہ دری کی قسم
ہنوقا صدیا تو چین بچیں ابھی اپنا خیال ہو اور کہیں
ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہیں مجھے عالمِ بنیادی کی قسم
شبِ وصل کی ہو گئی صبحِ عیان کہ تڑپنے لگا دل سوختہ جان
مرے دیدہ تر ہوئے شعلہ فشان مجھے اس شفقِ سحر کی قسم
نہ کہ اتنا ذکی تو جگر کو لو کہ نہ شوق سخن ہو نہ ذوقِ سب
ترے شعر سے آتی ہو خون کی بو تجھے تیری ہی بگڑی کی قسم

غزل ۲۲

عشق میں آکر ترے از بسکہ غم کھاتے ہیں ہم کیون خفا رہتا ہوں مجھے کیا خطا مجھے ہوئی	دل لگا کر تجھے پیارے اتو پچھتاتے ہیں ہم سج بتا کیا ماجرا ہوا تو گھبراتے ہیں ہم
چھوڑ کر دونوں جان کو مثل مجنون ہو گئے ساغر دل کوئے وحدت سے تو نے بھر دیا	اب گدا ہیں تیرے در کے تیرے کلمات ہیں ہم چاہو بولویا نہ بولوا تو چلاتے ہیں ہم
عرض خادم کی ہی ہوا سکو سننا ہر ضرور	حضرت شاہ صفی تیرے ہی کلمات ہیں ہم

غزل ۲۳

تجھیں کو دل میں بسا چکے ہیں نشان اپنا سا چکے ہیں
مرا محبت کا پا چکے ہیں تمہارے غمزے اٹھا چکے ہیں
کسین ہو یسلی کسین ہو مجنون کسین ہو عاشق کسین ہو شوق
یہ غور کر کے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھٹ میں سما چکے ہیں
کسین ہو یوسف کسین زلیخا کسین ہو شیرین کسین ہو فرہاد
اسی طرح سے ہر ایک رنگ میں تماشا اپنا دکھا چکے ہیں
کسین رشیدین کسین ہیں ارشاد کسین ہیں مرشد کسین ہیں ہادی
یہ جتنی لفظیں ہیں سب ہیں فرضی پتا تو اسکا بتا چکے ہیں
کسین ہیں خادم کسین صفی ہیں کسین ہیں مینا کسین ہیں سانگ
اسی سب سے ہیں سب سے ملتے صنم ہوا اپنا سوچا چکے ہیں

غزل ۲۴

عشق یہ شے ہوا سے ہر شے میں پوجا چاہیے ہم تو سمجھے ہیں اسی کو ہر یہ سب الحمد کا نو	اے خدا یا رواسی میں اسکو بوجھا چاہیے کل شے میں اے ہی بس اسکو سوچھا چاہیے
ہو گیا ثابت قلوب المؤمنین عرش خدا	ہو یہ کعبہ اور قبلہ اسکو دیکھا چاہیے

ہم تو خادم ہیں صفی کے عشق ہو اپنا مقام	ہم کئے ہم کلمۃ الحق رمز میں توحید کے
حل ہوا مقصد مرا مطلب کو بوجھا چاہیے	ہو یہ ظاہر ہو یہ باطن اسکو سمجھا چاہیے

غزل ۲۴۵

صنم کو کرین ہم نہان کیسے کیسے	گذرتے ہیں ہمپر گمان کیسے کیسے
کبھی بونے یوسف کی آتی ہر ہم ہیں	میں اٹھ کے پاتے نشان کیسے کیسے
صنم کو سمجھتے ہیں ہر اک جگہ پر	حسرم دیر میں ایکسان کیسے کیسے
صفت اپنے مرشد کی کیا کیا کروں میں	دکھائے ہیں ہکو جہان کیسے کیسے
غزل اب یہ خادم نے ایسی کہی ہو	صافی جب ہوے مہربان کیسے کیسے

غزل ۲۴۶

ز حالِ عاشق مشو تو غافل و مراے نینان بنا سے بتیان
 کہ تاب ہجران غلام ایجان لیا نہ کہوں لگاے چھتیاں
 چو شمع سوزان چو ذرہ حیران ہمیشہ گریاں عشق آن مر
 نہ نیند نینان نہ اٹک سینا تپ آدین نہ بھیجیں بتیان
 شبان ہجران دراز چون زلف و روز و صلاش چو عمر کوتہ
 سکھی پایا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں
 یکایک از دل دو چشم جلا و بعد فریم بہ برد نشکین
 کسے پڑی ہو جو جا سناوے ہمارے پی کو ہماری بتیان
 بجن روز دھال محشر کہ داد مارا فریب خسرو
 برہ میں بیا کل تلپھر رہا ہوں کہ آپ آؤ کہ بھیجو پتیاں

غزل ۲۴۷

جد کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو	یہ داغ وہ ہو کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
-------------------------------	--------------------------------------

یہی تھی دل میں تمنا ہمارے اے پیارے جدا ہو جاؤ کرے اُس صنم کے کوچے سے علاج کیا کروں حکمتا پ جدا آئی ہو نظیر اپنا تو مشوق خوبصورت ہو	رہوں میں پاس ترے اور کوئی قریب نہو اکہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو سوائے وصل کے اسکا کوئی طیب نہو جو حُسنِ اُمین ہو ایسا کوئی حبیب نہو
---	---

غزل ۴۸

جلایا آچا ہننے ضبط کر کے آہ سوزان کو ہمیشہ کج تنہائی میں ہم مونس سمجھے ہیں ترے اندام درد و قد و زلف و خط سے ہر نکت جگہ کن کن کو دونوں میں ترہا تھوڑا سا تسے دندان و لب نے کر دیا بقدر عالم میں لڑا لڑا آنکھ اُس سے ہنسے دشمن کر لیا اپنا نہو جب تو ہی اے ساقی بھلا پھر کیا کرے کوئی بنایا اے طفر خالق نے کب انسان سے بہتر	جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمان کو سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو کناری کو چھری کو بانگ کو خنجر کو پیکان کو گھر کو محل کو قوت کو ہیرے کو مرجان کو نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مرزاگان کو ہوا کو ابرو کو گل کو چمن کو معن بستان کو ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و فلماں کو
--	--

غزل ۴۹

تو دستانی ہیں سب کچا ابا ابا ابا ابا ابا ابا ہم آرائی تیرا اے پھر گئے زنجیر دیوانے نہ دیکھا تھا جن آنکھوں نے کبھی اک لشک کا قطر مرے گھر اس جہان میں ساقی و مطربا گرتے کیا پیدا سے عاشق کو تو نے قتل اے ظالم	عجب عالم ہو سنی کا ابا ابا ابا ابا ابا ابا ہوا شور جنوں برپا ابا ابا ابا ابا ابا ابا روان ہو اُنسے اب دریا ابا ابا ابا ابا ابا ابا تو کیسی میکشی کرتا ابا ابا ابا ابا ابا ابا کوئی کرتا ہو کام ایسا ابا ابا ابا ابا ابا ابا
---	---

غزل ۵۰

تیری الفت میں ہو جان کے خواہاں کتنے	لشہ خون میں مرے گبر و مسلمان کتنے
-------------------------------------	-----------------------------------

ایک امید بھی تجھے نہ بر آئی میری نہیں ملتا ترے ناتے کا پتا اویسیلی جنے دیکھی تری تصویر کس صل علی ایک تھا آئینہ وہ جسکے ہیں حیران کتنے اٹھ کے صحرا سے چلا شہر کی جانب جہین مصطفیٰ رو میں کھینچی جاتی ہو اسکی تصویر کوئی سمجھا نہ ترے شعر کا رتبہ عاقل	سکے دل میں مرے حسرت داربان کتنے چھان مارے ترے مجنون نے میاں کتنے پڑھتے صلوات ہیں آکے مسلمان کتنے پھرتے ہیں زلف پریشان کپریشان کتنے پٹے دامن سے مرے خار مغیلان کتنے ایک قرآن سے لکھے جاتے ہیں قرآن کتنے یوں تو ہیں کہنے کو دنیا میں سخن ان کتنے
--	--

غزل ۵۱

جسے عشق کا تیر کاری لگے نہو دے اُسے جگ میں ہر گو قرار نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک ہر ہر دم مجھ اس عاشق پاک کو اگر تو ولی کے سخن کو سنے	اُسے زندگی جگ میں بھاری لگے جسے یار جانی سے یاری لگے جسے عشق کی بنفاری لگے پیارے تری بات پیاری لگے رقیبوں کے دل میں کٹاری لگے
--	---

غزل ۵۲

خیر تیر عشق سن نہ جنون رہا نہ پری رہی شہ بیخود ہی ٹھٹھا کیا مجھے اب لباس برنگی چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چین سرور کا مل گیا نظر قافل یار کا گلہ کس زبان سے بیان کیا وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس کھٹک	نہ تو تو رہا نہ تو میں رہا جو رہی سو بھری رہی نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی بدو رہی مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کین نہری رہی کہ شراب صد قہق آرزو غم دین تھی سو بھری رہی کہ کتا ب غفل کی طاق چن دھری تھی زمین اری
--	---

غزل ۵۳

ہم صغیران چین ہم سے چین چھوٹے ہو ہاے اے شام غریبان کہ وطن چھوٹے ہو	
---	--

غزہ شوق سے دل دیکے میں ایسا بھاگا قید سے دام محبت کے تمھارے آج جان اب ملک تیرے شہیدوں کے بن ہر موسے شب ہجران کی مصیبت کو لکھوں کیا قدرت	جیسے عیاد کے ہاتھوں ہر چھوٹے ہو کب ملک دیکھیے آوارہ وطن چھوٹے ہو لاکھ فوارہ خون زیر کفن چھوٹے ہو تن سے ہو جان جدا جان سے تن چھوٹے ہو
--	---

غزل ۵۴

آنکھ کیوں تو نے بھلا مجھے ملائی پیارے دوستی میرے ترے یار نہ جاوے اللہ خانہ دل میں رہے بھڑکے گی آب آتش عشق میں سوا تیرے کسی کو بھی نہ دیکھوں ہرگز دل سے دل نکھوں آنکھوں کو ملا کر تجھے ہفت اقلیم کی شاہی بنین خوش آتی ہو چین و آرام بنین عقل گئی ہوش گیب	بچھ گئی تھی سو پھر اب آگ لگائی پیارے گرچہ بدنامی زمانے میں اٹھائی پیارے مشکل تو نے جو بنین اپنی دکھائی پیارے سانے اپنے اگر ہووے خدائی پیارے لکھو خوش آتی ہو اب تیری جدائی پیارے خوشما ہو تیرے کو چپے کی گدائی پیارے دل کو عاشق کے نظر جب سے لگائی پیارے
---	---

غزل ۵۵

کھینکے شکوہ دن کے جبکہ دفترِ ادا دھر ہمارے اُدھر تمھارے
تو کیا کیا گزری گی آہ دل پر اُدھر ہمارے اُدھر تمھارے
لڑو نہ مجھے اسی میرے دل پر یہ بات جانے دو مانو کنس
بنین تو مذکور ہو گئے گھر گھر اُدھر ہمارے اُدھر تمھارے
ہمارے دل میں ہو داغ حسرت تمھارے منہ پر ہو داغ خجک
یہ دونوں پکینکے مثل اختر اُدھر ہمارے اُدھر تمھارے
تعمین اب اپنی قسم ہو پیارے ہو تو ایسا ملو کہ جبین
غم جہائی نہ آئے دل پر اُدھر ہمارے اُدھر تمھارے

ملون مین کیونکر ہوا ہوں حیران اگرچہ دونوں طرف ہی خواہش
 پھرے مین جاسوس یاں تو گھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے
 ستم کا کیا تم جواب دو گے بھلا جو پوچھیکا تھے خفا
 وہ ہو گا منصف بروزِ مشرادھر ہمارے اُدھر تمہارے
 شراب ہو یہ سمجھ کے پینا خراب کتنا ہو اسکو عالم
 کہیں نشہ مین کھلین نہ جو ہر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے

غزل ۵۶

کسکو دکھلاؤں آبلے دل کے اسکی نیرنگی پر فدا ہوں مین زلفِ ناگن نے آپ کی صاحب ہوا تجھ بن یہ باغ کا احوال اس خطا اپنی کی کرین تو بہ	زخم تازے ہوئے مین چل چل کے گل بنائے مین جنے اس گل کے دل لیا ہو ہمارا ہل ہل کے پھول کھلا گئے مین کھل کھل کے رنج کھینچے مین تھے بل بل کے
---	--

غزل ۵۷

پھر بہار آئی جن مین زخم دل آئے ہوئے کس طرح چھوڑوں یکا یک تیری زلفوں کا خیال وہ کیا تاثیر ہو رخسارِ آتش ناک کی جب شبِ تاریک مین ہم کوے جانان کو چلے وہ ہر ہی پیکر کہا کرتا ہو اکثرِ فخر سے	پھر سے داغِ جگر آتش کے پر کاٹے ہوئے ایک مدت سے یہ کاٹے ناگ مین پائے ہوئے شعلہ جوالہ تیرے کان کے باٹے ہوئے آگے آگے جاے شعلہ آتشین نہاے ہوئے اب تو ناسمج بھی ہمارے چاہنے والے ہوئے
---	--

غزل ۵۸

اندولن جو رش جنون ہو ترے دیوانے کو بنے کرتا ہو مجھے یار کے گھر جانے کو	لوگ ہر سو سے چلے آتے مین سمجھانے کو نا صحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو
---	--

روزرگھاتے ہو گھر پر مرے آجانے کو کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو لاش عاشق کی لیے جاتے ہیں فنا کے یہ غذا ملتی ہر جانان ترے دیوانے کو توڑ ڈالو لنگا ترے شیشہ دہانے کو منتظر جان ہوا ب تن سے نکل جانے کو آتا ہی بیک اجل اب اُسے لجانے کو مٹھ سے اکدم تو لگا دے مرے پرانے کو	پاس وعدے کا بھی اسیار نہ آئیہا بھگو شہر میں اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی استقدر ظلم کیا مر گیا شیدا تیرا خون دل پیئے کو اور بخت جگر کھانے کو ساقیا مجھے نہ کرنا کبھی پیمان شکنی خون دل ہو کے بھاٹکوں سے میرے دیلا کچھ بھی ہو عاشق سیدل کی تجھے اپنے خبر دیر سے بیٹھا تری تاک میں ساقی ناظر
--	--

غزل ۵۹

لیکن وہ ہے آکھ مجھ اے چلے گئے دو ہاتھ نیچے کے لگائے چلے گئے ہم بھی کفن سے مٹھ کو چھپائے چلے گئے تربت پہ صرف پھول چڑھائے چلے گئے آج پھر بغیر بلائے چلے گئے آنسو مثال ابر بہائے چلے گئے بیگانہ دار بزم میں آئے چلے گئے آنکھیں چرم کے اپنے پرانے چلے گئے	ہم اپنا حال اُنکو دکھائے چلے گئے دم بھر مرے تڑپنے کی دیکھی نہ تھے سیر کوٹھے پہ وہ تو چھپ گئے تابوت دیکھ کر اتو اُٹھائے ہاتھ مرے فاتحہ سے بھی آئے تھے اُس سے لکے نہ آئینکے اب کبھی ہنستا رہا وہ برق کے مانند اور ہم برخاستہ دیون سے بنین دل لگی ضرور اسی رہی وقت بد میں کسی نے دیا نہ تھا
--	---

غزل ۶۰

کسی سے دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی مستی ملا چکے ہیں
سزا محبت کی پاسکے ہیں غضب کے صدمے اُٹھا چکے ہیں
اکو یہ حوروں سے جائیں باہر جو لیکے آئی ہیں جام کوثر

بنیں ہوں پیاسا کہ آبِ خیر ابھی وہ مجھ کو پلا سکے ہیں
 کسی نے اُسکا پتہ نہ پایا گیا جو کوئی سو بھرنہ آیا
 کوئی کچھ اُسکی خبر نہ لایا ہزار قاصد تو جاسا چکے ہیں
 پس کے او لباس زرین کیا ہو سامان بہر تزیین
 کہ کمرے کمرے میں جاے قالین ہم اپنی آنکھیں پچھا چکے ہیں
 فلک کو کب ہو یہ دستِ قدرتِ زرین کو کب ہو یہ تابِ طاقت
 ہمیں اُٹھائے نگہ بار اُلفت کہ بارتیرے اُٹھ چکے ہیں
 جس اب خرابی ہو ملک دل کی بنیں ہر خون میں ویر کچھ بھی
 لگا کے دانتوں میں اپنے مسی وہ لب پہ لالی جا چکے ہیں
 یقین ہو آتی ہو اب سواری ضرور لیگا خبر ہماری
 غبت ہو آنکھوں سے خون جاری وہاں ہ منہ دی لگا چکے ہیں
 جو میں یہ کہتا ہوں اُنسے دیکھو غبت دیے دماغ میرے دل کو
 تو وہ ہیں کہتے چراغِ ہمتو خدا کے گھر میں جلا چکے ہیں
 نہیں ہو جو بوجہ عشق بازی رسا ہو تقدیر واسطی کی
 جو لب سے کہتے ہیں لہ ترانی وہ اُسکو صورت دکھا چکے ہیں

غزل ۶۱

کہنے میں بنیں ہیں وہ ہمارے کئی دن سے جلوے بنیں دیکھتے جو تمہارے کئی دن سے عشاق سے ہو کو چہ مشوق میں میلا ہم جان گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ نہ آخر عمری آہوں نے اترا اپنے دکھائے	پھرتے ہیں اُنھیں غیر ابھارے کئی دن سے اندھیر ہو تو دیکھ ہمارے کئی دن سے رستہ بھی بنیں بھیر کے مارے کئی دن سے بگڑے ہوئے تیور ہیں تمہارے کئی دن سے گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں پیکر کئی دن سے
--	--

کس کشتہ کا کل کار کا سوگ مرتبان	گیسو نہیں کیوں تنے سنوارے کئی دن سے
کس چاک گریبان کا لیا آپ نے ماتم	کپڑے نہیں تنے جو آتارے کئی دن سے
دل نہ بھی سوداؤں بھی فرماتے ہیں اکثر	ان ناموس جاتے ہیں پکارے کئی دن سے
دل بھنس گیا ہو آگ کی زلفوں میں ہمارا	ہیں بندہ بے دام تمہارے کئی دن سے
پامال کرو گے کسی وارفتہ کو اپنے	اٹھ کھیلان ہیں چال میں پیدا کئی دن سے
ڈرے تری کا کل کے نہیں چلتے ہیں سستے	دم بند ہیں اس سانپ کے مارے کئی دن سے
پھر شوق سے کیا اس بت کا فرسے ہو گڑھی	ہوتے نہیں باہم جو اشارے کئی دن سے

غزل ۶۲

بہم درد و الم رقت میں ہیں میری گمانی سے	ترقی جسطرح ماتم کو ہو دے نوحہ خوانی سے
وہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے	حد ملک عدم ملحق ہو ملک جاودانی سے
وہ رخ ہو آفتاب اور ابرو یہ چشم تر رندو	ہو ابدی بھر و ساغر شراب ارغوانی سے
خدا حافظ ہوا یہ تحریک زلف و جنبش ابرو	بلائے آسمانی سے قضاے ناگمانی سے
جاہر کا سوز گریہ سے بڑھایہ ماجر اکیسا	جہان میں آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہو پانی سے
یہ گیسو سے تباہ ہند کا کشتہ ہوا یاد	بقا کو غفل دو ظلمات کے چشمہ کے پانی سے

غزل ۶۳

طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار میں	یارب کوئی بشر نہ پڑے انتشار میں
رونق چین کی سبزہ و گل سے کبھی نہو	لب لب کا ہونا شرط پڑا لالہ زار میں
اگر گل تری تلاش میں مجھ زار کی طرح	باد صبا نے خاک اڑائی ہزار میں
گاتی میں بے بیخی یہ ڈوپٹہ ہو اسی پر	یا کھل رہا ہو تختہ سوسن کنار میں
واحد پس از فنا یہ نہیں داغ دل عیان	یا کھل رہا ہو تختہ سوسن کنار میں

غزل ۶۴

تو عمر بھر نہ کبھی تجھے آرزو کرتے تمام عمر لگی تجھے آرزو کرتے دعا میں وصل کی ہرگز نہ ہم کچھ کرتے کہ ہم دماغ دل و جان کو مشکبو کرتے کہ شرح حال دل زار موبو کرتے تو حشر تک تری منت نہ احرار کرتے	جو تجھے دیدہ دل اپنا رو برو کرتے نہ آیا رحم تیرے دل میں اوبت کا فر خیال ہجر اگر دل میں کچھ مرے ہوتا صبا نہ لائی مگر بوسے کی سوچا نہ شب وصال میں گردون نے یہ نہ جی فرست ہو رحم یار کو آتا ذرا بھی عاشق پر
---	---

غزل ۶۵

صفائی لاکھ ہو لیکن کدورت آہی جاتی ہو جب آنکھیں چار ہوتی ہیں مروت آہی جاتی ہو مگر مجبور ہوں دل میں محبت آہی جاتی ہو جوان و پیر و نون کی طبیعت آہی جاتی ہو نہیں کچھ واسطہ لیکن حرارت آہی جاتی ہو چرا لیتے ہیں آنکھیں انگو غیرت آہی جاتی ہو مریض عشق کے چہرے پہ فرحت آہی جاتی ہو کدورت ہوتے ہوتے دل کو نفرت آہی جاتی ہو کسی ٹھہرے کہیں رنجش کی نوبت آہی جاتی ہو اگر آنے کو ہوتی ہو تو شامت آہی جاتی ہو ضرور آنکھوں میں کچھ سوا کی رنگت آہی جاتی ہو	دلون میں کہنے سننے سے عداوت آہی جاتی ہو دل رنجیہ کہتا ہو نہ بولون یا رے لیکن کہا سو بار لیلون اُس سے بدلہ اس عداوت کا ہنیں موقوف سن پر دیکھا صورت حسنین کی جب آنکھو دیکھتے ہیں غیر سے ہم بڑھتے سننے شب وصال کا جب میں چھپتا ہوں کر کچھ سحر جب نام لیتے ہیں کسی رشک میں جا کا ہر اک ساعت کی حجت میں نبھیل کی دوستی کیونکر ابا بردوستی نہتے کہیں دیکھی نہ دنیا میں کسی کی تاب و طاقت کیا جو جئے محبت سے چھپائے سے نہن چھپتا ہو ریاں نشہ آ
---	---

غزل ۶۶

لیکن نہ تو نے صفت کرم کی نگاہ کی جسکے لگی نہ اُسے کبھی اٹھ کے آہ کی	الفت میں تیری ہاے ہمارا ہوا یہ حال بُرش غضب کی ہر تری تیغ نگاہ کی
--	--

ہم چشم و گل پہ یار کے جدم نگاہ کی ہم تپتہ جان دین تھین غیروں کا پس ہر کتنے ہیں دیکھ دیکھ کے میرا وہ رنگ زرد	شیشہ نے رد دیاب سا غرنے آہ کی ہوتی ہو کیا یہی اجی صورت نباہ کی اس شکل پر حضور کو خواہش ہو چاہ کی
---	--

غزل ۶۷

نشان پاوے وہی جو بے نشان ہو میرا وہ تو ہو کون و مکان سے کوئی جاگہ نہیں ہو اُس سے خالی سوا اُسکے نہیں کوئی جہان میں غنیمت ہو ملاقات آج اُسکی ٹھکانا اُسکا میں کیونکر بناؤں ترا ب اُستاد سے معلوم کرو	بتا اُسکا کسی سے کب بیان ہو مکان اُسکا کمان جو لامکان ہو زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو تلاش اُسکی کرو یا روجہاں ہو خدا معلوم پھر کب ہو کسان ہو خدا جانے وہ ہر جالی کمان ہو طریق معرفت گرفتہ روان ہو
---	--

غزل ۶۸

دل دیکے ہو ہر شخص طلبگار تمہارا کیا عام ہو لطف و کرم ای یار تمہارا ہنگامہ عشر ہو کہ عشاق کا مجمع اُس ترک کی الفت تھی ارے موت کا بینام پڑتی ہو جگر پر مرے تلوار پہ تلوار کسکی تھین یا د آئی علیم جگر افکار	کیا حسن ہو کیا گرم ہو بازار تمہارا دم بھرتا ہو ہر کافر و دیندار تمہارا کیا نام خدا گرم ہو بازار تمہارا دور و زمین جینا ہو او شوار تمہارا یا د آتا ہو جب ابرو سے خدا تمہارا مضطر نظر آتا ہو دل زار تمہارا
--	---

غزل ۶۹

حیف تسکین نہیں کوئی دلانے والے آتش ہجر کو ای شیم شبتان جال	ہاں بہت سے ہیں مگر آگ لگانے والے کون ہیں تیرے سوا اُسکو بجھانے والے
---	--

آپ کی یاد میں ہم میں بھلائے والے اسی مرے کو چہ دلدار کے جانے والے قصہ غم کے مرے یاد دلانے والے ہو گئے اپنے عدو لوگ زمانے والے جبکہ مولا ہیں علی جام پلانے والے باوجودیکہ بہت لوگ میں آنے والے دل صد چاک کے اسی میرے جلانے والے کیا مجھے خاک پڑھاٹینگے پڑھانے والے میرے دشمن ہیں یہ گھڑیاں بجانے والے لاکھ دشمن ہوں اگر میرے زمانے والے صبح سے میں ترے اُستاد بتانے والے	آپ کا دھیان رہا کرتا ہر ہر دم ہمسکو تامل شوق لکھا ہر اُسے لیتے جانا کوئی ہمد تو نہیں اور بہت ہیں ایجان بخت برگشتہ ہوا حیف ہمارا ایسا پیاس کا بھگو قیامت میں بھلا خون ہو کیا ایک پرچہ بھی کبھی آپ نہیں لکھتے ہیں ایسی باتوں سے تمھیں کیا بھلا حاصل ہوگا مصحفِ رخ کی تلاوت میں کیا کرتا ہوں خوابِ راحت سے جگا دیتے ہیں ناحق بھگو اسی خدا تیرا کرم چاہیے پھر کیا غم ہو شکر کی اپنے خرابی کا نہر حفظ خیل
--	---

غزل ۵۰

مناسب ہر دم آخر ذرا تشریف لے آنا نہ خوش آتا ہو مجھ کو نہ پندرا میں نہ پرانا یہی ہو شرطِ الفت کی یہی ہو طرزِ اِرا وہ یاد آتی ہو جب بھگو صد انہی کی مستانا لکھا ہو شام نے اودھویہ اپنے ہاتھ پر دنا بوقتِ اوداع لازم تمھیں صورت دکھانا نیکجو اپنی خدمت سے مجھے محروم دیکھنا	حقیقت برج کی اودھو ذرا تم جا کے سمجھنا خفا ہو ہو نکل جاتی ہر تن سے روحِ یانِ کوم وہ بھوئے مجھتیں اگلِ خناب ہے ہے ہو مجھے اک عالمِ بنجودی کا دل پہ ہو جاتا ہر رقت سے لگا کر خط کو چھاتی سے وہ بولیں گو بیانِ دُ لبوں پر جان آئی ہو تمھاری انتظار میں یہی ہو عرضِ شاہِ دُوار کا ہے اب مری احقر
---	---

غزل ۵۱

پڑھے گھر صد ہزار افسون سنو گا بغبان اپنا	کو بلیل سے لیجائے تین سے آشیان اپنا
---	--

کہا گل سے کرے ادیوفا ہے مکان اپنا لکھا بختیوں کہ فصل گل میں چھوٹا خانان اپنا لیکن طوق قمری کی طرح کر دے نشان اپنا کر گل کے آسرے پر یوں لٹا یا خانان اپنا چمن میں کس بھر سے پر بنایا خانان اپنا اگر ہوتا تھیں اپنا گل اپنا باغبان اپنا ڈبویا ہاے آنکھوں نے تہامی خانان اپنا نکر برباد دنیا کو جو چھوٹے خانان اپنا	اٹھا کر لچلی بلبل چمن سے آشیان اپنا ہوئی جب باغ سے رخصت کہا رو کو قسمت ارے صیاد تو جاسے تو جی و جان حاضر ہوں میرا جلتا ہو جی اُس بلبل بیکس کی غربت پر نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا یہ حسرت رہی کس کس سب سے زندگی گنتی الم کر اسطرح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبل یہی ہو قول سچا اب علی گو سر پیارے کا
---	---

غزل ۷۲

شکل میری دیکھ کر جو روجفا ہونے لگا یہ مختاری دوستی میں فائدہ پہنچا ظلم یہ ظالم تر اب امتداد دے ہونے لگا اب نشان کیا ترا ہم پر صفا ہونے لگا رحم کرنے کی جگہ اُلٹا خفا ہونے لگا	وہ صنم دلدار ہے بیوفا ہونے لگا غم جدائی سے تری اب دل کو بھی سوڈا اگر قیوں سے محبت کیوں جلاتے ہو میں تیرے رنگان کے چلا کر بگینہ مارا میں آرزو کچھ بن نہ آئی آستانے پر بھلا
--	--

غزل ۷۳

اچھے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھیں آئینہ وار طلعت دیدار دیکھیں ہر رنگ میں اُسی کو نمودار دیکھیں انکار و آن نہ کیجیو ز سہار دیکھیں سب راحتوں سے اسکو نمودار دیکھیں	اے دل کہیں بنیو ز سہار دیکھیں خوبان اس جہان کا تماشا جو تو کرے نیرنگیوں سے یار کے حیران ہو جیو گر نقد جان طلب کرے وہ شمع دلیا ہرگز دوا کیجیو اس غم کی اسی نیاز
---	---

غزل ۷۴

تربت میں ہلائے نہ کوئی شانہ ہمارا جلد آؤ کہ لبریز ہو پیما نہ ہمارا جب تک نہ سنایا رنے افسانہ ہمارا ہاں آپکے قابل نہیں کاشانہ ہمارا جب قصد ہوا جانب مینا نہ ہمارا ہم شمع ہیں اور قدر ہی پروانہ ہمارا	بھڑکے سے سوا ہر دل دیوانہ ہمارا دم آنکھوں میں اٹکا ہو ذرا شکل دکھاؤ الفت کے یہ منے ہیں اُسے مینہ آلی بھولے سے بھی جب کبھی تشریف نہ لائے سایہ کے لیے ابرسیہ جھوم کے آیا صدتے ترے اکبار سرسبز مہ کدے
--	---

غزل ۷۵

غرض پوشیدہ اُلفت کو بنا ہا وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا اے اے اے اے اے اے اے اے اے اے فہا فہا فہا فہا فہا فہا فہا فہا خطا بخشت کرم گارا آگاہ	نہ ہرگز دردِ دل سے مین کرا ہا محبت کے یہ معنی ہیں کہ مین سے فقیرِ دن سے نہ پوچھو لذتِ عشق صرفتِ العمر فی لہو و لعب ظفر کو یا ز رکھ اعمالِ بد سے
--	--

غزل ۷۶

بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا جو لگا پیکان مرے پہلو میں وہ دل ہو گیا وقت بسم اللہ معلّم جس کا بسمل ہو گیا مور و نقصان ہوا جب ماہِ کامل ہو گیا بے نقط قرآن بھی دنیا میں یہ نازل ہو گیا کون کون اک رات کو یاں شمع محفل ہو گیا	آج دعویٰ اُسکی کیتانی کا باطل ہو گیا ایک دل لیکر دیے قاتل نے مجھ کو لا کھل کیون نہ اب عالم ہو اُسکا تختہ مشق ستم کچھ بھی حاصل باکمالوں کو نہیں ہر جزو دل مصحفِ رخسارِ جان میں نہیں ہر ایک خال صبح ہوتے کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب
--	---

غزل ۷۷

پائون رکھا جس جگہ گنجِ شہیدان ہو گئے	سیکڑوں ہی کشتہ رفقارِ جانان ہو گئے
---	---

سایہ گیسو میں جو آئے پریشان ہو گئے
پارول کے سیکڑوں ہی تیر مغز کان ہو گئے
تو تیتاے دیدہ گور غریبان ہو گئے
سامنے آنکھوں کے سب گلشن بیابان ہو گئے
وہ بصارت کی طرح آنکھوں سے پنہان ہو گئے
دارغ حقیقہ تھے ہمارے مشک افشان ہو گئے

غزل ۷۸

قیامت پر قیامت مکرانا
 بلائے سے یہاں گاہے نہ آنا
 کبھی تو نے کہا میہ انا مانا
 کیسکا خوب ہوئی جان ستانا
 مجھے پروانہ سان ہر شب جلانا
 رضا بہتر ہنیں دل کا لگانا

غزل ۷۹

کھینچتا ہو کیا جفا دل ہے دل فسون دل
 اُس شکر سے ملا دل ہے دل فسون دل
 ڈھونڈھتا ہوں کیا ہوا دل ہے دل فسون دل
 کیوں ہوا تھا تبتلا دل ہے دل فسون دل
 کس طرح رم کر گئی دل ہے دل فسون دل
 کیا ہوا تابان مراد دل ہے دل فسون دل

غزل ۸۰

دکھلائے داغ دل نے گلستان نے نئے نئے جورِ تبتان سے مجھ کو اکھی بچاؤ دیر و دم میں کوئی نہیں تیری راہ پر میں اس طرح جنوں ترے ہاتھوں سے تنگ ہیں کس طرح ہو گذر در جانان پہ ارنی ساز	دشت دکھا رہی ہو بیابان نے نئے نئے پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہان نے نئے نئے کافر نے نئے ہیں مسلمان نے نئے نئے لاؤں کہاں سے روز گریبان بنے نئے نئے دربان نے نئے ہیں نگہبان نے نئے نئے
--	---

غزل ۸۱

رتا ہوں ترے عشق میں سرشار خبر لے اگر باد صبا تو ہی یہ اس شمع سے کہنا اللہ بچا دے مجھے اس آتشِ غم سے کس طرح بھلایا ہو مجھے پیارے اب اکبار کوچے میں ترے آنے کی طاقت نہیں ہو یا یہ حال مراد کچھ کے کہتے ہیں معالج الفت میں تری ناز میں بدنام ہوا ہوں	اب میرے دل زار کی احویا خبر لے رتا ہو کوئی جالیں دیوارِ خبر لے یا تو ہی ترس کھا کے مرے یارِ خبر لے رتا ہو ترا طالب دیدارِ خبر لے رتا ہوں پڑا بر سرِ بازارِ خبر لے بچتا ہو کہیں عشق کا بیسارِ خبر لے بسمل ہو بہت اب یہ دل زارِ خبر لے
---	--

غزل ۸۲

عشق کیا شے ہو کسی کامل سے پوچھا چاہیے کیا ترپنے میں حرا ہو قتل ہو پیکر کے ہاتھ خسبے اسکا زخم کھایا ہو اُسے معلوم ہو اُنے ملنے کی کوئی تدبیر اب آتی نہیں آہ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہوں ہجر میں	کس طرح جاتا ہو دل ہیدل سے پوچھا چاہیے اسکی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے تجربہ رو کی صفات گھائل سے پوچھا چاہیے طرح ملنے کی کسی واصل سے پوچھا چاہیے کیا گذرتی ہو گی تابانِ دل سے پوچھا چاہیے
---	--

غزل ۸۳

دل کو پالا تھا بہت بھنے خبر داری سے	ناز برداری سے ہشیاری سے غمخواری سے
-------------------------------------	------------------------------------

جان کے بوجھ کے پہچان کے ہوشیار سی یہ تو امید نفعی شرط و فاداری سے سب کے سب شمن قاتل مین مری یاری سے نیند آتی جو شب ہجر کی بیماری سے	حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے ہمسے باطن میں جفاغیروں پہ ظاہر میں خفا نازد خط زلف واداء چشم و مرثہ اور اردو سورین آج لیٹ اپنے ضم سے بلہار
--	---

غزل ۸۴

مار ڈال لیگی غرض مجھ کو رکھ لی آپ کی خلق پر مشہور ہوئی بیوفائی آپ کی ایسی کیا صادر ہوئی جسے بُرائی آپ کی دیکھ لی بس واہ مشفق پارسائی آپ کی اتناک سہنے تو کچھ مرضی نہ پائی آپ کی	کیا بلا ہو میرے صاحب آشنائی آپ کی کس بھروسے پر رکھے تھے کوئی چشم وفا برسر مجلس بھراتے کیلئے منہ ہو صنم بات کرنا تھے اور آنکھیں لڑانا غیر سے کیا عداوت ہو مری جان تکو وحشت کو
---	--

غزل ۸۵

نکر قید نفس ظالم ہمیں فریاد باقی ہو ہمارا خون تری گردن پہ اے جلد باقی ہو چمن میں بلبلون کی ہر طرت فریاد باقی ہو مگر خونِ محبت و لمین اے فضا و باقی ہو کہ تیرے دید کی ہکو مبارکباد باقی ہو	تمنا سیر گلشن کی مجھے صیا و باقی ہو لہو دامن سے گردھویا تو کیا لیکن قیامت جو دیکھا باغ میں جا کر نہ گل ہو اور نہ غنچہ ہو نہ لو ہو جو جاگر میں اور نہ انسوا نکھ میں میری لقاب غنبرین سمجھو سے اٹھا و اپنے اے پیارے
---	---

غزل ۸۶

مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے شوق میں تیرے کئے جاؤ لگا آئے آئے ایک دن رات کو مہمان ہمارے آئے بیٹھا گنتا ہوں فلک پر کے ستارے آئے	مر اجاتا ہوں ترے ہجر کے مارے آئے ازہ گر مر یہ چلا میرے تو کیا میں لیکن مدتیں ہو چکیں بھرتے ہوئے اغیار و گ یاد کر کے وہ ترا چاند سا کھڑا پُر نور
--	--

لور بیتاب ہو از بسکہ جدائی سے تری | رشکِ خورشید مرے ماہ کے پارے آئے

غزل ۸۷

حسنِ ہر چند سے صنمِ آخر خزان ہو جائیگا
دولتِ جون جو نونے ایک پایا ہو صنم
اک بوسہ بننے مانگ رات بھر تے اجی
چاند سا کھڑا جو تیرا دیکھ لیگا او صنم
تیر مژگان کے نہ مارو بانگی چتون سے مجھے
زلفِ پیچانِ تری ہن سیکڑوں مار پڑے
باغِ مین ننگے نہ بیٹھو تم صنم متاب ہو
آبداری کیا ہے تیرے گوہرِ دندان پر
دیکھ کر چین چین زہرہ بھی بس روپوش ہو
پان کی لالی ترے ہونٹھوں پہ کرتی ہستم
جب گلے ملنے کا تیرے دھیان آدیا مجھے
سخت گوئی چھوڑ دے میں مہون عاشقِ بقصو
حسنِ صادق خوب نہایوں کہیں مضامنی

آج ہنس لے بول لے آخر کو پھر پختا لیگا
یہ مسافر ہو سرا کا پاس ذرِ عجب لیگا
جب کہا یہ ہی کہا ٹھہرو کوئی آج لیگا
جان اُسکی جائیگی جو دام میں پھنس جائیگا
دل چھدا ہے دیکھ لو اندر بگر چھدا لیگا
تیغِ ابرو سے بھلا کیونکر کاٹو اُلیگا
چاندنی پڑ جائیگی میلہ بدن ہو جائیگا
دیکھ لیگا گر صنم ہیہ راز ہر کھا جائیگا
مت اُدھر کو دیکھنا خورشید بھی چھپ جائیگا
اس لب رنگین سے لعلِ مین شرمائیگا
اس دل مضطر کو لبِ تر پائیگا روائیگا
گالیاں دینے میں تم کو کیا مزا مل جائیگا
ان تبون میں ڈھونڈھے تجھ کو خدا مل جائیگا

غزل ۸۸

نہ چھڑو مہین دل دکھائے ہوئے ہیں
سنبھالے سے پیار سنبھلتا مہین دل
نڈے اس قدر قرب تکلیف ہم کو
مومِ فوجِ کس طرح ترپون بھلا مین
مزارِ شہیدان پہ قاتل یہ بولا

جدائی کے صدرے اٹھائے ہوئے ہیں
کڑی عشق کی چوٹ کھائے ہوئے ہیں
ترے گھر مین مہمان آئے ہوئے ہیں
وہ زانو سے سینہ دبائے ہوئے ہیں
یہ سب گھر ہمارے بسائے ہوئے ہیں

دل غمزدہ کے ستارے ہوئے ہیں مدد کو علی تیری آئے ہوئے ہیں	مکمل نکتہ سے ہر نہ شکرہ فلک سے یہ کیوں خون تھکوا ہر اک بات کا
--	--

غزل ۸۹

اس ناتوان کو لیکے میں بٹاؤں کمان کمان یہ آگ عشق کی مین بجھاؤں کمان کمان جو لامکان ہوا سکو بتاؤں کمان کمان بکڑ سی ہر جگہ مین بناؤں کمان کمان اب جان و دل بھنسا ہر چھڑاؤں کمان کمان	حیران ہوں ایک ل کو لگاؤں کمان کمان ایسی لگی ہر یار کہ مجھنے کی اب مین ہر جائی ہو وہ اُسکو بھلا پور پھٹے ہو کیا دینا و ماقبت کا بھٹے خون کچھ مین وارث یہ زلف کیسے زنجیر ہو گئی
---	---

غزل ۹۰

بڑھا کر محبت کو کم کیجیے گا نہ اہکا ذرا دل مین غم کیجیے گا کسی اور پر جب ستم کیجیے گا جو تکلیف اکد و قدم کیجیے گا سو دیکھیں کمان تک ستم کیجیے گا نہ دل مین محبت کا غم کیجیے گا	یہ سمجھے تھے ہم کیا ستم کیجیے گا حسینوں یہ لاکھوں ہی مہرے ہیں بہت یاد آئیگی میری وفا مین نہ چھٹ جائیگی یار پیرون کی مہر سپر کر دیا مہر سینہ ہر پیارے کسی اور سے دل لگا لینے صاحب
---	---

غزل ۹۱

نکل جانے دودم تن سے جو دیکھیں پھر قدم لیلو بڑھے جاؤ نہ یوں آگے رہے جاتے مین ہم لیلو گھڑی پھر تو ذرا گھڑوا بھی آئے ہو دیم لیلو خازنہ دوش پر میرا جو تم دود و قدم لیلو نعمین لینا ہو گر لیلو بہت قیمت ہو کم لیلو	نین عرصہ چلے جانا بس اتنی دیر دم لیلو تھکا سے ساتھیوں مین ہون چھوڑو قافلہ والو چلے جانا چلے جانا نہ روکنیگے نہ روکنیگے لحد تک اپنی اریارو مین اتھون ہاتھ جاہو چلو دل اپنا بچتا ہوں اے حسینو ایک بوسے پر
--	---

غزل ۹۲

ارے پھر کب بھر دسا ہی بدوون کی جوانی ہو
بنا اُس جانی کے حینا و بال زندگانی ہو
مرے سینہ میں روشن ہو رہا خورشید ثانی ہو
اسے تکلیف مت سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہو
یقین ہی ہو کہ اُس میں صاف نور حق نہانی ہو

مجھے لپچل اُسی جا پر جہان بیدر جوانی ہو
پڑا سیکل نہیں ہو گل کسی کروٹ کسی پہلو
تپ دوری سے کیسا آبلہ دل کا چمکتا ہو
تڑپنا آہ بھر نارات دن کھانا نہ پینا ہو
مثال اُسکے منو ہر دوسرے جگ میں نہیں دیکھا

غزل ۹۳

ہر تماشے میں ہو درپردہ تماشا اُسکا
ہوگا بھولے سے طلبگار نہ اسکا اُسکا
سیر میں سیر تماشے میں تماشا اُسکا
طور پر جائے نہ مشتاق تجلی اُسکا
بندر کر آنکھ تو پھیر دیکھ تماشا اُسکا
چمن و ہرین یہ رنگ ہو سارا اُسکا
بلبل اُسکا ہو چمن اُسکا ہو دریا اُسکا
ساتھ ہم سر کے یہاں لائے ہیں سودا اُسکا
قبر میں کام کرے شمع کا جلو اُسکا

دیکھ ہر رنگ میں ہر نور میں جلو اُسکا
غیر کو چاہیگا کب چاہنے والا اُسکا
خافلو دیدہ دل داہو تو آجائے نظر
بندر آنکھوں کو کرے دلین دکھائی دیکھا
دل زمانہ سے اٹھایا رکھو پہلو میں بٹھا
بزم عالم میں ہو سب دم سے اُسی کے لب
ول مرادیدہ مرا سینہ پر داغ مرا
آج کل سے نہیں عشق ازلی رکھتے ہیں
لفظ دل سے یہ تمنا ہو پس از مرگ مری

غزل ۹۴

آنا جانا کیا ہو وعدہ بھی قسم ہو جائیگا
ایک بوسہ رُخ کا لاکھوں کی رقم ہو جائیگا
نقشِ تنغیر اے صنم نقشِ قدم ہو جائیگا
کھل کے لب زخمِ جگر کا پھر ہم ہو جائیگا

رابطِ غیروں سے بڑھا اب سے کم ہو جائیگا
گرم ہو گا جب جوانی میں ترابا زارِ حسن
دُربائی کی چلیگا چال جب سونا ز سے
یہ حلاوت بخش ہو آبِ دم شمشیر یار

اپنا کھوٹا پیر اگر تقدیر دکھلائیگی لطفِ قلمس ماہی ہاتھ میں آکر درم ہو جائیگا

غزل ۹۵

اب قتل گہ میں کوئی ترپیت نہیں رہا
مخشر کا دن ہو وعدہ فرما نہیں رہا
کسک بھر آئے صدمہ سے آنسو نہ آنکھ میں
پہلی نگاہ شوخ میں دل ہاتھ سے گیا
نامے بہت کیے نہ اسے کچھ خبر ہوئی
اس بات پر میں مرتا ہوں رو کر کہیں گے
مسجد میں وصلِ بیت کے لیے مالہ زاریاں
گھر ٹھنڈے ٹھنڈے چلیے تاشا نہیں رہا
اب منہ دکھائیے کوئی حیلہ نہیں رہا
کب ٹھیس سے یہ جام چھلکتا نہیں رہا
پھر دوسری نظر میں کلیب نہیں رہا
اب آہ پر بھی آہ بھروسہ نہیں رہا
ہر ہر ہمارا چاہنے والا نہیں رہا
اسی لطفِ شکوہ خوں خدا کیا نہیں رہا

غزل ۹۶

ایں ستمگار تجھے عذر ستم کیسا ہوگا
جاؤ لیجاؤ ہمیں دل کا کچھ افسوس نہیں
تم بھی چاہو گے تو بھگ جائیگی الفت سے
کون جھیلے گا ستم کون سہیگا بیدار
موت دم دیکے ترے کوچے میں لائی ہوگی
بار رکھیں مجھے غمزدن سے تو کچھ دور نہیں
جب لب زخم جگر مشر کو گویا ہوگا
جب ہمارا نہ ہوا کب وہ تمہارا ہوگا
ورنہ ایک اپنے کیے مشفق من کیا ہوگا
ناز ہی جب نہ اٹھے تجھ سے دلا کیا ہوگا
آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا
لفظ وہ جانتے ہیں نامِ قضا کا ہوگا

غزل ۹۷

مقرر سے نہ کوئی شکل وصلِ دربانکی
غضب ہر الفتِ خال لب جان بخش نے ملا
شب وصلِ صنم ہر کان زامہ کھولے دیتا ہوں
تباؤ اسکے لیے ہر جو فنا ہوزاتِ مطلق میں
بھر وسا آہ پر تھا آہ وہ بھی نارسانکی
ہمارے حق میں پس کی گانٹھ یہ حبِ شفا کی
دیادونگا گلآواز گرنہ سے ذرا نکلی
حبابِ بحر جب ٹوٹا تو اس سے یہ صدائکی

خزان نے لالہ وگل کو ملایا ہاے مٹی میں | اُڑاتی خاک سر پر باغ سے باد صبا نکلی

غزل ۹۸

لجی میں اُنکی ہوئے وصال باقی ہو | میں خواب میں ہوں مگر یہ خیال باقی ہو
زوالِ حسن نے تملو تو بطیح لٹوٹا | وہ رنگ روپ نہ وہ چال وصال باقی ہو
لیا جو بوسہ کیا کیا گناہ کیون ہو خفا | ذرا سی بات کا اب تک ملال باقی ہو
بھٹلایا کجا غمِ فرقت یہ امر وطن والو | کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہو
ہماری خاک کے ذرے ہیں عرش کے ہر | پس فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہو
برآہو نشہ محکا نجل ہوں یار سے لطف | قصور بوسہ ہوا انقبال باقی ہو

غزل ۹۹

لگا نہ ہننے دے جھکڑے کو یار تو باقی | مے کے نہ ہاتھ ابھی ہر گز گلو باقی
ہمارے پھول اٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن | ابھی تلک ہو محبت کی اس میں بو باقی
گلے لپٹ کے جو سویا وہ ایک شب گلد | تو بھینی بھینی مینوں رہی ہو بو باقی
فنا ہو سبکے لیے اس جان فانی میں | یہ رشک ہو کہ اکیلا رہیگا تو باقی
جو قتل کرتا ہو صیاد میرے کھول دے | کر رہ بجائے تڑپنے کی آرزو باقی
کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ کل نیکے | اب اس میں آپ کو کیا نیکی گفتگو باقی
لو آج دل کے سبب اسکو بھی ڈبو بیٹھے | ذرا ہماری رہی تھی جو آبرو باقی
کنوین میں قید ہوے جبکہ حضرت یوسف | رہی نہ عشق مجازی کی آبرو باقی

غزل ۱۰۰

ان گناہوں سے مری تو قیر آدھی رہی | بننے بننے خلد میں تمیر آدھی رہی
کیا نہ امت اس گھر تہی جلا کو حاصل ہوئی | ٹوٹ کر جب ہاتھ میں شمشیر آدھی رہی
حال دل جسد میں بیان اس شوق سے میں کیا | مسکرا کر رہ گیا تقریر آدھی رہی

کھینچے نقشہ جو بیٹھا اُس بُتِ مدہوش کا
دستِ مانی کا نہپ اٹھا تصویرِ آدمی رگڑی
وصل کا وعدہ نگذرا تھا کہ شبِ آخر ہوئی
آرزوِ جودل میں تھی اے میرِ آدمی رگڑی

غزل ۱۰۱

ہونہ اگر بارِ خط بھیجوں میں ہر بارِ خط
خط کی بھی کیا بات ہو دور کی سوفا
آنکھوں کی تنویر ہو یا خطِ تقدیر ہو
خط میں نہ تو دیر کر مجھ پہ نہ اندھیر کر
ہاتھ نہ بڑھ کر لگا اسکے برابر لگا
کیجئے نہ قاصد کو تنگ قدر دہان ہو یہ
اتنے لکھوں یا رِ خط لینے نہ دین وارِ خط
نصفِ ملاقات ہو بھیجیے اے یا رِ خط
آپ کی تحریر ہو آنکھوں پہ اے یا رِ خط
میں تو اُلٹ بھیر کر پڑھتا ہوں سبِ خط
ہو جو گلے پر لگا قاتلِ خونخوارِ خط
نبتے ہیں جا کر تنگ جاتے ہیں بکا رِ خط

غزل ۱۰۲

خال سے کل جو اہر میں تمہارے عارض
سامنا چاند سے ہوتا تو گہن لگ جاتا
آسمان سر پہ اٹھا لیتے کہ ہزار بی
اسمیں کیا شک ہو پیر کو تو قرآن آیا
کدے کدے کہیں کدن سے ہونٹھوں کھار
کہ مجھے دن کو دکھاتے ہیں یہ تارے عارض
کوٹھے پر ڈھانپ لیے آپ نے بارے عارض
دیکھ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض
آپ کو عرش سے خالق نے اتارے عارض
چومے چومے اے قدر ہمارے عارض

غزل ۱۰۳

جو ہر عرش پر وہی فرش پر کوئی خاص اسکا مکان نہیں
وہ یہاں بھی ہو وہ وہاں بھی ہو وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
مجھے لبوسہ دنیا ہو دے بھی صے نہیں صان کدے تو ہاں نہیں
ترے لب نہیں کہ وہن نہیں کہ دہن میں تیرے زبان نہیں
میں وہ سر و باغ وجود ہوں میں وہ گل ہوں شمع حیات کا

جسے فصل گل کی خوشی نہیں جسے رنجِ بادِ خزاں نہیں :
 مرا ایک دل تھا وہ سہو ہو کسے اب دماغ ہو آو کا
 کہ ہوا ہر کب سے چراغ گل میں وہ جل بجا کہ دھواں نہیں
 جو اٹھے تو سینہ اُبھار کر جو چلے تو کھو کرین مار کر
 نئے آپ ہی تو جوان ہیں کوئی کیا جہاں میں جوان نہیں
 ہر کہ صبر کیا مرا قافلہ کہ زمین پھٹ کے سما گیا
 نہ غبار اٹھا نہ جرس بجا کہیں نقشِ پاکِ نشان نہیں
 جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو ہنک گیا وہ ہنک گیا
 کہ عجیب حال ہو گو گو وہ نہاں نہیں وہ عیاں نہیں
 تر افسرِ نارِ جمیم ہر تر افسرِ دامنِ ہم
 یہ فقط ہیں قصہ کہانیاں کوئی دوزخ اور جہان نہیں
 مراد ام المچھتا ہو واعظونہ سنو نکالاکھ بکا کرو
 تمہیں جس قدر کہ جنون ہو مجھے اُس قدر خفقان نہیں
 کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شب و روز اسی سے وصال تھا
 مجھے کچھ خبر نہیں کیا ہوا وہ کہیں نہیں وہ مکان نہیں
 جو ہزار عذر بھی پیش ہوں وہ کسی طرح نہیں مانتا
 کہو الحذر تو خذر نہیں کہو الامان تو امان نہیں
 وہ زبانِ خبر صبر ہوں کہ زبان میں جسکے سخن نہیں
 وہ وہاں زخمِ لال ہوں کہ وہاں میں جسکے زبان نہیں
 اٹھو قدر اپنے نہ جان دوا جی جان ہو تو جہان ہو
 کوئی کام ایسا بھی کرتا ہوا رہے میان نہیں ارے میان نہیں

غزل ۱۰۴

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دل پر جفا کرو تم
 ہلیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوف خدا کرو تم
 زمانہ الٹ ہو کیا کرو تم بد احوال ہو وہ ادا کرو تم
 وف کرین ہم جفا کرو تم دعا کرین ہم دعا کرو تم
 ہمیں نے پہلے کلا کٹیا ہمیں نے قاتل تھمیں بنایا
 ہمیں نے یہ رنگ سب جایا ہمارے حق میں دعا کرو تم
 ابھی کفن مردے بھاڑ ڈالیں ابھی مرادوں سر نکالیں
 ابھی جو محشر کی چل کے چالیں ذرا قیامت بپا کرو تم
 بنا ہو گا اسی میں با ہم رہے یہ دونوں طرف کا عالم
 کرین تکلف نہ تم سے کچھ ہم نہ ہنسے شرم و حیا کرو تم
 چلو بہت ہو چکی رکاوٹ کہا نکا پردہ اٹھاؤ گھونگھٹ
 لپٹ بھی جاؤ گلے سے جھٹ پٹ بہت نہ غم سے کیا کرو تم
 بہت نہ بہکے ہو رہو تم بھنسے ہو اب جو پڑے سو تم
 جو بوسے لون تو کیا کہو تم گلے لگا لون تو کیا کرو تم
 بجا ہو عیب امر اگلہ تھا تمہارا اس میں قصور کیا تھا
 یہ میری تقدیر میں لکھا تھا کہ مجھے جو ر و جفا کرو تم
 بتاؤ اتر کر کیا کہا تھا یہی نتیجہ ہو عاشقی کا
 غریب و بیگس ذلیل درسا خراب و خستہ پھر اگر کرو تم

غزل ۱۰۵

آن ہنہ لب جانان دیکھا | او مفر چشمہ حیوان دیکھا

پہلے گرم کر کے ہم خوب ہوا کی نگہ چشم فدا سے حب ہم بادشاہی کی تمنا نہ رہی تجھے اسی صبح وطن ہو کے جلا گر پڑی برق جو ہم تر پے وزیر	نہ غم رحلت یا ران دیکھا اپنے کھراپ کو مہمان دیکھا جب سوئے گور غریبان دیکھا صدائے شام غریبان دیکھا روئے تو ابر کو گریبان دیکھا
---	---

غزل ۱۰۶

ایک دن بولے کرتسے ہو تجھے انکار کب یہ دیکھ بھی کہیں مکتے ہیں بے رکھو ہو یار ہو یا خور ہو نزدیک ہو یا دور ہو خلق میں یا قبر میں یا حشر میں یا خلد میں آسمان ٹلجائے پر ہرگز نہیں ملنے کا قدر	پھر تو موقع پا کے میں نے بھی کہا اسی یار کب اشک تھمتے ہیں بھلا اسی یار بے دیدار کب بندر رہتے ہیں کسی پر طالب دیدار کب سج کو یا روں کو دکھلاؤ گے تم دیدار کب ڈٹ گیا ڈیوڑھی پہ اب اٹھتا ہی میل یار کب
--	---

غزل ۱۰۷

جائیے کیا کو چہ دلدار میں کیا عجب ہو آئینہ سنگ مزار ایک ہی نظارے میں مارا میں مجھ کو جو زاہد ملے اسی برہن صاف ہیں احباب کے دل قدر سے	ایک بھی روز نہ بنیں دیوار میں مر گئے ہم حسرت دیدار میں گر پڑے ہم ایک ہی تلوار میں باندھ دوں سبجہ تری زنا میں رہتا ہو وہ آئینہ بازار میں
--	---

غزل ۱۰۸

عشق شیریں میں گلشن اس خشتہ تن کی ہریان ہاے وہ فصل بہاری اور یہ کنج نفس کیا عجب تاثیر دکھلائے اگر باد مراد	چو بیٹوں نے کھائی ہوئی کوہ کن کی ہریان سو کھ کر کاٹا ہو میں بلبل کے تن کی ہریان صورت زبول اٹھیں اہل سخن کی ہریان
---	--

بچ دے دیکر خدا کا فر کو بھی دیتا ہو عیش بعد مرنے کے ہوا اے قدیر یہ بارگاہ	جل کے گنگا دکھتی ہیں برہمن کی ہڑیان ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی من کی ہڑیان
--	--

غزل ۱۰۹

لپٹ گئے مے سینہ سے مہربانی کی نہ رحم آیا اُسے میرے حال پر ہرگز نہ منھ کی کھائی نہ لی تپنے لہن ترانی کی ہمارے یار کا تیزاب میں بکس خنجر میں کیا کمون کہ دہن کو ضرور دیکھو نگا	یہ سب اُننگہ بھتی اٹھتی ہوئی جوانی کی اگرچہ بارہا تقریر بھی زبانی کی کسی سے ہم کبھی کچھ پڑے نہ پہلوانی کی رکانہ خلق پہ کیا بات اُسکے پانی کی صدابھی غیب سے آئی تو لہن ترانی کی
--	--

غزل ۱۱۰

شادی و جشن سزاوار مبارک ہوئے حدوسی سال سلامت رہے بامقنا وہ بھی دن آئے جو سہرا بندھے سر پر اسکے بعد شادی کے خدا دے کو لی فرزند رشید خاک کھاتے رہیں کجخت جو دشمن ہوں سروا	آج شہزادے کا ویدار مبارک ہوئے حسن کی گرمی بازار مبارک ہوئے سب خوشی سے کہیں ہر بار مبارک ہوئے ہم کہیں آکے یہ دلدار مبارک ہوئے دوستوں کو گل گلزار مبارک ہوئے
---	--

غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جف کی اگلی ٹھوکر جو پاے دلربا کی صبانے اُسکے کوچے سے اڑا کے وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات وصال یار سے دونا ہوا عشق ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہو	تلافی کی ارسنے ظالم تو کیس کی مہینوں تک مری تربت ہلا کی خدا جانے ہمارے خاک کیا کی نگاہ شوق کام اپنا کیا کی مرض بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی کسے دیتی ہو شوخی نقش پا کی
---	---

جو اُس بت سے کہا کرتا ہو مومن	کہا میں کیا کروں مرضی خدا کی
-------------------------------	------------------------------

غزل ۱۱۲

ایسے گل کھانے بن پر کہ چمن بھول گئے دلغ دل دیکھ کے ہم سیر چمن بھول گئے دیکھتے ہی رُخ و لدار کا جلوہ نا صَح یاد میں تجھ کو جو تھے مہسے کیے قول و قوا جلوہ فرما جو ہوا دیر میں وہ بت بخدا دیکھ کر اُسکے لب لعل کی لالی دل سے گو بہت دردِ جانی کے سے تھے ہنسنے	وحشتِ دل کا بھلا ہو کہ وطن بھول گئے فرطِ وحشت سے بیابان میں مل بھول گئے عقل و ہوش و خرد و حُرُف و فن بھول گئے یا کہ وعدے وہ سب ای عہد شکن بھول گئے بِت پرستوں کو اُسے دیکھ بھجن بھول گئے لعل و یاقوتِ بدخشان میں بھول گئے اُسکے آتے ہی گریخ و من بھول گئے
---	---

غزل ۱۱۳

بلبل سے فزون تر ہو تمنا سے مدینہ دکھلا دے مدینہ مجھے مولا سے مدینہ اسی لطف کرے لطف جو مولا سے مدینہ مہمورِ تجلی ہو ہر اک کو چہ و بازار آہوے حرم ہو نظر حور سے خوش چشم نے خواہشِ فردوس نہ پرواے ارم ہو کیا گلشنِ ایجاد ہو دیکھوں نہ سوئے خلد اسی لطف یہ خواہش یہ تمنا یہ ہوس ہو	کیا غیرتِ گلزار ہو صحرا سے مدینہ مرجاؤ کھا کہ کہ کے یہی ہا سے مدینہ ہم دور نہ کچھ دور ہے اسی واسطے مدینہ موسیٰ کو دکھائی گئے تاشا سے مدینہ کیا غیرتِ فردوس ہو صحرا سے مدینہ سو جان سے ہوں بلبلِ شیدا سے مدینہ ہاتھ آئے اگر دامنِ صحرا سے مدینہ بہجاؤں نہ دینا سے تمنا سے مدینہ
---	---

غزل ۱۱۴

اسی فلکِ لیلِ لعلِ مدینہ کو خدا کے واسطے لاسٹے یہ بندہ کہاں سے حق تقاسے کی زبان	دل تڑپتا ہو حبیبِ کبریا کے واسطے احمدِ مرسل ترے وصفِ وثقہ کے واسطے
--	---

باغ میں جا کر پڑھاجب روح احمد پر درو بارگاہ احمد مرسل ہو وہ دار الشفا سن لیا ہو جبے تمکو رحمت نلکا ملین میم احمد کے نکرنا راز کوفشا کہین	کھل گئے غنچوں کے منھ صل علی کیو سطر آئینے عیسیٰ جمان اپنی دوا کے واسط اکس قدر میاں ک بین عاصی خطا کے واسط بندر کراہی لطف منھ اپنا خدا کے واسط
---	--

غزل ۱۱۵

بھر دسا ہو مجھے بخشش کا حضرت کی شفا پر ہو اہو جب سے دل مائل گل رخسار حضرت پر دھمول مقصد کو فین عشق ذات عالی ہو جگر ہو اسکی یا نہ ضعف عارض میں سپا بنی کے ہجر کا غم عیش و عشرت سے زیادہ ہو مدینہ کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہو	نہ تو بہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پر نہ طاعت پر شرف رکھتا ہو ہر داغ جگر گلما سے جنت پر محبت کو محبت کیوں نہ آئے اس محبت پر نزول آیت رحمت ہو جسکی پاک صورت پر ہزاروں صول یاں قربان ہیں کشت کی فرقت پر چلداہی لطف یاں سے خاک ڈالواس یاں سے
---	---

غزل ۱۱۶

کوئی اسکو اوسہ لایا تو ہوتا تو قاصد کچھ نہ اس سے کہنکا ہا دل زخمی کے پھر ٹانگے گئے ٹوٹ وہ رشک حوریان کس طرح آتا تراپ اس بن ہنین دل کو ترے چین	ہمارا حال دکھلایا تو ہوتا مرا پیغام پہونچا یا تو ہوتا یہ سکر یار گھبرا یا تو ہوتا قصو را پنا میں بخشا یا تو ہوتا کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا
---	---

غزل ۱۱۷

دل نادان سچے بہکا رہا ہو کیا شاید کسی نے یاد مجھکو جو آنا ہو تو حبلہ آدمیحا	فسون عشق پچھہ سیکھلا رہا ہو کہ یہ دل اسطرح گھبرا رہا ہو لبوں پر دم ہمارے آکر رہا ہو
---	---

کہ زلفین شام سے سلجھا رہا ہو ارے قاتل تو کیا دھمکا رہا ہو	بلا دیکھیں یہ کسے سر پہ آئے مین تیری تیغ کا دم بکھر رہا ہو
غزل ۱۱۸	
تراہیم رسل نیم جان ہو عجب بید رویار و باغبان ہو خدا جانے وہ ہر جائی کمان ہو بلین کیونکر عدو ساز جان ہو شہید ناز کی تربت کسان ہو	خبر لے اے مسیحا تو کمان ہو کوئی سنتا نہیں فریاد بلبل نہیں ملتا ہمیں اُس کا ٹھکانا اگرچہ غلبہ الفت ہو از حسد لیے پھرتی ہو بلبل چونچ مین گل
غزل ۱۱۹	
وصل کی شب ہو چکی رخصت تم ہونے لگا تم باؤنی جب کہا وقت سحر ہونے لگا لوے مشک عنبرین سے درد سہونے لگا جانب ملک عدم دم کا سفر ہونے لگا اب جدائی سے محبت کا اثر ہونے لگا	آفتابِ روزِ محشر جلوہ گر ہونے لگا شام سے مژدہ رکھا رشکِ مسیحا نے سر بارِ صندل سے عرق آیا جب سین پر ایک دو دم ہوں مسیحا اب دم آخر تو پاس رہتا تھا شہیدی کچھ نہ تھا دلوں خیال
غزل ۱۲۰	
وہ دیوانہ سب کو بنائے ہوئے ہیں وہ نظرون مین میری سناٹے ہو چکے ہیں وہ اپنے سے پھراب پرائے ہو چکے ہیں کرین کیا کہ تیرے سناٹے ہو چکے ہیں کہ تیرنگہ کے دکھائے ہوئے ہیں	وہ فضل مین تشریف لائے ہوئے ہیں زمانہ ہو مشتاق دیدار جب کا دل و دین گے کوہِ نون ہمراہ جکے بجز دیکھے دل کو نہیں چین میرے نہیں زخمِ دل ہو گئے اپنے یا چھے
غزل ۱۲۱	

کیا ملا تیری آشنا کی مین راہ درسم وفا وہ کیا جانے کچ خرامی روش ہو خوبن کی خار و خس جوتے ہیں اسکے قدم بے طرح مرغیہ عکس زلف پڑا شاہ ہوتے ہیں پائے بوس گدا ناحق اس بت کی دوستی مین تراب	غم آخبر ہوئی جدائی مین منتخب ہو جو ہونائی مین خوشنمائی ہو کچ ادائی مین خوش ہو مجنون برہنہ پائی مین تیرگی بھائی روشنائی مین ہر عجب سلطنت گدائی مین لگ گیا داغ پارسائی مین
--	--

غزل ۱۲۲

بہار آئی ہو بھڑکے باد گلگون سے چاند اسی رشک پری پر جان تیا ہوں میں دلہن نبھے کیونکر ہمارا اس پر می پیکر سے یارنا مجھے آنا ملے کیونکر تری محفل مین جاننا غزال دشت بوسے دیکھ کر مجنون کی میت کو ہمارے اور تمہارے عشق کا چرچا شہر و نین گذر یارب گلستان مین ہوا ہو کس شہر لی کا ظفر وہ زاہد بیدرد کی ہو تخت سے بہتر ہو	رہے لاکھوں برس آباد ساقی تیرا میخانہ ادا جسکی ہو بانگی تر چھی چتون چال مستانہ وہ بے پردا مین سودائی وہ سنگین دل مین دلہن مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ وہ وحشی مر گیا بس ہو چکا آباد ویرانہ کوئی سنتا نہیں اب لیلی و مجنون کا انسانہ کہ شاخ مین جھومتی مین نالہ بلبل ہرستانہ اگرے گر زندہ در و دل سے ہاسے وہ چوستانہ
--	---

غزل ۱۲۳

بدائی آپکو منظور تھی مجھے اگر پہلے بڑے ہی میروت مین یہ سب معشوق دیکھ وہی غصہ کی بات مین وہی قصہ لڑائی ہو لگا یا حبسے دل تھے محبت مجھ کی اس سے	کیے تھے قول اور اقرار یہ کیا جان کر پہلے اٹھاتے کیون مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے وہی جھگڑا کیو طر ہو جو تھا آٹھون ہر پہلے کبھی جاہان مین تھے کیسکو عمر بھر پہلے
--	---

سفر کرنے سے صاحب کے مراہو کا سفر پہلا تمھاری بیوفائی کی اگر ہوتی خبر پہلا	لیا کر نام جانے کا تو میری جان جا نیگی گنوا تے جان کیوں اپنی لگاتے کیلئے دلو
غزل ۱۲۴	
کیسا کس نہیں چلتا ہو جب تقدیر پھرتی ہو پلیٹی ہوگی جب قسمت نہیں تدبیر پھرتی ہو سری آنکھوں میں اس ظالم تری تصویر پھرتی ہو تری صورت کو اس جانِ حوڑدھتی تدبیر پھرتی ہو مرے حلقوم و گردن پر تری شمشیر پھرتی ہو	نگاہِ قہر ہم پر آج بے تقصیر پھرتی ہو نہیں تیرا قصور اس میں یہ سب ہو کھیل پھرتی ہو نہایت ہو خیال اس جانِ تمھاری ہتیر پھرتی ہو ترا وہ چاند سا مکھڑا سری آنکھوں میں چھایا ہو بڑھتا ہو رفیع الدین سدا اس جانِ تصور میں
غزل ۱۲۵	
مہم خاکِ لشفیون کا ستانا نہیں اچھا عاشق کو صنم اپنے رولانا نہیں اچھا اس وقت میرے پاس سے جانا نہیں اچھا یہ لوگ بُرے ہیں یہ زمانہ نہیں اچھا بلبل یہ ترا شور مچانا نہیں اچھا	اور شک پر پی دل کا جلانا نہیں اچھا سب خندہ زنی کرتے ہیں روتا ہوں نہیں اچھا اکھلا کے نیچے ماہ لقا چاند سا چہرہ اغیار کی صحبت سے حذر جا سیے ظالم مونس کی گلستان میں ابھی آنکھ لگی ہو
غزل ۱۲۶	
لیے پھرتا ہو مجھ کو جا بجا دل کہ جنے ہنستے ہنستے لے لیا دل تو کیوں ہوتا بلا میں مبتلا دل مبارک ہو تمھیں صاحبِ مداول کہ ہوتا میرے پسو میں تزلزل	تلاش یا رین ہو رہنا دل اُسی کے بھر میں روتا ہوں دل نہوتا زلف پر گر یہ فدا دل جائگی قیامت تک محبت نہوتا واسطی یہ سوزِ غم میں
غزل ۱۲۷	

گوئی کب یاد کرتا ہو کسی کی نہ آئینگے تو کیا مرنے نہ دینگے شبِ فرقت میں مرمز کبھی جان یہ سب ہو پیارے قسمت کی زبانی چلو سب مل کے اُنکو دیکھ آوین	محبت چارون ہر جیتے جی کی مصیبت اور ہواک دو گھڑی کی نئے سرے خدا نے زندگی کی نکل پائی نہ کچھ ارمان جی کی برسی حالت ہر اسدم واسطی کی
--	---

غزل ۱۲۸

گلہ کیون ہجر میں اُسکا نہ کرتا زمین میں ناپتا ملکوں میں پھرتا جو ہو تین قابل دیدار آنکھیں اُٹھاتا بار الفٹ کون سر پر نہوتا واسطی گر عشق پنہان	مثل پیچ ہو کہ مرتا کیا نہ کرتا نہ ملتے تم تو میں کیسا کیا نہ کرتا کبھی عاشق سے وہ پروا نہ کرتا اگر مجھ کو حشر اپنا نہ کرتا تو دل سینہ میں یوں دھڑکانا نہ کرتا
---	---

غزل ۱۲۹

پرے ہو کیون قدر منہ پیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا
 نہ منہ سے بولو نہ سر سے کھیلو کٹے گا کیونکر لال دل کا
 نہ تیغ ابرو کا اہمو ڈر ہر تہ تیر مرزا گان کا کچھ خطر ہو
 ہمیشہ سینہ یہاں سپر ہو تو حوصلہ کچھ نکال دل کا
 میں اُن سے گستاخ ہو گا جدم تو پہلے اُنکو نگا لب کا ہو
 وہ مجھے بے شرم ہونگے جدم تو پہلے ہو گا سوال دل کا
 وہ زلف پچان سے اُڑ چلا تھا ترپ ترپ کر پھر پھر کر
 یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ پھنس گیا بال بال دل کا
 بدول کہ تیرا خیال ہر دم تجھے بھی آتی ہو یاد اُسکی

ہو اُسکو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہو خیال دل کا
 تمھاری زلفیں لٹک رہی ہیں جو انہیں ہوتا تو گری پڑتا
 تم اپنا جوڑا تو کھول ڈالو اسی میں ہو احتمال کا
 پھرے ہیں وہ ہم سے خیر بہتر ہم اُسے اسی قدر ہیں مکدر
 ہمیں جہان میں نہ تھوڑا دلبر اُٹھیں نہ دنیا میں کال دل کا

غزل ۱۳۰

جو گزری ہو رہے جانی نہ پوچھو ہوا جاتا ہو دل پانی نہ پوچھو عزیز دن کی نگہبانی نہ پوچھو دل نادان کی نادانی نہ پوچھو کوئی حال پریشانی نہ پوچھو	شبِ ہجران کی طو لانی نہ پوچھو حقیقت کیا بتاؤں چشمِ نرم کی نکلنے ہی نہیں پاتے ہیں گھر سے بچا یا لکھ پر پھنس ہی گیا دل برت بکعبہ ممتازِ حنین سے
---	---

غزل ۱۳۱

کر کر کے منتیں اُٹھیں گھر لیکے آئیے اس آبرو سے خاک میں ہم کو ملائیے سن لینا تم کہ عرشِ معلٰی ملائیے کیا کیا نہ پھر رقیب یہ سب منہ کی کھائیے پھر کس طرح فراق کے صدمے اُٹھائیے بہتر کرینگے تھکوا اگر وہ جلائیے کیونکر نہ اُسکو دیکھ کے ہم خار کھائیے تعبیر یہ ہو ہم کو کنوین وہ جھکائیے اب مل کے اور سے نیا نقشہ جائیے	روٹھے ہیں ہم سے آج اُٹھیں ہم منائیے شکر خدا جنازے پہ میرے وہ آئیے نامے ہمارے یونہی اگر سر اُٹھائیے جسدِ ہمارے منہ سے وہ منہ کو ملائیے ہم سے خدا نخواستہ وہ گر جلا ہوئے احوال ہوں میں بھی تنگ ترے ہاتھ سے پہلو میں ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر دیکھا ہو سننے جاہِ ذوقِ راتِ خواب میں اگر آنکھ اُنکی پھر گئی اپنا بھی دل پھرا
--	---

یونین بگڑ بگڑ کے اگر وہ بن گئے زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپا گئے یہ کھل گیا کہ کوئی سب کل کھلا گئے کاہیکو آپ ہکو بھلا چہرہ بلا گئے کاہیکو میرے حال پہ وہ رحم کھا گئے	زلفون کی طرح پیچ میں لائینگے وہ ہمسو یہ خوف ہو کہ ہوے نہ عالم سیاہ آج اُس گلبدن کے پھولوں کا زیور بننے سے دن رات جب رقیبوں میں صحبت ہو آہ کی اٹھکر انھیں تو شوق ہو دل کے جلنے کا
---	--

غزل ۱۳۱

جنان کو بہت الماویٰ کو کعبہ کو گستان کو تمر کو مشتری کو زہرہ کو مریخ کو رسن کو طوق کو زنجیر کو زندان کو دربان کو جیا کو آبرو کو دین کو دنیا کو ایمان کو جلب کو روم کو رم کو خلق کو حسین کو یہودی کو نصاریٰ کو برہمن کو مسلمان کو سمندر کو کپن کو نیل کو جیون کو عمان کو جبین کو ریح کو عارض کو دہن کو اور زندان کو عذوبہ کو سمن کو سرو کو لالہ کو ریحان کو ارسطو کو فلاطون کو لقمان کو اور لقمان کو	دیار تہ خدا نے کس کو یون جیون کے جانا کو جو آیا بام پر وہ گل تو گردن پر ہوئی حیرت مری اس نو گرفتاری سے ہر ایک کو شکایت کمان بھول کر آہم ترے کو بے بین جانے لیا تیری اداسی لوٹ کر شہر و ولایت کو نچھوڑا قتل سے تو نے کسی مذہب کو اس قاتل سمجھتے کم بین رستے میں ہر انبی ختم گریاں سے شب وصل غم میں یاد کرین کس کو روتا ہوں ترے رخسار و قد کے کب برابر ہم سمجھتے ہیں مرے اس درد دل نے کر دیا شرمندہ حکمت کو
--	--

غزل ۱۳۲

کہ اگر دست بر کام تو اچھی کہے تو کہیں ملی نہ وہ نہ ترانی اور نہ کی سن ارنی ہی کہ تو یہ جی چلا کہ اسی تجلی نور نے بین مثل طور دیا جلا جدھر آگے اٹھا کے نظر کروں نظر اُسے محفل و جلا	صنما بر بکریم یاں ترے چہرے ہر ایک میں ہوس جمال جمیہ ہو تجھے کچھ دلا تو کھیموش وہ جو محو وشت نظارہ ہیں یہی آہ میرے کہیں میں یہ جو کہتے کہ میں تو فقط سو غلط ہو محفل میں
---	---

ایں کتاب کے ہمدیو پر شکر واجب است

گلرستہ عقیقۃ اللہ خان

۵۷

مجھے انشا اور تو کیا کون جہان میں کئی بھی فرق ہے جو خدا کے نور سے پر ہو کہ حال دہر میں ہر غلام

غزل ۱۳۴

دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا گو نہ لیوے تو نام عاشق کا جان سے ہو گیا بدن حسالی قابل بستگی نہیں تو نہیں یار ایسا نہ پاؤں گے فدوی	یا الہی یہ کس سے کام پڑا اب تو منہ میں یہ سب کے نام پڑا حسب رہی بیگانہ تمام پڑا کب نگاہ آئے یہ غلام پڑا دیکھ لینا اگر اس کو کام پڑا
---	--

غزل ۱۳۵

دل گرفتار کیا کئے کیا یار کیا ہم جو رہتے تھے سدا گوشہ تنہائی میں آپ کثرت میں گیا گوشہ وحدت کے کئے آگ میں ڈالا تھا خلیل اللہ کو کون منصوبہ تھا وہ جسے انا الحق بولا	اب مجھے پیار کیا کئے کیا یار کیا سر بازار کیا کئے کیا یار کیا عشق اظہار کیا کئے کیا یار کیا مار گلزار کیا کئے کیا یار کیا بر سر دار کیا کئے کیا یار کیا
---	--

غزل ۱۳۶

قدر ترا سرور و ان تھا مجھے معلوم نہ تھا وہو پ میں غم کی عبث جی کو جلا یا انوس خاک تیرے قدم پاک کی اسی راہ جبین شب ہجرت کے اندھیرے سے بے تنگ آیا تھا یار نے ابرو سے ترکان سے مجھے صید کیا سب جگہ ڈھونڈا وہ پھر اس کو نہ پایا ہرگز میں نے سمجھا تھا کہ اس یار کا ہی نام و نشان	گلشن دل میں عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا پیو کے سایہ میں انان تھا مجھے معلوم نہ تھا سر نہ دیدہ جان تھا مجھے معلوم نہ تھا مخ ترا تو رفشان تھا مجھے معلوم نہ تھا اُس گئے تیرو کمان تھا مجھے معلوم نہ تھا دل کے گوشہ میں مکان تھا مجھے معلوم نہ تھا وہ تو بے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا
---	---

دل بیدل نے کہا تھا سو ہوا آج بسرِ رنج کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم تھا

غزل ۱۳۷

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا
تجھے جس بزمِ مین ز نہار نہ دیکھا نہ سنا
ہمدومین نے کبھی ردِ کلام و اغظ
عشق کی راہ مین نقشِ قدم و شور جس
چشمِ دارہتی مین اور گوشِ برآوازِ قدم
اس سے جتیا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا
ناج اور راک و بان یار نہ دیکھا نہ سنا
اُسکے جز مصحفِ رخسار نہ دیکھا نہ سنا
گاہ سہنے دم رفتار نہ دیکھا نہ سنا
عاشقوں کو کبھی بیکار نہ دیکھا نہ سنا

غزل ۱۳۸

نہ رہی دشتِ مین خالی کوئی جا میرے بعد
کیا عجب ہو جو اُسکے مرقدِ لیلیٰ سے صدا
تیز رکھو سر ہر خار کو امرو دشتِ جنون
وہ ہوا خواہ چمن ہوں کہ چمن مین ہر صبح
منہ پہ رکھو دامن گل رو دنیلے مرغانِ چمن
اسیلے کرتا ہوں مین چاکِ کفن کو اپنے
جیتے جی قدرِ بشر کی بنین ہوتی پیارے
لاشِ مجھ گشتہ کا کل کی کوئی لٹکا دو
جلکے کہ دیوے کوئی خان کی زبانی آتی
آکے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
میرے بختون ترا کیا حال ہوا میرے بعد
شاید آ جاوے کوئی آبلہ یا میرے بعد
پہلے مین جانا ہوں اور بادِ صبا میرے بعد
ہر روشِ خاک اڑا نیکی صبا میرے بعد
کون کھولیکا ترے بندِ قبا میرے بعد
یاد آوے گی تجھے میری وفا میرے بعد
تا نہوے کوئی مجھوسِ بلا میرے بعد
اب بنین آتے ہو کچھ آوے گی کیا میرے بعد

غزل ۱۳۹

جیتے جی جاؤں مین کیونکر کسے جانان چھوڑ کر
کاوشِ غم دور ہو میرے دل ویران سے کیا
وصلِ جانان کسکی قسمت مین ہمیشہ ہو
بلبلِ نالان کہاں جائے گلستان چھوڑ کر
خار آتے ہیں کہیں صحرا کا دامان چھوڑ کر
جاتی ہوا کہ روزِ آخر جسم کو جان چھوڑ کر

کلب وہ انسان ہو جو مانگے حور انسان چھوڑ کر چلے بے ہین جسم کیا کیا قصر والیوں چھوڑ کر سیر کو آئے تھے آدم باغ رضوان چھوڑ کر بھاگتے ہیں جس طرح سے تیر میدان چھوڑ کر مسجدوں میں بیٹھے ہیں وہ اپنی دکان چھوڑ کر	ہو الہی وصل جنّت میں بھی مجھ کو یا رکھا سر پہنکی پھرتی ہیں ارواح سنگ و خشت زاہد اکیونکہ کروں میں ترک یہ دینا ہوڑ کوئے قاتل کو چلے و خشت میں یوں صحرائیم مر گیا کیا ناخ میکش جو سارے مرفروش
--	--

غزل نمبر ۱

وہ جو زندگی میں نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلع
یہ قلع ہو کیسا کہ ہو ستم گئی جان پر نگیب قلع
کسی کے خرام کی یاد میں تہ خاک بھی یہ رہا قلع
کر زمین کو زلزلہ آئے ہو جو ٹوٹے مجھ کو زلزلے قلع
بڑا حال پہلے تو دلوں کا تھا غرض اب تو جان پر آبی
یہ عذاب مرگ ہو یا طپش یہ خدا کا قہر ہو یا قلع
یہ کہاں کی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہو زندگی
کوئی کیا بیجے جو ہو ایک ساشب و روز صبح و ساقط
نہیں چاہ میری اگر انھیں نہنیں راہ دل میں تو کیلے
مجھے روتے دیکھ کے رو دیا ہر حال سکے ہو قلع
غم بحر پار کے ہاتھ سے شب و روز ہوں میں عذابین
یہ ہمیشہ ایک نئی طپش ہو دما دم ایک سینا قلع
کہا جان بلب ہوں جو آئے تو مری زندگی ہو تو یہ کہا
ترے چہنے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا تجھے کیا قلع

غزل نمبر ۱

کوئی اس دامِ محبت میں گرفتار نہو سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ نہان بالہ مرعِ چمن نے اُسے بخواب کیا آج ہر دھوم اسیرانِ قفس آتے ہیں نحبت بیدار اگر خواب میں جھکویا دے	ایضا یہ تو کسی بندے کو آزار نہو سانس لیتے ہیں کوئی شخص گنگا نہو مجھے ڈر ہو کہ خفا مجھے وہ دلدار نہو جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو تو وہ پھر تا بقیہ مت کبھی بیدار نہو
---	---

غزل ۱۲۲

ڈرتا ہوں جدا مجھے وہ دلدار نہو جاے و فنا بیو ہرگز نہ مری لاش کو یارو ساقی تو اسے جان کے مت کیجیو مدہوش ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے پرہی نہ ابو موج تجھے خون نہیں کیا دل وحشی	یہ زندگی میری کہیں دشوار نہو جاے جب تک کہ جنازے پہ مرایا نہو جاے ایسا تو نشانی کہیں سرشار نہو جاے ایسا نہ کہیں تو سربازار نہو جاے افت میں کسی بت کی گرفتار نہو جاے
--	--

غزل ۱۲۳

عشق ہو دامِ بلا زلف پریشان مددے ہجر میں یار کے پھرنا ہو مجھے کوہِ دشت نیچ ابرو نے تری جھکوا کیا ہو گھائل سُرخ چہرے پہ جو کھاپاں وہ آیا قاتل جوش دیوانگی ہو مجھ پر سراپا فانی	راہ بھولا ہو یہ دل خضر بیابان مددے پا برہنہ ہو مرا احبارِ منیلاں مددے نیم بسمل نہ رہوں خنجرِ مرزاں مددے خون کرنے کو مرے خاکِ شہیدان مددے ہاتھ کھنکے میں نہیں چاکِ گریبان مددے
--	---

غزل ۱۲۴

بتا دین ہم تمھارے عارض و کاکل کی کجی یہ کیا تشبیہ بیوہ کی کیوں موزی سے نسبت نبا تا زمین سے اُسکو کیا نسبت معاذ اللہ	اے ہم سانپ مجھے اور اسے من سانپ کا سمجھو سمن عارض کو اور کاکل کو سنبل کی بتا مجھو ہما عارض کو اور کاکل کو سنبل کی بتا مجھو
---	--

اسے برق اور اسے ساون کی ہم کالی کٹھا کچھ اسے ظلمات اُسکو شبیہ آب بقا سمجھے یہ میفیا اسے اور اُسکو موسیٰ کا عصا سمجھے اسے قندیل کعبہ اُسکو کعبہ کی روا سمجھے اسے وقت نماز صبح اور اُسکو عشا سمجھے سویدا اُسکو سمجھے اور اُسے نور خدا سمجھے	غلط ہی ہو گئی تشبیہ یہ بھی ایک طائر سے گٹھا اور برق کیا ہو کیوں گٹھا کر اُسکو نسبت دینا جو کیسے یہ فقط مقصود تھے خضر و سکندر کے جو اس تشبیہ سے بھی داغ دل و لون پہ آیا نہ جو یہ تشبیہ پسند خاطر والا نہ تو پھر حقیران ساری تشبیہوں کو رو کر کے یہ کہتا ہے
--	--

غزل ۱۴۵

یہی کستی تھی لیلیٰ پر وہ نشین نہیں کھاتی ادب سے خدا کی قسم
غم قیس سوا مجھے کچھ نہیں غم اُسی کشتہ ناز واد کی قسم
رُک پایا جو لیلیٰ نے مجنون کا جی کہا کیوں ہو خفا مرے سر و سہی
نہ تو میں نے کسی سنگ بات جو کی مجھے میری ہی شرم و حیا کی قسم
مرے گریہ سے جاوے ہو صبر و سکون مرا اشکوں سے ٹپکے ہو قطرہ خون
ارے چین نہیں مجھے پیارے کبھوں مجھے اس تری نہ و وفا کی قسم
شب ہجر میں اشکوں کا خون ہا اُسے دیکھ کے رنگ شفق کا اوڑا
نہیں اس میں مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگ خدا کی قسم
ترے کشتہ غم کا ہو حال تیر ہی کیوں جو جانا ہو تیرا اُدھر
مجھے قاصد مع نسیم سحر مرے ہجر کی شب کی بُکا کی قسم
کبھی کہتا تھا قیس غزالون سے جا کو تا قہ اوھرے کدھر کو گیا
کبھی کہتا تھا تو ہی بتا دے صبا تجھے لیلیٰ کی زلف و تا کی قسم
کبھی ساغر و صل نہ میں نے پیا کبھی زخم جگر کو نہ میں نے بیا
غم و رنج و لعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جو روح جفا کی قسم

نہ تو پائی ہوس کبھی پھولوں کی بونہ تو بیٹھا ہوں میں کبھی برب جو
نہ تو بیکلی دل کی گئی ہر کبھو مجھے پیارے کی اپنے وفا کی قسم

غزل ۱۴۶

مزا وصال صنم کا اٹھائیگا پھر کیا کیسی زلف کی جانب جو کھنچ رہا ہر دل آگہی خیر ہو کیوں جوش پر ہر دیدہ تر بتوں کے کوپے بہر خدائیکل احوال ازل سے یان خط قسمت کی جاہر نقش قدم وہ دم حسنینوں کا بھرتا ہر ہو چکی رہیست دکھایا زلیست میں جنے نہ منہ امانت کو	درا جو ہر سے وہ دل لگائیگا پھر کیا بلے تازہ مرے سر پہ لائیگا پھر کیا کیسے عشق کا طوفان اٹھائیگا پھر کیا یہاں جو بیٹھا ہر صدمے اٹھائیگا پھر کیا ٹٹے ہوئے کو مقدر مٹائیگا پھر کیا جو خود مرے گا کسکو جلائیگا پھر کیا پس وصال وہ تربت پہ آئیگا پھر کیا
---	--

غزل ۱۴۷

یہی دل کو قلق رہا زیر زمین نہ موی پہ بھی رخ و الم سے چھٹے
جنھیں چھوڑتے تھے اکدم نہ کبھی تاخیر غضب ہو وہ ہسے چھٹے
کوس پتہ ہزار طرح کے بشر یہ نہ دل خم زلف صنم سے چھٹے
چھٹ جاسے جو ایسی بلا سے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے
ہو کیونہ نہ ہمیں مرنے کی خوشی کہ حد میں فراق کے غم سے چھٹے
آفت سے چھٹے ایداسے چھٹے ہر وقت کے رخ و الم سے چھٹے
صیاد کے جب پھندے میں پھنسے مرنے کا ساما ہنسنے کی
ہمدم یہ پھر کئے کی ہر جگہ ہم فام میں آکر دم سے چھٹے
صحبت میں تن و جان کے احوال دیندے کے سب حاصل
کیا تفرقہ ڈالا اجل نے ہم دم سے چھٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح امانت شکل ہو کوئی نہیں شکل رہائی کی
ہستی کے وہ دام میں آ کے پھنسے جو لوگ کر قید عدم سے چھٹے

غزل ۱۴۸

کس طرح بال کے پھندے سے کبوتر چھوٹے ہی بڑا قمر جو قمری سے صنو بر چھوٹے عشق باز می میں جو پوچھو تو برابر چھوٹے کس طرح باز کے چنگل سے کبوتر چھوٹے طبع سے گو ہر مضمون کوئی کیونکر چھوٹے	زلف میں پھنسے نہ مرغ دل مضطرب چھوٹے جان مضطرب کو بن اُس سرور کے کیونکر چھوٹے آبرو اپنی گئی داغ حسینون کو لگا مرغ دل نیچے مژگان سے رہا ہو کیونکر غرق ہو کر فکر میں امانت دن رات
--	---

غزل ۱۴۹

زمین کو زلزلہ ہو آسمان چکر میں آیا ہو پیا ہو عمر بھر خون جگر غم میں نے کھایا ہو لب رنگین پہ مٹی مل کے اُسے پان کھایا ہو یہ کسے چادر متاب میں دھب لگا یا ہو کسی محبوب کو تو ای امانت یاد آیا ہو	شب فرقت میں نالوں نے جہان سر پر اٹھایا ہو حساب آب و دانہ حشر میں ہو گا تو کدو کھا شفق بھولی ہو دیکھو شام کو شہر بدخشان میں مری تربت پہ تانا چاندنی میں کیوں ہو میگو نہیں بیوجہ ہم چکیاں آتی ہیں فرقت میں
---	---

غزل ۱۵۰

لیکیا باغ میں بھوے سے نہ جلا د کبھی یون سیگا نہ بھاری کوئی بیدار کبھی اس طرح دل سے تم ہوتے تھے ایجاد کبھی آئینہ کاموت کے پھندے میں جو صیاد کبھی ہم بھی اس باغ میں تھے قید سے آزاد کبھی کبھی کتا ہو امانت مجھے استاد کبھی	دل مرا سیر میں سے نہواں کبھی زندہ جب تک ہیں ہم ای جان جفا میں گرو تم ایجاد تھے سنے بت یا جانی ہو گا تب جال میں بلبل کا پھنسا نامعلوم بلبلو کس کو دکھاتی ہو غم و غم پر دانہ میں قیامت بت بے شرم و حیا کی باتیں
---	--

غزل ۱۵۱

دل نادان تھے آزار ہوا خوب ہوا ایک کافر کی محبت نے بھلا یا بگا یہ سزا ہوا دل نادان کی نانا کسا بار منت کا مرے کون اٹھاتا سر پر ناصحا مجھے تھے کوئی سروکار نہیں روز کے جھگڑے سے بنے بھی فرقت پائی خون بخش کار نہیں ملین ہو کچھ میرے غلیل	دام کیسویں گرفتار ہوا خوب ہوا بدے قبیح کے زنا ہوا خوب ہوا نرگسین چشم کا بیمار ہوا خوب ہوا وہ نہ اپنا کبھی غمخوار ہوا خوب ہوا میں جو رسوا سر بازار ہوا خوب ہوا اسکو ملنے سے بھی انکار ہوا خوب ہوا رہنا حیدر کرار ہوا خوب ہوا
--	---

غزل ۱۵۲

ترا یہ حسن و جون رہے رہے نہ رہے یہ چار دن کی حوالی بہت غنیمت ہو جو قتل نظر ہو تو میر بھی فخر یہی ہوا شک فشان تو صبر ہو کیسا بچی کو ہاتھ لگی واسطی نشست رو یہ نور بہار یہ گلشن بیکار رہے نہ رہے ترا یہ رنگ و روغن رہے رہے نہ رہے جھکی ہوئی مری گردن رہے رہے نہ رہے ہجوم سیل سے خرمن رہے رہے نہ رہے کیسا کیا کوئی دشمن رہے رہے نہ رہے	ترا یہ حسن و جون رہے رہے نہ رہے یہ چار دن کی حوالی بہت غنیمت ہو جو قتل نظر ہو تو میر بھی فخر یہی ہوا شک فشان تو صبر ہو کیسا بچی کو ہاتھ لگی واسطی نشست رو یہ نور بہار یہ گلشن بیکار رہے نہ رہے ترا یہ رنگ و روغن رہے رہے نہ رہے جھکی ہوئی مری گردن رہے رہے نہ رہے ہجوم سیل سے خرمن رہے رہے نہ رہے کیسا کیا کوئی دشمن رہے رہے نہ رہے
--	--

غزل ۱۵۳

رخ روشن تر اقرآن ہو اللہ اللہ شیخ کو کعبہ بھلایا ہو براہمن کو دیر وصل دہرین بھی آرام نہ ہو دے حاصل ترجی جتوں سے وہ پھر دیکھتے ہیں آن د عشق نے اُسکے فقط مجھ میں نہیں کی تاثیر تھی خلیل ایسی کمان تیرے سخن میں لذت	ای صنم میرا یہ ایمان ہو اللہ اللہ وہ تری زلف پر لیشان ہو اللہ اللہ عاشقی کی بھی پہچان ہو اللہ اللہ قتل کا کسکے یہ سامان ہو اللہ اللہ حبسے دیکھا وہ پریشان ہو اللہ اللہ شاہ تنہا کا یہ فیضان ہو اللہ اللہ
--	---

غزل ۱۵۴	غزل ۱۵۴
کردن اس ستم کا میں کیا بیان میرے غم سے سینہ بگاڑ جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابلِ داور وے کلمہ گو یوں کیطرت آج بھی مل میں آنے غبار جو خطاب تھا وہ مٹا دیا فقط اتنا جزا دیا ہر جو بہار تھی سو خزاں ہوئی جو خزاں تھی اپنے بہار گلے طوق بانوں میں بیزبان کہا گل کے برسے غبار چلی اب خزانگی یہ کیس ہو انہ وہ رنگ ہر بند نہ وہ تاج ہر نہ وہ تخت ہر نہ وہ شاہ ہر نہ دیا ہر ہمیں ہر وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کا ہر	گئی یک بیک جو ہوا پٹ بنیں لگو میرے قرار یہ رعایا ہندوتہ ہوئی کویسی اپنے جفا ہوئی یہ کسی نے ظلم بھی ہر سنا دیا پچانسی لاکھوں کو بکینہ نہ تھا شہر دہلی یہ تھا چین کو کس طرح کا یہاں تھا یہاں تنگ حال جو سب کا ہو یہ کرشمہ قدرت رکھا شب و روز پھولوں میں جن تیلوں کو غم کو وہ کینہ یہی شہر خلد سے کم نہ تھا اسی جاکسیں کالم نہ تھا سبھی جاوہ ماتم سخت ہو کہو کیسی یہ گردشِ وقت ہر ہو ظفر تجھے غم حشر کیا جو خدائے پوچھتو رہا

غزل ۱۵۵	غزل ۱۵۵
چھپتے رہے کچھ میں بھالے تمام رات کنجت آج اور ستائے تمام رات اس چاند میں پڑے رہے ہائے تمام رات زاری تمام روز ہونا لے تمام رات رہتے ہیں گرد چاہنے والے تمام رات جو تیرے دل میں آئے سنائے تمام رات	فرقت میں ہم کیا کیے نالے تمام رات یاد آ گیا کیا یہ کتنا غضب ہوا زلفیں بٹھیں نہ چہرہ مہر دے ایک دم ہوتی ہو کس طرح لبر اوقات کیس کسو وقت اُن سے کیجیے مطلب کی گفتگو ہم چھپنے سے باز نہ آئینگے اسی ضم

غزل ۱۵۶	غزل ۱۵۶
دیکھتے ہیں والد اسکو دل کے ہم کاشانے میں دھونڈتے ہیں دن رات جسے سب مسجد اور بتخانے میں دھوکھا ہم نہیں کھانے کے تو لا کر کھیا۔۔۔ اپنے تین	

تیری ہی ہر یہ جلوہ گری سب لہستی اور ویرانی میں
 فرق نہیں اس میں کچھ بھی گر چھوٹ کسوں تو کافر ہوں
 دیکھ رہا ہوں شکل کیسی اپنے اور بیگانے میں
 عشق و محبت جیسا یا روشن سے ہر پروانے کو
 عاشق ہوتا ایسا ہو کچھ خون نہیں جل جانے میں
 زہرا خلیل آگاہ تھے ہم عشق و محبت کی شہر ہو
 چھین لیا دل آہ کسی نے دھوکے سے یا رانی میں

غزل ۱۵۷

میں نے تھکے کیا کیا اور تنے مجھے کیا کیا جان کھونے کے لیے اللہ نے پیدا کیا دیکھ لے میں مرتے مرتے سوے درد کیا کیا بڑا موس سے کیوں کہا تھا راز جو افشا کیا دھرو یا تھ اُسے دلیر تو بھی دل مڑا کیا کیا	میں نے تھکے دل دیا تنے مجھے رسوا کیا کشتہ ناز تیرا روز ازل سے ہوں مجھے آنکھ عاشق کی کہیں پھرتی ہر اے وعدہ خلاف دلبروں میں بیوفا میری وفا کی دھوم ہو کیا نجل ہوں اب علاج بیکار سی کیا کروں
---	---

غزل ۱۵۸

عدم میں رہتے تو شاید رہتے اُسے بھی فکر ستم نہوتا
 جو ہم نہوتے تو دل نہوتا جو دل نہوتا تو غم نہوتا
 وصال کو ہم ترس رہے تھے جواب ہوا تو مزایا
 عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اسکو بچ والم نہوتا
 مگر قیام نے سر اٹھایا کہ یہ نہوتا تو میروت
 نظر سے ظاہر حیا نہوتی حید سے مگر میں خم نہوتا
 ہر ترقی جمال کو ہر میان محبت ہو روز افزون

شریک زبیا تھا بلوالوس بھی جو بیوفائی میں کم نہوتا
 ہوا مسلمان میں اور دوسرے نہ درس و اخلاکوں کے مومن
 بنی تھے دوزخ بلا سے لیکن عذاب تجبہ صنم نہوتا

غزل ۱۵۹

کھل گئی غم کے مارے جان افسوس جی گیا یوں ہی رایگان افسوس آگئی باغ میں خسروان افسوس راز رہتا نہیں نہان افسوس مر گیا کیا ہی نوجوان افسوس	کھل گیا جی غم نہان افسوس میرے مرنے سے بھی وہ خوش نہوا گل داغ جنوں کھلے بھی نہ تھے موت بھی ہو گئی ہر پردہ نشین تھا عجب کوئی آدمی مومن
---	--

غزل ۱۶۰

خاک میں نام کو دشمن کے ملاتے کیوں ہو اپنے دل سوختہ کی خاک اڑاتے کیوں ہو مجھے کچھ کام نہیں ہر تو ستاتے کیوں ہو چارہ ساز و مری امید بندھاتے کیوں ہو اب چھپاتے ہو عیبت بات بناتے کیوں ہو	سر نہ گین آنکھ سے تم نام لگاتے کیوں ہو گرم جولان میرے مدفن پہ تم آتے کیوں ہو جسے منظور وفا ہو جفا بھی اپنے توڑنا جان کا ہو جائیگا دشوار آخر کھل گیا عشق صنم طرز سخن سے مومن
---	---

غزل ۱۶۱

وہ جو جسے تم سے قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہی لئے وہ بد بناہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو لطف مجھ پر تھا پیشتر وہ کہ تم سے حال
 مجھ سے ہر یاد و ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مرے مرے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پر رہنمائی تھیں یا دہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی بیٹھے سب میں جو رو برو تو اشارتوں میں ہو گفتگو
 وہ بیان شوق کا ہر لفظ تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 ہوے اتفاق سے گریہ تو وفا جتانے کو دم بدم
 گلہ ملامت افسر با تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی نہیں تھے بھی راہی
 کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ مانس کسی بات کا
 وہ ہنسین ہنسن کی ہر آن صدا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے یاد
 میں دہی ہوں مومن بتلا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۶۲

خوشی نہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی
 چلی ہر جان نہیں تو کوئی نکالو راہ
 خیال زلف میں خود رفتگی نے قہر کیا
 کروں میں وعدہ خلافی کا شکوہ کس کس سے
 مجھے یہ ڈر ہے کہ مومن کہیں نہ کست ہو
 خبر ہو لاش پہ اُس بیوفا کے آنے کی
 تم اپنے پاس تک اس مبتلا کے آنے کی
 امید تھی مجھے کیا کیسا بلا کے آنے کی
 اجل بھی رگہی ظالم سنا کے آنے کی
 مری تسلی کو روز جزا کے آنے کی

غزل ۱۶۳

دفن جب خاک میں ہم سوختہ سامان ہونگے
 تاؤک انداز بہ ہر دیدہ جانان ہونگے
 فلس ماہی کے کل شمع شبستان ہونگے
 غیم بسمل کئی ہونگے گئی بیجان ہونگے
 چارہ فرما بھی کبھی قیدی زندان ہونگے
 صبر یارب مری وحشت کا چڑیگا کہ نہیں

یہ وہ اختر بنین جو خاک میں پہنان ہو گئے بھر وہی پائون وہی خار میخلان ہو گئے آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہو گئے	داغ دل نکیلنے تربت سے مرے جون لالہ پھر بہا سائی وہی دشت نوردی ہوگی مہر ساری تو کٹی عشق بتان میں مومن
--	--

غزل ۱۶۴

نخل تابوت میں جو بھول گئے نرگس کے کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گئے ہن اسکے یہ مزا ہونہ نصیبون میں کسی بحس کے جب عدو باعث گرمی ہوں تری مجلس کے واہ افکار تران اؤ منہ یابلس کے	کشتہ حسرت دیدار میں یارب کسکے کس پریر دے شکر سے ملاول افسوس لذت رگ سے ہجران میں وعاہو کر خدا کیون نہ ہم شمع کے مانند جلیں دور کھڑے یار مومن سے بھی ہن مدعی طبع روان
--	---

غزل ۱۶۵

کس یوسف عزیز کی اس دل کو چاہہو جاروب کش گلی کا ترے بادشاہ ہو ابو مرلیف عشق کی حالت تباہ ہو مجھ پر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہو بوسہ کا مانگنا بنین کوئی گمناہ ہو یہ قتلگاہ میرے لیے عید گاہ ہو یہ گنج حن ہو تو وہ مار سیاہ ہو کیا صید گاہ یار کی تیسرے نگاہ ہو کافی ہمارے واسطے تیغ حکماہ ہو مجھے فراق یار خدا کی نگاہ ہو	لیقوب سان جو آنکھوں میں عالم سیاہ ہو ہم ایسے خاکساروں کی کب تجھ کو چاہہو دعویٰ عبت عبت ہو سیجائی کا مجھے ہو جائیگے گناہ مرے عفو حشر میں کیون مجھے بقصور بگڑتے ہوا میرے حضور اس جا جو تنے ذبح کیا مجھ کو بے قصور گیسو کو رخ پہ دیکھکے کتنی ہو ساری ظن آنکھیں دکھا کے طائر دل کر لیے شکار قاتل بنین ضرورت شمشیر آبدار کیونکر نہ آہ آہ کرے خسگر حیرین
--	---

غزل ۱۶۶

بہار آئی چین میں رنگ بدلا باغ عالم کا خیال قامتِ جانان میں تپلا ہوں ز بس غم کا ہنیں بھولا مجھے شرم کے اسکا وصل میں کتنا مزاج اسکا نکلیو نکرنا کہ بلبل سے برہم ہو ہمیر دام الفت پھر ہو تم آج کل عاشق	چلی پھرانے وحشت کی ہوا پھر دل چپکا گمانِ سر و گلستان پر ہر جھکلو غل ماتم کا اتارے قبر میں ہلکو جو کھولے بنزِ محرم کا نراکت سے ڈوپٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا پڑا پھندا گلے میں حلقہ لگیسویں پر غم کا
---	---

غزل ۱۶۷

کب سر سے دل کو خیال رنجِ جانان نہوا کونسا دل ہر نینِ حسینِ محبت تیری دشمنی کسے نہ کی مجھے تری الفت میں کیون ہٹا جاتا ہر قاتلِ فحشے بسمل کے بوسہ لب مجھے اُسے کبھی عاشق نہ دیا	جلوہ گر کب میرے گھر میں مہتا بان نہوا کون کا فر تری الفت میں مسلمان نہوا ایہ پری کون مری جان کا خواہاں نہوا لطف کیا خون سے جو دامن ترا افتان نہوا شکر کرتا ہوں کہ شرمندہ احسان نہوا
---	---

غزل ۱۶۸

دل پر وہ نشینوں سے لگانا نہیں اچھا رنجِ چاند ساز فنون میں چھپانا نہیں اچھا پر دے کو اٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو گو آگ لگی دل میں مگر ضبط ہو لازم سوئے ہیں شبِ وصل کے جاگے ہو عاشق	گوپے میں پری رویوں کے جانا نہیں اچھا ایہ جان یہ اندھیر چھپانا نہیں اچھا قالی فقط آواز سننا نہیں اچھا ایہ شمع یہ اشکوں کا بہانا نہیں اچھا ایہ مرغِ سحر شورِ چپانا نہیں اچھا
---	--

غزل ۱۶۹

کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت میں کیس دیا تیری صدا نے چین نہ ایہ دلربا دیا ردیا کبھی جو یاد میں اُس بحرِ حسن کے	دی جان اُس پری کو جلا دل جلا دیا سوتے ہو دن کو خوابِ اجل سے جگا دیا آنکھوں نے میں نے اشک کا دریا بہا دیا
--	--

بیگانوں کی خبر نہ یگانوں کا ہوش ہو سمجھانہ کچھ کہ قہر ہی چاہو ذوق کا عشق بکھوے نہیں سماتے ہو کل رات سے جو تہ	سب کو تمہارے عشق میں دل سے بھلا دیا دانتہ میں نے دل کو کنوین میں گرا دیا عاشق تباؤ تو تمہیں اس گل نے کیا دیا
--	--

غزل ۱۷۱

کیسی زلف میں گر بھول کر بھی دل اسکا مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق سوائے جرم محبت تصور ہو نہ گنہ ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کر کے بے نہ معرکہ عشق سے قدم عاشق	تو مرتے مرتے بچا بھرا اٹھایا وہ جھٹکا گھڑی گھڑی ہو بیان خوف دمدم کھٹکا مجھے سبب نہیں کھلتا تری رکاوٹ کا بھٹک کے ہٹ گئے کیسا رجو سنا کھٹکا اڑے رہو کہ اسی میں ہو نام جیوٹ کا
--	---

غزل ۱۷۲

ہمارا آئی خیال آیا مجھے پھر خوش جالوں کا قلق سے دم ہریان بالکھا ہوا آسفتہ حالوں کا ترا کنون اسی جانب تڑپتا ہوگا امریلیلی کہاں ترے کمان مسکن کیا مطلق نہیں کھلتا گران ہو گوش گل ناحق جن میں غل جاتے ہو جگر کے داغ سے ہر دم دھواں پچیدہ اٹھتا ہو	گلی پھر آگ سینے میں ہوا پھر خوف نالوں کا اوصحہ بھیندا پڑا ہوا یانوں میں زلفوں کا یہ غل زنجیر کا جس دشب میں ہو شور نالوں کا پتیاں کس پوچھیں ہم ہم کے جانے والوں کا نہیں یان سنے والا کوئی بلبل تیرے نالوں کا ہماری جان لیگا عشق گھونگر دالے بالوں کا
---	--

غزل ۱۷۳

چھپے کرتے ہیں مرغان خوش الحان کیا کیا عشق گل میں کوئی بلبل جو نغان کرتی ہو دور و فرقت میں کسی نے نہ خبر بھی پوچھی سوزش دل داغ جنون دشت میں کیونکر ہو	وجد میں لاتا ہر بلبل کو گلستان کیا کیا دھونڈھتا ہو تجھے میرا دل نادان کیا کیا مثل بیمار کراہا دل نا لان کیا کیا اگ بھر کاتے ہیں بیان غول بیابان کیا کیا
---	--

خاک میں ملنے اے چنچ ترے ہاتھوں سے بعد مدن بھی نہ پھولوں گا وہ دیوانہ ہوں پھر دکھائے کہیں اللہ مجھے اے عاشق	دل نگیں میں بھرے تھے مرے ارمان کیا کیا یاد آئیگا مجھے خانہ زندان کیس کیس یاد آتا ہے مزارِ شہ فزیشان کیا کیا
--	---

غزل ۱۷۳

سوت اُسکی ہے جو شخص ہو میرا محبت مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غل وحشت ہو کہ سودا ہو وفا ترک ہوگی مشتوقوں کو کیا کام بھلا مہر و وفا سے یارب نہ خوان آئے کبھی باغِ جہان میں رخِ زرد ہو تن زار ہو ترشہم ہر لب خشک مہت نہ کبھی ہا ریو عاشق یہ رہے یا	عیسیٰ سے بھی جاتا نہیں آزار محبت نہ لو قتل ہوا آج گنہگار محبت نہ ہوں خادم ویرینہ سدا کار محبت نہ نادان ہو جو اُن سے ہو طیبگار محبت سرسبز ہمیشہ رہے گلزار محبت کیونکہ نہ کہیں سب بٹھے بیمار محبت ہر مرد وہی جس سے اُسٹھے بار محبت
---	--

غزل ۱۷۴

روا نہیں یہ جفا میں خدا سے ڈریا ستاؤں گر تجھے دردِ دل جو گریا بیان میں کس سے کروں حال کون سنتا اسیر کج قفس ہوں میں ابودت سے بہت بُرا ہو ستانا کیسا اے غلام ستاؤں کسکو سیجیگا سننے دل کسا چھٹا ہو جب سے جن کچھ نہ ہو چھ حال جن میں رہنے دے بلبل کے آشیانے کو اسیر دامِ بلا کر کے مجھ کو اے عاشق	عبث نہ باندھ میرے قتل پر کمر صیاد یقین ہو شام سے تو روئے تار صیاد کسے دکھائوں میں بیتابی جو گریا کبھی مرا بھی گلستان میں تھا گریا نہ فوج کر مجھے لہر در گزریا مرے تو نالوں کا جاتا رہا اثر صیاد کہ رخ ہو زرد و ہن خشک چشم تر صیاد اُجاڑنا نہیں اچھا کیسا گھر صیاد ہوا ہے آج خوشی دل میں کس قدر صیاد
--	---

غزل ۱۷۵	
جاؤ تم میری جان خدا حافظ جان نثاروں کا کوئے قاتل میں دل بچیکا نہ اب کسی صورت ہنہیں معلوم اب ہمیں صیت رہ گئے ہم تو دشتِ غربت میں آج وہ شوخ کہ گیس عاشق	صبح غم ہر عیان حسدِ حافظ آج ہو امتحانِ حسدِ حافظ اشکِ خون میں روانِ خدا حافظ لیکے جانے کہاں حسدِ حافظ جاؤ اور ہمارے ہر ہاں حسدِ حافظ تو ہوا بے نیجبان حسدِ حافظ
غزل ۱۷۶	
زلفوں میں جا پھنسا ہوئی ثابتِ خطا دل فرشتے ہیں یار کے ہو یہ ہر دم دعا دل پیارے یہ دے بتا کہ وہ جادو ہو کون سا مشہور ہو جہان میں کہ دل کو جو دل سے لے مجنون بنے اسیر رہے در بدر بھرے بالکل وفانہ مہر و محبت نہ دلبستی دیکھو تمہارے رکھو قدم کو سے یار میں اک دن وصال بار نہ عاشق ہوا نصیب	چھوٹے نہ دام سے یہی اب ہو سزا دل خالق کرے کیسے کا کسی پر نہ آئے دل قافو میں آپ لاسے میں جس سے پر آئے دل پھر کیوں تمہارا دل نہوا آشتی سے دل اُنکی سزا بھی ہو جو تھے لگاے دل پھر کس امید پر کوئی تھے لگاے دل یاں اور کچھ نظر سنیں آتا سوا بے دل کیونکہ نہ صدمہ شبِ فردت اٹھائے دل
غزل ۱۷۷	
کنے دیکھی ہیں زمانے میں وہ پیاری بکھیر جسہ کی ایک نظر جان سے مارا اُسکو دیکھیے کب نظر آتا ہو وہ خورشیدِ حال نامہ بردیکھیے آتا ہو کب اُس گلہ رو کا	چشمِ نرگس سے بھی بہتر ہیں تمہاری آنکھیں کیوں نہ کیے تری آنکھوں کو شکاری آنکھیں راہِ نکستی میں کئی دن سے ہماری آنکھیں نگرانِ صورتِ نرگس ہیں ہماری آنکھیں

قابل دید کہان دیکھیں گے اے عاشق
اب نہ وہ ہم ہی رہے اور نہ ہماری آنکھیں

غزل ۱۷۸

رخ دکھاؤ ہمیں ترساؤ نہیں جان بلب دیکھ کے آہیں نہ کرو آتش دل ابھی کھینچ لی کچھ نہیں تمکو محبت میری تم زبان سے مجھے جو چاہو کو میں ہوں یا تم ہو بیان اوں کو کون کیون دکھاتے ہو میرا زخم جگر تھا مقدر میں جو ہونا وہ ہوا اچھے ہو جاؤ گے جلدی عشق	عارضی حسن پہ اتراؤ نہیں تم کلیجہ مرا سلگاؤ نہیں اس دبی آگ کو بجھو مرا نہیں جانتا ہوں میں قسم کھاؤ نہیں گالیاں غیر سے دلو اؤ نہیں آؤ آغوش میں شرماء نہیں جس میں بخیہ ہو یہ وہ گھاؤ نہیں دل کو کھویا ہو تو کھپت اؤ نہیں مرغن عشق سے کھب راؤ نہیں
---	--

غزل ۱۷۹

بھلا ہو تیرا اے ساقی رہے آباد مینا نہ کہوں کیا تجھ سے اے زاہد مرا شرب ہر زمانہ میرا بھی قصد ہے صحرانوردی کا مبارک ہو سوال بوسے لب پر نکیو نکر مٹھ پھر امین وہ پسند آئے نہ کیون عاشق مرا چون کو یہی عشق	مگر کلنگ سے بھر دے فقیر دن کا بھی پیمانہ کبھی جاتا ہوں کعبہ کو کبھی میں سوئے تخانہ کوئی کدے یہ مجھ سے کراؤ آتا ہو دیوانہ میری عادت فقیرانہ مزاج اُنکا امیرانہ کلام اپنا ہو رندانہ غزل اپنی ہر مستانہ
--	--

غزل ۱۸۰

کروں تعریف کیا زلف رسانی بنھالا ہوش حبائس سنگدل نے جہان تک جی میں آئے ظلم کیجے	یہ ہو اڑتی ہوئی ناگن بلا کی مجھی پر مشق کی پہلے جفائی کی منو کھا میں کبھی صاحب سے شاک کی
--	--

لگے سب چھوڑ کر دل سوز مجھ کو یہی جاری ہو فرقت میں زبان پر مرا جانا ہو کب تک دیکھوں عاشق	فقط اک شمع تربت پر جلا کی کوئی صورت دکھاوے دلربا کی ہر نیت روضہ بغیر الو را کی
---	--

غزل ۱۸۱

ترپ رہا ہوں میں جسکے فرقت میں اسکو مطلق خبر نہیں ہو
یہ کیسے ناسے ہن میرے یارب کہ جنہیں کچھ بھی اثر نہیں ہو
لقاب رخ سے اٹھا دو صاحب جمال اپنا دکھا دو صاحب
نہ خون کو دل میں جا دو صاحب بیان کوئی بد نظر نہیں ہو
کردن زبان سے اسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دلکا
یہ اڑکے تم تک ابھی پہنچتا مگر ہر مجبور پر نہیں ہو
لکھوں میں کیا انکو حال فرقت ہو مجھ کو دردِ جگر شدت
بڑی تو اس میں یہ اب ہر وقت کہ کوئی یان نامہ نہیں ہو
میں کس سے پوچھوں بخشیم حیران رہ عدم کے تپے کو اس کن
سوائے اندوہ دیاس و حرمان کوئی میرا ہم سفر نہیں ہو
بھرا ہوا شون سے کوئے قاتل ترپ رہے ہن ہزاروں پہل
عجب تماشا ہو دیکھ ای دل کیسے تن پر بھی سر نہیں ہو

غزل ۱۸۲

ہنیں کے سے رکتی ہو طبیعت آہی جاتی ہو
اڑاؤں دھیمیاں کیونکہ نہ وحشت میں گریبان کی
کتا رہے ہوں بزرگ خارگو میں ناتوان لیکن
حسینوں سے نہیں خالی اسے صاحبِ دنیا ہو
حسین جب سانس آتے ہیں لفت آہی جاتی ہو
بہار گل میں زور وں پر طبیعت آہی جاتی ہو
مجھے اس گل سے کچھ بوسے محبت آہی جاتی ہو
نظر باریک نہ یک لچپ صورت آہی جاتی ہو

خیل قامت موزون ہو جب دلو اور عاشق
نئی ہر روز اک مجھ پر قیامت آہی جاتی ہو

غزل ۱۸۳

نیند آنکھوں میں بھری ہو کمان رات بھر ہے
تاوک میں راستی ہو کجی ہو کمان میں
ہر دم بتائیے نہ محبت شب وصال
ہر دم گلے سے اپنے لگائے رہوں انھیں
بھاگو ہزار کھینچ ہی لائینگے ایک دن
کسکے نصیب تنے جگائے گدھر رہے
بیڑھی اگر بھوین ہوں تو سیدھی نظر ہے
جب یہ نگاہ آپکی آنکھوں پہ رہے
یہ ہاتھ میں وہی جو ترے سینہ پہ رہے
منظر کی آہ وہ نہیں جو بے اثر رہے

غزل ۱۸۴

باہر نہیں ہوں حکم سے ار جان آپ کے
زلفوں کی آڑ میں بیٹے پوسے تو بول اٹھے
اللہ رے ناز و دیکھی جو پر چھائیں زلف کی
صورت دکھا کے فرج کیا جان بڑ گئی
منظر بغل میں رہتی ہیں پر یان تمام رات
دل سے نثار جان سے قربان آپ کے
نکلے اندھیری رات میں ارمان آپ کے
ناگن سمجھ کے اڑ گئے اوسامان آپ کے
بندے کے سر پہ آنکھوں پہ احسان آپ کے
رہتا ہو روز گھر میں پرستان آپ کے

غزل ۱۸۵

صنم دل کیے تڑپایا نہ کیجے
پڑیگا صبر دل تجھ پر مری جان
نہ جانوں کیا خطا صادر ہوئی ہو
ہزاروں مرغ جان ہوتے ہیں بے مل
اسیر دام الفت کر کے ار جان
نظر جسکی بڑگی ہو گا گھسائل
میں عاشق ہوں ترا دل سے مری جان
کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجے
وگرنہ ہمکو کلپایا نہ کیجے
جو کہتا ہو یہ بیان آیا نہ کیجے
چمن میں سیر کو بایا نہ کیجے
دل مضطر کو تڑپایا نہ کیجے
خدا را پام پر آیا نہ کیجے
مجھے لبت ترسایا نہ کیجے

کہا مانو وگرنہ ہو گئے بدنام حسینوں پر بہت اس دل کو اپنے نظر لگیا نیکی تکو مری حبان جو مانگے کوئی تھے ایک بوسہ حقیقۃ اللہ دل دیکر بتوں کو	بہت اُس کو چے میں جا یا نہ کیجے خدا کے واسطے لایا نہ کیجے مکان سے در پہ یوں آیا نہ کیجے اُسے اللہ ترسایا نہ کیجے کبھی پیچھے سے پچھتا یا نہ کیجے
--	---

غزل ۱۸۶

خوشی سے کاٹ لے دلدار گردن جو عاشق ہیں نہیں مرنے سے ڈرتے تم اپنی زلف کی پھانسی بناؤ اسیر دام الفت کی مری جان مرے معشوق کے دوہی پیچھے حقیقۃ اللہ گر ہو عشق صادق	کر حاضر رو برو ہو یار گردن کٹاتے ہیں سربازار گردن ٹھکاتا ہوں ابھی سو بار گردن نہیں پھٹنے کی ہو زہنار گردن کمر پتلی صراحی دار گردن تو سہ کا نا نہ تم زہنار گردن
--	---

غزل ۱۸۷

کسی کے عشق میں بیتاب دل ہو نہیں ہو ایک دم یاں چین پیارے اٹھائے ہجو کے صدمے یہ کینک پھنسا ہو دام الفت میں کسی کے گلستانِ محبت کا پریشان وہی سمجھیکا رمز عشق جانان	مثال ماہی بے آب دل ہو نہ جا میں کیسے یہ تجواب دل ہو سہری جان اب بہت بیتاب دل ہو اسی باعث سے یہ بیتاب دل ہو جدائی نے کیا ہر باب دل ہو حقیقۃ اللہ جو ارباب دل ہو
---	---

غزل ۱۸۸

کسی پر آگیا شید مراد دل	کر افسردہ سارہتا ہو بند دل
-------------------------	----------------------------

حسیناں جہان کے کیسوں سے مین خود حیرت میں ہوں بیٹھے بھائے چلے کس طرح اُس پر زور اپنا کروں کیا ہاے سوے کوے جان ملا کر آنکھ وہ ہمسے پر یرو بتیان ہی ہجر سے تیرے میری جان اگر تو مانت گنہ ہمارا کسی کلفام کے فرقت میں یارو جہان کے خوب رویوں پر ہمارا نہیں ہوتا نہیں ہوتا اثر کچھ سلام اس وقت کرتا میں تجھے کر حفیظ اللہ خان ساندھی سے کتبک	بکایا تھا بہت پر جا پھنسا دل کر گئے پھل لیا میرا بھلا دل جو ہو مشہور عالم بیوف دل لیے جاتا ہی دیکھو کھینچت دل نہ جانیں کس طرح سے لگیں دل مثال مرغ بسمل یاں مرا دل پڑ تو کیوں ملتی یہ تجھ کو اب سزا دل ہیں نامے ہر گھڑی مثل عناد دل ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل عجب ہی سخت پتھر سے ترا دل کسی پر تیرا آنا ماضی دل کر گیا عزم سوے کر بلا دل
---	---

غزل ۱۸۹

اسیر زلف جاناں دل ہوا ہی نہیں معشوق کی فرقت سے بڑھکر شب تار لحد کا خوف کیسا ہو سنبھالوں کس طرح دل کو میں اپنے ترمی فرقت میں ناووں نے ہمارے دل نادان نے کی غلطی ہمارے نہیں موقوف کچھ مجھ پر مری جان پر نشان رہتے ہو ہر وقت پیارے	حفیظ اللہ خان حافظ احدا ہی ہمارے واسطے کوئی بلا ہی کہ داغ دل ہمارا پڑ ضیا ہی وہ قابو میں نہیں میرے رہا ہی اٹھایا یہ آسمان سر پر لیا ہی جو تم سے بیوفا پر آگیا ہی حسینوں پر ہر اک ہوتا ندا ہی دباں دل مرا شہید پڑا ہی
---	--

کر دِل سے تپہ دِل میرا خدا ہے کر آیا آج تیرا دل لہر باہر	کر دِل سے تپہ دِل میرا خدا ہے کر آیا آج تیرا دل لہر باہر
غزل ۱۹	غزل ۱۹
کہ خونِ دل سدا پڑتا ہے کھانا ہزاروں رنج و غم پڑتا ہے کھانا کہ ہے دشمن ہمارا سب زمانہ ہنیں لازم وہاں ہر روز جانا کہ ہنستا ہے ہمیں سا زمانہ لگا جا ہا تھ سے اپنے ٹھکانا ہنیں رکتا ہے لیکن یہ دوانا چھٹا ہو جب کا کب سے آبِ دوانا ہنیں لازم تمھیں کرنا بسانا ہنیں لازم تمھیں کرنا بسانا مبارک ہو تمھیں دِل کا لگانا	ہنیں آسان کسی سے دِل لگانا بہت مشکل ہے احوالِ عشقِ باری ملین ہم کس طرح اُس ماہِ رو سے خطا پاؤ گے بیشک ایک دن تم تمھارے ہجر میں نوبت یہ پہونچی خدا کے واسطے آکر مری جان منع کرتا ہوں دِل کو وہاں نہ جانا بھروسہ کیا ہو اُسکی زندگی کا کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر مری جان عاشقِ صادق سے اپنے حفیظ اللہ خان اُس ماہِ رو سے
غزل ۱۹۱	غزل ۱۹۱
جلد آب آکر ہنیں وقت ہے شرمانے کا ہو یقین سبکو مری روح نکلی جانے کا لختِ دل پینے کا اور خونِ جگر کھانے کا حال کیا جانے ہوا ہے مرے دیوانے کا سُن لیا حال ہے جیسے کہ ترے جانے کا ورنہ کیا کام تھا تشریفِ ادھر لانے کا	بیطرح حال ہے پیارے ترے دیوانے کا ہو گیا ہوں مرضِ عشق سے لاغریاں دِل کو دے پیچھے تمھیں پہلے ارادہ کرے دِل میں رو روئے کہہ کرتی تھی لیلی اپنے مرغِ بسمل کی طرح دِل ہے تڑپتا میرا کششِ دِل نے اثرِ آج دکھایا شاید

ماجر اکون سینگا ترے دیوانے کا حفظ کیا حال ہوا دیکھے پروانے کا	اس طرح پیار سے بھلا کے قہر آپ اپنے شمع رویوں سے نہیں دل کا لگانا بھلا
--	--

غزل ۱۹۲

بچ و علم کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا سبکی نظرون میں تو بنام ہوا خوب ہوا راضی تھے نہ وہ گلفام ہوا خوب ہوا دل لگانے کا یہ انجام ہوا خوب ہوا محفوظ تو تارک اسلام ہوا خوب ہوا	دل نادان جو تو بنام ہوا خوب ہوا بارہا میں نے کہا تو نے نہ مانا کستا مریٹا تو تو محبت میں و لیکن احوال لخت دل کھانا پڑا خون جگر کو پینا عشق میں اُس بت کا فرے بھینسا کر دل
---	---

غزل ۱۹۳

چین ہو عاشق مضطرب کو کہاں اب تب سے جھوٹے گیا کو چہ دلدار ہمارا دیب سے کسی قابل نہ رہا چھوٹ گیا میں رب سے نام کیا کیا ہوئے مشہور میرے رب سے دشمن جان ہوا میرا دل نادان کہ سے دل نذر کسکو کروں کون ہو بڑھکر سے	مہنس کے دل بچیں لیا تو نے ہمارا جب سے غیر حالت ہو مری کج نفس میں عیاں حال کیا اپنا کون تیری محبت میں غم مضطرب حال سر اسیمہ پریشان خاطر ہاے کس درد و مصیبت سے تجھے پالا تھا ایک ل سیکڑوں دلدار حقیقت لکھد خان
---	---

غزل ۱۹۴

وہ اگلے چہچہے پھر یاد دلوانے سے کیا حاصل ترے بیمار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل ہمارے پائوں کی زنجیر کٹوانے سے کیا حاصل جہاں سے اٹھ گئے جب ہم تو بچنے سے کیا حاصل مجھے ہر تماشا باغ میں جانے سے کیا حاصل	نفس بلب کا سوے گلستان لانے سے کیا حاصل نفس کی آمد و شد ہو نہ جنبش نبض میں باقی دور زندان ملک آنے کی بھی طاقت نہیں تیرا ترا بیمار وقت نزع پر رورو کے کتنا ہو مرا باغ تماشا چہرہ رنگیں خوبان ہو پنا
--	---

غزل ۱۹۵

اگر ہوں خاک تو پھر خاک پا سے یا رہوں مین
فنون عشق میں یکتا سے روزگار ہوں مین
خدا کے فضل و کرم کا امیدوار ہوں مین
کر اس چمن میں گلِ آخر بہار ہوں مین
جفا شعار ہو وہ اور وفا شعار ہوں مین
نہ جانتا مجھے غافل کہ ہو شیر ہوں مین

نہ گرد و گدہ نہ تجانے کا غبار ہوں مین
نہ کہ کہن سے ہو نسبت مجھے نہ مجنون سے
نیکو و لطف جو کرتے تھے وہ تباہ نہ کریں
شکستہ رہنے دے ادم تو مجھ کو بادِ خزان
بتوں کے ظلم سے ہرگز نہ سنا کو موڑوں گا
کٹی ہو یا دلتی مین غمِ رفتِ مری

غزل ۱۹۶

کیسی کچھ نہیں ملتی ہے جب تقدیر بھرتی ہو
جو نظرون کے تلے ہر ایک کی تصویر بھرتی ہو
بگولے کی طرح سے ڈھونڈتی زنجیر بھرتی ہو
ہماری آنکھ کب قائل تہ شمشیر بھرتی ہو
کہ مدت سے ہماری خاک دامِ نگیر بھرتی ہو
زبان پر اپنے اتیک لذتِ تقریر بھرتی ہو
زیلجا ہر گل کو پے مین بے توقیر بھرتی ہو
خدا جانے کہاں یہ آہ بے تاثیر بھرتی ہو
طبیعت جس سے اپنی اوبت بے پیر بھرتی ہو
نفل مین اپنے مجنون کی لیے تصویر بھرتی ہو

نگاہِ یار سے آج بے قصیر بھرتی ہو
مرقِ ہر مری آنکھوں میں کیا یارانِ رفتہ کا
تراویا نہ جبے اٹھ گیا صحرے و حشت سے
ثری ملواری کا منہ ہم سے پھر جائے تو پھر جائے
کبھی تو کہیں لایگی اُسے کو رغبتاں تک
بیان کس منتہی ہو جو کو یار کی شیریں بیانی
مقامِ عشق میں شاہ و گدا کا ایک رُتبہ ہو
دربابِ اثر تک ایک دن جاتے نہیں دیکھا
خدا شاہ ہو اسکا پھر نہیں ملتی نہیں ملتی
ہم اُس لیلیٰ کے دیوانے ہیں اے غافلِ حقیقت

غزل ۱۹۷

دانستہ کس بلا میں گرفتار ہم ہوے
ہرگز نہ آشنائے گل و خار ہم ہوے

پابندِ گیسوے سیرِ یار ہم ہوے
بیگانہ و اس چمنستانِ مین کی لبر

آتے ہی اس گل میں ہوا اور دل فروں جھوٹے تمام عمر نہ زنجیر زلف سے اسکی روش میں تیغ کے چلنے کے ڈھنگ ہیں پوچھیکا کون مجرم الفت کو شہر میں فرہاد و قیس و دامن و غافل علی الخصوص	درا الشفا میں اور بھی بیمار ہم ہوے دام بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوے پہلے قدم میں کشتہ رفتار ہم ہوے اچھا ہوا جو تیرے گنہگار ہم ہوے کامل یہ فن عشق میں دو چار ہم ہوے
--	--

غزل ۱۹۸

نچے رفیق مگر گئے نشان باقی بہ فلک کی تفرقہ سازی سے چھٹ گئے دست جو ظلم چاہیے عاشق پہ کیجیے مشفق نہ مدت لب رنگین یا ر چھوڑ وں گا بتاؤ کس سے پتہ پوچھوں اپنے یوسف کا	میں داغِ فرقت یا رانِ رفتگان باقی نہ صحتیں ہیں نہ یا رانِ رفتگان باقی ستم نہ کوئی رہے مجھ پر مہربان باقی مرے دہن میں ہر جانب مری زبان باقی نہ کاروان ہر نہ اب گرد کاروان باقی
---	---

غزل ۱۹۹

گنہ گاہی بوجہ سر پہ بھاری آہی تو بہ آہی تو بہ زنا و مکرو و فزیب کاری غرور و غل و غاشکاری نہ کی غریبوں کی پاسداری نہ کی یتیموں کی نگہداری خطائیں ہیں اس قدر ہماری زبان ہر جگہ بیان ہاری مدام غفلت رہی یہ طاری و غانہ کی یا جانباہی ترا جو ہر فیض عام جاری ہر کھٹا و حُرمت امید داری	ہر اپنے فعلوں سے شرمساری آہی تو بہ آہی تو بہ گئی انھیں سب میں غم ساری آہی تو بہ آہی تو بہ سُنی نہ مفلس کی آہ و زاری آہی تو بہ آہی تو بہ قلم ہوا لکھتے لکھتے ماری آہی تو بہ آہی تو بہ کر تجھے ہر چشم رشکاری آہی تو بہ آہی تو بہ ترے کرم کی ہر انتظار آہی تو بہ آہی تو بہ
---	--

غزل ۲۰۰

وزن تو سوچا فاعل کو کیا دم کا ٹھکانا ہو مساخر تو ہو اور دنیا سر ہو بھول مت غافل	نکل جب یہ گیاتن سے تو سب اپنا بگنا ہو سفر ملک عدم آخر تجھے درمیش آنا ہو
--	--

لگا تا جو عبت دولت پہ کیوں تو دو کلو بیاہتی	بناوے سنگ کچھ ہر گز بیان سب چھوڑ جانا ہو
نہ بھائی بند ہو کوئی نہ کوئی آشنا اپنا	بھول بی غور کرو کیہ تو مطلب کا زمانا ہو
لگا رہ یاد میں اُسکی اگر اپنی شفا چاہے	عبت دنیا کے دھندوں میں ہو اگل کیوں دونا ہو

غزل ۲۰۱

فارحستِ قریب تک دل میں کھٹکتا جائیگا	مغ بسل کی طرح لاشہ پھڑکتا جا بیگا
سر مر اجب کاٹ کر تشنیر فرما دینگے آپ	خون ان آنکھوں سے قدموں پر پھینکتا جائیگا
جان جائیگی جو عشقِ عارض گل رنگ میں	تختِ تالیوت مثل گلِ مکتا جائیگا
وہ میں کشتہ ہوں کہ میری نقش پر او دستو	اک زمانہ دیدہ حسرت سے تکتا جائیگا
ٹھنکے افشان بام پر بہرِ خدمات جانیو	ای صنم جو دیکھ لیگا سہ پھینکتا جائیگا
برگیا ہوں میں کیسکی حسرت دیدار میں	قرب تک لاشہ بھی میرا راہ تکتا جائیگا
ای ظفر قائم رہیگی جب تک اقلیم ہند	اختر اقبال اُس گل کا چمکتا جائیگا

غزل ۲۰۲

یا بچے افسر شاہ نہ بن یا ہوتا	یا مہر تاج گدایا نہ بن یا ہوتا
خاکساری کے لیے گریہ بنایا تھا بچہ	کاش خاکِ در جان نہ بنایا ہوتا
اس خرد نے مجھے سر کشتہ و بدنام کیا	کیون خرد مند بنایا نہ بنایا ہوتا
نشہ عشق کا گزرت دیا تھا جھکو	عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا
ای پری حور لقا نور قدم سے اپنے	ریشکِ جنت مرا کا شانہ بنایا ہوتا
روزِ مہر و دنیا میں خرابی ہو ظفر	ایسی لہتی سے تو دیر نہ بنایا ہوتا

غزل ۲۰۳

اول سے دیکھ لو جانا رہے گلہ دل کا	بس اک ننگاہ پہ ٹھہرا ہو فیصلہ دل کا
رہا شباب میں باقی جو دلولہ دل کا	تو خاک نکلیگا پیری میں حوصلہ دل کا

جہان میں جو کہ ہر مشہور قبائل عالم وہ زند ہوں کہ نغمہ ہتکڑی سے بجیت ہو وہ ظلم کرتے ہیں ہم پر تو لوگ کہتے ہیں پھر انہ کو چہ کا کل سے یار کے کوئی ہے ہزار فصل گل آئے جنوں وہ جوش کھلا بہار آتے ہی بچ قفس نصیب ہوا خدا کے سامنے ہو اپنا اس قلع انصاف	پڑا ہر اُس سے اپنا کر مقابلہ دل کا لہا ہر گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا خدا برے سے نہ ڈاٹے معاملہ دل کا سنا ہر لٹ گیا رستے میں قافلہ دل کا گیا شباب کے ہمراہ دولہ دل کا ہزار حیف کہ نکلا نہ عرصہ دل کا بتوں سے حشر میں ہو گا مقابلہ دل کا
---	--

غزل ۲۰۴

یار تھا گلزار تھا مگر کتنی صبا کتنی میں نہ تھا محفل دلدار میں غیروں کی جا کتنی میں نہ تھا ہاتھ کیوں باندھے مرے چھلا اگر چوری کیا بیخودی میں لیلیا بوسہ خطا کیے معاف ہائے ساقی یہ ہو سامان اور عاشق دان نہ تو میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرہاد و قیس میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپکا حسن و شباب از طرف یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہ گیا	لاٹ پابوس جانان کیا حنا کتنی میں نہ تھا لوٹ جب گلشن میں بھٹی باد صبا کتنی میں نہ تھا یہ سر پہا شونخ دزد حنا کتنی میں نہ تھا یہ دل بیتاب کی ساری خطا کتنی میں نہ تھا یار تھا مہرہ تھا بدلی کتنی ہوا کتنی میں نہ تھا کیا اٹھیں دولوں کے حصے میں نصاف کتنی میں نہ تھا ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا کتنی میں نہ تھا خانہ سے باغ میں خلق خدا کتنی میں نہ تھا
--	--

غزل ۲۰۵

ٹپٹے بٹھائے مفت میں سودا نیا ہوا کعبہ کا ہر خیال نہ خواہش ہو دیر کی رویا شب فراق میں فیضان کیلئے میں افسوس زندگی میں نہ آیا کمین نظر	دل بتلاے الفت زلف و دوتا ہوا دل ہو تمھاری چال سے ایسا ہوا ہر قطرہ آنسو و شکا و رے بہا ہوا مرقد پہ میرے آگے وہ سر پر کھڑا ہوا
---	---

یوسف کا ہم شیبہ مگر آشنا ہوا	ابنچم چین بندش شمار کیا سبب
غزل ۳۰۶	
آنکھ بھر کے پھر نہ کیا سببستان کی طرف دل لیے جانا ہو مجھ کو سے جانان کی طرف پھر نہ آکھلا کوئی اس دشتِ ویران کی طرف عمر بھر دیکھنے نہ پھر وہ ماہ تابان کی طرف دھیان پھر جانے لگا کوہِ ویا بان کی طرف دھیان شائد آگیا کچھ دین وایان کی طرف	ہو گیا دل جب سے مائل زلفِ چچان کی طرف قصد بھی جانے کا کرنا ہوں کسی جانب اگر بعد محزون ہو گیا خالی سیا بان یک قلم دیکھ لے کر کوئی میرے یار کے رخ کی چمک پھر ہوا جوشِ جنون دل شہر میں گستاخین یک قلم عالم جو تھے ترکِ دنیا کو یک
غزل ۳۰۷	
ہمارے استاد نشی شکر پر سا صاحب صبح بلگرامی ہٹا ماسٹر کرسی اسکول	
نہ ہو شوق کندنہ قبر کا نہ لحد کے آویختے مکان کا تری بارگاہ میں ادر خدا نہیں مغل کچھ بھی لگا سری بات باندہ گوہرین تو ہو خط و بان تری جان کا کہ تو اخلاک کا بھی توڑ دے وہ ہو تیرا بیگنا کا ارے نامہ بر سے یاد رکھ یہ نشان ہو رنگ کا کچھ ابی ہتھ پائی نہ کیجے کہیں بال لٹے نہ کان کا ہو ہلال ایک تر شفیق نہیں نگ لب پیر پا کا ابھی حل کے خاک سیاہ ہو یہ کچھ تیرا سار ہا کا کہ صبح کیا ہی جوان تھا مجھے غم جو ایسے چو کا	تو آرزو مجھے نام کی نہ تو حوصا ہر نشان کا تجھے دیکھ لے جو کہیں ذرا ہو یاد می کی مجال کیا تو کمان ہوا دل شیفہ ہوا برو تپہ فریفتہ نہ قہر خیمہ پہ جائے یہ ہلا کی آہ ہوا حسد ر نہ بڑھیکا آگے کو تو ذرا نہ اٹھیکا آگے قہر ترا شبِ وصل میں پہل لیسے ہی وہ ہزار دن با تباہین سر چارہ برابر کو نہیں چہرہ زلفوں میں آگیا کہیں چلے دھونی رائے مڑے عاشق کے اڑا دیے مڑے مرنے کی جو خبر سنی تو یائے کیتے جنازے پر
غزل ۳۰۸	

میری آہوں کا دھواں ہونے دو ہونے دو شور و فغان ہونے دو و اعطو حبیبہ و دستار کی خیر حوصلے مکمل گے انشاء اللہ ہم موزن کا گلا گھوٹیں گے جان جاتی ہو خدا کو مانو ساقی صبح کو منگوادو شراب	دل کی گنگناہٹ تو جان ہونے دو راز پوشیدہ عیاں ہونے دو اب کی محکوم خفگان ہونے دو خیر سے آنکو جوان ہونے دو صبح کو آج اذان ہونے دو وصل تو ادرمیری جان ہونے دو ہر جو ماہ رمضان ہونے دو
--	---

غزل ۲۰۹

پس مرگ میرے مزار پر چو دیا کسی نے جلا دیا مجھے دفن کرنا جی جگھڑی تو ایسے کتنا کہ اوپری دغم سل سے سر پہ پیشتر سے ہمدردی یہ سوج کر مری آنکھ جھکی تھی ایک پل کے دل نے جاہا کہ اٹھنے پر میں دل دیا میں نے جان ہی مگر آہ تو نے تقدیر کی	آسے آہ دہان باد نے سر شام ہی سے بجا دیا وہ جو تیرا عاشق زار تھا تر خاک اُسکو دبا دیا کہیں بجا وہ کا ز دل دل میری لاش پہ بٹا دیا دل بیقرار نے اویسیان اُسے چکی لیکے جگا دیا کسی بات کو جو کبھی کہا اُسے چلیوں پہ اڑا دیا
--	---

غزل ۲۱۰

عمر بخت میں کھو یا کیے نادان رہے دن تو تمہہ دیکھے کی موتی ہی محبت سب کو ہم تو جاتے ہیں صنم ملک عدم دیکھیں گے بعد مرنے کے مری قبر پہ خنجر رکھنا نزع کے وقت ملاقات نہو نے پائی اب کسی گل میں نہیں بوسے محبت باقی حق تعالیٰ سے دعا ہے یہ علی گوہر کی	دل میں پایا جسے اُسکے لیے حیران رہے جب میں جانوں کہ مرے بعد مراد حیران رہے کسکو سو نہوں تر اللہ نگہبان رہے کشتہ ابرو سے خدا کی پہچان رہے دل کی دل ہی میں بیجاں بہ اریان رہے وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ انسان رہے تندرستی رہے ایمان رہے جان رہے
---	---

غزل ۲۱۱

میری آنکھوں میں دیو اب تک بجا امی کا خدا ہو غم ہی ترے نے اوجھم کیا کیسا زار و زار ہو نہ پھر نیلے عشق سے ترے ہم مراد تو تجویہ تیار ہو چاہو سر کو تن سے کر دغم تجو انہیں مجھے عار ہو کوئی مانے یا کر نہ مانے ہاں مراد تو اپنے تیار ہو	مجھے جام الفت یار نے جو پلا دیا کئی بار ہو جو سب کا کرے تو دھر گزرتو اس سے کنا مری خبر مری بان جاویا رہے مگر اتنا کہتے ہیں اوجھم ترے بزمین جو سے تم نہیں اسکا شکوہ کر نیلے ہم مجھے خوں حشر خلیل کیا کہ ہو شاہ خاوم مشیر
--	--

غزل ۲۱۲

بکڑا ہوا وہ ایسا کہ بنائے نہیں بنتا پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں بنتا یاد اسکی بھلاؤں تو بھلائے نہیں بنتا آئینہ دکھاؤں تو دکھائے نہیں بنتا جی اس سے چھوڑاؤں تو چھڑائے نہیں بنتا اگر خط میں لکھاؤں تو لکھائے نہیں بنتا دل تجھ سے اٹھاؤں تو اٹھائے نہیں بنتا	غم دل کا چھپاؤں تو چھپائے نہیں بنتا پاس اسکے میں جاؤں تو کٹھن ہو اگر اسکو وزات گزرتے ہیں تصور میں اسی کے وہ شرم سے مجھ سامنے کرتا نہیں میرے کتنا ہو جواک آن بچھوڑوں گا میں تجھ کو قاصد یہ پیام اس سے تو کہتہ بچو چکے سبیل کوئی کرتا ہو تراب اپنے کو ایسا
---	---

غزل ۲۱۳

لیے جاتا ہوں دل میرا یہ لڑکا بزمین والا دکھاتا اسکا قامت ہو عجب عالم بالا بدن نازک سراپا ناز کیا سانچے میں ہو ڈھالا نہیں اس سانپ کا افسون غضب ناک ہو کالا جہاں بستے ہوں جادو گر وہی ہو ملک بگالا تراب اس سے نکریا میری مجھے کل قتل کر دالا	کھینچے میں ڈالکے مالاہن کے کان میں بالا غلام ناز آفت ہو وہ بالا بن قیامت ہو بری چہرہ بت ملنا ز خوش پہلو خوش اند ہو جب لیف پر مفتون وہ دہائی ہو محزون نہ پوچھو یار و اسکا گھر کہاں رہتا ہو دلبر وہ چشم شرمگین پیاری غضب کرتی بن خوشنوا
--	---

غزل ۲۱۴

کیا مردہ ٹپک کے سر جو ہیں تیرا قدم چھوٹا کسی سے یوں بھی کرنا ہو کوئی قول قسم چھوٹا نصیب آسکا کو پھوٹا کہ جس سے وہ صنم چھوٹا نہو گا یوں کسی کا فتنے کوئی بیت الحرم ٹوٹا یہ دل ٹوٹا نہیں ہاتھوں سے اسکے جام چھوٹا	ترے فرقت زدہ کاہ کے کس حسرت دم ٹوٹا تو کہتا ہر قسم اپنی نہ خیروں سے ملو لگا پھر ایا آخر قیہ یوں سے ہونا خوش جیہ یوں سے کیا جطر جسے فارت مراد لی آئے تہوں سے مکڑا تھا اُسے یار و تراب ایسے کی دشمنی
--	---

غزل ۲۱۵

نہیں اب کچھ امید اس سے یہ بالکل آسرا ٹوٹا نہیں جوڑے سے ملتا ہو جہاں شیشہ ذرا ٹوٹا تزلزلت زمین ہو اتنی نظر سے جب آگرا ٹوٹا جنوں میں ہاتھ سے لے لو کو کچھ دیکھا سر زرا ٹوٹا محبت میں ہوا فانی تر از چون دجر آٹوٹا	نہایت ہو فاجحکا صنم سے دل مرا ٹوٹا لگا دٹ سے پھر اسکی ٹیکن سے نہ جا و گی ہمارے شیشہ دلو کو سنبھل کے ہاتھ میں لہجہ بہت پیری میں دلنا کی کا تھا جھگڑا ٹوٹا تراب آگرا قیمت جان جو رسوا ہوا جاگ میں
--	--

غزل ۲۱۶

صبر کر چیدے گزر جانے دے ایام بہار بھول جاتے تھے خوشی سے سنکے جو نام بہار دور کر صفیا د و دام اپنا با یا م بہار جی طرح گل ہو دم آفزا زو انجم بہار ہو گئے صبح خزان دیکھے گئے شام بہار	چھپرست بلبل کو اویصیتا دہنگام بہار گئی کھلے ہیں کیوں نہ مورخ چین کو بیکلی کیوں مزے میں بلبل دگل کے خلل ملے ہو تو بچنے سے تاجوانی یوں رہا اسکا جمال کس طرح وہ رنگ بوبر گل کے ہل ہو تراب
--	---

غزل ۲۱۷

ادھم سر نہجہ کائے ناتوان بیمار بیٹھے ہیں کہ جی دینے پہ ہم بھی مستعد تیار بیٹھے ہیں	جو دے ظالم و سرکش لیے تلوار بیٹھے ہیں کر چہ اُسے میرے قتل پر باز بھی ہو لبسم اللہ
---	--

کہ چاروں سمت اُس کے طالب دیدار بیٹھے ہیں	کہ ہر ہودے وہ منوج کہ ہر اکھیں ملاوے
ہن میں اسیلے پوشیدہ ہم چون غائبے ہیں	سنائی تہنہ او بلبل بہان اُنیک کا کل وہ گل
کہ کتنے بیان بہرین توڑ کے زنا ربیٹھے ہیں	ترا ب اُس بت سے کد نیا بچھ کے یاں قہم رکھے

غزل ۲۱۸

بہت بچھٹائے وہ قتل میں آ کے	ہوے ہم کامران خون میں نہا کے
ملا یا خاک میں ہس کو جلا کے	گئے ٹھوکر سے غیرون کو جلا کے
رکھا تھا آنکھوں سے لگا کے	سر شکون نے ویا داغ جدائی
دوا کے ہیں نہ قابل ہم دعا کے	عبث کرتے ہو تکلیف دی میجا
ہوئے ظلمت کے ہادی خضر آ کے	بڑھا دی عشق خط سے عشق گیسو
گرا اٹھتے ہنیں پر دے جاکے	شب وحدت کٹی جاتی ہو بارب
کسے رکھیں گے چھاتی سے لگا کے	گئے لخت جگر بھی اشک کے ساتھ
کسی دن سورہنگے زہر کھا کے	یہی عشق خطا خضر اگر ہو
کر نیلے خاک وہ ہسکو جلا کے	نہ سمجھتے تھے کہ شل شمع محفل
نہ لایا شمع کوئی بھی جلا کے	میں وہ افسردہ دل تھا بعد مر دن
مرے ہم چشمہ حیوان پر جلا کے	بول کی یاد میں ہسکوش آیا
وہ روئے تربت عاشق پر آ کے	محبت کی بیچ لائی بعد مر دن
بگاڑا تنے اپنے سر چڑھا کے	آج بھی زلف ہوشانہ سے کیا کیا
سبھا بھی چلے شانہ ہلا کے	نہ زندہ کر سکے عاشق کا مردہ
اُٹھو سوئے بہت آرام پا کے	کہا قاتل نے آ کے قبر پر سجد

غزل ۲۱۹

بہتر تو کسی سے نہ کوئی لگا کے دل	سنا ہو کون کس سے کمون بجز دل
----------------------------------	------------------------------

کیونکر مین حواس تو تابوے جاے دل باتین وہ دلفریب اداین وہ دلربا بیمہر و میردت و نا آشنا ہو تم شیرین کا یہ کلام ہی ہر دقت ہر گھڑی	اے کاش موت اے کسی پر نہ اے دل ایسے پری جہاں پہ کیونکر نہ اے دل تسے خدا کرے نہ کوئی بھی لگاے دل جسکو خدا خراب کرے وہ لگاے دل
--	--

غزل ۲۲۰

نشان ہو لبین اپنے نادک و مگان جان کا نہ چھو بہ سو کٹنا شب تاریک بجران کا جنوں کی شکش ہے بحث ہی تجھ کو زندان میں جہاں گل ہی زخم دل بجائے ابر حشمت تر مجھے گریہ کی نصرت نے تو اہو حشمت لکھا دھن خرابی میں پڑے گا تو پریشان دل ترا ہوگا خنازہ جلد پہنچا دو مرا نسبت کے کوچہ میں	مداوا ہو سکے کیا چارہ گر سے زخم نہاں کا دم شیر تھا گردن پہ دم خرم گریبان کا چھڑا دے قید سے ہکو نور سے لین بیابان کا مثال تار بارش تاریک اک گریبان کا جو عالم ہی بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا ارے نا صبح نہ سن قصہ سے حال پریشان کا کہیں جھوٹکا نہ لگ جائے نسبت مرغ ضرور لگا
--	---

غزل ۲۲۱

کوئی بشر مجھے ایسا نظر نہیں آتا رفیق وان کوئی جاتا ہی رحم کھا کے اگر مریض درد محبت کا دل نہ توڑا اپنے سج ہو یہ جلا نامرا نہیں منظور ہوا ہی حال حیات کا یہ بحر میں تیرے	کرتیرے کو بچے سے تھامے جگ نہیں آتا تو پھر وہ بھول کے رستہ ادھو نہیں آتا نہیں یہ شخص سے نہ کر تو اگر نہیں آتا مرے جنازے پر وہ جان کر نہیں آتا کلاب تو دم بھی ہو دو دو پر نہیں آتا
--	--

غزل ۲۲۲

لبوں پہ جان ہریان وان سوال جلے کا بھیرن ہیں آن کے سینے میں حسرتیں ایسی	کہاں ہو ہم میں دم اس صد کے اٹھانے کا کہ اب ٹھکانا نہیں دم کے بھی سمانے کا
---	--

خدا کسی کو نہ دے روگ دل لگانے کا اور آسپہ بھی ہی خیال اُسکو آزمانے کا کہ حوصلہ نہیں رکھتا جگر جلانے کا قدم قدم ہی تصور شراب خانے کا	غیر جان لیے آنا رخسہ نہیں جاتا ننگان سینہ مرا جاک دل جگر ٹکڑے رقیب سوزش دیکھے مرے کو کیا جانے خدا ہی ہو کہ رہے توبہ کعبہ جانے تک
--	---

غزل ۲۲۳

آبِ شفیق سے روزہ دم بسمل کھولا کس نے زخمِ جگر عاشق بیدل کھولا کہ نہ جھپٹی سے مرا ہاتھ تیر گل کھولا خوب انصاف پہ دل خورشید شامل کھولا خط مرا غیب کے آگے مہرِ محفل کھولا	تشنہ کا سون نے شہادت پترے دل کھولا الاماں کی درو دیوار سے آتی ہر صدا سینہ کو بی سے بتنگ آئے تھے یا تکلیا جبا واو بیدا کی چاہی تو کیا اور ستم ہاے رہے ہاے محبت کہ صفائی کے لیے
--	---

غزل ۲۲۴

جزاک اللہ مجھ بھوئے ہوئے کو یاد کرتے ہیں کہ مرغانِ چین شورِ مبارکب اور کرتے ہیں نہیں معلوم کیا جاو یہ آدم زاد کرتے ہیں وہ معینِ باغ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہیں وہ مرغانِ چین کو قید سے آزاد کرتے ہیں	سنا ہی آپ ذکرِ عاشق ناشاد کرتے ہیں عروسِ گل کی مہدی آج ہو کیا محنِ گلشن میں اتر آتی ہیں پریاں صاف آنکے شیشہ زین نہیں معشوق و عاشق اپنے اپنے شغل سے غافل کتر کر نیچ کر پر توڑ کر یا بندھ کر فرحت
--	---

غزل ۲۲۵

تھام لوں منہ کر دوں دیکھو سنبھالو تو کوں ای زلیخا اسے بازار دکھا لوں تو کوں چاشنی دیکھ لوں کس دیکھ لوں مالوں تو کوں ہاتھ منہ دھو لوں منہ کر لوں نہالوں تو کوں	قصہ ہجر بیان ہوش میں آلوں تو کوں دیکھے دل دام جو پوچھے تو کہا یوسف نے زرِ رخسار کے بوسے کی ہویوں کیا قیمت سبیلِ دہن پاک کی پوچھو نہ خبر
--	--

میسوہ ہو سہ طعنب کا مزالون تو کمون اپنے سر پیٹھے بٹھائے جو بلا لون تو کمون فرحت اغیار کو حب بزم سے ٹالون تو کمون	تلخ ہو ترش ہی شیرین ہو کہ پھیکا ہو کہ تیز سرگذشت غم کیسو سے وہ بہم ہونگے رازدل کی نہ کسی کو ہو خستہ کا لون کان
--	--

غزل ۲۲۶

جو کین ہو نقش بر آب ہو جو مکان ہو شکل جانا جو وہ تن ہو رشک گل چین تو پسینا عطر گلانا یہ ہیں سب ہمیں کے مہلت خنہ زخا ب ہو نہ ثواب نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہو نہ شباب ہو روان عدم کو یہ کاروان مجھے بھو با پر کا ب اسے پتے ہیں اسے کھاتے ہیں شیراب ہو وہ کب تک رہے بیٹھے منہ کو چھپاے وہ جو کتا تو بولے جانا مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہو کہ نہ جسکی حد نہ حساب ہو	یہ زمانہ عالم خواب ہو پئے تشنہ نل سراب ہو رگ برگ گل ہو رگت بدن رخ صاف غیت پان نہ پھرے عدم کو جو بل بسے ہو سزا جو کی خبر کے نہ وہ وقت عیش و خوشی رہا نہ وہ لطف بادہ کشی رہا ہو سمنہ عمر روان روان شرا نگے چھپے میں سب دوا لمحہ چشم تر سے بہاتے ہیں جلا نیا غم سے جلائے تیز کبھی آئے نہ آئے نہ آئے نہ اگر آئے بھی تو کجا وہ تھیں طرفہ مشترقی ضبط ہو کہ جو یوں فادک را طہ ہو
--	--

غزل ۲۲۷

کہ جوش فصل گل ہو اور عالم ہو جوانی کا ہمیں کیا لطف حاصل ہو گا اپنی زندگانی کا کسی ساعت نہ بھولا شوق ہو کہ شعر خوانی کا اثر ہو تیرے عاشق کے یہ رنگ زعفرانی کا کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباس زعفرانی کا فرو ہو تا نہیں نشہ شراب ارغوانی کا رہو کا حشر تک ممنون تری اس مہربانی کا وگر نہ خضر سان کیا لطف عمر جا دوانی کا	پلا سانی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا نہیں ہم جہر کو بھی تشریف لاتے ہو یہاں صفا مختاری بیت ابرو ہو گئی ہو یاد بدن سے ہذا کرتے ہیں خواب جمان جو دیکھ کر ت کو نہ کیوں کر سر سے پائے زرد ہو جا دے مالا شہ ترمی محمود آنکھوں نے کیا سرت کیا تھک کو نورا کماہ وقت نزع تو صورت دکھا جانا میسر ہوئے وہ مشوق احوال خیر تو راحت ہو
---	---

غزل ۲۲۸

نہر دیتا ہی بتیابی کی جو آنسو نکلتا ہے
ترے بیمار کا اب کوئی دم بین دم نکلتا ہے
کوئی ناشاد حسرت سے کفِ افسوس ملتا ہے
زمانہ ہجر کا کب دیکھ کر وٹ بدلتا ہے
مگر ان ای خیال پار تجھے جی بہلتا ہے
تھیں پر جان جاتی ہے تھیں پر دم نکلتا ہے
ہماری قبر سے منہ پھیر کر وہ شوق چلتا ہے

اگلی ہزاگ دل سوز غمِ فرقت سے جلتا ہے
منہ دارا جلد لے آ کر خبر آئی عیسیٰ دوران
ابنِ تھمدی وہ خوش ہو کر اصفین ہو گیا خبر اسکی
وہ دن آئین کو وہ پلو میں ہوں اور وصل کی شب ہو
بجز غمخوار تہنائی نہ مولس ہو نہ ہم دم ہو
خدا شاہد کسی کی اور الفت ہو تو کا فر ہو
پس مردن بھی اسکو بقدر نفرت ہوا کر مین

غزل ۲۲۹

مٹھارے عاشق کو کیا ہوا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
وہ مست مخدوب بن گیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلائے کوئی کھلائے
جسے کہ اس سبب زلف کا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
کیا جسے تو نے محو حیرت دکھا کے آئینہ دار صورت
وہ تیری صورت کو تک رہا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
مٹھاری وہ بات ہے دہن میں ہزار انداز ہر سخن میں +
چمن میں یہ غنچہ کیا بلا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
کھلی ہو چہرہ پر کچھ حقیقت وہ کھول کر دیدہ بھیرت
تمائے قدرت کے دیکھتا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
جو درد ہوتا تو غل چھاتا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا
اگلی دل کو مرض یہ کیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

طُغْرِ جِسے اُس پری نے اپنا جمال دکھلایا حیرت افزا
وہ نقش دیوار ہو گیا ہر نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

غزل ۳۳۰

کسی پردہ نشین کا ہو شوق تھا کوئی طرح اب ایسی بتا دے مجھے
کر اٹھا کے وہ پردہ شرم دیا ذرا اپنا جمال دکھا دے مجھے
ترے دیکھنے کے تو ہیں کچھوں ڈھب بنیں دیکھتا میں تو ہی ہر سبب
کہ تجلی حسن سے برق بھنب کسین ایسا نہ کہ جلا دے مجھے
مجھے قتل کیا تو یہ اُس نے کہا کہ تو بچ و عذاب سے چھوٹ گیا
ترے ساتھ یہ میں نے سلوک کیا مرے کُشتِ ناز دعا دے مجھے
رہی اتنی بھی طاقت و تابنیں کہ زینت اب اُٹھے خاک نشین
ترے کوچے کی کمت بلا سے کہیں مرا گر یہ شوق بہا دے مجھے
کئی زخم تو کھائے پر آج تلک ملی لذت عشق نہ زیرِ فلک
مرے زخم جگہ پہ چھڑک کے نہک مزا عشق و وفا کا چکھا دے مجھے
لگے بات کا میری ٹھکانا کہاں کہ جب ایک سخن میں وہ بحر بیان
کبھی عرش برین پہ چڑھا دے مجھے کبھی فرشِ زمین پر گر دے مجھے
نہ دوامِ علائق جسم اگر گردن گلشنِ قدس کی سیرِ ظفر
کوئی ایسا ہو کامل پاک نظر کہ جو قیدِ ہواؤں سے چھوڑا دے مجھے

غزل ۳۳۱

جسکو دلدار سمجھتے تھے سودا لبر نکلا سرِ مہِ چشم بت شوخ کو سمجھا میں کسیں خاک جو شوقِ شہادت میں ہوا ہوں قائل	چارہ گر ہم جسے مجھے تھے فسوگر نکلا جس سے تیغِ نگہ ناز کا جو ہر نکلا سبزہ تربت سے مری صورتِ خجستہ نکلا
---	---

خون کے یہ داغ نہیں میری ہن گویا قاتل	ترا داماں ہی مرے خون کا محضر نکلا
حسرت قدیم ترے سینہ گلزار ہے آج	صورت آور سا سرو صنوبر نکلا

غزل ۳۳۲

جہان میں ہمنے اگر کیسا نہ پایا	نشان لیکن محبت کا نہ پایا
جزائی اپنے دل سے دور کر کے	بیان ہمنے کسے اچھا نہ پایا
گشت و کعبہ دشت و بہن میں	کہاں یارب ترا جلو نہ پایا
خبر لے کون یا ران عدم کی	کسی زندہ نے وہ رستا نہ پایا
رہی نالان سدا بلبل چمن میں	مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا
چھپا یا ہمنے یہ سوزن ان کو	کسی نے راز غم اپنا نہ پایا
بہت دیکھے اگر چہ سرو بانا	کوئی یوسف مگر تجھسا نہ پایا
یہ دنیا واقعی ماتم کدہ ہی	نشان یاں عیش و راحت کا نہ پایا

غزل ۳۳۳

کیا تڑپنا دیکھ کر میرا وہ گھبرا جائیگا	سامنے قاتل کے خود مجھے نہ تڑپا جائیگا
کیا میں تڑپوں خجربان قاتل کے تلے	دیکھ کر مجھ کو تڑپتا وہ تو گھبرا جائیگا
یہ تو کرتے ہیں تم پھرانکے کوچے میں کوئی	کیا دل شید اکو اپنے خاک بہلا جائیگا
بسکہ شوق دید ہو چھٹ جائیگا سنگ ہزار	وہ بت کا فری تربت پہ گرا جائیگا
عاشق کا کل کا دشت سے ٹھہرنا ہر محال	لاکھ گودیوانہ ذخیرہ ن سسے باز جا جائیگا
اگر خدا اس کر نہ تو محفل میں آسکے ہاتھ کو	وہ سراپا نازان باتوں سے شرما جائیگا

غزل ۳۳۴

اشک سے میرے غبار کوے جانان بیگیا	سے ترا کل الجوا ہر چشم گریان پر گیا
دختر گردون ڈوبو یا میری موج اشک نے	غرق ہونے میں عطار دھو تو کیوان بیگیا

دیکھو ای غافل کہاں تخت سلیمان بہ گیا غل ہو ارباب جہان کا یہ کر رضوان بہ گیا دیکھو کیونکر شر و قعون و ہامان بہ گیا	لقد ردینا من دریاے فنا ہی موجزن باغ جنت میں جو رویا ہوں فراق یار سے ای فراسا ان نخت ہر خدا کو تا پسند
---	---

غزل ۳۳۵

دل مرا اس جسد زار میں ٹھونڈھا نہ ملا غنجہ ایسا کوئی گزار میں ٹھونڈھا نہ ملا کاش ایسا کسی تموار میں ٹھونڈھا نہ ملا حسرت کو جہ و بازار میں ٹھونڈھا نہ ملا اسب وہ آئینہ توزار گار میں ٹھونڈھا نہ ملا	کھویا ایسا غم دلدار میں ٹھونڈھا نہ ملا زخم جو ہر دل صد جاگ میں سیرا نہ ملا تینہ ابرو سے قاتل میں جو ہیڑائی یوسف اپنا مینہ معامکہ ان ہنار نہ ملا حسن کو خط نے ترے رنگ بنایا نہ ملا
---	---

غزل ۳۳۶

مارا ہی مجھے تو نے گنہگار سمجھ کر بالین چلیب آتے ہیں بہا سمجھ کر ماشت مجھے اپنا وہ ستمگار سمجھ کر ہم آئے عدم سے تھے جو اسرار سمجھ کر کرنا ہو تبسم مرے اشعار سمجھ کر دنیا میں فدا کیجیے ہر کار سمجھ کر	فریاد کہ میں آیا تھا دلدار سمجھ کر واقعہ نہیں کوئی مری بیماری مل سے دکھاتا ہی ہر روز نئے رنگ کا انداز سب بھول گئے عالم بہتی میں صدافوں واقعہ ہو مرے سوزنماں سے جو وہ کافر تعمیل کسی کام میں اچھی نہیں ہرگز
--	---

غزل ۳۳۷

دارغ غم دیتا ہی وہ رشک تر سو ببار جا کے لیتی ہی گلستان کی خبر سو ببار جھکتی تسلیم کو ہر شاخ شجر سو ببار جایا کرنا تھا میں ہر روز جدھر سو ببار	لیکرا بغیر کو آتا ہی ادھر سو ببار ہو کہاں گل کا نشان فصل خزاں جو ببار سیر کو جاتا جو گلشن میں وہ رشک گلزار دل لگا کیا کہ ادھر اب ہی گلخانہ ثور
--	---

اکس قدر شوقی ہو تیرا مجھے اور فصل بہار
روزِ زندانِ مین لیتا ہوں خبر سو بہار

غزل ۳۳۸

ایسے رکھتے تھے نہ روشن نہ کنگان عارض
ہنر کا خطا ہی جو ریکان تو ہو کا کل سنبھل
دیکھا کہ ایسا بہت کافر پہ خطِ نواغ ساز
غیر کو بوسہ دو اور بائے ستم یوں مجھ سے
میں حسن ہو وہ غیرت شمشادِ فردا
ہیں دو نور شیدا ہوں میرے جانانِ عارض
گلِ مین گو ہاں سے ہو رشکِ گنگانِ عارض
پوچھتے ہیں تیرے دوستِ فخر خانِ عارض
تسے گھونگھڑ میں جو پائے ہیں مہرِ بجانِ عارض
لالہ دگل کے ہیں گویا دو خیابانِ عارض

غزل ۳۳۹

ڈالا ہو کس بلالین مجھے واسے واسے دل
جی جائے جان جائے اجل آئے موت آ
اُس بت کے غم میں اب کی سلامت رہا اگر
مجھ کو بلائے جان یہ دل بقیہ ارا ہو
کیونکر نہ عزم کو بتان مجھ کو ہوفدا
ہو روز و شب جو لب پر سے ہے ہا دل
یار بگر گئی کا کسی پر نہ آئے دل
کافر ہو پھر کسی سے جو بندہ لگا کے دل
در دبتانِ شوخ ہو یارب بلائے دل
ہو خضر اشتیاقِ مرار ہنما کے دل

غزل ۳۴۰

ترسے ہجر کی تاب نہیں ہو صنم مجھے نالہ و آہ رسا کی قسم
مجھے عادتِ ریخ و عنای کی قسم مجھے شیوہ در دو بجا کی قسم
یہ جو آپ کے لب پہ ہو داغ ہوا نہیں مجھ پہ کچھ اسکا ہو راز کھلا
یہ بتاؤ صنم مجھے ہر خدا تمہیں خالقِ ارض و سما کی قسم
میں : دوسرے جو تم سے کیا ہو طلب میرِ بجان یہ سکوت کا کیا ہو سبب
مجھے دیکھیے خیر جواب ہی اب تمہیں پر دہِ شرم و حیا کی قسم
صنم آتشِ غم سے کباب ہوں مین کی روز سے بخور و خواب ہونین

مری لیجے خبر کہ خواب ہو نہیں تمہیں شام روز جزا کی قسم
 تری دید کے شوق میں رشک تفریق نئی ہو عدم کی جوراہ سفر
 مرے کچھ جنازے پہ تو بھی گزر تجھے کشتہ ناز واد کی قسم
 ہنوکھ کی خطا پر حفا او پری کردرات کو بہر بیان جلوہ گری
 میں نہ پیچڑ ونگا اب بت رشک پری مجھے پاس لحاظ و وفا کی قسم

غزل ۲۴۱

اٹھا کر لیچو میرا بھی بستر کو سے جانان میں عجب کیا ہم مریض غم جو رہتے ہیں ہاں ناہم شیم زلف مشکین ہے نہ پوچھا کہ ہدم نادان گزرا دصبا کا بھی وہاں وقت سے ہوتا ہے شب ظلمت ہے اور آنسو ہیں میرے پیچہ حوال	شفا پانا ہے ہر بیمار و مضطر کو سے جانان میں سیجا کا گذر رہتا ہے اکثر کو سے جانان میں کہ آتی ہے کہانے بوسے عنبر کو سے جانان میں غبار خاک ران پہونچے کیونکہ کو سے جانان میں بنا ہوں ایف ایمین بھی سکندر کو سے جانان میں
--	--

غزل ۲۴۲

بہت مشکل ہے اب شفا مجھ کو دو لگا ای چرخ گالیان تجھ کو چرخ فریاد اک بت سفاک لیکیا دل اور اس کے بدلے میں مال و دولت سے کیا غرض یا رب ناتوان ہوں دیار جانان میں	مرض عشق از درد امجھ کو اُسے تو نے کیا جہد امجھ کو زنج کر کے چلا گیا مجھ کو دے گیا غم وہ دلر با مجھ کو اس کے کوچے کا کر گدا مجھ کو جلد اڑا لپچسل سے صبا مجھ کو
--	---

غزل ۲۴۳

کیا برا عشق کا آزار لگا ہے مجھ کو کام کچھ آب و غور غش نہ رہا ہے مجھ کو	کچھ موثر نہ دعا ہے نہ دوا ہے مجھ کو ناشہ خون جگر کا جو سد ہے مجھ کو
--	---

میں نے

مونس جانِ حزین سنج و عنا ہو مجھکو تلخ کامی مین جو شرک کا مزار ہو مجھکو بارے کچھ دردِ تب غم سے شفا ہو مجھکو ہر درِ مشکل دارین کھلا ہو مجھکو	مشغلہ ہجرین جو آہ دہکا ہو مجھکو سب بوسہ لبِ شیرین کا ملا ہو مجھکو آج جو شربت دیدار ملا ہو مجھکو نظرِ انصال خدا پر جو خدا ہو مجھکو
---	--

غزل ۲۴۴

تو جو لیلیٰ ہو تو جو مجنون بھی بنادے مجھکو آتشِ ہجرِ بنانِ کاشِ جلا دے مجھکو بیوفائی سے نہ ایشِ دغا دے مجھکو بھیجتا خط بھی ہو وہ شوخ تو سادے مجھکو بتِ میکش کبھی اک جامِ پلا دے مجھکو غزلین دو چار تو آج اپنی سادے مجھکو	اے پرسی سن دلِ افروز دکھا دے مجھکو تابِ دوریِ بنینِ اسلام دے دل کو یارب عمرِ کاٹی ہو ترے رنج و محبت مین مدام سادہ روئی کی نہ سادہ ہو کوئی ناز سے بات بوسے زلف جو لے لون مین سیہ سستی مین ایک مدت سے فدا ہوں ترا مشتاقِ کلام
---	--

غزل ۲۴۵

ہو گیا مین ذبح اوقا تل تری تلوار سے کام رکھتا ہوں بتوں کے سایہ دیوار سے مر گیا ہوں مین کسی کے جلوہ دیدار سے مجھکو ہوتا ہو جنوں پیدا کل و گلزار سے ہر عبت پر سبز کرنا صحبت دلدار سے	زخم کھایا ہو جگر پر ابرو سے خمدار سے سایہ طوبی کی خواہش ہے نہ حور و جنِ غرض قبر پر کوندا کر گئی سیری بجلی رات و دن ہجر مین اُس سرِ وقامت کے نہ دو کیف سیر پاک ہو نیت جو تیری اے خدا کچھ غم بنین
--	---

غزل ۲۴۶

چہ سان کو ہم سرا سر جلوہ دلدار کتے ہن جہان تو جلوہ گر ہووے اُسے گلزار کتے ہن سخن جو جی کو لیجاوے اُسے گفتار کتے ہن	جسے تم غیر سمجھے ہو اُسے ہم یار کتے ہن نہو جس گل مین تیری بو اُسے ہم خار کتے ہن ہو جس حال مین مچلے اُسے رفتار کتے ہن
--	--

سردار آے جبکہ سر سے سردار کتے ہیں عجبت آنکھوں کو تیری نگہں بہار کتے ہیں کیا نذرینا ز اُنکے جو یا شمار کتے ہیں	سندھ تصور سے جو یہ ہیں راہِ محبت میں نگاہ دست تیری کس قدر خوریز عالم ہو نہیں ہوا اپنا شیوہ شاعری کا فرو پر ہنسنے
---	--

غزل ۲۴۷

جوانی جس کسی کی ہو بھلی معلوم ہوتی ہو چھپکتی حسن سے گل کی کلی معلوم ہوتی ہو یہ یقین کہ نہ گردوں جہل معلوم ہوتی ہو بڑی بھی ہر ادا اسکی جہل معلوم ہوتی ہو عجارت بھی غنی کھلی جہل معلوم ہوتی ہو گلون میں رہ کے نازوں کی ملی معلوم ہوتی ہو کسی پر تیغ قاتل کی چہلی معلوم ہوتی ہو رہائی اس سے شکل یا علی معلوم ہوتی ہو	پری ہر شکل گوری سانولی معلوم ہوتی ہو منو ہوا نکلے پستان کا بہار آئی ہو جو بن پر شب فرقت فلک پر ہیں تارے یا کہ انکار طبیعت کا عجب ہو ڈھنگ ہو مشوق کیسا ہی خط آنکا دیدہ دل سے محبت میں جو پڑھتا ہوں کھامیا دسنے انداز دیکھا جب کہ لبیل کا نہیں ہو جہ لب پر خون کی لالی لگائی ہو لطافت ہند میں ہو مبتلا اگر خبر لیجے
--	--

غزل ۲۴۸

جدا کی کے صدر سے اٹھائے ہوئے ہیں بلکہ پرکڑی چوڑا کھائے ہوئے ہیں خدا سے بس اب لو لگائے ہوئے ہیں ترے گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں یہ سب خون میں کیوں نہاے ہوئے ہیں دل غمزدہ کے ستائے ہوئے ہیں ڈو پٹے سے منہ کو چھپائے ہوئے ہیں علی بہر امداد آئے ہوئے ہیں	تو چمپو ہیں نہ دکھائے ہوئے ہیں جو اشک آنکھ میں ڈب ڈبائے ہوئے ہیں بتوں نے جلا یا ہیں شمع صورت نہ دے اس قدر رقبہ تکلیف ہکو شہید و کج لاشوں پہ بولا یہ قاتل کجا بخت کا کچھ نہ شکوہ فلک سے حیا وصل میں بھی نہیں جاتی ہنگلی جو آجائے شکل نہ گھبرا تو رنگین
--	--

غزل ۲۴۹

چاشنی گرم زقت نے چٹائی آپ کی
جان لگی ایک دن یہ کج ادائی آپ کی
دستے میں در پر کھڑے عاشق واپائی آپ کی
چاندی صورت جو نظر دن میں سمائی آپ کی
وہ طبیعت ہنسے پھر اک دن نہ پائی آپ کی
واہ و احسا حب حنا کیا رنگ لائی آپ کی
نقد دل تو دے چکے ہیں رونمائی آپ کی
بیقراری بڑھ گئی جب یاد آئی آپ کی
سخت مشکل اب ہر عالم سے صفائی آپ کی

سم ہو حق میں ہمارے آشنا ئی آپ کی
بے سبب اچھی نہیں جانان رکھائی آپ کی
حال بُر سی جا ہے ہر ای شہ خوبانِ درد
آنکھ بھر کر بھی کبھی ہنسے نہ دیکھا حور کو
ہو گئی اغیار کی جب سے رسائی بزم میں
جب ملی تھمدی ہوے دو چار خونِ عناق کے
بعد مدت کے قدم رنجہ کیا نذر دین
شبِ نر تپتے لوٹے سردھننے گذری ہر مجھے
پھر گئے غمِ دن کی خاطر آپ اپنے قول سے

غزل ۲۵۰

شرم دینا خونِ عقیلیٰ نہ دجسان اللہ کا
سیج جو پوچھو یہ تپا ہوا سکے گھر کی راہ کا
گنبد گردوں نے بکھا ہوا چلنِ ردِ باہ کا
شور ہر چاروں طرف گلشنِ بینِ لبم اللہ کا
سیج تو یوں ہر ہو یقین کے شینِ افواہ کا
روے دلبر ماہ ہر کیسو ہر ہا لامہ کا
تجھ میں عالم کُتر با کا مجھ میں نقشِ کاہ کا
آج تک کھلتا نہیں احوال اسکی تھماہ کا
کیا اثر جاتا رہا اللہ میسری آہ کا
واہ جی آسان ہو کیا کرنا کسی سے چاہ کا

جب سے میں بندہ ہوا ہوں اس بت دلخواہ کا
کوئی چپ ہر ٹھینچتا ہر کوئی غصہ آہ کا
جیلہ سازی کر کے مارے کیسے کیسے شیراز
کس گلِ خوبی کے آنے کی خبر ہر اوجھا
یار کو دیکھا ہوا دیو سمن کو سنتے میں سی
دونوں عارض ہیں ہمارے لکھنیاں وہ انگلی
عشق تیرا کیوں نہ ٹھینچے تیری جانب کو مجھے
غرقِ بحرِ عشق میں لاکھوں ہوئے میں آشنا
روزِ ترسانا ہر وہ قاتل مجھے ہر بات میں
آزمائش کے لیے کتا ہر یہ ہمسے وہ شوخ

گردِ تہخانے کے پھر بنے سے ملا کیا فائدہ کیجے چل کر طوافِ اے جوشِ بیت اللہ کا

غزل ۲۵۱

کسو کو وحشی کسو رسوا نہ کیا چشمِ سرشار سے اُسکی تو نے خاکِ دعوئےِ تعاصُب جانی کا نقدِ اک بوسے پہ ہر اُسکی خدیہ تہنے کینِ مجھ پہ جفا یمنِ لاکھوں بجلی کب ہنسنے سے تیرے نگر کی ہو گیا املِ رخسارِ صنم کیون نہ کیتا اُسے کیے جسے کھینچ لاتی اُسے میرے گھر تک دل شے دینے میں کیا تہنے سوچ	حضرت عشق نے کیا کیا نہ کیا سامنا نگر کس شہلا نہ کیا کشتہ ناز کو زندہ نہ کیا تو نے دل کا مرے سودا کیا میں نے پر ایک کا شکوہ نہ کیا فتنہ کب چال نے برپا نہ کیا نجدِ ادل نے کچھ اچھا نہ کیا اپنا ثانی کوئی پیدا نہ کیا کام اُس آہ نے اتنا نہ کیا جوش نے اپنا پر ایسا نہ کیا
--	---

غزل ۲۵۲

آکھ نہیں ہسے زبیا تمھارا لیا دل تو لو جان بھی کیوں رہیگی یہ تصویر چہرہ اُتر کیوں گیا ہے نہ تیرا آہ کا دستِ قدرت میں ہے رقیبوں سے لڑنے کا قصہ نہ بوجھو میں اپنے ہی جذبے کا قاتل تھا لیکن چلے متو حسرت ہی لیکر رقیبوں کی مجھے اوز سے کیا میں عاشق ہوں سپا	تمھارا ہمارا ہمارا تمھارا تمنا ہمارے تقاضا تمھارا کھنچے کس سے ہو کیا ہے نقشہ تمھارا نہ شمشیرِ ابرو پہ قبضہ تمھارا فضیحتِ ہماری تماشا تمھارا غضبِ ہر مری جان غصہ تمھارا مبارک رہے تم کو پیار تمھارا تمھارا تمھارا تمھارا تمھارا
--	---

خفا ہوئے کیون ہو کر رکتے ہو پیار	نہ جذبہ ہمارا نہ جلوہ تمہارا
خیمہ اس چمن میں گل تر کی صورت	پھٹے پھٹے رکتے ہیں بد تمہارا

غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطف سے صدمے دل نادان ٹھاتا ہے	سزا اپنے کیے کی آپ یہ جسوقت پاتا ہے
کبھی تو خون روتا ہے یہ دل کہ مسکراتا ہے	کبھی صحرائیں جا کر خاک یہ سر پر اڑاتا ہے
سمجھتا تو نہ اے نادان کہ یہ بائیں بنا تا ہے	بہار آنے دے پھر دل دیکھنا کیا رنگ تا ہے
مرے نالوں سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہیں	کراہی کھنت کیوں عرش برین ہر دم ہلاتا ہے
نہو ناپست پایا دل تو میدان محبت میں	کہ جھکو بعد مدت آج قاتل آزماتا ہے
کلام تلخ کرنے سے مجھے کیا فائدہ ظالم	مثال آبلہ خود دل ہو کیوں اسکو دکھاتا ہے
اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہدینا	جگر میں درد ہی اور ضعف سے دل سناتا ہے
نیند ممکن ہے بے محنت کسی کو اپنا کر رکھنا	بہت مشکل سے دل پیارے کی کلاہچہ آتا ہے
اگر کتا ہوں اُس سے دیکھ جاؤ لگا کچھ کھا کر	تو کتا ہی بلا سے کسو مرنے پر ڈراتا ہے

غزل ۲۵۴

دل مرا تیر شکر کا نشا نہ ہو گیا	آفت جان میرے حق میں دل لگا نہ ہو گیا
ہو گیا لاغیر جو اک یلی ادا کے عشق میں	شل مجنون حال میرا بھی فسا نہ ہو گیا
خاکساری نے دکھایا بعد مردن بھی عروج	آسمان تربت پہ میری شامیسا نہ ہو گیا
خواب غفلت سے ذرا دیکھو تو کب چونکے ہیں ہم	قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہو گیا
فصل گل میں بھی رہائی کی نہ کچھ صورت ہوئی	قید میں صیاد مجھ کو اک زمانہ ہو گیا
بعد مردن کون آتا ہے خبر کو ای رسا	ختم لبس گنج لحد تک دوستانہ ہو گیا

غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو	ہلی وہ عرش کی زنجیر دیکھو
-------------------------	---------------------------

کچھ جاتا ہوں دل تائیں دیکھو یہی ہوں وہ بت بے ہوش دیکھو ہمارا خون ہر دامن گیر دیکھو مزار عاشق و لکیر دیکھو مری تقدیر کی تحریر دیکھو مری الٹی ہوئی تقدیر دیکھو اسیر عشق کی تو قید دیکھو مری بگڑی ہوئی تقدیر دیکھو	جد محمد ہوں اسی جانب کو اپنا ویا داغ جگر ہوں جسے ہیکو نہیں دامن میں اُسکے سچ بنجاتا اُداسی چھا رہی ہوں بیکسی ہوں جو خط جاتا ہوں پڑھ سکتا نہیں وہ پھر آیا یا میرے در سے جا کر گلے میں طوق دہرے پاب زنجیر وہ بن بن کے بگڑ جاتے ہیں سلطان
--	---

غزل ۲۵۶

وہ میرے پہلو سے گھر سد حارے ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہوں
قیامت آئی ہوں یا آئی یہ آج کیسی حسد ہوئی ہوئی ہوں
مریض الفت کی روح تن سے روانہ پھیلے سپر ہوئی ہوں
تمام آفاق میں ہر چہ چا تمہیں کچھ اسکی خبر ہوئی ہوں
تجھے ہوں معلوم خاک ز اہد کہ عاشقی میں ہوں کیسی لذت
یہ پوچھ مجھ سے کہ عمر بیری اسی میں ساری بسر ہوئی ہوں
خدا نے ایسا حال روشن کیا ہوں اُس حسد کو غایت
جو روئے تابان سے زلف اٹھی تو شام کو بھی حسد ہوئی ہوں
کبھی چور تک میں اُنکے پہونچا تو محکوم دربان نے وہی تیکین
بلا تیکدہ فہر دور شکو ذرا سا ٹھہر و خبر ہوئی ہوں
نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاج اُنکا نہ جیسے بد لا
اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہوں

گذر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطف شمع خروانی؟
زبان پر بند اپنی صفدر رخوش شمع سمہ ہوئی ہر

غزل ۲۵۷

لیے پسترا ہی مجھ کو جا بجا دل ملا یا خاک میں کیوں آسکو تو نے ہزاروں حسرتوں کا خون ہو گا آٹھنا کیوں تبوں کے ناز بجا اوداؤ نازِ جاناں سے دُبا تی ملا روز ازل عالم میں سب کچھ ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا گلی سے اُنکی گھر تک آتے آتے خوشی ہو غم ہو کچھ ہوئے صفدر	مرا بچپن میرا چلبلا دل بہت نازوں کا پالنا تھا مراد دل ارے ظالم نہ مٹی میں ملا دل اگر ہوتا مرے بس میں مراد دل کیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل ہیں آفت رسیدہ اک ملا دل ارے اویں ہوت بیو غا دل مچل کر سو جگہ رہ رہ گیا دل بس اب تو اک صنم کو دیدیا دل
---	---

غزل ۲۵۸

ہزار صدے سا کر نیلے کبھی نہ آہ و بکا کر نیلے چسپین بل چک ہے بن گونہ گل ملک سر پہن جمع ہوتے ہیں اہل مذہب تجھ کو ہر سے کہتے ہیں بہت سی کی ہنسنے میرا عالم بس اب ارادہ پر یہ صنم اُسے ہر کیا فوف روزِ محشر کہ جسکے صفدر علی ہر	وہ لاکھ ہم پر حفا کر نیلے ہم آسکے بد بھفا کر نیلے سرور میں ہم سبک ہے ہیں نہ ہاتھ ختم ہے دار کر نیلے جو یہ نہو گا تو زندہ شرب سی کا چرچا کیا کر نیلے گلی میں اس بت کی ٹھیکہ ہم ہیشہ یاد خدا کر نیلے سیاں بھی حاجی رہے برابر وہاں بھی جنت معلو کر نیلے
---	--

غزل ۲۵۹

کوئی گھڑی نہ وصل کی آئی تمام رات اُسکے جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے	باتوں میں اُس پر ی نے گنوئی تمام رات پہلو میں دل نے دھوم مچائی تمام رات
--	--

سیر کی نہ آنکے منہ سے دُلائی تمام رات گالوں پہ دھر کے سوتے کلامی تمام رات جھگڑے تمام دن ہیں لڑائی تمام رات نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات	سیروں پڑے بلائیں لین اور تین بھی کین خوف اُنکو تھا کہ نیند میں بوسہ نہ لین کین پالا پڑا ہی مجھ کو عجب بد مزاج سے مولس بھر آج ہجر کی شب کاٹنی پڑی
---	---

عزل ۲۶۰

دودن کی زندگی میں تباؤ میں کیا کروں آجائے موت اگر تو میں شکر خدا کروں مجھ کو قسم خدا کی نہ تجھ کو جدا کروں تقدیر میں لکھا نہیں تدبیر کیا کروں اب قصد ہے کہ سیر بیابان کیا کروں	عشق خدا کروں کہ میں یاد خدا کروں تجھ بن میں ایسی بھلائی کے کیا کروں بلجائے آسمان و زمین تپہ بھی صنم کی لاکھ جستجو نہوا وصل بھی نصیب کاشن میں جا کے اور بھی دشت ہوئی نصیب
--	--

عزل ۲۶۱

مرے داغ جگر بھر صورت لالہ لکھتے ہیں ارے آجا ابھی دم تن میں باقی ہے کتنے ہیں ابھی کم عمر ہیں ہر بات پر مجھے جھجکتے ہیں تو اسکی نیچ کو ہم آہ کس حسرت سے سنتے ہیں کہ مثل شیشہ میرے پاؤں کے چھلے جھجکتے ہیں	پھر آئی فصل گل پھر زخم دل رہ رہ کے کپتے ہیں کوئی جا کر کو یہ آخری پیغام اُس بتے نہ بوسے لینے دیتے ہیں نہ لگتے ہیں گلے سے وہ غمخو کو ادا سے قتل جب سفاک کر باہر رسا کی ہر تلاش یار میں یہ دشت بھائی
---	--

عزل ۲۶۲

قضا کا سامنا کر گھا ہوا ہو دل لگانے میں ہمیں آباد بئسل اپنے اپنے آشیانے میں نہیں ہو دخل بندوں کو خدا کے کاٹنے میں خطر ہو ڈوب جانے کا بھی دریا کے نلے میں	قیامت ہے کسی کو پیار کرنا اس زمانے میں ہی عالم رہے بس موسم گل کا زمانے میں جنگ ویر و کعبہ کا سبب کیا جانے کیا ہے قدم رکھ دیجیکہ بحر محبت میں ذرا اول
---	---

صبا جو چاہتا ہے بس گریبان چاک کرنے کو | کبھی راحت نہیں پائی فلک کے شامیانے میں

غزل ۲۶۳

تری صورت بہت کا فرخدا نے وہ بنائی ہے | جنوں کا جوش ہے اسی گلبدن تجھے جدائی ہے
ہو اے زلفِ عنبر نام پھر سر میں سمائی ہے | کسی دن پان کھانے میں نہیں اُنکو جو آئی ہے
ہوا منظور پھر ماراج کرنا کشورِ دل کا | ترے کوچہ سے جیتے جی نہ اٹھو گانہ جاؤنگا
ہماری قبر پر درود کے فرماتے ہیں حسرت سے | اُلجھ کر وہ سوال بوسہ کا کل پہ یون بولے
وہ عیسیٰ دم جو پھر آتا تو جی اٹھنا یہ پھر مر کر | کوئی کتا ہے محبوب اور کوئی کتا ہے دیوانہ
نہ کر اس سکے داغِ جنوں کو رائگانِ انکھر | کہ یہ تیرے بڑے گاڑھے پسینے کی کماٹی ہے

غزل ۲۶۴

بر کو رشک سے ہلال کیا | ماہِ رونے مرے کمال کیا
چہرہ سے عاشق جمال کیا | نقد کھا کے مجھے نسال کیا
عشق گیسو نے تیرے آہ مجھ | ہی گنگارِ بال بال کیا
باغِ عالم میں ہوں وہ برگِ حنا | جسکے ہاتھ آپا پائمال کیا
کس ادا سے وہ بولے جاؤ بھی | میں نے آنسے جو عرض حال کیا
عکس پڑتا نہیں ہوا اُس نے میں | تمکو اللہ نے بیہال کیا
سرِ نرِ نودہ میں خفیف میں ہوں | کنے شب کا بیان حال کیا

شب و صلت میں خوف سے بہنے	اپنا ہی مرغ دل حلال کیا
باغ عالم میں سبزہ رنگوں نے	صورتِ سبزہ پائمال کیا
صدقے ہو جاؤں ایسی وقت کے	بجسہ ہی میں مرادصال کیا
ایک دن راہ میں لے تنہا	بوسہ مانگا تو رد سوال کیا
انفرض لول جب ہوا قصہ	چار بوسوں پہ انفصال کیا
بولے بیٹو مجھی کو تم اچھے	دل میں گرا در کچھ خیال کیا

غزل ۲۶۵

سودا ہوا ہر سہ روزہ چشم یار کا	تلو دن کو اشتیاق ہر پھر نوکِ خار کا
آؤ اگر چھو اہر عارض پر نور یار کا	دیکھو تو حوصلہ مرے مشتِ غبار کا
اک پل کی غنیمت ہو ترے شوق دید میں	آنکھوں میں گھر بنا ہر ترے انتظار کا
رکنا ہوں زیر تیغِ گلا شوقِ ذبح میں	ہر عشق جب سے ابرو سے خمد اریار کا
نشہ نہ اُسکے زہر کا اتریکا تا جگر	مارا ہوا ہوں انھی گیسو سے یار کا
مجھ کو کیا نفس سے نہ صبا دے رہا	افسوس ہر گز رہ گیا موسمِ بہار کا
یوسف تیوں کے عشق میں مہوئے خدا کی	کچھ نکلو در رہا نہیں روزِ شمار کا

غزل ۲۶۶

یہ سمجھ جیتے جی ہم خلد کی تعمیر میں آئے	اٹھا کر گردِ شین جب کو چڑے بیر میں آئے
عدم سے شوق وصل اُس سیم کی دہریں لائے	ہوس میں زر کی ہم فی خواہش اکسیر میں آئے
تمھاری زلف کے سودے میں آؤ کوچیوں	بہت کڑیاں اٹھا کر خانہ زنجیر میں آئے
لبِ معجز بیان سے اپنے گرتہ لفظ تم کس د	نہج کیا اگر جان پیکر تصویر میں آئے
غنی وہ ہو گئے رنگِ طلائی دیکھ کر ترا	گدا جو پاس تیرے خواہش اکسیر میں آئے
چھٹی عارض کی الفت یار نے جب سرِ مہر	حلب کو چھوڑ کر ہمس خطہ کشمیر میں آئے

دکھا دوں بھی یارب جو کہیں سب دیکھ کر مجھ کو کہ لو یوسف رواق حضرت نبیؑ میں آئے

عمر ۲۶۷

اک طرف مشق میں یارب دل ناواں ہو جا
میں تو کیا ہوں کہ برہمن بھی کبھی دھوکے سے
کیا کیسی اور اکیس کمان تیسری لگا
بر ملا زلف کو چہرے پہ جو ڈالے وہ شوخ
عرض یہ ہر شبہ خادم سے خلیل احمد کی
یا تو آباد ہو یا کاش یہ ویران ہو جاے
تیری صورت کو جو دیکھے تو مسلمان ہو جاے
گر پڑے مور پہ وہ اللہ سلیمان ہو جاے
کوئی کافر بنے اور کوئی مسلمان ہو جاے
ایک سب دور ہوں اور عیش کا سامان ہے

عمر ۲۶۸

جیون میں نام لے لیکے تمھارا یا رسول اللہ
یہی ہر آرزو دل میں پڑھوں تمھارا نام کی تسبیح
نہیں ہر دوسرا کوئی قیامت میں شفیق میرا
مدنیہ میں جو پہنچا دے خدا مجھ کو تو بہتر ہو
ترے کوچے مبارک کو جو ملکوں سے پہاڑ ہیں
اندھیری گون میں رکھ کر اکیلا چھوڑ کر جاوین
مجھے یہ نام لکھا ہی پیارا یا رسول اللہ
کروں سب کام دنیا سے کٹا یا رسول اللہ
مجھے آسودن تمھارا ہو سارا یا رسول اللہ
کہ دیکھوں جا کے میں روضہ تمھارا یا رسول اللہ
تو حاصل ہو سبھی مطلب ہمارا یا رسول اللہ
میں برکت تمھاری سے اندھیرا یا رسول اللہ

عمر ۲۶۹

حسیناں جہان جب سیر کو گھر سے نکلتے ہیں
حاصلتا ہی تو ہاتھوں میں وہ ظالم خدا سے ڈر
سوے گور غریبان ایک دن آبانہ وہ قاتل
عجب قسمت ہماری ہو کہ بعد از مرگ بھی کاخ
نہیں معلوم یہ کس شعلہ رو کی سوزنوت میں
کسی محبوب کے جوش محبت کا تقاضا ہو
دل عشاق ہر ہر گام پر پاؤں سے ملے ہیں
نہراؤں عاشق شیدا کعب افسوس ملتے ہیں
آئی دیکھیے کس دن مرے ارمان نکلتے ہیں
عوض میں فاختہ کے قبر کو ٹھکرا کے چلتے ہیں
ہماری آہ آتش بار سے اُگرتے نکلتے ہیں
نہیں بوجہ اپنی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں

جو آہستہ بھی فرش گل پہ وہ کروٹ بدلتے ہیں
جدا کی مین تری عاشق مثال شمع جلتے ہیں
نثار احمد ہر کیا غم گرد و صہرت سے جلتے ہیں

تنِ نازک میں نورِ انیل ٹپ جاتے ہیں بھوکوں سے
ارے او بیوفا پتھر بھی کھجے پروا تین اسکی
شیخ عاصیان اپنا شیخ روزِ محشر ہی

تمام شد

اشعارِ مشرق

سہرِ دیوان مے طغرائنا مہرِ نبوت کا
کب خوش آتی ہوا سے ایدو دست گلشن کی بُنا
دن بھر بھرا بھرا آتا تو جہلا کی طرف
سو کھے جاتے ہیں لب زخم مے تر ہو کر
لو دل تھیں ہم دیتے ہیں کیا یاد کرو گے
پٹیے بس اس چمن سے کہ یان کی ہوا بھری
تر پے ہر مرغ قبلہ نما آشیانے میں
یار ب کوئی بٹہ نہ پڑے انتشار میں
ترقی جسطرح ماتم کو ہو دے نوہ خوانی سے
حد ملک عدم ملحق ہر ملک جاودانی سے
جہان میں آگ کو بجھتے ہوے دیکھا ہوا پانی
مزا دینے لگے کچھ ستے ستے اب تم ترے
ای اشک دیدہ دوڑ لگی بال دہر میں آگ
چھب جائیں سنہ دکھا کے وہ زخم جگر بنیں
ہم بھی تو کچھ نفس سے مرغِ نو آزاد ہیں

لکھا کلک عقیدت سے جو مطلع نعت اُٹھ کا
جینے دیکھی ہو ترے رخسارِ روشن کی بہار
لائے نصیب کھینچ کے بیدا کی طہرت
آبِ شیش سے محسوس نہ رکھ ایدو قاتل
دل لیکے ہمارا کہین برباد کر دو گے
نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبلِ جدِ ابھری
تاوک نے تیرے حیدر چھوڑا زلمے میں
طاقت نہ صبر کی ہر نہ دل اختیار میں
ہم دردِ الم رقت میں ہیں میری کہانی سے
دہن کے کشنوں کو زندہ کیا جان بخشی لبے
جگر کا سوز گریہ سے بڑھا یہ ماجرا کیسا
شکایت کی عوف ہم شکر کرتے ہیں صنم ترے
پہونچی ہر دن سینہ سنگ کر حکمران آگ
ای تجھ معاف یہ احسان کر نہیں
سب تم سارے وہ سامانِ مصیبت یاد ہیں

بتیابی فراق سے عالم بدل نہ جاے
عجب عالم ہر اُس گل پیر بہن کی یاد میں لگا
آئینہ بنکر ہوں ہر وقت پیش رو سے دست
سیر حنبت خوب جب بہنو ان مجھ دکھلا چکا
جاہر قطرہ خون جگر شمشیر دشمن پر
عزت دیوانگی بخشی مجھے تقدیر نے
تقصیر روشن صبا دھنا طہنیت کا پھیرا ہی
غور سے سمجھو تو مشکل ہر نہا ہ
نکہ عاشق مشتاق پہونچ جاتی ہر
مر گیا عاشق تمہارا ہو گیا قصہ تمام
خون جگر پیانو جس نے وہ مویسے
نئے ڈھب کا کچھ جوش و سودا ہوا ہر
کسی صورت تو دل کو شاد کرنا
دل میں رہتا ہر ضیاء داغ سے روچ لگ
لب بام آگے گر بیٹھو تماشا تھکو دکھلائیں
روح پرواز ہوئی کام نہ آئی زنجیر
جباب ابرام ہر گز کیونکر ہو گلشن تک
زلزلے نے تیری کیا بے سرد سامان مجھ کو
قاصد کو کیوں باکے مرے یار کا مزاج
پریشان زلف آنکھیں سد خنمہ زرد
ملین کیونکہ اگرچہ غالبہ الفت کی شدت ہر

نالہ فراز عرش سے آگے نکل نہ جاے
کہ نالہ منہ سے نکلا زمرہ نہ بنکر عناد کا
وہ مجھے دیکھا کرے دیکھا کردن بین رو کو دست
بے تامل منہ سے نکلا ہاے لطف کوے دست
تماشا ہی یہ گل بھولا نسیا دیوار آہن پر
طوق نے کی بندگی چو مے قدم زنجیر نے
ہتمام گلشن ایجاد دم بھر کا بسیرا ہی
دوستی کرنا بہت آسان ہی
لاکھ گونگھٹ کو کرے کوئی حصار عارض
کوئی دم میں جا بیگا لاشہ ادھر سے دیکھنا
کھائے وہی کباب کہ جودل جلا نہو
خدا جانے ابکی مجھے کیا ہوا ہر
سہین دشمن سمجھ کر یا د کرنا
گھر چر عاشق کا بیان جلتا ہر بے روغن چرخ
کند آسٹر حین تار نگہ پنا تو ان ہو کر
نہ رکا قید بھی ہو کر ترا دیوانہ عشق
وہ شبہم ہوں پہونچ سکتا نہیں پہونچوں ان
آپ سا کر دیا کافر نے پریشان مجھ کو
پوچھا ہر اُس غریب نے سرکار کا مزاج
کہان تھے رات اس بگڑی اداسے
انہیں ہر پاس عزت کا سہیل گون کی دھند

اس زلفِ سیدہ فام کو چھڑا نہیں کرتے
 نہ نامہ ہر نہ قاصد ہی نہ پیغام زبانی ہر
 آپ کے نامہ کو آنکھوں سے لگایا ہے
 بہت روزن کے پیچھے آج آیا آپکا نامہ
 آنکھیں نہ لڑایا کرد ہر بار کسی سے
 تمھاری زلف نہ ٹھہری کوئی بلا ٹھہری
 قاصد اجورہ دیا ہوں میں تجھ کو جان نلک
 آیا جو نامہ تیرا بہت انتظار میں
 کچھ ایسا ناتوان اب دل ہوا ہر
 اسی دل تو عبث نالہ و فغاں کر رہے
 خالِ شکنیں بھی ہو اور زلفِ سیدہ فام بھی ہو
 ستارے جب تک چاہے زمانہ آسمان ہو کر
 چلا ہی اودل راحت طلب کیا شادمان ہو کر
 ہم میں اور سایہ ترے کو چھ کی دیوار کی
 تک جتنک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جا
 اسی بلبلانِ شعلہ دم اک نالہ اور بھی
 لب بند ہوں تو روزِ لبِ سبب کو کیا کروں
 نہ آیا خط کوئی پڑزہ ہی آتا کاش جانان کا
 کعبہ میں رہیں یا کہ رہیں دیر میں جا کر
 چراغ جلتا ہر لبِ سکن بہ شام جلتا ہر
 قاصد شتاب جا کے خبر لا تو یار کی

نادان بہت سانپ سے کیلا نہیں کرتے
 یکا یک دل کا لنگ جانا یہ آفتِ نگہانی ہر
 مرضِ جبر کا تعویذ بنا یا ہے
 لفظہ پڑھ کے آنکھوں سے لگایا آپکا نامہ
 اس بات میں چل جائیگی تلوار کسی سے
 ہماری جان گئی اور تری بلا ٹھہری
 پہنچا دے میرے نامہ کو اُس مہربان نلک
 ٹھہری نہ جان زار خوشی سے کنار میں
 کہ اٹھنا بیٹھا شکل ہوا ہر
 وہ بھول گیا جس کو کہ تو یاد کرے ہر
 مرغِ دل کیوں نہ بھنسنے دانہ بھی دھام بھی ہو
 ستارا اپنا چمکا کبھی تو کامران ہو کر
 زمین کو سے جانانِ سرخ دلی آسمان ہو کر
 کامِ جنت میں ہی کیا ہے گنہگاروں کا
 کہ لذتِ عشق میں کیا ہو محبت کا مزہ کیا ہو
 گم کردہ راہِ باغِ ہوں یاد آستانِ نہیں
 تھمتا تو مجھے نالہ آتشِ نشانِ نہیں
 آسے نسخہ سمجھتے ہم دوا سے دردِ ہجران کا
 ہر جا تمھیں ایساں جان یاد کرے تیکے
 یہ دل ہمارا ہر ہر دم مدام جلتا ہر
 طاقتِ نہیں رہی ہر مجھے انتظار کی

جو ہو گے ترش رو مجھے گالی ہزار دے
 باغبان کے ڈر کے مارے باغ میں چائین
 باغبان نے بند جب سے باغ کا رستہ کیا
 دیامزدہ مجھے دل لے کہ غش سے ہوش میں د
 جواب نامہ کیا آیاتن بیجان میں جان آئی
 شکوہ ظلم کا نہ شکایت جفسا کی، سو
 پھینک دینگے ابھی ہم چیر کے پسلا اپنا
 موت مبرم ہو کلام سخت غمراہ دار کو
 ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہزارہ
 بحث آرائشیں ہیں غافل و حیدم نضا آئی
 حال ابن لوح جو دیکھیں تو یہ ثابت ہوا
 غافل و ایسی کڑی ہو سنہل ملک عدم
 نہیں درد و دل نہ پہانے کے قابل
 قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
 مروت و دل کو جلاتی ہو تری ناز کی آواز
 دل دیکے اوپر ہی سمجھے دلبر نہاد یا
 واجب القتل ہیں خنجر کے سزاوار ہیں ہم
 تیرے کو چے میں ترے سپہ کا سبیل کھلا
 بیٹھے تھے مٹھن ہو کہ لے آئے ان دل
 بند ہو گانہ مرے پر بھی کھلا رہنے دو
 الفت کا نقشہ جب کوئی مچاتے تو جاتے

یہ وہ نشہ نہیں جسے تری آتا رہے
 جو نیا گل ہو اسے ہم دیکھنے پاتے نہیں
 ہنسنے گل کھا کھا کے اپنا ہاتھ گلدستہ کیا
 پیام خط ابھی آیا ہو فاصد کے قدم لے نو
 گیا یا ان سے کہو تروا لے آبا مرغ جان ہو کر
 آنکو ستم کی خوہیں عادت وفا کی ہو
 سمجھو قابو نہیں دل پر تو ہو قبا ہو اپنا
 اندمال زخم شہر ز بان ہوتا نہیں
 دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہو کسان کا
 بنے کا نخل ماتم قد فنا ہو گی یہ رغباتی
 صحبت بد سے بگڑ جاتے ہیں یوں شرف تھا
 رہبر دون کے پاؤں کا جہین نشان ملتا نہیں
 یہ قصہ ہو انکے سنانے کے قابل
 پر ترے عہد سے آگے کبھی دستور نہ تھا
 اعجاز کا اعجاز ہو آواز کی آواز
 ایسے ستم سے کہ سنگ نہاد یا
 ہاں بیان سچ ہو کہ ایسے ہی گنگا رہیں ہم
 تھا اسی خاک پہ آئینہ زمین بسمل ہونا
 اسکی نہ تھی خبر کہ وہیں پھر وہ ہو رہا
 یہ وہ دیدہ ہو جو حسرت کش و بدار رہا
 یہ درد سر ایسا ہو کہ سر جاے تو جاتے

صراط عشق پر از بسکہ ہر ثابت قدم میرا
 دل یہ جسکے لیے پہلو میں طیان رہتا ہر
 آرزو دل کی ہو تم جان کا ارمان ہو تم
 اسے چارہ گرد قد سے رکتے ہیں کمان ہم
 اس دم جو تونے کی طلب بوسہ پر نہیں
 صحبت آلودگان میں پاک دامن پاکین
 وز دیدہ نظر یا تو چرا لیکتی دل کو
 جانتا حفظ ہو دل میں مجھے عاشق لیکن
 ہاں نہ بگڑو کہ جانتے ہیں ہم
 واہ و اکیا تازہ پانی خجستہ قاتل میں ہر
 سطح سینہ پہ ترے ادب توخیر یہ کیا
 بار اغیار ہو گئے افسردہ
 مرض عشق میں کوئی بھی گرفتار نہو
 ہمیشہ آگ نکلتی ہو اپنے سینے سے
 کیسی ہنسی کمان کی خوشی کبسا اختلاط
 ہمارے گل کو مست پوچھو بڑی اسکی کمانی ہو
 قسمت کو دیکھیے کہ کمان ٹوٹی ہو کمنہ
 تھے تابع فرمان پر یزاد سہناردن
 سج ہو کہ روز بد میں کیا کوئی نہیں
 تری موج دریا میں لاکھوں ہی ڈوبے
 ہم ہیں مشتاق سخن اور اسین گویائی نہیں

دم شمشیر قاتل پر بھی جم جاتا ہر دم سہرا
 یوں سنا ہو کہ اسے بھی خفقان رہتا ہو
 بلکہ پہلو میں ہو دل دل میں مری جان ہو تم
 کیا جانشین سکتے ہیں تصویر میں دہان ہم
 جی چاہتا ہرے لون تری ضد سے نہیں
 خاک سے دجبانہ آئے جا در متابین
 یا آنکھ لگا دٹ سے لگا لیکتی دل کو
 اپنی کیا بات بھی کھودے جو تہا جہل نہ کرے
 اک ادا حسن کی عتاب بھی ہو
 اسکا زخموں کو مزار زخموں کی لذت دل کو
 ابھرا بھر نظر آتا ہو کچھ اٹھا اٹھا
 کیسا زمانے کا انقلاب ہوا
 دوست تو دوست ہو دشمن کو یہ آزار نہو
 اگنی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے
 ہکو نہ جھپٹو تم کہ وہ اب ہم نہیں رہے
 نشانی انکی محبت ہر یہ چھلنے کی نشانی ہو
 دو تین ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا
 کھلتے تھے ایجان سلیمان کبھی ہم بھی
 تھے بھی بھاگتے ہیں خزان میں شجر سے دور
 مگر ہم نہ ڈوبے سنبھلتے رہے ہیں
 ایسے تصویر جاناں ہنسنے کنبھائی نہیں

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف کیمائی ہو
کوچ کی اسپنے اب طیاری ہو
اس درد دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
سج بتاؤ کہ دھیان کسا ہو
رنج شمس شعلہ رو کا کھاتے ہو
کون سی ماہر دہ مرتے ہو
ہائے بیا بیوں سے دل کو نہ مین دل بھجا
نہیں جنت نہ سہی خیر جسم ہی سہی
گنہگار فلک کے پار گیا لامکان تنک
مر مر گئی لبس جو کیا یا چین کو مل
ستا ہر کڑھانا ہر جلانا ہر لاتا ہو
کیے نالوں سے اٹھانوں میں زانہ سر
آنکھیں تو قتل کریں ہونٹ جلا لیں کیا تو
نہیں غم ز ابدان خشک کو خورشید محشر کا
ہو واجب دل شکستہ پھر صفائی غیر ممکن کر
قامت سوزن سے کیوں ہر شتہ سوزن
کیا تراے غم تریلی میں سودا کی شہر
چلن انفاس کے ہین اندون کچھ گت گل
امید دار کیوں ہنوں میں تجھ کریم سے
جان تک تیری محبت میں گنوا بیٹھے ہیں
کیا بھروسہ اسکا ہے جب یار ہو دس میں کا

ایسے تصویر جانان پہنے کنبھوالی نسین
تیرا حافظ جناب باری ہو
قسمت میں جو لکھا ہے اتنی شتاب ہو
دل میں غم میسری جان کسا ہو
شع کی طرح پکھلے جاتے ہو
سچ کدو کو پیار کرتے ہو
کبھی پارہ کبھی بجلی کبھی بسمل سمجھا
اتنا تھوڑا ہے مجھے تو کسی قابل سمجھا
ادبیر آہ بے ادبی یہ کہاں تنک
غربت میں خدا یاد دلائے نہ وطن کو
خبر ہوتا نہیں عاشق سے دہ نامہ زبان سون
فائدہ کیا ارے صاحب کوئی سنتا بھی ہو
نم تو قابل بھی ہوا یار سجا بھی ہو
سلامت ہے اگر سایہ ہمارے دامن ترکا
گرہ پڑ جاتی ہے جسوقت دھاگا توڑ کر موڑا
بدنام ہوتا ہے قد سے ہو جو پیرا ہن دراز
موج بوسے زلف کی بیڑی جو پینا فی نہیں
کہ آمد شد ہوا سکی کو چہ سنقا ریلیس میں
نومید کون ہے ترے فضل عیم سے
ہاتھ جینے سے ہر دست اٹھا بیٹھ ہیں
ماہ رمضان جس طرح نکلے ہے پورے تیس کا

فرقت میں تری جان تلف کی نہیں جاتی
 دل دے دیا ہو اک سبت کافر کے ہاتھ میں
 نہ تم برہمن نہ دل پہلو میں روئین آہ کس سکھ
 دنیا میں اگر ڈھونڈ جیسے تو کیا نہیں ملتا
 آبلے پائون کے کیا تو نے ہمارے توڑے
 کچے مین خوب سے نفاڑے باغ ہستی کے
 بانٹ لے کوئی کسی کا دردیہ ممکن نہیں
 نہ چھٹے بعد فنا کو چہ جانان ہمسے
 ایسے رسوا ہوئے مٹنے سے پر نیا دوں تھے
 لنگاروں کے تن سے صطرح مٹے مٹکنا
 آسکو جانا تھا تو کیوں موت نہ آئی اللہ
 ساحل دکھائی دیتا ہی مجھ کو نہ تھما ہو
 جہان میں عرصہ عشرت سے سوا دہ چند ہو غم کا
 آہ دریا پہ کروں نالہ کروں چھوڑا میں
 حال کیا کہیے بھلا اس لبسبیل ناشاد کا
 گین بہت آہیں مگر آنکھوں سے مطلق نہیں
 بھلا وہ کیا ہو مرے حال زار سے معذرت
 اجازت وصل کی شب دی جو چرخ کینہ پروردگار
 چرخ سچا بیان کیا نہ جان نے فون میل سے
 جٹائے دیتیم مین حق کو گولہ کوٹے ہیں
 ہمیں ہر مین نہیں عاشق ہوں جانی

اے جان جہان جان تو یوں دی نہیں جاتی
 اب حق میں دیکھیے مرے اللہ کیا کرے
 مقام شکر ہو دیکھیں فلک کیا کیا دکھاتا ہو
 پرچاہنے والا نہیں ملتا نہیں ملتا
 خار صحرائے جنوں عرش کے تائے توڑے
 جہان کو بس مرے پروردگار دیکھ چکے
 بار غم دنیا میں اٹھواتے نہیں مزدور سے
 یارب آباد و نور و صفیٰ رضوان ہمسے
 متوش نظر آنے میں سب انسان ہمسے
 نکلنا یوں ہوا مشکل ہمارا کوئے جانان سے
 ایسی رسوائی کا جینا ہمیں درکار نہ تھا
 دریا سے عشق میں مری کشتی بٹا ہو
 اگر ہر عید کا اک دن تو عشرہ ہو محرم کا
 مچھلیاں دشت میں پیدا ہوں ہرن دریا میں
 آنکھ کے کھلتے ہی دیکھا جسے گھر صبا کا
 نام بھی ہمنے ڈوبو یا نالہ و منہ یاد کا
 نہیں ہر جو شتم روزگار سے واقف
 تو زہد و زنج کر ڈالائے اللہ اکبر نے
 کہا فرزند گھو کر سوٹ نکلا چہرہ گل سے
 مٹوٹے سے فلک کے ہم آہ کوٹے ہیں
 رہے موٹے ہی سے یہ لن ترانی

اوجان لڑکپن کی تری مت نہیں جاتی
 لگا ہر تیر دل پر آہ کس کافر کی مڑگان کا
 مین کس کس شعلہ رو کو سینہ صد چاک کھلا
 کیا ہنسی آتی ہر محجو حضرت انسان پر
 مانگ اس کافر کی کالی رات تھی ظلمات میں
 نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے
 دیکھو تو لے ہو جان ملک الموت کی طرح
 جب تک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آوے
 لگنا سنگ جھلت خیشہ ناموس پریشہ
 زندگی آخر ہوئی آبا نہ وہ دلدار حیف
 مین داد پاؤں کہاں کیا کروں کوں کس سے
 ارے او بیو فاجب سے طبیعت تجھ آئی ہو
 جو اعلیٰ ہو سو اعلیٰ ہو جو ادنیٰ ہو سو ادنیٰ ہو
 درد و رسی کا مبتلا جانے
 جو گذرتی ہو مہمان پر سیری
 مین وہ ہوں گمنام جب دفتر مین نام آیا
 اسی حفظ دل مین ہو نہ ملنے کسی سے ہم
 جوڑا کھلا تو زلف سیہ فام مین چننا
 نہ تو بیٹھے بٹھائے خراب اسی مومن
 ابھی سے ڈرتا ہو اتنا بری جالوں سے
 تمہاری قوت مین اپنا کچھ مین کیا کیا نہ آئے

ہاں سچ ہو کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی
 نشان سونوار کا معلوم ہوتا ہو نہ پیکان کا
 رکھا تھا ایک دل سوجل گیا کیا خاک کھلا
 فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر
 غصہ کو بھی ہو مسافت ایک دن دوری مین
 کشتی عمر یہ اب دیکھیے کس گھاٹ لگے
 تم وقت مرگ پاس سے اٹھنا مین ذرا
 کدو ملک الموت خبر دار نہ آوے
 بحث ہم بے گنا ہوں کونہ کہ بدنام ہو
 مرتے مرنے بھی نہ دکھلایا مجھے دیدار حیف
 فراق کو کوئی مہیگا جو دے سزاے فراق
 بجائے روح غالب مین تری الفت سالی ہو
 نہیں کچھ قدر سایہ کی بڑھا گو قد انسان سے
 دل بے درد کی بلا جانے
 مین ہی جانوں ہوں یا خدا جانے
 رہ گیا ہنسی قدرت بس ملکہ کو چھوڑ کر
 لونہدگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم
 چھوٹا تھا دل قفس سے سو بچو دام مین چننا
 لڑانہ اس بت خانہ خراب سے آنکھیں
 کسی پہ حفظ ترا دل یہ آہیگا بچہ کیا
 دے تھیں کچھ خبر مین ہو کہ نیم جانوں کا حال کیا

مر گئے اور نہ دیدار ہوا ہائے نصیب
 محال مل کے ہاتھوں سے جو دریا میں نہ جا
 تمھارے ہاتھ جو بھیدی سناج لال ہوے
 یاد آتی ہر جو صورت کسی تنوالی کی
 شکل ناگاہ جو دیکھی تبت بنگالی کی
 حسرت سے رہ گئے ہم ہمدم تلک نہ پہونچے
 یہ کیسی زلف کی ناگن نے ایدل مار ڈالا ہر
 زلف گنو گھٹ سے نکل کھڑے پہل کھائی ہر
 ساری جگت پہ یار دین ڈولتا پھر ہوں
 میں گیا نعا دہ چاہ کنوین پر
 جب رات کو وہ ماہ لب بام پر آیا
 اچھا کیا ہر تمنے جو باندھا ہر ہسے ہر
 کیا ہمیں سیر جن سے کام ہر ایوہوان
 آپ ہم ڈوبے ہوئے ہیں اپنے غم کے ٹوٹ میں
 دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
 طبیعت کو ہو گا قفس چند روز
 جدا کسی سے کسی کا کبھی حبیب نہو
 کبھی مدد نہ بگولے کا کبھی مصر کی جست ہو
 کوہ کن کوہ مین او زمیس مرا صحرا میں
 یاورد دل کا دور ہو یا دل کو تاپ ہو
 سبق صبر و ستم یاد ہوے جاتے ہیں

سیکڑوں عاشق جانبا ز خفیض اللہ خان
 غضب کیتے ہو صاحب آگ پانی میں لگا ہر
 کوئی پسے نہ پسے ہسم تو پا کمال ہوے
 گو مسلمان ہوں یہ بول لکھ ہوں جو کالی کی
 دل سے بسا ختہ نکلی مرے جو کالی کی
 دم ہم تلک نہ پہونچا ہم دم تلک نہ پہونچے
 کہ کو سون تک مری تربت پہ پھیلا کوٹیا لایا ہر
 ناگنی ڈسنے کو یا بنی سے نکل آئی ہر
 ساہن یہ وہ سبلی پھر ماہ پر نہ آئی
 مجھکو دیکھے سے ڈول ڈال گئے
 خورشید اسے دیکھ کے نیچے اتر آیا
 جتے رہے تو سمجھینگے اور مر گئے تو خیر
 خار آنکھوں میں نظر آتا ہر نجم بن بوستان
 کس سے کیلین پھاگ کسے ساتھ گائیں ہو لیا
 عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی
 ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائیگی
 یہ درد وہ ہر کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
 ہماری خاک یوں اُٹتی پھری ایوہرستم ہو
 سر ٹپکنے کو رہا کوئی نہ ہر اپنا
 قسمت میں جو لکھا ہر اتی شتاب ہو
 ہم بھی اور آپ بھی استاد ہوے جاتے ہیں

کیا پوچھتے ہو ہمدوم مجھ جسم نانو ان کی
 دل دلا سے سے ہو کر تا بقیراری بیشتر
 اب آگے کیا کدوں احوال جی تو سننا تا کہ
 یہ آدمی ہو کہ برسوں جمال رہتا ہو
 داغ و فقت زلیست بھر سوز جہنم بعد مرگ
 اس قدر مجھے قوی میری نقاہت ہو گئی
 ابر رحمت سے تو مردم رہی کشت عری
 نبض بیماری کی اپنے جو سیما دیکھی
 بے زبانی نے جہن قید نفس سے دی بخت
 نعمت بیل سے ہوتا تھا جنہیں دوران سر
 کوچہ قاتل ملک امی دل رسائی کیجیے
 ناتوانی سے جیون سب راہ حال نزار ہو
 ایک دم بھی زلیست ہجریا میں دشوار ہو
 نہ کیا فتح کیا چھوڑ کے نسل قاتل
 ایذا میں اٹھائے ہوئے دکھ پائے ہو میں
 ای جان دم نزع ہو آنا ہو تو آؤ
 قید نفس میں آج جن یاد کر کے آہ
 میں نے نکال دیا تنہ مجھے رسوا کیا
 اب جو بچتا میں تو بچتا نے سے کیا ہوتا ہو
 تا فلک آہ شہر ربار یہ فرقت کی گئی
 وعدے پہ تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے

رگ رگ میں پیش غم ہو کیسے کمان کمان کی
 خانہ ماتم میں ہو پڑے سے زاری بیشتر
 زبان کرتی ہو لکنت اور کلچہ منہ کو آتا ہو
 دو گز نہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہو
 ان تبوں کو کس توقع پر خدا یا جا ہیے
 بار اپنے جسم پر اپنی ہی رنگت ہو گئی
 کوئی بجلی ہی فلک ٹوٹے گرائی ہوئی
 آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی
 کب رہا ہونے جو ہم صبا کے گھر بولتے
 تراغ دیکھی سیکڑوں آنکلی لحد پر بولتے
 آٹھ سہ ماہ میں لبیکر گڈائی کیجیے
 توڑنا تا نفس کا بھی بہت دشوار ہو
 آدو رفت نفس گویا چھری کی دھار ہو
 دہن زخم بکا را کیے قاتل قاتل
 ہم دل سے بہ تنگ آئے ہیں کٹائے ہو میں
 یوں لحد ہمارے اگر آئے تو ہمیں کیا
 کیسا ہم لوگ کے مرغ گرفتار رہ گیا
 میں نے تم سے کیا کیا اور تنہ مجھے کیا کیا
 وہی ہوتا ہو جو قسمت کا لکھا ہوتا ہو
 غسل چڑا عالم بالا میں کہ سونکا سونکا
 کہنے کو بات رہ گئی اور دن گذر گئے

ہر عرش آستانہ دولت سارے دل
 راحت گئی اگر تو کیا رنج نے گذر
 گو ہر اشک سے لبریز ہر سارا دامن
 نظر دن سے دور رہنے کا پیارے گلشن
 سہل ہو دل سے بھلا دون سارے عالم کو
 ہر مرگنی با بیکل جو کیا باد چمن کو
 بعد از فنا زین سے اٹھا مر اغبار
 آہ کھینچوں تو ہمارے ابھی تھپہ آنسو
 کون جتیا ہو احوں منہم مر کے
 ہوا ہر عشق تازہ ابتدا سے آہ ہوتی ہو
 زرد دیا زور دیا مال دیا گنج دیا
 صحرائے ہین پیدا بڑھ کر غبار دل نے
 سینے پہ مرے زخم ہین کیا بے نشان لگے
 خدا سے نالہ دل آ رہی ہر نکست گل سے
 دیکھ پھٹا بیگا ادب مرے نرسانے سے
 آئینہ بین دیکھ کر وہ زلف سلجھانے لگے
 محجب طرح کا یہ منہم ہر حصول کیونکر ہو کا
 کسی سیکس کو ایسا پیدا کر مارا تو کیا مارا
 روح لے پھر کے جب تن بجان چھوڑا
 زلف کا عاشق ہو کوئی کوئی کو ہے یار کا
 مسربان مجھ پہ ہوا ہر مہ انور سیرا

اللہ ربہ حرم کبریا سدا
 خالی رہی وزیر نہ مہمان سدا
 آج کل دامن دولت ہو ہمارا دامن
 دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں
 یا تیری بھول جاؤں یہ بہت دشوار ہو
 غربت میں خدا یاد دلاتے نہ وطن کو
 ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہ
 نکل آئیں شرر سنگ سے نیکر آنسو
 آؤ تو دیکھ لین نظر بھر کے
 مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہو
 اویں فلک کونسی راحت کے عوض رنج دیا
 سینکا ہو دور ہلکواس دشت متصل نے
 جراح ہاتھ ملتا ہو پچھا ہا کمان لگے
 چلی آتی ہو شاید کوچہ منقار بلبل سے
 اٹھ کے کعبہ کو چلا جاؤ لگا بھانے سے
 ہند کے کالے حلب میں جا کے لہرنے لگے
 نہ جانے پاتے ہیں اس ملک ہم نرنگی کا قہر
 جو آجی مر رہا ہو اسکو گر مارا تو کیا مارا
 جسکو جی جان سے چھوڑا اسے بس ہاں چھوڑا
 دل میں تابو میں ہر اک کافر و دیندار کا
 آج تقدیر سے چکا ہو تقدیر سیرا

واہ کیا سہ فراز ہیں ہم لوگ
 یا کون اٹھ سکتے نہیں اور ہیرا درہ دور کا
 نیچے پر اپنے کس دن آب نور کھو اٹھ گیا
 نہ رہا نامری جانب کو اٹھ کر ہاتھ قائل کا
 یہی باعث ہی جو نہ چھو گیا شمشیر قائل کا
 جواب تلخ سے دل توڑے ہر گز نہ سائل کا
 ہر طن کو ہی یہ پھر گنج شمس دان کیسا
 وہی مونس وہی ہمد وہی ہم راز ہوا
 دل دیا جسکو وہی دے پلے آزار ہوا
 ترے چہرے سے میں آنا رحمت پیدا
 رخصتے روتے ہو گئی جو چشم دریا باز رخ
 ببول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد
 کو سون صبرا کو چلے جانے میں ہم
 جلے تھر تھلی سے نہ آئی آغ موسیٰ کو
 گر گیا سارا تماشائے خدا کی آنکھ سے
 جہاں پھوٹا نکلتا ہر نین ٹھاناں سچوں
 بد و تیر رنگہ ہونے کو آہو نکلے
 تو بولے گل مکتی تھی ہر اک بلبل حکمتی تھی
 بزرگ ابر کردون سبز کو سون تک بیابان کو
 دیکھتے خط تھمارے آیا ہر
 رہز نون میں تو مسافر کو مشرام نہ بھیج

کشتہ تیغ ناز ہیں ہم لوگ
 منزل مقصود تک پہنچنے کیسے کمزور
 تشکی سے عاشقوں کا کام ہونا ہی تمام
 مقدر میں اگر ہوتا ہر آنا مطلب دل کا
 نہیں آسان تر پتے دیکھ سنا ہے سبیل کا
 عزیز اس سے نہ کیجے گوہ مانگے جان شیریں بھی
 قتل عشاق پر گرباندمی نہیں تنے کمر
 حال دل جس سے چھپاتا تھا میں اپنا غافل
 کتنی برگشتہ ہر تقدیر حنیفہ اللہ خان
 ہے کیا راز چھپاتے ہو حقیقت اللہ خان
 یاد آنے میں یہ کسکے ببول سے خستہ حفظ
 شرط لغت ہی ہی حفظ کہ تو نے ہمو
 وحشت دل سے جو گھبراتے ہیں ہم
 خدا بھی دوست رکھتا ہے نہایت ایشیداکو
 اے منم و کیجی جو تیری خود نمائی آنکھ سے
 امارت جسکو ہو برسوں نہیں جاتی ہر بوسکو
 سرمدے چشم میں گو صید گن تو نکلے
 چمن میں جب ہوا سے صبح شاخ گل لکتی تھی
 خیال آجائے رونے کا جو میری چشم کریاں کو
 حسن کے بادشاہ نے کوچ کیا
 دل کو اے عشق کیسے زلف سے فام نہ بھیج

دل کی جگر کی سینہ کی ہسلو کی جان کی
دل لیکے ہمارا بھی کوئی طالب جان ہو
نہ رکھا ہلکو دنیا کا نہ رکھا دین و ایمان کا
آہ کیوں ٹھنچ کے امی حفظ بھرائے آنسو
ہو رقم کس قلم شوق سے امی غنچہ دین
دور جدن سے ہوا تجھ چمن چمن سے
کیا لکھوں جیسی گذرتی ہو مرے دل نظر
دور دیوار پر حسرت سے نظر کرتے ہیں
بے تاب ہوں میں دل ہر طلبگار کی کا
اگر بخشے زبے حمت نہ بخشے تو شکایت کا
قدر گل بوئے غضب ہیں گلشن ایچا لکے
لاکھ پردے میں چھپ کے تم بیٹھو
بعد مرنے کے ہوا امی قدر یہ بارگشاہ
کیا پوچھتے ہو قصہ شور و فغان دل
دور و زامک دفع پہ رنگ جان نہیں
کیا حال تمھارا ہے مہن بھی تو بتاؤ
دم آنکھوں میں اٹکا ہو ذرا شکل دکھا دو
قہر ہی بیٹھنا آ کے لب بام بہت
تری دوری سے امی پیارے پیل بردار غم کو
ہم بھی تھے غلط دور و جان خراب میں
شاید کسی کا دل ہر بہت اضطراب میں

آنکھ بھجھا دین اشک یہ کس کس مکان کی
ہم خوب سمجھتے ہیں کہ جی ہو تو جان ہو
اتنی ہو برا دو نون جہان میں عشق جانا کا
کیا تجھے عالم غربت میں وطن یاد آیا
اشتبا قی کہ بدیدار تو دار و دل میں
نہ مجھے باغ خوش آتا ہے نہ گلشن نہ چمن
دل میں داند دین و انم و داند دل میں
رخصت ای اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں
یارب نہ جدایا سے ہو یار کی کا
نہ تسلیم خم ہو جو مزاج یار میں آئے
ہائے کیا کیا صورتیں میں مدتے آدم زاد
دیکھ ہی لٹکے دیکھنے واسے
ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی بن کی ٹپان
بیٹھو تو کچھ سنائیں نصیحتیں داستان دل
وہ کون سا چمن ہے کہ حسین خزان نہیں
بیوجہ کوئی شیفہ آفت نہیں کرنا
جلد آؤ کہ بس نہ ہو جیسا نہ ہمارا
خود تری ذات کر لگی تجھے بذا م بہت
کہ روز عید بھی گویا مہن ماہ محرم ہے
بدلی کبھی نہ شکل ذرا انقلاب میں
وہ کروٹیں بدل جہے ہیں آج خواب میں

جاؤنگا تقدیر کا لکھا دکھانے کے لیے دل نہ اٹکانے کہیں اللہ بے مقدور کا سچ کہا ہو باڑھ کاٹے نام ہو تلو ار کا صد اطوطی کی سنتا کون ہو نقار خانے میں ہوے برسوں نہوئی پردہ تمھاری پرین ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوئی	نامہ اعمال عشرین جو مانگے گا خدا ای صنم کیا پوچھتا ہو حال اس رنجور کا سر رہے سفاک شہرہ ہو نگاہ یار کا مرے نالوں کے چپ میں مرغ خوش الحان نہاے ہیں کتے تھے آنے کو خاطر سے ہماری پرین ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہوئی
--	--

وہاں گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

وہاں گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

محبت سے محبت سے محبت سے محبت سے جی کے لگانے سے جینا بھی برا لگتا ہو خاک میں جب تلکے دونوں برابر ہو گئے یہ کس عذاب میں ہوں میں یہ کیا عذاب جواب نامہ کا میرے نہ با صواب آیا ادھر گیا مرا خط اور ادھر جواب آیا رشتہ صد چرخ برین ہی ان میں کو سنت	اگر پوچھے کوئی مجھے کہ کیوں لاغری ہو لب کہوں دل کمان سیر و تماشا یہ مرا لگتا ہو کتے مفلس ہو گئے کتنے تو انکر ہو گئے نہ موت بھر میں آئی نہ مجھ کو خواب آیا پیام مرگ بیان آگیا مگردان سے انہی آج ہو کیا دگر نہ تھا یہ حال انتخاب ہشت باغ خلد ہو مشکوے دوست
--	--

تمام شد

فارسی غزلیں

غزل ۱

دل پر سرود و زو دہم صا جہ لان خدا را کشتی شکستگانیم اسے باد شہرط بر خیز آسائش دو گیتی نفیر این دو حرفیت در کوئے نیکنامی مارا گزر نندا و ند آئینہ سکندر جام جسم است بنکر ہنگام تنگدستی در عیش کوش مستی ترکان پارسی گو بخشندگان عمر اند حافظ بخود پیو شید این خرقہ می آلود	در داکہ راز نہیں خواہد شد آشکارا باشد کہ باز بینم آن یار آشنار با دوستان تطف با دشمنان مدار گر تو نمے پسندی نفیر کن فضا را تا بر تو عرض دار و احوال ملک دار کین کمیائے ہستی قارون کند گدار ساقی بشارتے وہ پیران پار سار ماشخ پاک دامن مسدور دار مارا
---	---

غزل ۲

منبع فیض و کرم معدن لطف نیردان اسے ضم بہر خدا تو رخ زیبا نبسا ساقیا لطف و کرم کن تو برائے خالق چند سوز و بغراق تو دل خستہ من آہ جون ہائی بے آب طبیان بے ماند	یک نظر سوئے غریبان بگلن ہم لعل جان تا کہ نسکین شود خاطر این خستہ دلاں منظر ساغر و حل اند ہمہ نشند لبان رحم فرمائے تو بر حال من ہمیدان و رفراق تو شب و روز حفیظ اللہ خان
---	--

غزل ۳

خط بند و لب لعل و رخ زیبا داری شیوہ و شکل و شامل حرکات و سکنا ت	حسن یوسف و م عیسیٰ ید بقیہ داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنها داری
--	--

تا بنم نکی عقل نگوید هرگز سبیل دیاسن دسترن و سروسپی دل و دین برده همه پیش و خرد صبر و قرار	که تو در آب خضر لولے لا لاری از سبز لعل و عذار و قد بالاداری دیگر از خسر و بیدل چه نمنا داری
--	--

غزل ۳

نصیحت به نسا ز دردم زخم جدائی را بجاک و خون نشاندی همچو گل مار و درین گلشن جیات خویش را چون شمع صرف و دیگران کو بهر صورت برویت چهره همچون عکس میگردد امید از دست مردم چاره دل بر نمی آید	نباشد در شکست شیشه دمی مویبانی را شعار خویش کردی تا چو شبنم بیوفائی را کسی چون من ندارد پاس رسم آشنائی را بلے ناگس نمیداند طریق آشنائی را ز هر هم به بنی سازد کسے داغ جدائی را
--	--

غزل ۵

کافر عشقم سلمانے مرا در کار نیست ما غریبان را تماشاے چمن در کار نیست از سربالین من بر نیز اسی ناوان طیب تا خدا در کشتی من گر نباشی گو مباش خلق میگردد که خسر و بت پرستی میکند	هر رگ من تا رگش تعاجل زنا نیست داغهای سینہ من کمتر از گلزار نیست در دمنده عشق را دار و مجیز دیدار نیست با خدا کار است ما را نا خدا در کار نیست آرے آرے میکنم با خلق و عالم کار نیست
---	---

غزل ۶

هر شب بنم فتاده بگرد سراسے تو جانان باین شکسته دلے بیون مشو روزی که ذره ذره شود استخوان من یک دم شب و حال میسر نشد مرا بر حال ز راه نظرے کن ز راه لطف	هر روزه آه و ناله کنم از براسے تو عمرے که شمت تا شده ام آتشای تو باشد همیشه شیفته دل و دیهواسے تو اسے داسے بر کسے که شود قبلای تو تو بادشاه منی و خسر و گداسے تو
---	--

غزل ۷

من آن پروانه غمغم که در آتش وطن دارم نم بلبل صفت از عشق تا گفت و شنود دارد به محشر گر سپردم چپه آوردی بهین گویم نه پنداری که در محبت مرا صبرست آرامی اگر در گلشن عشرت ندارم راه اسے مخفی	چو فانوس آتش دل را بریر سپهرین دارم نماند زیر سپهر چرخے گلستان سخن دارم شید خنجر عشقم گواہ خود کفن دارم ز افغان داغها برداغ مرغان چمن دارم بجدا اند که باری گوشه بیت الحزن دارم
---	--

غزل ۸

مارا به غمزه کشت و قضا را بهانه ساخت رفتم به مسجدے بے نظاره ترش دستے بدوش غیر نادان سر کرم اتزار و مسل کرد و نیامد خبر از حیف رفتم بحقیقے دیدار حسن او خون قاتل بگشاید را بے خویش	خود سوے ماندید و حیا را بهانه ساخت دستے بردکشید و دعا را بهانه ساخت مارا چو دید لغزش پا را بهانه ساخت در روز وصل پا به حرف را بهانه ساخت دورم نشاند و مشکلی جا را بهانه ساخت ماید آن نگار و حسا را بهانه ساخت
---	---

غزل ۹

روئے فداک اسے غم و طبعی لقب کس نیست در جهان که نیست عجب نامند هر کس یافت جبرائیل از جام وصل تو مازلف تو شب است دماغه آفتاب جن رفتن به طریقی ادب نیست و در رهت دل باو شنیدل غم و سرخاک بقدرت مطلوب جامی از طلبم رفقه که چسبیت	آشوب ترک و شور عجب فتنه عرب اسے در کمالی حسن عجب تر از هر عجب زین بزرگانه نشاند جگر رفت و خشک لب واللیل و الفحی است بر آو و روز و شب ما عاشقیم دست نباید ز ما ادب کاین موجب شرف بود آن مایه طرب مطلوب ادبین که در جان و رین طلب
---	--

غزل ۱۰

دے شمع شب افروز من از من چرا بجیده جائے تو در چشمان کیم از من چرا بجیده یک شب بیا ممان من از من چرا بجیده تا زنده ام یا تو ام از من چرا بجیده دام گنه بخشیده از من چرا بجیده چون لاله دل فون شدم از من چرا بجیده تو شمع دمن پر دانه ام از من چرا بجیده فردا بگیرم دامت از من چرا بجیده علی ببت علوا سے من از من چرا بجیده من یار نیکو خواہ تو از من چرا بجیده	اے ماه عالم سوز من از من چرا بجیده یک شب ترا ممان کیم تا جان و دل قربان کیم اے جان من جانان من سویم نگر ساعی من من عاشق زار تو ام از جان و فادار تو ام بجیده بجیده از من گنا ہے دیدہ نگیز عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم من عاشق دیوانہ ام اندر جهان انسا نہ ام گر سن به سیرم در غمت خونم فند بر گردنت ای سرو خوش بالائے من وی دلبر حقان من سعدی دل خواہ تو ابرو کو تو چون ماه نو
--	---

غزل ۱۱

رویتو

زلف داری همچو عنبر لب چو شکر قبله آزادگانی اے صنم بار و رخ در دندم مستندم تن گرفته دست و پ وار و سحر دم تو داری در میان لب و موی در پیش آید لبته باشد و در نقل خواہم از زبان تب و دوس دہ کس گفتہ شعر بچوس و ع و ددی	اے بیالاجون صنوبری سخت چون موم آفتاب و عاشقان و ماہتاب و لبران در میان روح اندر کشیدہ رخ و ط ت و پ آمد نگار من مرا از عشق تو لب و پ بل لب و پ نباده باشد تا سحر اے نگار اگر تو ما ایک شبے ممان بری شاعران لبیا رگفتہ شعر بایے پرنک
--	---

غزل ۱۲

سر پای دل کشی رنگین نگاری کردہ لم پیدا	بہشتان تخیل گلشن داری کردہ ام پیدا
---	---

قیامت قائمے بالا بلائے آفت جانی	تسے غارتگر دین سحر کارے کردہ ام پیدا
اگرے کا فزا ہر فریبے عشوہ پر داندی	عمائب درباری طرفہ یاری کردہ ام پیدا
جوئے نکتہ دانی طبع موزونی سخن سنجی	سر دیوان حسینی خوش شعاری کردہ ام پیدا
سیا جانان تماشا کن چراغان تن سوزان	بد اخستان دل رنگین بھاری کردہ ام پیدا
جگر آتش تن آتش سینہ آتش بیدہ آتش	باین ہر چار آتش کاروباری کردہ ام پیدا
گزار کاروان لخت دل از سینہ می جستم	رہش از دیدہ خونبار باری کردہ ام پیدا
سرسامخ از عجز و نیاز و بخور و خواہست	بزدور ناتوانی حال زاری کردہ ام پیدا

غزل ۱۳

الایا ایسا ساقی نہد شان جامے مارا	کہ نشاسم زدہ ہوشی سر از پا وز سر بارا
سرا با بخودم گردان ز قید ہستی حرمان	چہ در بند خودی خود با فتم جملہ ہمارا
بلائے عجب ہستی سخت عقد مشکلی دارد	کہ شکل می نماید حاصل او ہر پیر و بزم مارا
بیاد جلوہ گر شو بدلم اسے راحت جانم	و گر سپند برین وعدہ امر و نفع دارا
سر بر دل بملک تن میا دارم و لیکن	اگریزی نیست کہ ناید پسند آن شاہ زیلا
بہ شبہائے فراق تو دور روزان مجھوری	اگر بنید مرا صد پارہ گرد و سینہ خارا
نیاز و انکسار و عجز من از حد گذر کردہ	بدہ یکذرہ باری بدر گاہ خودم مارا

غزل ۱۴

رہے عروج بلبل بو ترابے فزا سانی	علی مرتضیٰ مشکشتائی شیر بند دانی
ولی حق دمی مصطفیٰ و ریاض فیضانی	امام دو جہانی قبلہ دینی و ایمانی
امیر کشور فقرے شبہ اقلیم عرفانی	خدا گوئی خدا بینی خدا دانی خدا شانی
انیس محفل انسی مجلس مجلس قدسی	سرور جان خاصانی نشا طر و روح پاکانی
تیار اندر قیامت بی سر سامان نخواہی شد	کہ از حجت تولاے علی داری توسامانی

غزل ۱۵

مست گشتم از دو چشم سانی پیا نہ نوش نیست اندر اختیارم ضبط حالت چون کنم زہد و تقوی در فلکدم زیر پای آن صنم خدمت پیر بخان بر خود گرفت فرض عین وی بدم سن شیخ وین و سجد خوان سجد نشین بر در سہانہ بنشستم بعد عجب و نیاز	الفراق اے تنگ ناموس لوداع او عین ہوش می برآید از دو دم میخروش و میخروش نہیم عشق است ورنہی شہریم خوش فروش کمترین از بند گالش بندہ ام حلقہ بگوش ہستم اکنون بت پرست و کافرو ز مار پوش گشتم ام از ہر یک دو جام می طاعت فروش
---	--

غزل ۱۶

اے از رخ تو در دل گلزار نارزار اے گل ہزار بے گل روی تو تابا کی شب بر ختم بیا و قدت سر دنا زن باشد ز باغ حسن تو گلچین رقیب و سن و لیش خیال زلف تو میداشتم کہ بود و دراز دبار و بارم و بے بار و بیشم اگر دیدیرا نہ سر و زول خستہ تو دید	وز نموی کست نافہ ناتار ناتار نالم چو عند لیب بگلزار زار زار صدجوی خون زویدہ خونبار بار بار دارم بے سنیہ ای بت بیخار غار غار ہر سوے برن سن بمبار مار مار تا چند باشد آہ باغبان یار یار افتادش آہ با بست مکار کار کار
--	--

غزل ۱۷

جانان ز اشتیاق تو جان آدم بلب تا جان بود بہ تن نہ ہم داشت زوشت کہ در خیال عارض و گہ در خیال زلف زلفی و آمد از پے تو صد ہزار دل کاین سحر سامرست و یا سجنہ کلیم	دریاب سائے کہ نشست از پے طلب وصل تو در زمانہ ہوا نیست منتخب از کثرت خیال بود روزن چو شب حیرت فرو دہ بر دل ازین نقش بویاب صیاد پیش بسو و صیدش از عجب
--	--

نهند که بیدار بک بک فرنگ در دم از کج خیال همچو سر زلف خود دام شعبه سیمین زهره برقص آورده بچرخ	نخستین کرد و تو همه هستی طالب از خون راست آنچه توئی بازگو سبب گر بار بد بصوت کشد نغمه طرب
---	---

غزل ۱۸

طاف محراب دعا با خود خم ابرو است این پرتو نور تجلی یا شمع اقدس است حادثه فخر آن چشمش دام چین و غریب یا با است یا بلا یا فتنه یا آشوب شمس نفسه را بر پریشان رشته عمر سپید	قبله حاجات عالم بارخ نیکوست این خنده صبح قیامت یا فردغ روست این یا کند غمخیزین یا بچشمش بادوست این یا نال باغ جان با قامت و لجوست این مشک تانار است این یا کاکل خوشه مست این
--	--

غزل ۱۹

بست از خار گردان محمد اغانی عزت شاه و کد ازیر زمین کیاست چشم تعظیم ازین بجز ان ندان و شهادت شمع فانوس نیم یک زب سمانی از غم آباد جان نیست بهم عیش دام	که نگر و بد دل آبله پا خالی سیکند خاک بر لب همه کس جفای بر کس با کف دست و سیبای خالی شد بیان من و سپهر این من جافای گشت تا جام پیرازی شده مینای خالی
---	--

غزل ۲۰

خلق از سوزش پروانه دارم بنوده عاشق لبلی مجبزیب لبالب پیام خواهم ساقی از مے و لم مستربان این مژگان دارد طریق بنمودی سدد و گرد	ز سوز عاشقان پروانه داری قوسد با عاشق دیوانه داری چراغی لبی پیمانه داری عجب تیرد کسان ترکانه داری اگر بسته در میخانه داری
--	---

تراب آوازہ عشقت فسنہ دن باد کہ پاسے وہوے خوش مستانہ داری

غزل ۲۱

بہ بین در وقت رفتن حسرت دیدای نگارین
تنگہ از دیدن او چون پر پروانہ می سوزد
فلک را کرد از فرط حرارت کورہ آتش
اگر از سستی بختی سمن داو نمے آید
بغیر از روے حسرت شکل دیگر در نظر ناید
مبادا پاسے تو در غمزش آید گر قدم نہی

کہ از نقش قدم پیدا ست چشم انتظارین
مگر دار و چراغ از داغ دل شبستانی زین
بعاذ اللہ فتدگر بر زمین مشیت غبارین
بیایے اور سدای کاش این شبت غبارین
بہ نیکو گر کسے آئینہ لوح مزارین
صفا با صورت آئینہ می دار و غبارین

غزل ۲۲

وہ کہ جان و دل بن گشت پر لبانی بی تو
وعدہ وصل نکر دی بہن خستہ و منا
واقعہ از درد دل غمزہ و جان حزین
و اے صد و اے کہ درد دل مارا از مہر
دردن نیست بجز نام تو تا جان دارم
زود باز آے کہ ہر یک شدہ حیران بے تو
جان من چند کشت محنت بحسبہ ان بے تو
چکتم نیست کسی اے شہ خوبان بے تو
نماند چرخ فلک ذرہ در ان بے تو
سوئس جان حزین و بیدہ گریان بے تو

غزل ۲۳

از درد و بیقراری منہ یاد رس الہی
بے یار و ناتوانم بر لب رسیدہ عیانم
ہر درد و ادوائے ہر رنج را شفا کئے
سلطان بے وزیری خلاق بے نظری
درد مراد و کن زحمت زتن جدا کن
مسکین و دردمند سوزندہ چون سپندم

کس نیست جز تو یا رم منہ یاد رس الہی
بجز تو و گوندارم منہ یاد رس الہی
از تو کنم کہ اے منہ یاد رس الہی
رزاق دستگیری منہ یاد رس الہی
ایمان بہن عطا کن منہ یاد رس الہی
دل جز تو در نہ بندم منہ یاد رس الہی

ہستم شکستہ خاطر در بند گیت فاصہ ہستی تو جملہ ناصر فریاورس الہی

غزل ۲۴

مر جسا سجد کی مدنی اعرابے من بیدل جمال تو عجب جسد نام چشم رحمت بکشا سوے سن انداز نظر نہتے نیست بذات تو نبی آدم را ماہہ نشنہ لبانیم و توئی آب حیات نفس محلج عروج نور افلاک گذشت ذات پاک تو کوکہ ملک عرب کردہ ظهور نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز دام نسبت خود بہ سگت کردم و بس نفعلم عاصیانیم ز مائیکہ اعمال میسر بہ در فیض تو استادہ بعد عجب نیاز سیدی انت جیدی و طبیب قلی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش نصیب اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجبی اے قریشی قحطی ہاشمی و سطلے بہتر از آدم د عالم تو چہ عالی نسبی رحم فرما کہ ز حد میگذر و دشمنہ بی ہمقا میگرد سیدی نرسد بہ سج نبی زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی زان عقدہ شمرہ آفاق بشیرین ربی زانکہ نسبت بگ کوئی تو شد لی ادبی سوی ماروے شفاعت بکن از بی سبی رومی و طوسی و مہدی مدنی و عربی آمدہ پیش تو قدسی پے در مان طلبی
--	---

غزل ۲۵

توئی کہ قبلہ ایمان و کعبہ جانے توئی حبیب خدا یا رسول صلی اللہ بگو و میت تو ہر روز چرخ بگود خدا ز نور طور تو خلق پیدا کرد کیکہ روے ترا دیدہ چمن را وید نخواب ہم ز جالت کیکہ یافت نصیب	چگونہ کس نہ مند بر در تو پیشانی تلاست شاہی کوئین و نشان لطانی گندہ صبر ع لولاک نعت خوانی تو آفتاب جانا شب و نور و حمانی کہ خود حدیث شریعت تو ہست من انی رحم او شدہ زائل حجاب ظلمانی
---	--

ملاحت تو دل یوسف صبیح ربود	قوی پیچ من رشک ماه کنعانی
خدا بوضعت جالت به صفحہ عارض	نوشت سوره یوسف بخاطر بانی
ز آفرینش آدم تو بوده مقصود	ترا ملائکہ کردند سجده میدانی
و گرنه مشت گل بود طینت آدم	ز تست عورت آدم تو فخر انسانی
تو بوده بچہ انا خدا سے نوح بنے	و گرنه کشتی او گشته بود طوفانی
کنون سفینه است نگاه از رزق	که بحر جرم در آمد بعد طغیانی
نشسته است بر فردوس منتظر قبول	که در جناب تو جایش بود در ربانی
ترا ب نعمت کونین از تو میخواهد	ز آفت در جهان نیست اسج آمانی

عشق ۲۶

ای چہرہ زیبای تو رشک تان آوری	ہر چند وصفت بکنم در حسن زان زیاتری
تو از بری چابک نرمی و زبرک گل ناز کنی	و ز ہر چہ گویم بہتری مفا عجائب دلبری
آقا تا گردیدہ ام مسہ تان در زیدہ ام	بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چہرے دیگری
عالم بہہ نیامی تو خلق جان شیدای تو	دی نرگس رعنائی تو آرد در ہم کافری
ہرگز نیاید در نظر نقشے ز رویت خوشتر	من این ندانم تو ملک فرزند آدم یا پری
من تو شدم تو من شدی من تو جان شدم	تا گسنگوید بعد ازین من دیگر نم تو دیگری
خسرو غریب است و گدافتادہ و شہر شام	باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بگری

عشق ۲۷

ماہ نو پیش رخت آئینہ دار رودے تو	تو سگر دون رشک ار و از کمان بوی تو
از سر بالین من جانم مشکب دم جہدا	تا دلم خوش میکند زلف معطر بوے تو
حور و غلمان را جمال و عوی من تو نیست	منفعل گردد اگر غور شید منید رودے تو
زرق و شل جنون کردہ عالی زار من	زین شدہ جانم فقط در شوق جست جوے تو

در گلستان زمان سر و سی غیر از تو نیست خواستم هر چند در بان تعلق را گشتم گاوی پر سیدی نه احوال دل خانه خراب در شب وصلت که عهد نو و سی تو بود گر کنی جور و جفا یا کنی برین عتاب و سبدم از کردگار خود همین خواهم دعا	از بیان دامن فزون و صف میان مکتو تو لیک هر دم جذب دل میکشد خود سوسے تو چون کنم شکوه بتو ترسم چنین ابروی تو یا فتم لذت عجب در شورهای و هوے تو خوش نماید عاشقان را هر چه باشند نوے تو تا نه بگذارد فلک آسائش سپاوے تو
--	--

غزل ۲۸

چه تدبیرای مسلمانان که سن خود را نمیدانم هوا لاول هوا لآخر هوا الظاهر هوا الباطن نه بچون عاشقان عاشق نه بچون ابدان را بهر مقام لا مکان باشد نشانم بے نشان باشد نه شرقی ام نه غربی ام نه بری ام نه بگری ام نه از خاکم نه از بادم نه از آیم نه از آتش الایا شمس تبریزی چرا هستی درین عالم	نه ترسا و میو دیم نه گرم نه مسلمانم بجز یا هو و یا سن هو و گر حیرت نمیدانم نه بچون کافران کافرنه دانشمند و نادانم نه تن باشد نه جان باشد نه باشد جان بهانم نه از ملک عراقی ام نه از خاک خراسانم نه از آدم نه از خوانه از خود و س و نه دامنم بجز هستی و بد بویش یا خدایم چه نامم
---	---

غزل ۲۹

بلاش گر معر بان بودی چه بودی مقام لا مکان بودی چه بودی بگردن آه آن نازنینی لب لعل تو آب زندگانی سگ کوی ترا بچاره خسرو	تو ان تا تو ان بودی چه بودی نشانم بے نشان بودی چه بودی دل من ساربان بودی چه بودی بکام عاشقان بودی چه بودی کے از همدان بودی چه بودی
---	--

غزل ۳۰

ای سرور ہر دوسرا دی رحمتہ للعالمین ای رہبر جن و بشر ای صاحب شوق القمر ای شاہ اقلیم سخا و شجاعت ملک بدرے افلاکیان خاک رہت شاہان گدای گدیت کروی سفر تازین جان ای دستگیر آستان وائم ترا خوانم بدل جانم بیاد ت مشغول اے پیشواے انبیاء اے شافع روز جزا	ای صاحب تاج و لوا محبوب عالم آفرین ای منبع علم و خبر ای مبسط روح الامین ای جامع اعجاز با ای شاعر جبل المتین ازندگان مہر و مست ہر یک ز نوریت متعین نوری نہ دارد این مکان در لامکان گیتی مہر تو ام در آب و گل شوق جمالت و نشین بنما جمال دلربا بخشم آرزو دار و ہمین
---	---

غزل ۳۱

نہن ہیوہ کرد کو چہ د بازار میگردم خدا یا رحم کن برین پریشان وار میگردم شراب شوق می نوشم بگرد یا ر میگردم خطایم را عفو فرما گناہم را عفو گردان گئے خدم گئے گریم گئے اقم گئے غمزم نہرا لیل غوطہ با خور دم درین دبیائے بی پایان بیاسانی عنایت کن تو مولانا سے رومی را	مذاق عاشقی دارم بے دیدار میگردم خطاکارم گنگارم بحال زار میگردم سخن مستانہ میگویم وے ہشیار میگردم مریض ناتوانم بکیں و ناچار میگردم مسجدا در دم پیدا و من بیمار میگردم برائے گوہر سنی بدیا مفسر میگردم غلام شمس تبریزم قلندر وار میگردم
--	---

غزل ۳۲

بس شدہ دم در حال خود حیرانم با مصطفیٰ از بہر صدق صادق و از بہر عدل علوے ہم بر بہر برین کان پر پیران جان است آوردہ ام پیشیت تیغ نام ہندکان زلفین ام صلیبی بر درت در یوزہ خواہان چون کلا	بہر خود ہم آل خود فریاد رس با مصطفیٰ وز بہر ذی النورین خود از سوختہ دم تفسر جلہ از شد مقتدی ادہست از تو مقتدرے از نام خان اسلم لانا تشیع نایا مصطفیٰ یعنی نامن و صلک ای مالک ملک ہرے
--	--

عُسل ۳۳

شدم بر صورتے عاشق کہ برہم کند غوغا اگر رویش غمی بنیم دو چشم چشمہ گردد خیالی را کہ میدارم غم را بعد مے باشد نگار من بعد خوبی و در نقش نکستہ دارد مرا از بر جانانی نظامی شد تبی باید	چہ صورت صورت دلبر چہ دلبر دلبر زیبا چہ چشمہ چشمہ لولو چہ لولو لولا چہ ہدم ہدم محرم چہ محرم محرم دلمہ چہ نکستہ نکستہ عنبر چہ عنبر عنبر سارا چہ شربت شربت قابل چہ قابل قابل جانا
--	--

عُسل ۳۴

سند شوکت شاہانہ مبارک باشد گل گلزار زری پوش طرب ساز ہمین شیشہ بندی جو خوش آدب گل آرایش پانڈان ار گنجہ و جام مے و عطر و گلاب خوب این تازہ غزل تو تباش آردوی	شادی صن درین خانہ مبارک باشد می سرایند کہ جانانہ مبارک باشد خوشنما بھو پر بھجانہ مبارک باشد روقی بزم اسیرانہ مبارک باشد طلب بہت مردانہ مبارک باشد
--	---

عُسل ۳۵

اے دل من حبیب دام زلف تو زلف تو بالائے سروار و مقام نہد شد در زلف تو دلسنام دلا شریف غلامی سبده را لائی رخسار گل رنگ تو نیست رم کنند از دام مرغان عجیب صبح اتبال است طالع ہر نفس	دام و لہا گشت نام زلف تو بس بلند آمد مستم زلف تو دام نہد آمد نسام زلف تو زلف تو اے من غلام زلف تو جز نقاب مشکفام زلف تو جانب آرام رام زلف تو سبده جامی راز شام زلف تو
--	---

عُسل ۳۶

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی مازنین دلربا محبوب رب العالمین و رشب معراج بودی جبریل اندر رکاب یا رسول اللہ تو دانی استانت عاجزان شمس تبریزی چه داند منت پیغمبر	برگزیده ذوالجسلی پاک بی همتا توئی نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی پاندا ده بر سر یرگنه خضر توئی عاجزان را رهنمای جسد سامان توئی مصطفی و معجبه و سید اعدا توئی
---	--

غزل ۳۷

یا رسول عربی شاهوار مدنی در حریم حرم خاص تو جبریل غلام تو که در باغ رسالت چو قدرت سرور رخ بران رونق کن خاک رخ شو جای	بلبل مکہ و لطفا و سیل یسنی کترین بنده در گاه او یس توئی سرو باغ ملکوتی و گل با سمنی زانکه تو میل آن باغ و فاسه چینی
---	--

غزل ۳۸

بدام آن پری خورشید رخسار چو مجنون در طلق عشق لیل ز لیلخوار سحر عشق یوسف لبش میگفت با ما ورتبسم بریدی سعید یا از من تو افت	گرفتارم گرفتارم گرفتار پرستارم پرستارم پرستار خسیدارم خسیدارم خسیدار شکر بارم شکر بارم شکر بار وفا دارم وفا دارم وفا دار
---	--

غزل ۳۹

جلوه حسن یار می بینم چه بلا بود نادک نگش در منداقی تو صورت لب لعل کرده ام در غمش گریبان پاک	قدرت کردگار می بینم مرغ دل را شکار می بینم دل خود بیعت دار می بینم در کفن جسم زار می بینم
--	--

چشم تو گرچہ آہو چین است گلشن دہر را بقائے نیست صد مہ مرگ ہم کم است از د خود بخود پیش یارای عاشق	زلف مشک نتارے بنیم گہ خندان گہ ہمارے بنیم انچہ در انتظارے بنیم راز دل آشکارے بنیم
--	--

غزل ۱۸

مرجا احمد بے سیم محمد بقبہ گشت خورشید فلک شمرہ جان بخشی تو ہجر تو مرگ وصال تو حیات است بیتا گر گویم کہ ایازے و خدا محمود است یا حبیبی ارنی گفت خدا مثل کلیم بر داسے خضر دلم تشنہ دیدار کسی است	عین ربی بہ حقیقت و مجازاً عربی آمدہ عیسیٰ مریم پئے در مان طلبی جسم را جانی و جانانی و روح قلبی بسر عشق قسم این بنو دے ادبی حق پسند این چہ حال است بدن بولعبی نخورم آب بقا جان دہم از تشنہ لبی
---	--

غزل ۱۹

اے سران ہر دو عالم را تو در عالم سرے پانادہی بر فراز عرش زین دہلیز لبت آبروے دین و ایمانی تو ای در یتیم پیش از لوح و قلم نور تو شد جلوہ طراز یا رسول اللہ چہ گویم وصف ذات پاک تو چون ناشم یا محمد از تو من اسیدوار	ختم شد بذات پاکت منصب پیغمبری نیت از خالی نزاوان با تو کس را ہمبری از تو ز نیت یافت در کوئین تاج سروری جملہ موجودات عالم را تو خود سر و فری ہر چہ میگویم ازان صد مرتبہ بالاتری کار ساز عجزان و در عرصہ گاہ محشری
---	---

غزل ۲۰

ہر کجا باشم اسیر دام آغوش توام سبکنی بادم دلی یادت نمی آیم مہو ز	بسکہ نزدیک توام از دل فراموش توام سحر و دلچسپ از خاطر فراموش توام
---	--

در تب از کم حرفی لعل لب نوش توام گل جنب مهر سیریز و شکستهای ماه ملوک قمری جلوہ چشم پری با من کند	من کباب آتش بسیار خاموش توام آنقدر کرکز خوشتن زخم در آغوش توام اینقدر دیوانہ سرو قبا پوش توام
--	---

محسن فارسی

اے شہ فخر بشر صل علی محبتی ہمہ را در وہین است ز شرفی غری	ہست ذات تو خلاصہ زہمہ جسد نبی مرحبا سید کی مدنی العصری
---	---

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بختی

یا فتم آئینہ وصف رخ تو طہ سورہ شمس تبصیف رخت گفت خدا	والضیاء نور حسین تو زہی صل علی نسبتی نیست بذات تو نبی آدم را
---	---

برتر از آدم و عالم توجہ عالی بی

عرش پر نور شد از ذات تو ای نور قدم گفت یوسف کہ بہ جن تو زہی مشتاقم	خور و غلمان سرخو در اکبند پیش تو خم من بیدل بحال تو عجب حیرانم
---	---

اللہ اللہ چہ جمال است بدن بواجبی

روی تو مطلع خورشید عنایات تمام یافتہ گلشن کوثرین خوشا از بہت نام	شاد گشتند ز تولید تو ہر خاص و عام نخلستان مدینہ ز تو سر سبز بدام
---	---

زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیرین طبی

ہست در بان در پاک تو روح الاعظم عذر ما را بپذیرای تبو چشم عالم	فخر دانند گدائے تو شاہان نعم نسبت خود بسبکت کردم و بس نفعلم
---	--

زانکہ نسبت بہ گوی تو شد بے ادبی

فخر کوثرین توئی آمدہ اسی مایہ نور	ذکر تو بہت بہ توریت نہ تنہا سطور
-----------------------------------	----------------------------------

نیز وصف تو خدا کرد در انجیل و زبور	ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور
زان سبب آمد قرآن بزبان عربی	
وصف ذات تو چه گوید شد و الا در جات	بالعاب و منت قدر رسد ہم نہ بات
عرض داریم ز تو بعد ہزاران صلوات	ماہہ نشنہ بلانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ نہدی مگذر و نشنہ بی	
التماس است ز تو مالک روز محشر	چون شود شعلہ فشان روز بزدادت تو
از تو آمیہ بیان است قسیم کوثر	چشم رحمت بکشا سوسے من انداز نظر
ای قریشی بقی ہائے مطلبی	
بدی عصہ کوفین چو اسپ تو نوشت	آدم و نوح زده بر سر فتراک نوشت
رتبہ تو ز حد رتبہ بالا تر رفت	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدی ز سر بسج نبی	
یک آنز سوی من انداز شد بندہ نواز	حکم فرما بہ اسیم بزبان اعجاز
ماہہ بے سرو سامان و تو ما را ہمہ ساز	بر فیض تو استادہ بصد بحر و نیاز
زنگی در دمی و مہدی بینی و صلی	
ایستادہ است خلیل احمد پیش تو نبی	نظر مہر برو کن شد عالی لبی
ز آتش بجز تو بگذشت ز حد نشنہ بی	سیدی انت جیبی و طبیب قلبی
آمدہ پیش تو قدسی بے در مان طلبی	
مختص دیگر	
ای قبلای عشق تو جن و بشر جور و پری	روشن ز عکس حسن تو آئینہ پیغمبری
نور رخت را مشتری ہم زہرہ و ہم مشتری	ایچہرہ زیباے تو رشک تیان آوری
ہر چند وصف میکنم و حسن زان زیارتی	

نئے حور دار دئے پری باو جمال ہستی	از دلبران ہم دربری ختم است بر تو دلبری
تو غم مہر خاوری تو رشک ماہ انوری	تو از پری چاک تری و ز بگ گل ناز کتری
از ہر چہ گویم بہتری قطعاً عجائب دلبری	
من لب لب شوریدہ ام کز برب گل بخیلہم	ہر جا رسوا لیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غنچہ را بوسیدہ ام از ہر چمن گل چیدہ ام	آفاقا گردیدہ ام مستبان و رزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو خیرے دیگری	
اسے نور بردان سرسبز از طلعت تو جلویم	اسے خلعت وحدت بترج حقیقت زیبہ
مشعل کبف گردا اگر خورشید نابان دیدہ	ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبر
شمس ندانم با قمر منہ زند آدم یا پری	
حق گوید کای عین حق جان بودی جان منی	از نور من پیدا شدی در ذات مستطاب منی
من جوہر معنی شدم تو صورت انسان شدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری	
خورشید نقش پای تو گردون چمن پر سے تو	در ہر سرے سوداے تو در ہر دے غولے تو
ای عرش اعظم جائے تو ای عاشقت مولا تو	عالم ہمہ نیجای تو خلق خدا شیدا سے تو
این نرگس رعنا سے تو اور دہ رسم کافری	
دربار گاہ مصطفیٰ سیکرہ این ہالعت ندا	ای شافع روز جودا سے خواجہ ہرود سرا
سرتاپا ای مدفا همچون شہید بے فوا	خسر و غریب است دگد افتادہ شہر شاما
باشد کہ از ہر خدا سوی غریبان بگری	
اشعار متفرق فارسی	
آرزو دارم کہ خاک آن قدم	تو تیاے چشم سازم و مہدم

نه تنها عشق از دیدار خیزد ز لب بکشت غم مشق لاغری کردم گر شود لطف و کرم در شان من ز جوش گریه اشکم گشت کلمون دو گونه رنج عذابست جان مضمون چه غم دیوار است را که باشد چو نولشتیان گناه گرچه نبود اختیار ما حافظ گر در دم از تو نقش توام در نظر لب بے توجان قطره ایست بر لب شوق گنج فارون که فرو میرود از قعر دور از تو سر سیمه ترا زد و چهره غم ندانم آن گل خندان چه رنگ بودار آتش مزاج من بگذار این عتاب هر که او نیک میکند یا بد تا طبع نازکت نه پذیرد ملاست مازیا را نچشم یاری داشتیم روزم به غم و شب به الم میگزد و دوست دست حق که بر ستاده ای گفتگوی ناگهانیست رسم عافان مایه باد تو سلاست بخیا تو خوشیم گناه من از نامه در شمار	لبساکین دولت از گفت رخسار تنم بکاغذ سطر کشیده میسانند جلوه طاعت و بد عیبسان من شده مژگان من قوای خون بلای محبت یلی و فرقت لیلی چاک ز موج بحر آنرا که دایره شیبان تو در طریق ادب کوش و کوکله من است دل پیش تست دولت من اینقدر است ورتو در آرمی چلید اینک خوانده باشی که هم از غمت در دینست بے نرم تو خون سچکداز چشم ایام غم که مرغ هر چمنی گفتگو او دارد چین بر چین نمیدکس آفتاب را نیک و بد هر چه میکند یا بد آن به که نامه را بدعا مختصر کنم خود غلط بود آنچه ما پس داشتیم محرم همه با محنت و غم میگزد دارد و گرنه بهتر ازین پشتمار دست از بلی نرم نفس شد زبان بے سخن غیر ناویدن تو هیچ بریشانی نیست ترا نام که بودی آمرزگار
---	--

رسید فزودہ از انجا و مندر گشت پدید ازین نوید رخسار شد شکفتہ و شاداب مرایک چشم خوابے نسبت بر بہتر ز تنہائی آب چون در روغن افند نامہ خیزد از چرخ درین سراسر کن خوسے کن بخوش سخنی تا ز نہ ایم لطف خود از من مکن دریغ	چنانکہ قطرہ باران بہ گاہ خشک رسید چنانکہ بلغ ز شبنم چنانکہ گل ز نسیم بہ ہر آواز پاسے چشم بکشایم کہ می آئی صحبت ما جنس باشد افسرہ آزار بد کہ بہتر از سخن خوب یادگار سے نسبت بعد از وفات کس بہ کس احسان نمیکند
--	---

اشعار در ذکر نامہ و پیام

بیایان آمدین دفتر حکایت بچنان باقی نامہ سہل است نوشتن بہ تو لیکن ترسم نامہ شوق ترا من مختصر خواہم نوشت لختائے دل لود و پیچیدہ در مکتوب من تو لیسیم نامہ و از بسکہ خون بیکریم از ہجرت در کنار نامہ اغیار یادم کرد دہ می نویسم نامہ و مشتاق دیدار تو ام قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید چہ می برسی زین حال دل غمیدہات چون شد شرح شوق مینوشتم دیدہ خونبار گفت قلم گرفتم و گفتم سلام نبویسم شکایت شب بجران و فرقت و دوری بر دیگران نوشت بے نامہ و فنا از برائے نامہ ما قاصدے در کار نیست	بعد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی کہ تو آن نامہ بخوانی کہ در و نام من است بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت از شکست نامہ خواہی یافت مضمون مرا تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگش دارد تا بدانم بعد ازین قدر فرا مشکار بیت لبتہ ام رنگ صفت بر نامہ چشم خویش را در حیرت کہ جان بکدامی کنم نشان و لم شد خون و خون شد آب از دیدہ پیر شد جالے سرخیاش بگذاری کہ من خواہم نوشت شکایت شب بجران تمام نبویسم ز حد گذشت ندانم کو ام نبویسم بر جاشید سلام ہم از من دریغ داشت کاروان اشک ما منزل سبزل میزد
--	---

اشعار شوق و تمنا	
بیا بیا که خداے تو ام بیا سے دوست بیا که نیست مرا پیش ازین شکبائی و بان غنچه ز خشکے چو طفل بے خبر است از ان زمان که تورفتی نگاه بمار است	بعد گذشت جدائی میان مای دوست بیا که بے تو بجان آدم ز نبیائی بیا که بے گل رویت بهار دیگر است آنکه نمیرود از ضعف تا در وید
اشعار فراقیه	
که شنید است که دید است و کرا پیش آمد خدا کوتاه سازد عسر ايام جدائی را سپرده ام تو خود را بمن چه کار مرا که مرغی دایم در آستان سینه بسل شد من اگر گشته شوم بهتر ازین روزی نیست	آنچه من دیدم و من می کشم از جور فراق ز حیران دیده ام حالیکه کافرا ز اهل بند غریب کوی تو ام با وطن چه کار مرا اندام دل چه شد لیکن ز خون دیده دایم ای اهل روز فراق آدم و لسونی نیست
اشعار در ذکر وداع	
شام فراق نیست که صبح قیامت است که سنگ گریه خیزد وقت وداع باران دوست میداند که استقبال هجران است و لے وداع تو آسان نمی توان کردن آه این چه سخن بود که این بار شنیدم و چنان رفت و من چنین رفتم و عده وصل میداد طاعت انتظار کو صد جان نشان دیده پر نم گذاشتم	اشتب وداع یار زمرگ علامت است بگذارتا بگریم چون ابر در بباران و رود اش گریه ز نفتم احتیاج عذرت نیست توان به جبر تو آسان وداع جان کردن شب حرف وداع از لب دلدا شنیدم رفتم از هوش رفت رفتم بار یار وداع میسکند ناب وداع یار کو روزی وداع بر سر کویت ز خون دل
اشعار در انتظار	

طاق نمائند مالایه روسی بار بودن خوش آن جیات که در انتظار میگذرد تنبایا تو نبیند که تنبایا شسته ام بیا که گوش بر آواز چشمم بر اهرم خانه تست دل اے خانه بر انداز بیا خوشم که روز و شب من بفکریار گذشت هجران ندیده که بدانی عذاب چیست دزد و دومی نشینی و نظاره میکنی غایب از قیامت شب هجران باشد کس که از تو شود دور انجمن سوزد ورنه جان دادن ما انیمه دشوار بود که رسوا کردناحق در عرب عشق فلان را صد روز آن بیک شب هجران نمی رسد شرمند ام که بے تو حیا زنده مانده ام که خیل اهل در دهن سبده مانده ام و بد خود را نسلی تا بکے چشمم بر اهرم که جانم میبرد و ناب سرم میباید آید	عمری گذشت تا که در انتظار بودن اگر چه دعه خوبان و مناسی دارد بر راه دعه اے گل خوبان نشسته ام نشسته بر سر راه است گریه داهم انتظار طلب و دعه تکلیف چه را شبنم بگریه در روزم در انتظار گذشت ترا بگو عذاب عذاب قیامت است می افکنی تو بر تن من آتش سراق شب هجران تو از روز قیامت کم نیست زمان زمان دلم از آه آتشین سوزد مرگ را تلخ بجا حسرت دیدار تو کرد شبی بلی بقوم خویش لغت از درد محرومی گویند روز شد بیا بان نمی رسد دور از حرم وصل تو شرمند مانده ام بیدار دین به محنت هجران کش مرا ز رویت تا بکے نوید برگردد نگاه من بدام انتظار ادمن آن صید گرفتارم
--	--

اشعار شعلی بیدم مسافر

دلم هم می طپد و رسیدن شب باری آید ای درد و اے بر تو که درمان من رسید باش تا جانم بر دل آید با استقبال تو	بگو شرم زده وصل از درد و یواری آید تا صبر رساند مرده که جانان من رسید بخبر سویم چه آئی ای سدم پامال تو
---	---

دل در طپیدن است مگر بار سیرسد	بازم زیار و عہدہ دیدار سیرسد
اگر یار سر دقت من آید عجب نیست	اگر دوز محب مغلطہ بے سبب نیست

اشعار و عہدہ و عہدہ پیمان

کارم ز دست رفت دنیا بدست یار	اے صبر پا بدر کہ پیمان شکست یار
کہ من امر در منہ دارا نمیدانم	غریب و عہدہ ام و ز فردا کار نکشا یدہ
دیدہ ام دفتر پیمان جان حرف بخت	صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست
کار دل ما این ہمہ دشوار نبودے	ای عہد شکن با تو اگر کار نبودے
کہ بیک محبت اغیار دگرگون گردد	دل بہ ہر شہ چہ نتم تکیہ بعدش چہ کنم

اشعار مناسب بزرگان از خردوان

خوش آن گدا کہ گمے یاد او کند شاہ	مشینہ ام کہ زمین یاد میکنے گا بہ
چو اشتیاق بہ عید روزہ داران را	شد آرزوے تو از حد امیداران را
سپردہ ام بتو خود را بمن چہ کار مرا	غریب کوے تو ام با وطن چہ کار مرا
یاد ہر لطف تو اکنون سبب صدالم است	ذوق الطاف تو ای کاش نمی یافت دلم
تا ہر قدم بدیدہ کشم خاک کوے تو	سازم قدم زدیدہ و ایم بسوے تو

اشعار جواب نصائح

این را بہ کسے دگر بگو پسند	من پند کسان نمی کنم گوش
من بہ فرمان دلم یا دل بفرمان مست	ناصحان بہودہ میگوید کہ دل بردار از د
دل از من دیدہ از من آستین از من گناہ	نمیدانم ز سنج گریہ لفعی چیست ناہج را

اشعار و در شکر یہ

غبار کوے تو ام گر بر آسمان شدہ ام	بلند مرتبہ زان خاک آسمان شدہ ام
من بے زبان کہ ام یکے را بیان کنم	احسان دوست در حق من بی نہایت آ

اشعار از اظهار بیگناهی خود	
دگر مرا به چه تقصیر ششم کردی نبیدانم گناهم چیست کز من سرگردان دگر آنکه از چشم تو افکند مرا بے تقصیر	چه کرده ام که بمن التفات کم کردی سرت گردم تصور سده و وفا می نمود نمی بینم چشم دارم به همین درد گرفتار شود
اشعار میوفائی خو برویان	
هر جفا که کنی راحت جالست ولی تو شرط یاری و رسم و خادای نمیدانی یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر گریار ز احوال من آگاه نمے بود بعد گزشم و نازم شکار خود کردی موتی شد که ره مهر و وفا مسدود است چو می بینم کسے از کوی تو و نشانی آید رها مدار جوانی بسیر از غمسم تو	رسم انصاف بباد از جهان بچیزد همین دل تپوانی برو و دل داری نمیدانی هم ز دل فریادها دارم هم از فریاد در دین سودا زده جانگاه نمے بود کنون گناره گرفتی چو کار خود کردی نه کسے میرود آبخانه کسے می آید فریبے گز تو اول خورده بودم با دمی آید تو هم جوانی و از خود امیدها داری
اشعار شکایت	
شرط عشق است که از دست شکایت نکند بهر ارشک که مار سبب شکایت نیست بنشین و نه که شکوه ز در و پن من کنم باور و سحر شکوه ز جانان نمے کنم از شکوه لب من کنم که دل یا زنازک است	لیکن از شوق حکایت بزبان مے آید و گرنه قصه جور ترا نهایت نیست جوری که کرده بتو خاطر نشان کنم بگرم همان که وعده نمود و وفا نکرد خوبی که شکوه نازک و بسیار نازک است
اشعار در اظهار دوستی و ایثار	
نزدیک شد که عشق نشان بر ملا شود	چشم نیاز و ناز بسهم آشتا شود

زبانہ دشمن و ما بید لیم و بخت سیاه	تو رحم گر نکلی کارشکل افتاد است
با خلق آشنا نشود مبتلاے تو	بیگانہ باشد از ہمہ کس آشناے تو
میخواهم از خدا بد عاصد ہزار حبان	قاصد ہزار بار بسیم برائے تو

اشعار شوقیہ و شکایت آمیز

بیایا کہ حبائی نہایتی دارد	طییدن دل بے صبر غایتی دارد
تا بکے آوارہ و مہجور سیداری مرا	تا بکے آوارہ و مہجور سیداری مرا
نمی آئی نمی خوانی نمی جوئی نمی پرسی	چرا از آشنا یا ابتداء کس بخیر باشد

اشعار طعن آمیز بہ معشوق

تو وفا بادگران کن کہ سن خستہ دل	زندہ از بہر بہن ام کہ جنائے تو کشم
با غیر من نشیند و دشنام میدہد	مارا مہجور بوسہ بہ پیغام میدہد
خردار تو بسیار اند بہر امتحان باری	طلب کن نقد جان تا قیمت یاران شود پیدا

اشعار رشک

ز جور و فتنہ عتاب و نہ کین میکشد مرا	با غبر و لطف میکنی این میگشت مرا
رشک آن تازہ گرفتار تو ام میسوزد	کز تو جبران شود و کمیسہ بد یوار کند

اشعار حالات حسن

خوشحال آنکہ دید ترا دسپر و جان	آگہ نشد کہ ہجر کدام است و وصل چیست
آنچنان بیگانہ ام از مردمان و عشق تو	کاشناے من همان نا آشناے من بود
رسم کجا است این تو بگو در کدام سہر	دل بسیرند و چشم بہ بالائے کفند
روز مشرب جو بہ پر سہند کہ خون تو کہ بخت	آہ حسرت کشم و سوئے تو نظارہ کشم
نہ در دیر و نہ از دل نہ تاب مے آید	نہ صبح میشود و شب نہ خواب مے آید
مکہ تا کے گریزان دارم از تو	گرفتارم چہ نپسان دارم از تو

آگہ از عشق نبودم که چنان میباشد | بنیبه کرد و چنانم که خبر دار شدم

اشعار در وصف جمال

نخید اند کسی در عشق او غیر از حسد عالم | عجب حال بدی دارم درین سودا خوشا عالم
 هیچ میدانی چنانکه سرو قامت میکنی | میکشی وزنده میسازی قیامت میکنی
 بدل زو یا بس زو یا بس زو | چه داند کس محبت پر کج زو

اشعار در گمراه و ناله

سبیل اشکم رفته رفته در گلو زنجیر شد | طفل دامنگیر ما آخر گریبان گیر شد
 گریه های خانگی دل را تسلی بخش نیست | در بیابان میتوان فریاد و خاطر خواه کرد
 تنگ آمدم ای ناله دلخواه کجائی | فریادی ام از دست تو ای آه کجائی

اشعار حسرت و محرومی

خبر من برسانید به مرغیان چمن | که هم آواز شما در نفسی افتاد است
 مدتی شد که ز خاک قدمش محروم | در میان من و او پلوسه به پیغام افتاد
 ما را از خاک کویت پیراهن است بر تن | آنهم ز ناشک حسرت صد چاک تا بدانم
 بجالم هر کرا بنیم بدل درد و غمی دارد | ز دست غم منال ایدل که غم هم عالمی دارد

اشعار آه و درد

من هر چه دیده ام ز دل و دیده دیده ام | گاهی ز دل بود گاهی ز دیده ام
 چه شور بود که عشقت بمن کرامت کرد | کنار سبزه قیامت و لطم قیامت کرد
 دل را فدی آیدن او نمیدادم | ترسم بجال خود بگذارد و گمرا
 روزگار ساخت چون شب تیره آناه از فراق | چند سوز کم از فراق آه از فراق آه از فراق
 آگهی نرم گردان از کرم دلها و خوبان را | و گرنه عشق را ناپید کن یا عشق بازان را
 دلها همه مجروح فتادند به یک سو | این کو چه آفتوخ ستمگار بنا شد

اشعار مکتب وادیب

ماہ من در مکتب من بر سر رہنظر ماہ مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق منیدانم کہ دادای تند خو تعلیم بیدارت ز قید مکتب اندوہ آزا دم نمجد اللہ	ای معلم کیونان آن سرور آزادکن اول بجز ارفنت مولود کو چہ ہار سوا شایم تو ہرگز این قدر بد خو نمودی کیست استغ ز خوشحالی دلم طفل مسلم مردہ رانند
---	---

اشعار متفرقہ

صائب دو چہیزہ میشت کند قدر شعرا صائب غفلت سائل بز منعم در کرد اگرچہ مرغ غیم بسمل ماندہ ام در قید تو ایجان تو اگر جان طلبی جان تو بخشم نہ پرستہ ز گلہ لہ پیام از خارے جگر ز زخم تو معمور دل بہ غم شاد است بر و بکار خود احو و اعظا این چہ فریاد است دل من لفظ و یاد تو سے معنی نہ گرد و رم از تو نقش تو ام در نظر بس است شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین ہاں اشتیا تیکہ بیدار تو دارد دل من سواد دیدہ حل کردم نوشتہ نامہ سوی تو این شکایت نامہ نامہ ربانی ہاے تست حال من دیدست قاصدا احتیاج نایست مدتی شد کہ رو مہر و فاسد و داست	محسین ناشناس و سکوت سخن شناس بے زری کرد بمن انجہ بقارون زر کرد یا کبکش یا دانہ وہ یا ز نفس آزاد کن از جان چہ عزیز است بگو آن تو بخشم درین چمن بچہ دل خوش کند گرفتاری بہ بین جور تو اقلیم در و آباد است مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتاد است منے از لفظ کے حبہ آباد است دل پیش تست دولت من بقدر بس است کجا دانند حال ماسکساران ساحل ہا دل من داند من و انم و داند دل من کہ تا ہنگام خواندن چشم من افتد بروی تو انجہ دیدم از جدائی ہا جدا خواہم نوشت اگر نویسم زندہ ام بر خویش تہمت میکنم نہ کد امی روح آبخانہ کسے می آید بہ
--	---

دل بتو داوم و افسوس نخے دانستم؛ اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را یاد تو شب و روز قرین و لم است ز حلقہ بند گیت بیرون نشوم	اگر پس از برون دل شوخ چنین خواہی شد مینکردم بدل روشن چراغ آشنائی را لطف و کرمت گوشہ نشین و لم است تا نقش حیات در گلیں و لم است
---	---

مستزاد اورو

مستزاد اول

حال دل کس سے کمون کوئی بھی غموار نہیں غم فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابلِ اظہار نہیں چیکا بہت ہی بھلا
زلف کے پیچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل اور یہ پیچ پہ پیچ
کو نسا دل ہی کہ جو اس میں گرفتار نہیں ہو عجب دام بالا
سیکڑوں پن جگر افکار ہزاروں دلریش تیرے ہاتھوں لیکن
پاس تیرے کوئی خنجہ کوئی تلوار نہیں ہاں مگر ناز و ادا
کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہی کہ جہاں ہو بدست
جب کو اب دیکھو وہ بدست ہی ہشیار نہیں اسی بت ہوش رہا
مرے خاک دریا پہ عشاقِ ظفر کہ جو ہونا ہو سو ہو
اٹھ کے اب جائیں کمان طاقت رفتار نہیں مثل نقش کف پا

مستزاد دوم

حیف صد حیف مجھے عشق کا آزار ہوا مفت بیمار ہوا
وہ میمانہ معالجِ مراز نہ رہا ایسا بزار ہوا
پڑتے ہی آنکھ بیان اپنا ہوا کام تمام آیا الفت کا پیام

ہر سر نہ زہ مرزگانِ صنم پار ہوا میں دل افکار ہوا
 آپکے آنے کی واللہ نہایت تھی خوشی بس تنہا تھی یہی؛
 مہروشِ کلیدِ غم مطلعِ انوار ہوا خوش دل زار ہوا
 یا رب مہر و وفا ہو یہ نہ تھا دل کو یقین تادمِ بازین
 رحم کا اُسکے نہ میں آہ سزاوار ہوا وہ نہ غمخوار ہوا
 کوئی مقصد نہ برآیا مرا احوالے نصیب پھر کجا و صلیب
 میرا دشمن یہ غبتِ چرخِ سنگار ہوا غم کا انبار ہوا
 طاہر اُس شیخ کو پرہیز تو تھا حد سے فزون کیوں نہ باشد کردن
 وصل پر بارے رضا مند وہ دلدار ہوا عجب سے اقرار ہوا

مستزاد سوم

جا بھنسا طائرِ دل اپنا بعد شوقِ پری تری کا کل میں ستم
 ہلے آزار کسی ڈھب کا اسے دے نہ ذری لطف کلا درگم
 ہجر کے جور کی اب تاب نہیں ہر مجھ میں سچ یہ کہتا ہوں اجی
 دلبری اتبوز راہِ خدا کرتو مری جان من کرنے ستم
 تری مہتی کی دھڑی پان کی سُرنی نے پری قتل کر ڈالا مجھے
 دیکھ تو خیر مرزگان نے کیا کیا پُرزے رہا ہونٹھونپہ یم
 جان من تیری ہی الفت میں یہ برباد ہوا سو گلے سے گردن
 مثل سیاب کے بتیا ہوں فرقت میں تری عرصہ تری قلم
 دینِ دل و دونوں یے دولتِ ایمان بھی دمی اس ہمایوں نے تجھے
 دلبری تسبیح بھی تو نے نہ ذرا ہلے کری یہ ہر سینہ پالم

مستزاد چہارم

اس عشق نے یار و محبے دنیا سے اٹھایا دیوانہ بنا کے
 زلفون میں پر ہی رو کے گرفتار کرایا پھر شانہ بنا کے
 پھر شوق کے شیشے میں شراب عقل کی پی بھر بھرنے پلائی
 پھر میرا تماشا یہ سب عالم کو دکھایا مستانہ بنا کے
 بیدل کیا دلبر نے غبت لیکے مراد کس کر و نہر سے
 پھر اپنی لگا کان کی بالی میں جھکایا دُروانہ بنا کے
 نزدیک رقیبوں کے صنم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن
 پھر اپنی شمع رو کے اُپر ہلکوب لایا پروانہ بنا کے
 غیروں کو بلاکر وہ لگا پاس بٹھانے دت کے گویا دوست
 ہم دوست یگانہ کو لگا دوڑ بٹھانے بیگانہ بنا کے
 اگر کی یہی عرض ہو اب حق سے شب و روز کرنا تو طالب
 دنیا میں اگر رکھنا ہو نور کھلے خدا یا مروانہ بنا کے

مستزادِ پنجم

میں ہوں عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں کر ہو غم میری غذا
 تو ہو معشوق تجھے غم سے سرو کار نہیں کھائے غم تیری بلا
 دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا سب
 پھر جو بیزار ہو تو مجھ کو بتا اسکا سبب میری تقصیر ہو کیا ہو
 بھیجے خط سیکڑوں لکھ کر تمہیں ہنسی سے بڑی دشواری سے
 تنہے بھیجنا نہ جواب ایک بھی عیاری سے یہ ہو قسمت کا لکھا
 طلب بوسہ پہ کیوں اتنا برا مانتے ہو ہمیں پہچانتے ہو
 دیکھو ہم ہیں وہی جاننا نہیں جانتے ہو کرتے ہیں جان خدا

ہر حیاتِ ابدی گر ہوشِ ماوتِ حاصل ترے ہاتھوں قاتل
 تیرے آبِ دمِ شمشیر کو تیرا بھل سمجھے ہر آبِ بقا
 کیا کون تیرے مین اندازِ واداکا عالمِ ہر ستم ہے ستم
 دیکھ کر ہوشِ رہین کیا کر نکل جا جو دمِ اے سب ہوشِ رُبا
 نہ تو تقدیر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو اور نہ تدبیر سے ہو
 ہتھوکتے ہیں ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو ہر یہی بات بجا

مستزاد ہفتم

زلزل پر پیچ مین دل ایسا گرفتار ہوا چھٹنا دشوار ہوا
 بیٹھے بھٹلائے نیا عشق کا آزار ہوا مفت بیسار ہوا
 ہمدرد و ہم نفس و ہمراز و رفیق نہ رہا کوئی شفیق
 درد و غم ہی کے سوا کوئی نہ غموار ہوا غم فقط یار ہوا
 خاک صحرا کی ترے ہجر مین چھانی ایسی حیثیت تک نہ رہی
 بار تلودن سے مرے دشت کا ہر خار ہوا کیسا ناچار ہوا
 ہمسے چھپ چھپ کے تم اے یار چلے جاتے ہو اسکا باعث لوگو
 کون ہو ہمسے سوا کس سے نیا پیار ہو اکون دلدار ہو اپنا
 بار ہا تجھے کہا ہے نہ مانا کہنا غم پڑا اب سہت
 آخرش دامِ محبت کا گرفتار ہوا خوب اے یار ہوا
 یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلاً ہلکو عالمِ نجدا
 واسے تقدیر کہ وہ یارِ ستمگار ہوا تن چہ سر بار ہوا

مستزاد ہفتم

دیکھ سکتا ہو کوئی کب تجھے اے رشکِ قمر جو کسے تابِ نظر

نہ رہے حضرت موسیٰ کی طرح غش میں خبر چہرہ دکھلاؤ اگر
 عاشق زار کو ہو درود دل و درو جگر ہو بہت حال تیرا
 چشمِ رحمت بکشا سوسے من اندازِ نظر اے شہِ من و بشر
 اے صبا ہو جو ترا کو پہ جانان میں گذر کیو بادیدہ تر
 ترے عاشق کی تپ غم سے ہو حالت اتر کچھ بنیں جھکو خبر
 ہو گئی عمر بسرِ عجب جوانی گذرا کچھ بھی وقفہ نہ رہا
 غافل و جاگو اٹھو صبح ہوئی باندھو کرنج گیا کو سِ سحر
 کیون یہ سنسان شبِ ہجر ہو کیا مر گئے سب بنیں کھلتا پیو
 بوسے ہو کوئی موندن نہ کوئی مرغِ سحر اور نہ بجنا ہو گجر
 دل میں ہو یاد تری سر میں ہو سودا تیرا جان ہو تجھ پہ خدا
 تیرا ہی دیکھنا ہو آنکھ کو منظورِ نظر گوشِ مشتاق خبر
 آکے لاشے پہ مرے پیارے نہ منھ کو ڈھانکو غمزہ بیجا نہ کرو
 آنکھ میں مڑے کی رہتا ہو کمان نورِ نظر شوق سے دیکھو اور
 خوب سمجھا ہوں کہ ہر سب میں تجلی تیری کھل گئی آنکھ مری
 عرش سے فرشِ تلک چاہے نظر جاے جدھر تو ہی آتا ہو نظر
 نہ سیجے جو ترا دل تو یہ ہو بات عجیب کیا کمون واسے نصیب
 سوزِ فرقت میں کروں نالہ پُر درد اگر کرے پتھر میں اثر
 کون ہو جسکو ترا عشق کہ ای یار بنیں آسمان ہو کہ زمین
 جستجو میں تری پھرتے ہیں ادھر اور ادھر رات دن شمس و قمر
 یہ مرادل یہ مرا حوصلہ میرا یہ جگر کر دیا سینہ سپر
 ایک دم رشکِ تباہ سے نہ کرین قلعِ نظر ہو گا ہر قطرہ گھر

جسم کیا جان ہو کیا لطف ہو کیا عقل ہو کیا نہ ملا سکا پتا
واسطی تو ہی بتا کون ہے آیا ہو کہ مر کچھ بھی ہو تھکوں خبر

مستزاد ہشتم

مرضِ ہجر میں دل جب سے گرفتار ہوا کیسا ناچار ہوا
اب تو عیسیٰ بھی مری شکل سے بیزار ہوا جینا دشوار ہوا
جان آخر ہر بس اب ہونٹوں پہ آیا مردم شکل دکھلا و صنم
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا کیسا انکار ہوا
لوٹو ڈھنچا ہوں اُسے پہلو میں مگر پاس نہیں ملنے کی آس نہیں
حیف جس نے سے جدا مجھے وہ دلدار ہوا ملنا دشوار ہوا
خواب میں بھی نہیں اب شکل دکھاتا وہ صنم ہے کیسا ہنرم
اب تو صورت بھی دکھانا اُسے دشوار ہوا ایسا بیزار ہوا
ہو گیا تھا ترے سودا کی کو دشت میں سکون پھر ہوا اسکو غین
بعد مدت کے وہی پھر اُسے آزار ہوا سخت بیمار ہوا
غیر کو چاہا نہیں جب سے تجھے دیکھا صنم تیرے ہی مہر کی قسم
جد ترے اور کسی سے نہ سروکار ہوا سب سے انکار ہوا
جب سے صورت کو تری دیکھا ہوا سایہ لقار ہوا ہوش بجا
نشہِ عشق میں اس درجہ میں سرشار ہوا پھر نہ ہنسیار ہوا
وہ بھی دن ہو گا آلی کہ جو میں اُس سے ہوں کے خوش سب کون
طالعِ خفتہ مرشد ہر بیدار ہوا وصل دلدار ہوا
کو نہ ملنے کا تیرے کرے عاشق سامانِ امیرے جان جہان
بچوں میں سلسلہٴ ہجر گراں بار ہوا ملنا دشوار ہوا

مستزادِ ہمس

اسی طیبہ مرے جینے کے کچھ آثار نہیں نکر و فکروفا
 اُس مسیحا کو دکھا دو تو کچھ آثار نہیں ابھی ہو جاے شفا
 بیوفا تجھسا جہان میں کوئی زہار نہیں کیجے کس سے گلا
 سچ تو یہ ہے کہ ہمیں عشق سزاوار نہیں تری تقصیر ہو کیا
 فصل گل کی نہ چمن میں مجھے دی خوشخبری یاں ہو یاں پری
 لائق سیر حن اب یہ دل افکار نہیں کیوں رلاتی ہو صبا
 کتنا چاہا کہ ترے عشق میں مرجائیں ہم پر نکلتا نہیں دم
 اسی صنم تو ہی مری شکل سے سزاوار نہیں ہو اجل بھی تو خفا
 شمعِ کاتری سپا کوئی پروانہ نہیں اور اگر ہیں تو ہمیں
 دام کا کل کاترے کوئی گرفتار نہیں پیچ یہ ہم پہ پڑا
 فوج کرتا ہے اگر مجھ کو تو اے عربدہ جو خیرِ ح ضرر ہو گلو
 کوئی ارمان مجھے جز حسرت دیدار نہیں رخسے پردہ تو اٹھا
 قاصدا اُس سے تو یہ کہ دیکھو اے ماہِ جبین ہوں ہلاکی کے دین
 ترے آنے کی توقع تھے اے یار نہیں جھوٹی قسمیں تو نہ کھا
 کبھی اقرار کیا اور کبھی انکار کیا ہو یہ انداز ترا
 تو مرے حال سے افسوس خردار نہیں ہے یہ قسمت کا لکھا
 دیکھ پچھتاؤ گا مولس تو نہ کھو مفت میں جان ترک عشقِ بے
 فائدہ اس میں سوانح کے زہار نہیں رکھ نظر سوے خلا

مستزادِ دہم

ہم کو دن رات بجز عشقِ صنم کا رہنیں کبریا کی ہر قسم

کون دل ہو غمِ فرقت سے جو ناچار بنیں ہو عجب طرح کا غم
 یاد میں تیری سیما ہو لبون پر مری جان کیا کروں حال بیان
 ہاتھ اکٹھا کیے تے عشق سے زنا رہیں گرجہ ہوں لاکھ ستم
 ہمدرد ہم سخن و مولنس و ہمارا بنیں اور نہ دس لڑکائی
 جز غم و درد و مرا کوئی بھی غمخوار بنیں ہاں مگر دیدہ نہم
 زندگی خاک ہو بے تیرے مجھے ماہ لقا اسکا عالم ہو خدا
 پاس افسوس مرے تھکنا طرح دار بنیں ہو فزون کیوں ظالم
 دل تو ہم دے چکے اب جان بھی لے اے دلبر ہوا گرد نظر
 ہو کو دنیا میں سوا تیرے سرو کار بنیں چاہے لے جسکی قسم
 کیوں ہر اسان نہ ہو عالم بنیں حیرت کا مقام ہو یہ مشہور کلام
 چھوٹا دامِ محبت کا گرفتار بنیں جب تملک دم میں ہو دھم

مخمسات اُردو

مخمس اول

لٹنے کا ترے رکھتے ہیں ہم دھیان اوھر دیکھ	بھاتی ہو بہت ہو تری آن اوھر دیکھ
ہم بچا ہننے واسے ہیں ترے جان اوھر دیکھ	ہولی ہو صنم ہنسکے تو اک آن اوھر دیکھ
اے رنگ بھرے توکل خندان اوھر دیکھ	
ہم دیکھتے تیرا یہ جال اس گھڑی ایجان	آئے ہیں یہی کر کے خیال اس گھڑی ایجان
تو دل میں نہ رکھو جسے ملال اس گھڑی ایجان	نکھرے پہ ترے دیکھ گلال اس گھڑی ایجان
ہولی بھی یہی کہتی ہو ایجان اوھر دیکھ	

ہولی کی طرب ہو جو ہر اک جا میں نمودار	سننے ہیں کہیں راگ کہیں مے میں سرشار
ہو دل میں ہمیں تو تری نظروں سے سروکار	پچکا ری ہمارے تو لگا یا نہ لگا یا رہ
اٹکو تو فقط یہی ارمان اوجھڑ دیکھنا	
ہر دھوم سے ہولی کی کہیں شور کہیں غسل	ہوتا نہیں کچھ رنگ چھڑکنے میں تامل
دن بچتے ہیں سب ہنستے ہیں اور دھوم ہو بالکل	ہولی کی خوشی میں تو نہ کرہے تماثل
ایحبان ہمارا بھی کہا مان اوجھڑ دیکھ	
ہر دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے	جیتے ہیں فقط تری نگاہوں کے سہارے
ہیں یاں جو کھڑے آن کے اس شوق کے مارے	ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہیں پیارے
ملک پیار کی نظروں سے میریاں اوجھڑ دیکھ	
ہر چار طرف ہولی کی دھو میں ہیں اہا ہا	دیکھو جو جب آتا ہو نظر سرد زنتا شا
ہر آن جھکتا ہو عجب عیش کا چہر چا	ہولی کو نظیر اپ تو کھڑا دلیہ ہے یاں کیا
محبوب یہ آیا رہے نادان اوجھڑ دیکھ	
محشمس دوم	
مزان نازک صیاد سے مجھے تھی یاس	کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رات دن میں پاس
جو بوجھے تو کیا انتہا کا میرا پاس	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سننا کیا میری تاصبح داستان صیاد	
میں وہ ہوں رونق گلزار ہر مے دم سے	اڑا سے نغمہ سرائی میں ہوش بلبل کے
ابھی نہیں ہے ستمگار میری قدر مجھے	کہ لگیا یا مے زمزمون کو بعد مے
ہوں چند روز ترے گھر میں مہمان صیاد	
عزیز کہتے ہیں میخوار سا غم رمل کو	بغیر گل بنیں آرام و چین بلبل کو
صد آفرین ہر مے صبر اور تحمل کو	کہ جھانکتا نہیں چاک قفس سے بھی گل کو

کہ تا نو مری جانب سے بد گمان صیاد	
مرا خیال تو دل میں کب گذرتا ہو کبھی نہ مانو نگاہ میں تو خدا سے دُرتا ہو غرض کہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہو پروں کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہو	
نفس کو لیکے میں اڑ جاؤنگا کہاں صیاد	
اُدھر ہوتا کہ میں الجھانے کے ترے سنبل اُدھر ہوا دام بچھائے ہوے محبت گل بھنسا ہی لینے کی ہو فکر جا بجا بالکل نکالو نہ قدم آشیان سے اُدبلبل	
لگائے بیٹھے ہیں پھندے جہاں تہاں صیاد	
اگرچہ میری بھی کی اُسے خانہ بربادی مگر کبھی نہ کسی روز میں ہواشت کی پر اب تو ظلم پہ حسد دے کر باندھی چمن میں رکھنا بلبل کا نام تک باقی	
خدا کرے یونہی ہو جائے بے نشان صیاد	
نہ اسکے دام میں آتا میں زینہارا مرند یہ کشمکش نہ اٹھاتا میں زینہارا مرند کبھی قریب نہ جاتا میں زینہارا مرند فریب دانہ نہ کھاتا میں زینہارا مرند	
نکرتا دام اگر خاک میں نہاں صیاد	
محسن سوم	
بخشتی ہو خالق نے تجھے سب سرور و نیکوئی پنغیر و ن کی دی تجھے اللہ نے پنغیری صورت سے تیری ہو عیان شان خدا کی ہر اگر چہ وہ زیبائے تو رشک تہاں آذری	
ہر چند وہ صفت سیکم در حق زان زیبا تہی	
ہیں ختم تیری ذات پر اوصاف امت پر و اللہ کے محبوب سے کسکو مجال ہمسری پائی ہو کس مخلوق نے یہ برتری یہ سروری تو از پر ہی چاک تری و زبرگ گل زکری	
وز ہر چہ گویم بہتری تھا عجائب دلبری	
میں نے مصور سے کہا بے مثل ہو یہ ناؤں تصویر اسکی کھینچ کے تجھے تو یہ ممکن نہیں	

یہ بات سچ کہتا ہوں میں ہو کر اگر تجھ کو یقین	صورت گر نقاش بین در صورتے نازم بین
یا کس تو صورت این چنین یا ترک کن صورت گری	
ہو سارے عالم میں کوئی تجھ سے ہمیں دکھائے تو	دعوے ہو جسکو جس کا غفل میں تیری ہے تو
احوال تیری مع کا جبریل سے سن جائے تو	عالم ہمہ لغتے تو خلق خدا شیدا سے تو
این رنگس رعناے تو آدرہ رسم کاوی	
جبریل سے معراج میں کہنے لگا یوں وہ صغیر	تخنے تو دیکھا ہو جہان بتلا تو کیسے بین ہم
روح الامین کہنے لگا اے مہم بین تیری قسم	آفا تھا گردیدہ ام مسد بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری	
ہمسرا ترا ہرگز نہیں حور و ملک جن و بشر	لکھڑے سے تیرے ہر عیان شان خدائی بسر
لیکر چراغ مہر اگر ڈھونڈے فلک بھی دریائے	ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبر
شمسی نہ دائم یا قمر یا زہرہ و ماسری	
ہم بیکسوں کا چارہ گر کوئی نہیں تیرے سوا	ای بادشاہ کی اتی دے خواجہ ہر دوسرا
مسکین شہید بے نوا ہو آستانہ پر پڑا	خمس و غریب است و گدا افتادہ در شہر شہا
ہاں کہ از بہر خدا سے غیجان بگری	
خمس چہارم	
عشوہ سے ظاہر سر بسر ہو جلوہ حور و پری	غز سے میں تیرے جو بونہان فن جادوگری
جتنی کہ خوبی چاہیے ہر تیری صورت میں بگری	اے چہرہ زیبائے تو رشک بتان آذری
ہر چند و صفت میکنم در حسن زان بالاتری	
نقاش قدرت نے تجھے حیدم بنایا سر بسر	جتنے کہ اگلے نقش تھے بے روپ سب سے نظر
سلا مرقع و ہر کا ہر چند دیکھا غور کر	ہرگز نیاید در نظر نقشے زرویت خوبر
شمسے ندائم یا قمر حور سے ندائم یا بگری	

مشتق خرام ناز سے توجوہ کرتا ہر جہان	جون سایہ رستے ہیں بڑے عشاق بے تاب تو کون
چاہیں کرٹھین خاک سے سوہم میں یہ طاقت کہاں	اسی راحت و آرام جان باقد جون سرور و ان
زالتو سرور و دامن کشان کا لام جان ہری	
رہتی تھی عاشق سے تجھے یہ کس قدر بیگانگی	مانند نور و سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی
پرانتہا سے عشق میں دیکھا کہ یہ صورت ہوئی	من تو شدم تو بن شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگو ید لید ازین من دیگر تو دگر	
در پر جو اپنے دیکھ کر مٹھکو وہ شبنم جیب	ہو کر غضب کنے لگا تو کون ہر اٹھ بیان سے جا
معروف میں نے رو دیا اور رو کے یہ مقطع	خمس و غریب است و کذا الف و دہ در شہر شام
باشد کہ از بہر ذرا سوے غریبان بگری	
مختص پنجم	
ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہر بے ادبی	میں غلام اور وہ صاحب ہر میں مت وہ بنی
یا بنی ایک ننگے لطف بہ اسے والی	مرحبا سید کی مدنی المری
دل و جان با فدایت یہ عجب خوش لبی	
منظر نوحہ اسکل ہو محسوس و صنف	مختیر سے ملک و حورو پری و آدم
کیا ہی عالم ہو کہ تصویر ہی کا سا عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجبی	
دشت عالم میں سر اسید گزاری اوقات	آج تک منزل مقصود نہ پائی ہی بات
مدد و خضر کرامت کہ نہیں پائے ثبات	ماہہ تشنہ لبانیم و تو لی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبی	
خود کہا ابن ذبیحین تو تھا ہر میں کس	جو ہر پاک کی خوبی ہر فرشتوں سے سوا
سر سے پائوں ملک نور خدا نام خدایا	نسبتے نیست بذات تو نبی آدم را پیتہ بیضا

	برتر از آدم و عالم تو چہ عالی بسی	
صاحب خانہ سے ہوتا ہو مکان کا اکرام	وہی جنت ہو جہان مین ہو جہان تیر امتقا	آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام
	زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین رطبے	
ہوئی انجیل کمان ناسخ توریت و زبور	تیری خاطر سے خدانے یہ نکالا دستور	ہر رعایت تری ہر بات کی کتنی منظور
	زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
کر سکے پایہ عالی کا ترے کون ادراک	تیرے درجے کو نہ عیوق ہی پہونچے نہ سماک	گرچہ کافی تھی فضیلت کو حدیث لولاک
	بمقامے کر رسیدی نہ سہیج نبی	
جوش مین شوق کے کچھ یاد رہی مج نہ فنا	یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا جانے ہو اور کیا بین ہم	خود ستائی ہو زلس رسم فضیلت ان عجب ہم
	زانکہ نسبت بسک کوی تو شد بے ادبی	
مومن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب	نہ دوا اور نہ پرہیز مرض حرص و ذنوب	پر ترا لطف ہوا عجاظ مسیحا سے بھی خوب
	زان سبب آمدہ قدسی پھر مان طلبی	
	انجمن شمس	
کیا تو نے حال اُس سے مرے درد کا کہا	اور مرے انتظار کا کیا ماحر کہا	سچ فراق کچھ نہ کہہ تو نے یا کہا
	حرف عتاب یا سخن دلکش کہا	
آتا ہو ہول ابتورے دل مین ہو بہو	صبر و قرار ہونے میں خاطر سے ایک سو	

حس جس طرح کی باتیں ہوئیں تیرے روبرو	بجھکو قسم ہو کیونکہ نہ پوشیدہ مجھ سے تو
کیسوی ہنی جو اُس نے مجھے بر ملا کہا	
میں تو کمال ہجر میں ہوں اُس کے بیقرار	دن رات اُس کے آنے کا رکھتا ہوں انتظار
جلدی سنا مجھے جو ہوا تجھ پہ آشکار	قاصد نے جب تو سُننے کہا کیا کمون میں یا
پہلے بھی کو اُس نے بہت ناسزا کہا	
میرے جو ہوش سنتے ہی اس بات کے اُٹھے	گھبرا کے جلدی میں نے قدم راہ میں رکھے
آیا ہوں پر شتاب خبر کرنے کو تجھے	میری تو کچھ خطا نہیں تو اہی سمجھا سے
بیجا کہا یہ اُس نے مجھے یا بجاکا	
تجھ پر تو اُس نگار کی خوب تھی سب عیان	کیون نامہ لکھ کے تو نے کیا درد دل بیان
اب آنکار کر یگا وہ کیا کیا خرابیان	کتنے تھامین تجھے کہ نہ بھیج اُس کو خط میان
لیکن نظر تو نے نہ مانا مرا کسا	
محسّس مفقوم	
میان تو ہے نہ رکھ کچھ غبار ہو لی میں	کہ روٹے ملنے ہیں آبِ حسین یا رہو لی میں
مجی ہر رنگ کی کیسی بہا رہو لی میں	ہوا ہر زور چمن آشکار ہو لی میں
عجب یہ ہند کی دیکھی بہا رہو لی میں	
اب اس مینے میں بہو بخی ہر یان ملک چل	فلک کا جامہ پہن سُرخ شفق سے لال
بنائے چاند و سورج کے آسمان پہ تھال	فرشتے کھیلے ہیں ہو لی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا شمار ہو لی میں	
گلوں نے پنے ہیں کیا کیا ہی مجھ سے رنگ	کر جیسے پڑے یہ معشوق ہیں بہتے تنگ
ہو اسے چوں کے بجتے ہیں تال و مردنگ	تمام باغ میں کھیلین ہیں ہو لی گل کے تنگ
عجب طرح کی مجی ہر بہا رہو لی میں	

یہ سیر ہوئی کی سہنے تو برج میں دیکھی	کہیں نہ ہو گی اس لطف کی بیان ہوئی
کوئی تو ڈوبا ہوا من سے لیکے تا چولی	کوئی تو مر لی بجب تا کہ نہ ساجی
ہو دھوم دھام یہ بے اختیار ہوئی میں	
جو کچھ کہائی ہو اہل بہت پیاماری	چلی ہو اپنے پیامار سے کے بچکاری
کلال دیکھ کے پھر چھائی کھول دی ساری	پیامی چھاتی سے لگتی ہو چاہ کی ماری
نہ تاب دل کو رہی فر قرار ہوئی میں	
جو کوئی سیانی ہو آئین تو کوئی ہر ناکند	وہ شور و ہتھین سب رنگ سے نہٹ یک چند
کوئی دلاتی ہو ساقن کو یا رکی سو گند	کہ اب تو جامہ دا گیا کے ٹوٹے ہیں سب بند
پھر آ کے کھیلنے کو کہو در چار ہوئی میں	
مخمس ہشتم	
کب لالہ و گل کر سکیں عارض سے تیرے ہسری	قد سے خجل سرو سہی رفتار سے کبک دری
محبوب تجھ سے سیکھ لیں ناز و داد و دلبری	اک چہرہ زیبا سے تو رشک بتان آفری
ہر چند صفت بہکم و حسن ان زیبا تری	
ہر شور و ترے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک	دن رات صورت کو تری شمس و قمر رہنے میں تک
دیکھے ہو جو تیرے تئیں کتنا یہی ہو یک بیک	تا نقش می بندد فلک کس اندیدہت اس فلک
حوری نہ تلم پالمک فرزند اکوم یا پری	
تیرا رخ عناصرم بھر کر نظر دیکھے ہو جو	کھو وے ہو وہ ایمان کو باندھ ہو وہ زنا کو
دیوانے تیرے عشق میں ویسے بنیں کچھ ایک و	عالم ہر فیماے تو خلق جہان شیداے تو
این رنگس عنائے تو آورده ہم کافی	
ہو خلق و فو لی میں ہر اس طور سے وہ نازنین	ہزار دہائی دیکھتے تو ہوتے وہ حیرت قرین
اگر اس بیان راست کا آمانین تجھ کو یقین	صورت گر دیا چہن رومدرت خوشیش بین

	صورت کبش تو یغین یا ترک کن صورت گری	
کھاگوں قبا ناگ بدن صد زیب و زینت سے ہم آفا تماگر دیدہ ام مہربان و زیدہ ام	ہیں خلق بن ہر سویمان زین ادا زیا صنم کی غور توچ ہر ہی مجھ کو محبت کی قسم	
	بیا رفو بان دیدہ ام کیکن چیزے دیگر	
ابر و کمان جادو نظر شیرین سخنو عشوہ زرا خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شا	آیا نظر حسن روز سے تجھ سا شکر لب نہ لقا اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل لطیفہ مبتلا	
	باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بگری	
مخمس		
جو سپند آسا جگر اس آگ کا مالوس ہر کسکی نیرنگی یہ برق شعلہ فالوس ہر	آہ کیس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہر اور تپ غم کی تپش اس تہرے پر محسوس ہر	
	جو شر اس سے اٹھا سو جلوہ لائوس ہر	
مر گئے پھر جی اٹھے تڑپا کیے دکھ بھر گئے صبر اور تسکین بیان سے کوچ کب کے کر گئے	بزم من تری صنم جدم بچشم تر گئے دیکھ تیرے حسن سے برا ہو کیا کیا گھر گئے	
	اب وداع ننگ ہر اور رخصت ناموس ہر	
یا کنار آب یا تو کوے جانان کی طرف لیکن اک بار تو گو غم بیان کی طرف	مین نے جانا پھلین گے یہ گاتان کی طرف زودہ صحرا لیکن ذرا باغ وستان کی طرف	
	جس جگہ جان تناسو طرح مایوس ہر	
کوئی بے سایہ کہیں سایہ کسی پر کیا کرے مرقدین دو تین دکھلا کر لگی کنے مجھے	میں جو دان ہوں بچا تو اسجا ڈھیر دیکھے خاک کے اتنے میں عبرت کپڑے ہاتھ میرے خوف سے	
	یہ سکندر رہی یہ دارا ہے یہ کیا دوس ہر	
یہ وہ ہیں جگو کہ سہنت افلاک سے اتر آتھا تاج	یہ وہ ہیں جگو کہ سہنت اقلیم دیتی مٹی خراج	

یہ وہ ہیں جن کا فرشتہ نکونہ ملتا تھا مزاج	پوچھ تو اُسے کہ مالِ حشمت و دنیا سے کج
کچھ بھی اُنکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہی	
کر دیا ہی عشق کے غم نے تو بے طاقت تجھے	اس مرض کی بطرحِ لطیفی ہوا اب آفتِ مجھے
بس یہ کہتا ہی نظیر اب نہ کہتے حکمت تجھے	کر نہ بخشے شافعِ محشر شفا قدرت تجھے
عارضہ سے تیرے تو حیران جا لیںوس ہی	
مخمس دہم	
سرورِ او وہ نبی جسکے ہنیں بسد نبی	دیکھ کر شانِ تیری عیش کی بھی شانِ دبی
انبیا تجھ سے کہیں وقتِ شفاعتِ طلبی	مرحبا سید کئی مد نے اعراسِ بی
دل و جان با دفاعتِ پیچِ غمشِ یقینی	
ہو ترے جلوہ سے مسجودِ ملائک آدم	ہر ترے نور سے پر نورِ حدوث اور قدم
دیکھ کر حسن کے شیدا ترے دونوں عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوا لہجے	
نجلو گر خالق کو نین نہ پیدا کرتا	پھر تو یہ ارض و سما ہوئے نہ اصلا پیدا
گر چہ اولاد میں آدم کی ہوا تو پیدا	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
بہر تر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب	
ابراہسان و کرم سے ترے سیراب انا	ثرِ خلق سے ہی ترے جہان شیریں کام
اس تر و تازگی افزاے ریاضِ اسلام	تخلِ لبستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرینِ ربی	
موسوی و عیسیٰ و داؤد جہان کئے مہور	دینِ نازل ہوئی تو ریت و اخیل و زبور
اُنکی ہر خاص زبان میں کہ نہ فہم سے دور	ذاتِ پاک تو درین ملکِ غرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی	

جب گیا سوے فلک کے زمین کے طرشت	دیکھے سب باغ و بہشت ایک سے لیکر تا بہشت
کچکا کاشن نہ چرخ کا جب تو گلگشت	شب معراج عروج تو ز فداک گشت
بتھائے کریدی ز سر پہج بنی	
وہ فرشتہ کہ جو ہو حامل عرش اعظم	آکے در پر ترے آنکھوں کو اگر کر کے قدم
تو ادب سے یہ کہے کھائے تیرے در کی قسم	نسبت خود بگت کر دم و بس منفعلم
ز انکاء نسبت بہک کو تو رشد بے ادبی	
سوز عصیان سے جا سوختہ جب غلاوت	آئین صحرائے قیامت میں طلبگار تجات
کہیں سر چہرہ احسان ہر شہما تیری ذات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگزرد تشنہ لبی	
ہو ظفر کے دل بیمار کا بھی حال وہی	اور اسی طرح سے اب چارہ طلب ہی وہی
کہ گیا آکے شنائیں ترسی جیسے قدسی	سیدی انت جیبی و طیبیب قسبی
آدہ سوے تو قدسی بے دریاں طلی	
خمس یا زوہم	
کوئی جاوے جو دھر شام و بچا ہے کا ہے	تو کہے اس سے یہ بانالہ و آہے گا ہے
چاہیے ہم سر حال بتا ہے گا ہے	اس طرف بھی تحین لازم ہو گھا ہے گا ہے
دب دم لخت بلنظ نہیں گا ہے	
دل پہ سوزش ہو سدالب پہ ہر دم دم سرد	اشک سرخ آنکھوں میں ہر رنگ ہر خسار کا زرد
بہد ہو پوچھو نہ تم حال دل غم پر درد	ہی بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد
دل کو فرصت نہیں تھی کہ گرا ہے گا ہے	
فرصت اکدم کی نہ دی دل کو ہجوم غم نے	خون کے دریا کیے جاری کئی چشم نم نے
جو نہ کہنا تھا کہا تیرے لیے عالم نے	اب تو یہ عہد کیا چاہ کے تسکو ہم نے

	روسیہ ہو جو کسی اور کو چاہے گا سے	
دیکھنا اسکو بھی اک دن یونینن جہنم پر تاب	اگر فغان لبّ بزدل چشم سے جاری خون تاب وہ بھی ہو جاوے گا سری ہی طرح سے بیتاب	
	اسکو ہو پناہ جہنم صدمہ آہے گا ہے	
	محسن دوازہ ہسم	
بہتی اس بزم میں کل کل کبھی ایسی تو نہ تھی	گفتگو اور ونکی شامل کبھی ایسی تو نہ تھی بات کر لی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی	
	جیسی اب ہوتی محفل کبھی ایسی تو نہ تھی	
پھر جو تو مضطرب اتنا ہی بتا تو ہی یار	کہ نہ سیما بے نور برق نہ شعلہ نہ شرار لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار	
	بقیہ اسی تجھے اک دل کبھی ایسی تو نہ تھی	
بس نظر ملتے ہی دل پر نہ رہا کچھ قسا بوا	ہوں تو مدت سے ترا شفیقہ روئے نکو پر جو آبِ حال ہوا ہی یہ نہ دیکھا تھا کبھو	
	کہ طبعیت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی	
آج جو اوج پہ تو اتنا چمک کر آیا	جلوہ اپنا جو سہ چارہ نہ دکھلایا میں نے پوچھا یہ نیا نور کہاں سے پایا عکس رخسار نے کسے ہی تجھے چمکایا	
	ناب تجھ میں نہ کمال کبھی ایسی تو نہ تھی	
نہیں پروا اُسے افسوس کہ میرا ہل	تڑپے ہو خاک پہ اتنا کہ گیا خاک میں مل نہیں معلوم کہ کانسہ ہو کہ مھر کو مائل تنگہ یار کو اب کیوں ہی تغافل ایدل	
	وہ ترے حال سے غافل کبھی ایسی تو نہ تھی	

دل تو کیا جان کے دینے میں نہیں ہو انکا	جانتا ہو اسے تو خوب کہ ہر عاشق زار
کیا سبب تو جو گڑتا ہوں طفرے سے ہر بار	وہ کسی بات پہ تجھ سے نہیں کرتا تکرار
خوتری حور شائل کبھی ایسی تو نہ تھی	
محسن سیزدہم	
ز جرمِ خویشی خود شرمسارم	ہمیشہ از دامت اشکبارم
اکہی واقفی از سال زارم	مگر از رحمت امید دارم
تو میدانی کہ جز تو کس ندانم	
رہے ہو موجزن طوفانِ طوفان	گناہوں کا مرے از بس ہو طغیان
اکہی غرقہ ام در بحرِ عصیان	تری بے دستگیری ہوں ہر اسان
از دستِ رحمتِ افکن برکنارم	
میںا ہن سبھی اسبابِ غفلت	جہان ہو مجمعِ اربابِ غفلت
اکہی رفتہ ام در خوابِ غفلت	یہاں پی کر شرابِ نابِ غفلت
بدہ بیدارے زین کار و بارم	
زبانِ غدر کو یارے نقیر	ترے آگے نہیں مانند تصویر
اکہی کردہ ام بسیا تقصیر	مری کیا رست گاری کی ہو تدبیر
وزانِ حضرت نہایت شرمسارم	
کہاں بٹھرے جو کچھ آرام چاہے	بجا ہو گردِ مصطفیٰ کراہے
اکہی برکت از غیب سراہے	نہ پانی سنہل مقصود گاہے
ز چندین سال و مدہ درانتظارم	
کر تیرے مابقیہ موت اور زندگانی	تجھی کو زیب دے ہو حکمرانی

نجانین میں غضب و مہربانی	اکلی کو برائے در بخوانی +
تو دالی بندہ بے اختیارم	
سید کاری میں ہوں سلطان و پچان	پریشان حال مثل زلف نوبان
کردن کیا اپنی جمیعت کا سامان	اکلی خاطر م راجع گردان
کہ سکین و پریشان روزگارم	
نہ گریہ نہ سوز دل میں تاثیر	گناہوں کی ندامت سے ہوں دلگیر
تجھی سے ہی امید غفو تقصیر	اکلی از کمال لطف بی بندیر
دل سوزان و چشم اشکبارم	
رہا میں جیسے یان خورسند و فیروز	یونین ہوں حشر کو بھی جلوہ افروز
رہوں دونوں جہان میں بہرہ اندوز	اکلی گریہ یزم کردے امروز
مکن فردا بہ نزد خلق خوارم	
طغرہ ہر جنگو ایمان اپنا درکار	دعا ایمان کی وہ مانگے ہیں ہر بار
کہے ہی دیکھ تو کیا مرد ہشار	اکلی بر جلیب ایمان نگہدار
کہ ایت اصل جاہ و اعتبارم	

مخمس چہار دہم

یہ ایک آلی کمان سے بلا کو تو سہی	یہ کیوں اتر گیا منہ چاند سا کو تو سہی
ہوئی ہو کا ہشون کی وجہ کیا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کیسے ہوا کو تو سہی
ہلال کیوں ہوئے اور لقا کو تو سہی	
جہیں سے نور وہ کیا ہو گیا کو تو سہی	میں سے رخ نے کہہ رخ کیا کو تو سہی
مری طرح ہو کہیں تباہ کیا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کس کے ہوا کو تو سہی

	ہلال کیوں ہو سے ایسا لقا کہو تو سہی	
خدا کے واسطے تباراؤ کیا ہیں یہ سامان ندہ ادا نہ وہ غمر نہ وہ خوشی کے نشان	کہ رنگ رخ مستغیر ہوا میرے تابان ندہ مزاج نہ وہ چہنہ نہ وہ ہنسیاں	
	اُو اس رہنے کا باعث ہو گیا کہو تو سہی	
ہیان ہم سے کرد کون سا تعین غم ہر ہوا ہر کچھ نہ کچھ ایسا کہ فکر بردم ہو	یہ بے سبب بنیں اصلا مزاج برہم ہو یہ کیا سبب ہو کہ لب خشاک جہنم پر ہم ہو	
	کہو حجاب نہ بہر رخ کہو تو سہی	
نہیں ہج وصل پہ راضی اگر تم اس خوشخو گرد نہ شرم جو منظور ہو تو صاف کہو	تو چاہیے لب رنگین کا ایک بوسہ دو جواب کچھ مری باتوں کا دو غموش ہنو	
	زبان سے اپنی بٹایا بھلا کہو تو سہی	
نہیں ہو خوب رقیبوں سے ربطا ای خوشخو اگر عقیل ہو تو نیک و بد کو بھی سمجھو	بدی کریں گے یہ سمجھائے دیتے ہیں تجھ کو جواب کچھ مری باتوں کا دو غموش ہنو	
	زبان سے اپنی بٹایا بھلا کہو تو سہی	
ہیں کو رنج دم قیل و قال دیتے ہو جواب غیر کو قبل از سوال دیتے ہو	رقیب کو نہیں ایسا طلال دیتے ہو ہماری بات جو سن سُن کے طال دیتے ہو	
	مزا ہو دل کے جلانے میں کیا کہو تو سہی	
ہلال کی تو کوئی بات مٹی نہ ای خوشخو بھرا رقیب نے شب کو اگر چہ تم نہ کہو	گئے تھے چھوڑ کے ہنومان خوشی سکو کلام آج رکاوٹ کے ساتھ کرتے ہو	
	ہمرا قصور بت و خط کہو تو سہی	
نہاں دل گذرے ہیں لیلی جمال قیس مزاج نہ خط جنس محبت تھا اس طرح جو ہو تج	ہمیشہ ہو قہقہے عاشق گدا و صبا تاج ہوا وفا کے عوض میوفا یون کار و لاج	

یہ کیوں زمانے کی بدلی ہوا کو تو سہی	
بڑھائیں اُلفتیں پہلے وہ گر مجبوشی کی نہ تھا حجاب نہ عادت تھی یوں خموشی کی	شریک بزم رہے خوب بادہ نوشی کی بیان صاف کردو جبہ شیشہ سم پوشی کی
سنا کسی سے جو ہو بر ملا کو تو سہی	
چن یاد تگدو غا بازیاں زمانے کی فقط یہ گھات ہر بیان اب اٹھو کے جانے کی	ہمیشہ سے یہی عادت ہمیں کھانے کی عبث عبث نہ قسم کھاؤ کل کے آنے کی
کیا ہر کون سا وعدہ وفا کو تو سہی	
بہار کا بھی نہیں ہوا ہم نظم و نسق خوشی کی واسطے ہوا کہ نہ ایک روز فلق	خدا ان نے دفتر گل کے اُلٹ دیے ہیں حق غور حسن دور درزہ پہ ہر تختیں ناحق
شباب کسکا رہا ہوسدا کو تو سہی	
سراسر می ہو یہ تقریر اُنکی شائستہ مزاج کیسا ہو کیا ہو کسی کے وابستہ	کبھی ملے تو کہا کان میں یہ آہستہ اسیر زلفت سے وہ پوچھتے ہیں دانستہ
اس انتشار کا کچھ ماجرا کو تو سہی	
بیان ہو نہیں سکتا ہو اسکی شوخی کا سرطمی بنادیا مجھ کو یہ واقعہ ہر نیب	جواب ہی نہیں دیتا سوال کا سیدھا ہوا میں سبائل بوسہ تو ہنسکے کئے لگا
مزاج کیسا ہو بہر حال کو تو سہی	
کرو بیان خدارا کچھ اپنی وحشت کا ہوا ہو کیوں تمہیں محبوب کی طرح سودا	دباں جان ہو نہ بیچ کیا پڑا ایب تھارا دل تو نہ عالم اسیر کیسو تھا
یہ کس طرح سے ہوا متبدا کو تو سہی	
محسن یا نر تو ہم	
تجھے تو کہتے ہو رنگ تیرا گھر میں کچھ ہو گھر میں کچھ ہو	

زمانہ کی طرح ڈھنگ کسکا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو
 نہ آج مانو تنکا کل کا وعدہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو
 کسے بھر دسا کہ دم کا نقشہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو
 گھڑی کی صورت لگا ہو گھٹکا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو

دلانہ کر غم سے اشکباری کہ اس میں ہو امید داری
 جو یون ہی ٹھہر گئی بقیہ داری تو ہو چکی زندگی ہماری
 یہ خوبی اعمال کی ہو ساری کسی کی عورت کسی کو خواری
 یہ ریخ وزحمت ہو اعتباری نہ عیش و عشرت ہو اختیاری
 کبھی ہو دنیویپ اور کبھی ہو سایہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو

میں ہوں مرلیض تب محبت عیان ہو بیت بیون کی صورت
 میں دل جلا ہوں دم عیادت نہ جی کے بچنے کی آئے نوبت
 جو کوئی دم پسے گرم صحبت تو بھونکے جا صور سحر الفت
 نہ کیجیو ہمد ذرا بھی غفلت کہ مشل اگلے ہر دل کی حالت
 جو دم میں زندہ تو بل میں مردہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو

فساق ہو موت کی نشانی جواب دیتی ہو زندگانی :
 محال ہو ضبط خون چکان کمال ہو زور ناتوانی
 عیث ہو اس درد کی کہانی عیان ہو منہ پر تپ ہنسی
 میں کیا کہوں نامہ بر زبانی یہ کیوں دم بھر رہا ہو جانی
 نہ کیوں آنے میں دم کا وقفہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو

نہ عمدہ دور انکو استواری نہ قصر گردون کو پاکداری :
 جہان میں ہمیری اُسکی جاری عیان ہو ماہیت اُسکی ساری

فلک کو شبنم سے اشکباری زمین کو بھولوں سے داغدار	
پلوچھو اعرمہ درخش ہماری کہ کیا ہو ہر آن بقیہ ہماری	
زلزلے کا رنگ مثل حربا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو	
محسن شانزدہم	
جان ناسید کی مدنی العربی	شد خدا سید کی مدنی احربی
احسن سید کی مدنی العربی	مرحب سید کی مدنی العربی
دل و جان باوندایت چہ عجب خوش لقی	
گرد از جلوہ خود مقبوس این عالم را	کردہ عرش برین حبا لیکہ مقدم را
نظرے کن لغایات خودش عالم را	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی بسی	
عشق داران مدینہ ز تو سر سبز دہام	رہ گرایان مدینہ ز تو سر سبز دہام
گشت میدان مدینہ ز تو سر سبز دہام	نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز دہام
زبان شدہ شمرہ آفاق بشیرین ربی	
بجدا از خط و خال تو عجب حیرانم	از قدس و مثال تو عجب حیرانم
نزدیکہ بکمال تو عجب حیرانم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
القدر القد چہ جمال است بدین بوالعجبی	
دعوی وصف ترا دارم و بس منفعلم	تن بتوصیف تو در دادم و بس منفعلم
خویش را عاشق تو دارم و بس منفعلم	نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت لبیک کوے تو شد بے ادبی	
موسیٰ از آمد توریث حسب کرد ظہور	عیسیٰ از بچل چو آورد نسب کرد ظہور
چونکہ آن صاحب لولاک نسب کرد ظہور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

	زبان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
جان جان سوختہ جانیم و تولی آب حیات اپس ترا چونکہ نخواستیم تولی آب حیات	سر بسر لفتہ لسانیم و تولی آب حیات ماہمہ تشنہ لبانیم و تولی آب حیات	
	لطف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبی	
چشمہ فیض رسا سوئے من انداز نظر عین رحمت بجز اسوئے من انداز نظر	قبلہ اہل ضیا سوئے من انداز نظر چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر	
	از قریشے لقبے ہاشمی و مطہری	
رہتہ منز لیش از ہمہ ادراک گذشت چون تواز عرش برین صاحب لاک گذشت	تا سر چرخ برین از مد خاک گذشت شب مزاج عروج تو زان فلک گذشت	
	بمقامیکہ رسیدی نہ رسد بیج بنی	
پیش تو شاہ و شہنشاہ کند عجز و نیاز این ہمہ از تو نمایم ز حد عجز و نیاز	کیست آنکس کہ با نکس نہ رسد عجز و نیاز بد رفیض تو استاده بعد عجز و نیاز	
	زنگی و رومی و طوسی مینی و حبلی	
سرور اہل ہدایت شفا و لعلوب ایم خلیل غر با انت شفا و لعلوب	محمد راز خدا انت شفا و لعلوب یا طبیب الفقرا انت شفا و لعلوب	
	آمدہ پیش تو قدسی بے دربان طلبی	
	مخمس مفتد ہم	
واہ کیا شان ہو کیا رتبہ ہو سبب عالی کس پیمبر کو سوا آپ کے مزاج ہوئی	مستفیض اندر توا و عربی تا عجبی مرحبا سید کی مدنی العربی	
	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش فہمی	
	ہست شمع تو شہستان قدم راز خدا	بجھ سے ہو عرش معلیٰ کو حبلا اور ضیا

نسبت نیست بذات تو بنی آدم را	نسل آدم میں ہو تو گرچہ بظاہر پیدا
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسب	
برنگین پرده رخسار خود از رحم کرم	ترے دیدار کا مشتاق ہوں میں شاہ اہم
من بیدل بحال تو عجب جیہ اسرار	حسن رخ کی ترے تعریف ہی قرآن میں رقم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجب	
باعث کون و مکان جلوہ حق خیر انام	ای شہ جو دمنہا تجھ پہ درود اور سلام
نخل لبستان مدینہ ز تو سرسبز بام	اک نظر میری طرے کیجیے باحسان تمام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
ہمدان دم کہ گذشتی تو زعرش اکرم	تجھ پہ جان میری نثار ای شہ سہ دار اہم
نسبت خود بسکت کردم و بس منقلع	عرض کرتے تھے ہر اک لحظہ یہ غوث الاعظم
زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی	
یک نظر سوے من انداز کہ باشم مسرور	مصدر علم لدنی ہو تری ذات حضور
ذات پاک تو کہ در ملک عربا کرد ظہور	منظر نور خدا عاشق و محبوب غفور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
توئی محبوب خدا شافع یوم المصحات	میں اطاعت میں تری حور و ملک و رضات
ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات	وہ ہر ایک تری بات ہی ماہی و نبات
لطف فرما کہ ز حد میگردد تشنہ لبی	
عاصیا نہ است توئی بہر شفاعت سرور	وہشت روز جدا سے ہوں سر ابا مفضل
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر	سر بسر بوجہ گناہوں کا ہی میرے سر پر
ایمقریشی بقیہ ہاشمی و مطلبی	
عیسے و آدم و موسی و ملائک یک تخت	تھا فلک سیر ترا شہب خوش رو یک دست

کہتے تھے رتبہ عالی سے ہیں ترے ہم سب	شب معراج عروج تو زافلاک گذشت
بقامیکہ رسیدی نہ سہیج بنی	
مجھکو بھی کیجیے فیضان نظر سے ممتاز	گشت کو نین ز فیض تو ہمہ سدا فراتر
اک نظر میری طرف بھی شہ عالی اعجاز	بدر فیض تو استادہ لصد عجز و نیاز
زنگی درومی و ہندی مینی و سلبی	
نفس امارہ کے ہاتھوں سے ہوا ہون مغلوب	حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب
ہو گناہوں سے خلیل احمد عاصی محبوب	یا طیب الفقر انت شفاء لقلوب
آمدہ پیش تو قدسی بے دربان طلبی	
مسدس الروو	
اول	
جہان مین نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا	وے نہ دیکھا تھا دروالم جدائی کا
ویا فلک نے ہمیں یہ ستم جدائی کا	بڑا ہو مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا
غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	
خدا کسی کو نہ دکھلاے غم جدائی کا	
گھڑی گھڑی مین اُسٹھے ہو ترپ کے دل آہ	جگر کے ٹکڑے نکلتے ہیں اشک کے ہمراہ
جو کوئی شکل مری دیکھتا ہو اب واللہ	یہی کہے ہو وہ سینہ سے سر دیکھ کر آہ
غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	
خدا کسی کو نہ دکھلاے غم جدائی کا	
مجھ نے کیونکہ نہ دل مین دادا در بیدار	کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے پر بار
نہ جی کو چین نہ آنکھوں کو شکم نہ دل پر شاد	بھلا میں کس سے اب بس ظلم کی کروں فریاد
غضب ہو قہر ہو یا روستم جدائی کا	

	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
کبھی تو یار کے آنے کی راہ نکلتا ہوں کبھی تو آہوے جنگل میں جا بھٹکتا ہوں	گلی میں اُسکے کبھی جا کے سر ٹپکتا ہوں نکلتی جان نہیں اور پڑا سکتا ہوں	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
پھرون ہوں شست و بیابان میں رات دن خواب حال جگر خستہ اور گریبان چاک	جلاتا آہ کے شعلہ سے سب خس و خاشاک یہ جبرِ آن پرے غم وہ کیا جیسے پھر خاک	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
کبھی چین کو جو گھبرا کے ہوں نکل جاتا جدھر کو جاؤں اُدھر غم جگر کو ہر کھاتا	تو وان بھی ہاے زرا دل نہیں ہو ٹھہرتا عجب خرابی ہو کچھ ہاے بن نہیں آتا	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
نہ بھوکھ گنتی ہو نہ نیند منہ دکھاتی ہو نہ دل لگی نہ کوئی چیز مجھ کو بھاتی ہو	جو دن پیسے ہو کمورات مجھ کو کھاتی ہو کلیجہ ٹوٹے ہو اور چھاتی اُٹھی آتی ہو	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
جدائی ہاے محبت کی کیا برسی ہو شو لفظِ ہجر کے اب غم کو روئیے تاکر نہ	کر دل نہ بزم میں پہلے نہ خوش لگے ہو بہت بُرا ہو یہ عاشق کے حق میں گھر ہو	
	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	

دوم

جب سے ٹکولگیا ہو یہ فلک اظلم کہیں :
 ہم یہ جو گذرا ہو وہ گذرا کسی پر ہم کہیں
 جی ترستا ہو کہیں اور شہم ہو پر ہم کہیں
 زرتلی ہو نہ دل کو چین ہو اکدم کہیں

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں
 خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور ہم کہیں

ہر گھڑی آنسو بہا نہ دیدہ خونبار سے
 آہ و نالہ کھینچت ہر دم دل بیمار سے
 رات دن سر کو ٹپکنا ہر درو دیوار سے
 ہر بُرا احوال اتنا بھر کے آزار سے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں
 خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور ہم کہیں

فرکسی سے مہر و الفت فرکسی سے پیار ہو
 دل اُدھر سینہ میں تر پے جی اُدھر پیار ہو
 فرکسی سے مہر و الفت فرکسی سے پیار ہو
 دل اُدھر سینہ میں تر پے جی اُدھر پیار ہو

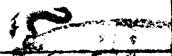
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں
 خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور ہم کہیں

پر نہیں اڑ کر تمھارے پاس جو آجائے
 چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائے
 جی ہی جی میں کب تک خون جگر کو کھائے
 دل سمجھتا ہی نہیں کیونکر اسے سمجھائے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں
 خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور ہم کہیں

اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہیں نگاہ
 ہو جو کچھ غلم و تتم ہم پر کہیں کیا تم سے آہ :
 ہر گھڑی مثل نظیر اس غم سے ہو حالت تباہ
 بن ہوئے اتنا نظیر اپنے انہیں ہر گز تباہ

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں
 خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور ہم کہیں



سوم	
اپنے غمخواروں کوئی آن ہنسے بولے	درومندوں کا نکال رہا ہنسے بولے
پھر کہاں یہ دلبری یہ شان ہنسے بولے	دم غنیمت ہمارے نادان ہنسے بولے
مان لے کہنا مرا ایجاں ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے
آج بجو حق نے دسی جو حسن و خوبی کی بہار	چاہنے والوں سے کرے کچھ سلوک و مہر و بار
کووند نا بجلی کا اور جو بن کا مت گن اعتبار	کاٹھ کی ہانڈی بنیں بڑھتی ہی تیار بار بار
مان لے کہنا مرا ایجاں ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے
اس قدر مت کرمیجاں اپنے جو بن پر گمان	یہ بنیں رہتا سدا کا فر کسی کے پاس ہان
کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہی اسین میں جان	قدقمہ ٹھٹھا ہنسی ٹھکھیلیاں پھر یہ کہاں
مان لے کہنا مرا ایجاں ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے
کیا ہمارا حال دل خوبی مجھے کہتی بنیں	یا ہماری چاہ تیرے ناز کو سہتی بنیں
آہ کہتی حسن کا فر کی ہری رہتی بنیں	ناو کا فذ کی پیار سے یہ سدا بہتی بنیں
مان لے کہنا مرا ایجاں ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے
کیسے کیسے خوب دیان ہو گئے ہیں میجاں	اپنے غمخواروں کی کیا کر گئے ہیں خوبیاں
تو جو روٹھا روٹھا ہے رہتا ہر نامہربان	دیکھ کچھتا دیکھا غافل حسن پر مت کر گمان
مان لے کہنا مرا ایجاں ہنسے بولے	حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنسے بولے

گل بھی کھل کباری یجان کچھ بھی کھلتا نہیں دودھ اور دل جب پھٹا پیار سے یہ پھر تیار نہیں	حسن کا عالم ستار ہر گھڑی متا نہیں مجھ سے تیز رو ٹھٹھا ہر دم کا اب جھلٹا نہیں
مان لے کنہ مرا یجان ہنس لے بول لے حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے	
پیار سے ہنس لول پیار پی لے الفت کا جام کچھ نہ رہو یگا رہیگا آخرش اللہ کا نام	اب نظیر آگے ترے رہتا ہر جا صبح و شام پھر کہان یہ دلبری یہ عیش کی باتیں مدام
مان لے کنہ مرا یجان ہنس لے بول لے حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے	
پیارم	
ہزاروں عاشق جا بنا زاو لاکھوں صنم ہونگے مگر جیتے یہ اپنی صف کے ہیں یہ بدم ہونگے	جہان ہر جب تلک یان سیکڑ و تاشا دی و تاشا کنار و بوس اور عیش و طرب بھی مبدوم ہونگے
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بہم ہونگے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
اگر ہر بیش تو بہتر در نہ کم غنیمت ہو بھر دسا کچھ نین دم کا عزیز و دم غنیمت ہو	تجھ را اب ہو جتنا حسن کا عالم غنیمت ہو ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہو
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بہم ہونگے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
غرض تم وقت کے لیلی ہو پیار اور ہم مخبون کسی کے کہنے سننے پر نہ جاؤ دیکھو کتنا ہون	ہماری چشم ہلکی اور تجھ را سے عارض ملگون گھڑی بھر بلیکے ہم پاس کرو عیش و لقون
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بہم ہونگے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	

اگر تھے ہمارے دل کو دکھ دے دیکے ترسایا	غلط فہمی تمھاری یا یہ جس نے تم کو سکھایا
کیا جب وقت کا فرما تھو سے پھر ہاتھ کھلایا	غرض پہنچے تو اب بھی اور تمہیں آگے بھی سمجھایا

نہ یہ چمیلین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بھم ہونگے	
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہو گے	

اچھی بان لفتیں بڑھتی ہیں درد ان کی گھٹتی	غنیمت میں طمانچے پیار کے اور جاہ کی لاتین
جب آنکھیں منہ گدگیں سب ہو چکیں جتن اٹھاتی	کمان پھر دن کر کے اور کمان عیش کی راتیں

نہ یہ چمیلین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بھم ہونگے	
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہو گے	

ہیں ہر بقیہ اری اور تمہیں ہر دم طر جاری	غنیمت ہی ہماری اور تمھاری گرم بازاری
نظیر اب کیا کہے آگے غرض آخر بنا چاری	کمان پھر تم کمان پھر تم کمان لفت کیان

نہ یہ چمیلین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بھم ہونگے	
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہو گے	

پنجم

بہذا تم رسل ہاشمی و مطہری	اگر پس از تو نہ فرستاد خدا هیچ بنی
شرمیش رس و جہ عالی نسب	بزبانہ اشارہ موصوف بہ شیرین طبع

مرحباً سید کی مدنی العسریٰ	
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	

تو ہر محبوب پسندیدہ رب الارباب	ہر بڑا مرتبہ عالی ہر بہت تیری جناب
نام سے تجھ کو پکاریں نہیں شرط آداب	اسیلے کرتے ہیں یون یاد پڑ کر القاب

مرحباً سید کی مدنی العسریٰ	
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی	

آپ کی ذات مقدس کا ہوا جب کہ ظہور جن وانسان و ملائکہ کا تو کیا ہر مذکور	ہوئی مخلوق خدا سب دل جان سے سرور کتنے تھے اپنی زبانوں میں یہ سچے خوش طویر
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
تھے جو مشتاق لقا عاشق صادق جان باز دست نہ بھرے مجروح بصد سوز و گداز	دل سے ندوی تری درگاہ کا خاص اہل نیاز اُنکے ہر ایک لب زخم سے آبی آواز
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
ذکر خیر آپ کے وصفون کا جہان ہوتا ہر دل سے ہر ایک کے عیان شوق نہایت ہر	منزل رحمت ایزد وہ مکان ہوتا ہر اہل مجلس کو کبھی یہ ورد زبان ہوتا ہر
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
واہ کس درجہ نکل شب مزاج میں بکثا شوق سے فاشیہ بردار سرافیل ہوا	لاہٹے جبریل سواری جو طلب حق نے کیا آسمان پر جو گئے آپ فرشتوں نے کیا
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
آپ جس وقت شفاعت سے فراغت پائیں کہ جو داخل ہوا ہوسے اُسے بلوائیں	جائزہ لینے کو امت کا جناب میں آئیں حور و غلمان بچے تقظیم زبان پر لائیں
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
اسی نغمہ سے پر آوازہ جہان بالکل ہر	حسب طرک کان لگا کر کے ست یہ غل ہر

گلستان میں یہی آواز شکست کئی ہو	سر ہر شاخ ہی زمرہ پہ بسبل ہو
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باو فدائیت چہ عجب خوش تھی
سرد پر بیٹھ کے ہر قمری شیریں گفتار	غمرستان میں ہر اک طوطی شیریں منقار
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باو فدائیت چہ عجب خوش تھی
باعثِ راحت و آرام دل و جان ہو یہی	تخم روح فرا سے جن والہ انسان ہو یہی
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باو فدائیت چہ عجب خوش تھی
صدق دے ہوں غلاموں کا ترے حلقہ بگوش	روسا ہی سے گنا ہوں کی مگر ہوں بگوش
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باو فدائیت چہ عجب خوش تھی
ساتے آنکھوں کے آیا جو خیال اظہر	میشوائی کے لیے بڑھنے لگے بیک نظر
مرحباسید کی مدنی العسری	دل و جان باو فدائیت چہ عجب خوش تھی
دل میں جب چہ سہۃ الہیہ کا تصویر	کر سیہ خانہ وہ تھا خانہ خورشید ہوا
یخچم شاقب کی طرح خال سویا چمکا	خیر مقدم کی پھر آئی دہن دل سے صلا

مرحباً سید کی مدنی العری دل و جان با وفادایت چه عجب خوش لقی	
آرزو ہو کہ کبھی بخت مرا ہو بیدار دور سے دوڑ پڑوں دیکھ کے نور رخسار	خواب میں ہوں میں زیارت سے مشرت اکبار سر کور کھڑکھ کے قدم پر یہ کون میں ہر بار
مرحباً سید کی مدنی العری دل و جان با وفادایت چه عجب خوش لقی	
قبر میں آئین نیکین جب از بہر سوال کہ تبا کون ہر یہ مہر سپہر اجلال	پوچھیں یہ بات دکھا کر مجھے تیری تمثال ہو کے صورت سے مخاطب یہ کون میں آج
مرحباً سید کی مدنی العری دل و جان با وفادایت چه عجب خوش لقی	
جبکہ ہو حاکم دیوان عدالت باری تو شفاعت کو اٹھے اور دن کو ہونا چاری	خون ہو مجھ سے گنہگاروں کے دل پکاری پیچھے پیچھے چلے ہاوی یہ ہلب پر جاری
مرحباً سید کی مدنی العری دل و جان با وفادایت چه عجب خوش لقی	
رباعیات و قطعات	
قطعہ	
یاران و ہم رفیق و شفیقمان دوستدار جب منہ گئی یہ آنکھ تو ای دوست مگر	سب آشنا ہیں زندگی مستعار کے پھٹکے ہو کون گرد کسی کے مزار کے
قطعہ	
اکنان نطق فصیح از طبع ناہنجار ہو پیدا اگر ملک عرب تک مادہ فرسوا ہوا آوے	فنان نارغ سے طوطی کی کب گفتار ہو پیدا اکنان اُسین عراقی کی مگر رفتار ہو پیدا

رباعی	
یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاویگا بیدار کرے آج کل پاویگا	جو کوئی کسی کو یار نکلیں ویگا اس دارمکانات میں سن اے غافل
رباعی	
تو ہی نے کیا ہو شرک سے پاک ہمیں زندہ نہیں چھوڑنے کی خاک ہمیں	تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمیں یار ہو بنیاد خاتمہ احقر آہ
رباعی	
کیون جی وہی گفتگو چھپے آئی کیا تیری ہی ہوئی حسدائی	آیا ہر خیال بیوفائی اوست نہ سنیگا کوئی میری
رباعی	
عاشق کش و دشمن آشنا تو نکلا کیا سمجھے تھے ہاے اور کیا تو نکلا	امید وفا تھی بیوف تو نکلا حق بات یہ ہو کہ ہنہ دھوکا کھایا
رباعی	
عشق کو بخوف لیے جاؤ خراب کرتا ہو خدا کہیں حنیون کو عذاب	تا حق ہو تمہیں دغدغہ روز حساب لکھتے ہیں ملائکہ کہیں اچھون کی خطا
رباعی	
کیا ہو جاتا جو مہربانی کرتے تم آتے تو ہم یہ میہمانی کرتے	مدت ہوئی ہلکوا جانفشانی کرتے لخت جگر و کباب دل تھتھتیار
رباعی	
نی چشم کو خواب شکباری سے جو کچھ دیکھا سہ تیری باری کے سبب	ز دل کو قرار بقیہ رسی کے سبب واقعہ نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھی

	رباعی	
اچھا ہی خدا کا شکر صبا ہو مزاج سنبھلا ہو مزاج اُسپر ایسا ہو مزاج		کچھ پوچھو نہ ہنشین کر کیسا ہو مزاج وکیہ اب بھی اُپھل رہا ہو دل دودھ
	رباعی	
پر دونوں طرف چرخ نے ڈالا ہو فتور مجبوراد صہریم ہیں اُدھ روہ معذور		ہم اور وہ گو عشق کے نشے میں ہیں چور لئے نہیں دیتے ہیں ہمیں اُنکو عزیز
	رباعی	
لب پر نہ فغان و آہ لائیں کب تک کھل کھیلو جو تم تو ہم چھپائیں کب تک		ہر دم کی جفاؤں کو چرائیں کب تک ایر پر وہ نشین راز کا اخف تا کہ
	قطعہ	
احکام فضل ایزدی کشف الدجی بکمال الغمام فیض احمدی صلوا علیہ وآلہ		الحمد للہ الذی بلغ العالی بکمالہ ایم تارک فعل بدی صفت جمیع خصالہ
	قطعہ	
سب جگ میں اُجیا لا ہوا کشف الدجی بکمال حور و ملک سب یوں کہیں صلوا علیہ وآلہ		حضرت سچے معراج کو بلغ العالی بکمالہ انکے خصال نیک تھے صفت جمیع خصالہ
	قطعہ	
وہ سنہی کی بات تھی سو اُسکا اب رونا پڑا راہ چلتے جس طرح پاؤں کوئی سونا پڑا		بستی میں ل کے بہلانے کی دل کھونا پڑا نقد دل پنا لگا یوں جرات اسکی ہاتھ
	قطعہ	
ہزاروں بیلوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا بتا تا باغبان رو در دیان غنچہ بیان گل تھا		چمن کے تحت پر جسدن شد گل کا تھل تھا خروان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جڑ خار گلشن تھا

	قطعہ	
ایسے نادان کو دل دیا مہنے ہو خوشی خون دل پیسا مہنے		آہ رہے آہ کیسا مہنے پہنس گئے دام میں توے آکر
	قطعہ	
تو تھا یقیناً کہ اسکے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے جو تیری خاطر کلی کلی ہم کرے ہیں نہ پھرے ہیں روتے غراب دستہ ذلیل و رسوا نہ تھے ملتے نہ ایسے ہوتے		اگرچہ پتھر پہ تخم الفت کا اور شکر ہم اپنا بوتے تو تھا یقیناً کہ اسکے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے جو تیری خاطر کلی کلی ہم کرے ہیں نہ پھرے ہیں روتے غراب دستہ ذلیل و رسوا نہ تھے ملتے نہ ایسے ہوتے
	رباعی	
بھینبی ہنیں کچھ خیر ہنیں یاد کیا اُسے ہمیں بھول کر ہنیں یاد کیا		جیسے وہ گئے اُدھر ہنیں یاد کیا ہم یاد میں جسکی آہ سب کچھ بھولے
	رباعی	
ہو شوق محبت آزمائی اچھا کر لیجے جو ہو سکے بُرائی اچھا		گر جو روستم پہ طبع آئی اچھا یاں روز جزا کی آس ہو روزِ فزون
	رباعی	
ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا اتنے ہی میں عاشقی کا دعویٰ نہ رہا		جب پاس وفا اُسے ہمارا نہ رہا قربان میں کس اداسے کہتا ہو تمھیں
	رباعی	
لکھا وہی بالکل کہ ہو دل پر لکھا یہ کاتب تقدیر نے کیونکر لکھا		لکھا نہ گیا اگرچہ دستہ لکھا حیران ہوں کہ جو حال پریشان ہو مرا
	رباعی	

تشریف وہ یان نہ لائے افسوس افسوس	مرتے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس
سب رہ گئیں دل کی حسرتیں دل ہی میں	افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس
رباعی	
پھر کوئی صنم پسندائے مجھ کو	کوئی بُت مہر جلوہ بھائے مجھ کو
حبسِ دل نے دکھائیں یہ اندھیری راتیں	وہ دن اشد بھیر دکھائے مجھ کو
رباعی	
سارے معشوق بیوفا ہوتے ہیں	اسنے مطلب کے آشنا ہوتے ہیں
تو بہ تو بہ غلط یہ کست ہوں میں	اگر خراج یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہیں
رباعی	
بیفائدہ غصہ پی کے غم کھاتے ہو	محتاج و فقیر مفت کھاتے ہو
جسے پالا وہی دینے والا	ناحق اے صبحِ تمتو گھبراتے ہو
رباعی	
وان تملک سفر ہوا جو محبوبِ رمی سے	یانِ تاک میں دم ہر دردِ مجبوری سے
تم پہونچے وہاں اور میں یہاں پہونچا	مرنے کے قریب آپ کی دوری سے
رباعی	
جو کھائے یہ داغِ شعلہ زافاک بیجے	جو زیست سے جلتا ہو بھلا فاک بیجے
ہوتے جاتے ہیں فاکِ اجزائے وجود	یک چند جویوں بیجے تو کیا فاک بیجے
رباعی	
دلِ درد کا متباہِ خرابی یہ ہو	تو یارِ سو بیوفِ خرابی یہ ہو
میں جانِ دوں تجھ پہ ہونہ تجھ کو معلوم	اگر خانہ خراب کیا خرابی یہ ہو
رباعی	

افسوس شکایت نہ سانی نہ گئی	دلبر سے فریب کے گرائی نہ گئی
الطاف تھے بسکہ رو بروئے دشمن	اُس شوخ سے مجھ کو بہ گمانی نہ گئی

رباعی

مومن یوں بھی کسی پہ مرتا ہو کوئی	اس طرح بھی جان سے گزرتا ہو کوئی
خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا	نادان ایسا بھی کام کرتا ہو کوئی

رباعی

ہو اور ہی ایک سوزش نہمانی	یہ بات طبعیوں نے کہاں پہچانی
سمجھو نہ غری کہ دیکھ کر دل کی جلن	تب شرم سے ہو گئی ہر بانی پانی

رباعی

عاشق ہوئے کیا کر اک مصیبت آئی	جون روز نشور شام فرقت آئی
گو یا یہ مکان تھا تنگناے عالم	جس وقت کہ دل گیا قیامت آئی

رباعی

تو ہی نہ اگر ملا کر یگا	پھر عاشق جی کے کیسا کر یگا
آنکھوں سے مین اپنی اُسکو دیکھوں	ایسا بھی کبھی حسد کر یگا

قطعہ

چاروں زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کارو بار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دن	دور ہے انتظار میں گزرے

رباعی

جنہوں کا تمام شور کرنے دیکھا	فرہاد کا سارا زور کرنے دیکھا
احمد دل جو تڑپا تو اُنکے در پر چلکے	ناچا چنگل میں مور کرنے دیکھا

رباعی

داغون کا بنہ جا جو زور پہنے دیکھا	زخمون میں رہا جو چور پہنے دیکھا
ناسور پڑا جگر میں ناسور میں داغ	یہ چور کے گھر میں مور پہنے دیکھا

رباعی

اگر قدرِ غربت موت تجھے کھلتی ہو	ساعت کبھی حساب سے کہیں ملتی ہو
ہر تارِ نفس سوئے ہو گھٹنے گن لے	یہ دل کی دھڑک بنیں گھڑی چلتی ہو

رباعی

کب تک قاضی سے میں ڈر دنگا تو بہ	کب تک مفتی کا دم بھبھ دنگا تو بہ
دیوانے ہو زاہد و ہب را آئی ہو	اس فصل میں میں تو بہ کرونگا تو بہ

رباعی

اللہ پہ شاکر ہوں خدا اسکا گواہ	دیتا ہو وہی زرق وہی عزت و جاہ
بندہ بندوں سے کیا توقع رکھے	لا حول ولا قوۃ الا باللہ ربنا

رباعی

چہلے کھانے سے پیٹ خالق بھر دے	بھر جائے جو پیٹ پھرے اُمر دے
جب پیٹ بھی بھر دیا شراب میں بھی	پھر تو کوئی معشوق پری پیکر دے

قطعہ

چشم بیان کمال او بلغ اعلیٰ کمالہ	جو فروغ کرو جمال او کشف الدجی کمالہ
من ویرتہ ز خصال حسنت جمع خصالہ	دل و جان باو خیال او صلوا علیہ آلہ

تمام شد

حصہ دوم

جسین

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلیں - بھجن - ہوئی - ٹھمری - چوہا - بارہ ماسا - وادہ
دوہا - سوڑٹھا - کبت - سوہا - خطوط منظوم زبان بھاشا لکھے ہیں

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلیں

اول

چرا از آشنیان بیگانہ گشتی	کہ قصر دل مرا ویرانہ گشتی
مات پنا سے بیر بھیکو کا ہے کیو بیاہ	سوامی کارن ای سکھی بیٹی تاکون راہ
چو آلی سوے من ای جان جانان	شوم مرہون منت من فراون
کیسے ہیہ دھیرج دھرون کیکھو لوگوں	تلیچہ تلیچہ جیہ جات ہی یتیم ملین کب آسے
چہ باشد کز طرب رین مہربانی	برائے وصل من خود را رسانی
ہنسٹ کھیلت مین تو چلوں پورے جگم	راکھون بت مین ای سکھی جاکھن کے پاس
باین سودا رسم شاید لبودے	رسان از من یہ پیغمبر درودے
کلپت بتی رین یہ یتیم لے نہ آسے	جنگے کارن ہر سکھی تن من دیو جلاسے
خیال عجتہ مارا کرد محتاج	چودر ماند بہ پیش بازو راج
ندی تال سوکھے بے سوکھی سگری راہ	کوڈنہ آلو آج لوہر دم تاکون راہ
بہر گل رنج چو کردم سنج دیدہ	کنون از ہر خرہ خونم چلیہ

پران پیا جب سے گئے سہولین نہ ہاے	درشن آسا لگ رہی چھاتی کون لگاے
تو بر حال من بیدل بہ بختناے	زبان در سنج گوہر بار کبشاے
لکھ لکھ سونی سیمیان جل بھر آوت من	حافظ جی کیسے کردن پڑے بنین جہاں
گئے در گریہ کہ در خستہ میشد	گئے مرم دو گاہے زندہ میشد

دوم

رہا کر دے اسے عیناداب فصل بہاری	نفس میں کب تلک تڑپوں نہایت بقراری
تن میں تنکو بوت ناگری جات سب نہ	یا ہی گت بس ہوت ہی جو کوئی کرے سنبہ

ہجوم نہ توانی سے بہت اب جان غاری ہی	
تن سو کھ کنگری بھوگرین بھین ستار	رووان ردوانی من اٹھے کہ بابت نامہا

مرے ہر استخوان سے اب ہی آواز جاری ہی	
پریت تو ایسی کیسے جیسی کہ چکور	پھینچ ٹوٹ گردن ملے چترے وا ہی اور

محبت اسکو کہتے ہیں ہی بس شرط یاری ہی	
تن سمندر سن مر گیا کو تو غوطہ دیوں	پائے نکھون لعل کو یا لعل کارن جیہوں

سنو ایجان نثار تو تم یہ وقت جان نثاری ہی	
تن سو کھ پھر بھو رہیو رکت ناما س	پران چھریہ رہ گئے نکسن چاہت ساس

ارے دم باز اب آ جا کہ یان تو دم شماری ہی	
لکڑی جل کو کلا بھی کو کلا جل بھو را کھ	میں پاپن ایسی جلی کہ کو کلا بھو نہ را کھ

جگر تو جل چکا سارا فقط اب تن کی باری ہی	
نا کچھ کیا نہ کر سکی رین گنوائے سوے	خالی ہاتھوں جات ہوں کیوں کیا گت ہی

لکھ میں سب سے یہ سنتے ہیں کہ پہلی بات بھاری ہی	
دھوپ پڑے دھوتی تپے تاہر چلو گھام	دوڑی تپھت جات ہوں تو نہ چوت سیام

مقدرا سکو کہتے ہیں عجب قسمت ہماری ہو	
آؤ پیارے موہنا میں بیچ تو ہے لیون	ناین دیکھو ن اور کونا تو ہر دیکھیں دیون
یہی ہر آرزو امداد اور حسرت ہماری ہو	
سوم	
رسول اللہ کی جس دل میں ہر دم بقیارتی ہو	قرار حُزب الفروس کی تدبیر ساری ہو
وہ دو لقمہ دین ہر جسم یہ انعام باری ہو	
دیش بنی کے جار ہوں دھور کچھ ہوں گیس	راکھوں دان میں آپنا سدا فقیری بھیس
دیار شاہ میں عزت ہماری جا کساری ہو	
سپنجی واکي بات ہو اور سانچا وہ ہو بنی	وا کے سندر لول پر وارون اپنا جی
کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہو	
دیکھیں دلش رسول کا جاوین سدھو بھول	جیہ کارن ہم ہو رہیں کے دھول میں دھول
ہمارے حق میں بیوشی وہاں کی ہوشیار ہو	
نکر مدینہ دور ہو چین کمان سے ہو لے	درشن بن بیاکل رہوں چھن چھن کے وے لے
ہمیں تو زلزلہ یان جنش با و ہب ساری ہو	
دستر دینہ سجائے کے جو اتر آوے آج	ینہ بنی کے کامری اوڑھ آوت لان
ایمان ہر اہل زینت اس لباس میں سے عار ہو	
پوری ہومن کا منانت رہے ہیہ چین	سندر میں جو پیو سکے رہا کریں دن چین
ہمیں اس معبد مختار کی بے اختیار می ہو	
تج کر باٹ رسول کی نت کریں جو پاپ	سن سن میری ٹھہریں اونیصین ستادت تاپ
فقیر اس ملک میں اک تو بھی تمیز بخاری ہو	
چہام	

فراق یار میں ہر دم لبوں پر آہ وزاری ہو	
پر تیر کس کر نہیں کا الیسا مارا تیسرا	تن من سلا چھڑ لیا اٹھت کر کیجے پیر
تمھاری تیغ ابرو کا جگر بزرخم کاری ہو	
من بھلاوت دن گیا مہا کٹھن ہو رین	ہاے دلی کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین
گلے سے آگے تو لگ جا ہی امید ساری ہو	
تن پراچا نار ہو باڑھ گئے سب کیس	سدھ بدھ آب کچھ نار ہی ہنست ہو سگڑا
تمھارے عشق میں پیار عجیب حالت ہمارا	
رکت ماس تن مون نہیں کا سے پونچن دھکا	پاین بٹری لاج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دور ہو منزل کہ سر پر بوجھ بھاری ہو	
پر تیر دھکیا کیو شکم کو لیکو سا تھ	رین بچھو ما ہوے کیو ملتی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جانان کی اب ہوتی تیاری ہو	
پیارے تم مت جانیو تم کچھڑے موچین	جیسے بن کی لاٹری سلگت ہو دین
لوزتی حال پر میرے نہایت بقیاراری ہو	
پر دیسی کی پریت پر سکون لہجے	دامون اتنی لھوٹ ہو رہے نہ سنگ لہجے
محبت اسکو کتنے ہیں کہ برسوں انتظار ہی ہو	
پیت تو واسون کیجیے جاسون من پتیاے	جتنے جنے کی پیت مون خیم اکارت جاے
جگر پر چھار ہی پیارے محبت اب تمھاری ہو	
گہری ندیا اگم ہو زور بیت ہو دھار	کھیوٹ سے پہلے ملو جو اتر اچا ہو یا
سنو تم آشنا یہ ہی نصیحت اب ہماری ہو	
پنچ	

	سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہو ہماری جیو کی جیون سد پیارے کھائی ہو	
اُہوشیام سن لیجیے دنے کیے برن بال	پران پیارے پران پت پران ناتھو گوبال	
	کئے دن تو نہیں ریتاں ترقی متین کے چھتیاں دیاندھ نام کی بتیاں ٹپٹ کرتے کسائی ہو	
تم جھپٹت بچھڑے سکل سکھ سماج آئند	بھٹین منوش چندر بن جامن جم بن چند	
	صورت کراگلی بتیاں ملو ہر ہنگ بھر چھتیاں کپٹ پھل چندر کی بتیاں تھو تب ہی بھلائی ہو	
پرتھم کن کی صورت کرٹے پر تیم دھاسے	سج باتین گھائی کپٹ ہو موہن جدوراسے	
	چلے برن چند برج کو جاگی پر شا دس بنتی درس پیاسا بھاسے ہو ہر کہ چھتیاں لگائی ہو	
سنو لو ارب چند جو برج بالا کی بین پتہ	برج نایک برج مون کئے برج بہار برج این	
	سبب کیا جو تھی گوہن پری کیا چوک من موہن نہیں جگ پک دگر جوہن چرن برج دھور لائی ہو	
بچی کون اپرا دھوئے من موہن برج گرام	تو درشن کے آسے میں کھڑی لگ دھام	
	سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہو ہمارے جیو کے جیون سد پیارے کھائی ہو	
	ششم	
رہا کروے اسے حیاء اب فصل بہاری ہو	نقص میں کب تک ترلوں نہایت بقیار ہو	
	برہ روگ تن من دی کل نہ پڑے دن ین حافظ کاہو کے کہوں لاگین ہاسے نہ ین	

ہنیں زخمی ہوا اسکا یہ وہ میٹھی کٹاری ہو	
پریت ریت تم انکلی سبھی دی بسرے	ایسی کوڈ کرت ہو جیسی تم کی ہا سے
ہنیں معلوم کیا ہے ہولی تقصیر بھاری ہو	
پریت پریت لگاے تم کمان کئے پردیس	برہ روگ بس ہو بیان جٹا جٹا بنے کس
ترس آنا ہو دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہو	
حافظ تاج کل کان سب تم سن گئی پریت	تم نرموہی نغمہ ہوے کرن لگے ابریت
اسی کا نام الفت ہو ہی کیا شرط یاری ہو	
پریت کرے سے نا بھئی گانوں دھڑ دھڑ	حافظ وہی گت بھئی مایا ملی نہ رام
بجائے کشن گنگوٹیاں اب خون جاری ہو	
گر جن ہٹ کی ناسی وہاے کری ہم پریت	سوے اب سب لکھ پرے دین لگے دیکھت
ہنیں تقصیر کچھ آئی یہ سب قسمت ہماری ہو	
پریت کری سنگھ لمن کو تن من دھن بسرے	سولا گے دکھ دین ات کری کون آپاے
نہایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہو	
اے پیہیا زردی بول نہ آدھی رات	برہ آگ تن من وہی جرو جاے سب گات
تری آواز یہ پیو کی ہمیں لگتی کٹاری ہو	
پیارے تھری سدرہ مہین ایک گھڑی سب سے	آپہ تپھ جیا جاے اب لے ہنیں چت مین
ہنیں معلوم کیا ہوئی یہ اب حالت ہماری ہو	
ہم بیا کل ترپین بیان وہاں کر دم مین	اسی پیارے من موہنا پریت ریت یہ چر
نہ یہ طرز محبت ہو نہ کوئی شرط یاری ہو	
حافظ لاگی ناچھے کرے کوٹ آپاے	گردن اروسب گاؤں گھر جو پا ہے بچاے
ہنیں معلوم اے حافظ یہ کیسا تہر باری ہو	

ہفتم

	خدا جانے کہ کیوں ہے وہ اب بگڑا کرتے ہیں لگا کر دل وہ اوروں سے ہمیں بڑا کرتے ہیں	
بدھنا کا ہو کہ کمون لاکین ہا سے نہیں	پلیو پلچو جیا جات ہو چین بدل پڑے نہ چین	
	بہت نکلین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	
پریم روگ دن دن بڑھے اور چین چین دھکا	بیدار جانے نہیں جس سب کروا پاے	
	کہہ ہی درو محبت کی دوا بجا کرتے ہیں	
پیمت بیا کل میں پڑے گھر گھر گوی کوال	اودھو گرجن سب کمین یوں پیا رنے ندال	
	کہ مٹھو کر سے مسیحائی دم رفتار کرتے ہیں	
پران پیار سے موہنا درشن دیوا پا آے	پیمت بیتی یہ دوس سواب مہونہ جاے	
	محبت کر کے عاشق کو نہیں یوں فرار کرتے ہیں	
اگن برہ تن من دھنکسن چاہت جان	درشن آسا لگ رہی کر پا کروا ب آں	
	نہیں تو کو بچ دینا سے ہم اسی دلدار کرتے ہیں	
اودھو دیکھو مال جو سو کہیو سب جاے	برہ روگ دن دن بڑھے سو جیہ اٹھلائی	
	بھلا سطر سے کوئی کمین بیا کرتے ہیں	
چوک ہو کہ کیسے طے جب نو جان نہ جاے	چلت سے اودھو انھیں کہیو نہ کو دھماے	
	بھلا غفلت کمین ایسی کوئی ہشیا کرتے ہیں	
	ہشتم	
	ہر سون جاے کو یہ کوئی	
	پیمت ہوں درشن کب ہوئی	
ہم سون پریت بڑھاے تم چلے گئے پردیس	نرمو ہی ایسے تھے بھیو نہیں سندیس	

مہمان کرو خطا جو ہوئی	
ہم جانی کچھ دن تو بھنگے گی یہ پریت	ہاے دئی سو کا بھنی کمان گئی مہمیت
کاسون کون کر سنے نہیں کوئی:	
جاؤں کتے پوچھوں کمان پرے نہیں جیہیں	اٹھائل سی تڑپت پڑی بھل مادہ رین
سود پدا ہم کاسن روئی:	
جو میں ایو جانتی نرمو ہی ہیں آپ	کبھون نا میں بسا ہتی پریت ریت کو یا پ
جاے کمان نہ کا اب جوئی	
ای من موہن آپ بن بل نہیں پڑے نہ چین	پلیٹھ پلوچین ہین حافظ یہ دن رین
دراغ نہیں چھوڑے جو دھوئی:	
حافظ جو میں جانتی آپ دے میں بسا	کبھون تو کرتی نہیں پریت ریت نکلیے
سوا ب جگت کیے نہیں کوئی	
ہو وں یو در شمن کر پا کرو اب آے	بیا کل حافظ لکھ میں مہیہ سون یوہ لکھا
ہاے بھگ کب یہ اب ہوئی	
کچھ اتہ پیری پیری گولی گوال	اُنکے رنگ مون جاری مہین چھانڑ جال
حافظ ایو کوری نہیں کوئی	
در شمن اسانگ رہی نکسین نا میں پران	اگر جو ری و ننتی کروں کر پا کرو اب آن
چھن مون و در تب سب ہوئی	
در وں سون کر پریت تم نہیں دیو بسا	کون جو کہ حافظ پڑی جان پڑی نہیں با
سوا ب حافظ کر پا کب ہوئی	
نہم	
اودھو کب آئے ہیں بنواری	
در کشن کو تر سین برج ناری	

ایسی تلو چاہیے کہ تو گوئی نا تھ	جیسی تم ہم سون کری چوڑ ہمارو ساتھ
کیا بھی تمہیں ات پیاری	
ہر سون پریت بڑھاتے کے پڑوہین بچپان	ہم جانی نبھ جائی اُن کچھو اور مٹھان
بیٹھ رہے وہ صورت بساری	
حافظ دھری بان پر کرے کون دواں	جیسی کچھ ہر سون بھی ہتی نہ ایسی آس
سوسب بھاگ کی لاگ باری	
لکھ لکھ سونی سچیان جل بھر آت نین	حافظ اب کیسی کروں پڑے نہیں جیچین
بھول گئیں سگری بشیاری	
حافظ پیارے شیاہ کی تجماسی نین جا	مورچھت ہوئی دھرنی گردن بار بار بچھپات
کون لکھے یہ دشا ہماری	
برہ بان ایسے لگے نمکن چاہت پران	سو غریب ہم کا سمجھ کر پاگرداب آن
تم بن کوٹ دھڑے ہماری	
تلچمین ات بیا کل پیری برج بالا سمارے	نمکن چاہت پران بن کر پاگرداب آے
دے بن اسیں سبئی برج ناری	
ایسے ہی دن چار لو کری اور جو دیر	کھائے بلاہل یہ سبئی ہوئی رہ بن بس دھیر
پھر کا کر ہوائی مزاری	
برج مون گھر گھر سوگ ہو تم بن اند لال	مورچھت ہوئے دھرنی گرین کراہ کراہ مبال
ڈھونڈت پھر بن سبئی یہ ناری	
وہم	
تم بن چین بنین نہیں پیارے	
تلچھ تلچھ جیہ جات ہی پڑے نہیں ہیچین	جب تے پر تم تم گے روت بن یہ نین

تا پر برہ دیت تن جبارے	
گجرات پیاری بھی ہمیں دیو بسراے	کون ہماری پریت اب کہا کرتا آئے
بھلے پھنسے اب نندو لارے	
حافظ اب کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین	جیسے جل بن ماحھری تلپھت ہر دن رین
سوگت کی جات نہیں پیارے	
ایمن موہن سانورے درشن دیو اب آئے	یا تو تم ہم سن کو دمان لیو بلوا سے
اکٹین برہ کے دکھ ہمارے	
مگ بیرت انکھیاں ٹھکین پر یو برہ کو پھیر	درشن آسا لگ رہی کرو شیا م جن دیر
دیکھیں کو ترسین اب سارے	
جو حافظ یہ جانتی پریت کیے دکھ ہوئے	نکر دھندھو را پٹیتی کہ پریت نہ کیجو کوئے
پرورش پھنسے نیلین رجھو ارے	
پڑے حال خیال میں سب یہ گولی گوال	تم بن موہن آئے کے پوچھے کون احوال
سیاکل میں سب یہ بیج وارے	
پیارے تیری یاد میں پڑی رہو نہ چین	مور چھت ہوئے دھرنی گردن ہی حال نین
جب تے ہو تم شرم سدھارے	
حافظ پیارے پریت کر لیو نکو و سکھ	بڑھت پرت دن ہی رہے شوک و گدگد
سوا ب کت سب نہ ہمارے	
یا زہم	
اودھو دیکھ سیتلے سو کئیو	
ہم کا کچھ بجاوے نہیں گرجن کو اپدیش	تم بن سونو سب گے جیسے من بن سیش
حافظ کا سن سنوں تن دہیو	

اودھولا وہ شیا م سون چل کے ہمیں ملائے	ناہین سب ایک دوس یہ مر رہے ہیں بس کھائے
اگر پوچھیں جو کچھ تم چاہیو	
برہ جوگ دھارن کروں جٹا بناؤں کیش	کہیئے اڑاؤں تن دھوؤں جیسے سواناں ہمیش
ایا ہی ہمیں رچو اب چمپو	
ہماری سُدھ بہاے تم وہاں رہے کاچھکا	تلچھ تلچھ جیہ جات ہر درسن دیو اب آئے
ناہین من بچھتا ہے رہیو	
نینن آسا لگ رہی کب مل ہو تم آئے	حافظ چھن ہوں کل نینن تلچھ تلچھ جیہ جاکے
اودھو اب جی نہ نینن جان پڑی برہ روگ	اب سو جات نینن تن دھویو
الحسن پڑو درشن اب لیو	
دوا زو ہم	
تر باقی حال یوں کستا تو جا کر نامہ بر پہلے	
ترپ کر آہ سوزان سے تو کرو دنیا خبر پہلے	
نیا ہاے لگاے کے کل نہ پڑے دن رین	دے بچھڑے جب سے سکسی نینن جیا کو چین
لگاوے آنکھ جو تھے کرے جان کا سفر پہلے	
نینن کی کر کو ٹھہری پتلی دیوں بچھا ہے	ہلکن کی چاک ڈال دوں کہ سائین بیٹھیں آئے
کروں خدمت میں آنکھوں سے جھاؤں تم پر پہلے	
نینن سون دیکھتی کھان جیسے وہ نین	مل تل پریت بڑھاے کے اب لاگے دکھ دین
ہماری کیا خطا پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
بھونرا الو بھی درسن کا کلی کلی رن لے	کانٹا لاگا پریم کا بار بار دیکھ دے
اسی اُلفت کے کوچے میں نفع دیکھتے ضر پہلے	

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	بدھنا ایسی رین کرکھو رکھو نا ہوے
سحر گریار جائیگا تو اپنا ہوسفہ پہلے	
پتھر پیارے اب دے گئے ندی کرار کرار	آپ تو پارا تر گئے ہمیں چھاڑ منجہ صار
جو میری جان لینا تھا تو کرتے خبر پہلے	
پنکھ نین بے پنکھ ہوں بے پروا نہ جاے	درشن پیارے شام کے کیہ بدھ ہو دین کا
مرے صیاد ظالم نے اکھاڑے بال و پر پہلے	
سینر دہم	
ہوئی غیروں سے آفت ہے اب نکرار کر تیز	
خفا ہوئے ہیں ہر دم رخ بھی ہر بار کرتے ہیں	
ہاٹ باٹ روکت پھرت کرت نئی ہٹھ رار	بھج گہ مانگت دان دودھ صوموت نندکار
عبث اب ہکورو سوار سہ بازار کرتے ہیں	
چال چلت گوجا کی پائل شبد سناے	مانو پڑھ کچھ منتر سون بدھ نہ دیت بگاے
وہ ٹھوکرے سیجائی دم رفتار کرتے ہیں	
پریم روگ کیسے بچے گوبرہ کو بان	ہکوا دکھ چاہیے مت ہو بیدا جان
اکہین درو مجت کی دوا بیا کرتے ہیں	
متھرا کاشی بھرتی ہمیں دیت دشواس	گھٹ ہی بھیتیر ہسین کیوں گوجت کا اس
سدا دل ہی مین ہم اپنے تلاش یار کرتے ہیں	
چاروہم	
لگا دے آنکھ کیا تھے کوئی میرے منم پہلے	
خدا کی قدر ہو جسیر وہی رکھے قدم پہلے	
بیا کل بل بن مین جیون تلچہ تلچہ جیہ دینی	سوئی گت حافظ بھئی کوؤ خبر نالی

تمہیں لینا مناسب تھا خبر سے صنم پہلے	
برجھی لاگی پریم کی پڑے نہیں جیا چین	برہ تھا سرسات ہو حافظ جی دن پرین
یہ قدرت نے لکھے تھے مری قسمت میں غم پہلے	
گجرات پیاری بھی مین دیو لبہ راے	ایسی تمہیں نچا ہے ہر پیارے دان جاے
کیے اقرار تھے ہمسے ہی تمنے ہمس پہلے	
نکست ناہن پران مین حافظ تھری آس	نین پیاسے درس کے رٹت پیاس پیاس
بھولائے تمنے جو کچھ تھے کیے قول و رسم پہلے	
سمجھائے سمجھت نین رووت مین نج نین	بیا کل حافظ درس بن پلچت مین دن رین
تسنا دل مین کیا کیا تھی سو پائے نج و غم پہلے	
چانک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھو	حافظ تو ملبوچے جیسے چن در چپکور
ہوا جو کچھ سو جانے دو بھولاؤ دل سے غم پہلے	
پانزدہم	
خدا نگ جبر کا جب سے جگر پر زخم کاری ہو	صنم کی آرزو مین رات بھر اختر شماری ہو
لوک کروں تو جگ ہنسے چپکے لاگے گھماے	
ایسی کٹھن پریت کا کہ ددھ کروں ادپاے	
الٹی کیا کروں مین اب نہایت جان عاری ہو	
جو مین ایسا جانتی پریت کرے دکھ ہوے	انگر ڈھنڈھ صو راہیلتی کہ پریت کرے نا کوے
اگر مین جانتی پہلے سے اس مین ایسی نواری ہو	
وہ گے با لم وہ گے ندی کٹار کٹار	آپ تو پار اتر گئے ہمیں چھانڈ منجہ دھار
بھلا کیوں چاہیے ایسا ہی کیا یہ شرط یاری ہو	

کنک سول کا غذ بھیو مانگ مس بھیو بول	قلم بھی کئی لاکھ کے لکھت نہیں دوی بول
کبھی بھیجا کرو خط تو یہ کیا عادت تھاری ہو	
نامیرے پنکھ نہ پائوں بل اور پیات دور	اڑ نہ سکون گر گر پڑون رہت بسور بسور
نہیں طاقت ہو جانے کی نہ یان دل کو قرار دے	
کا گا سب تن کھائیو چن کھیو ماس	دو نینا مت کھائیو پیا ملن کی اس
معذرت بعد مرنے کے تمنا یہ ہماری ہو	
شانزدہم	
غم دوری سے جی جلتا ہوا شک آنکھوں کی جارہی	
سجن سکارے جائینگے نین مرنیکے روے	بدھنا ایسی رین کر بھور کبھی ناہوے
کوہیلی سے ای پیارے سحر رخصت بہاری ہو	
لکڑی جل کو یلا بھی کو یلا جل بھیو راکھ	مین برہن ایسی جل کو یلا بھی نہ راکھ
جگر تو جل چکا پیارے مگر اب تن کی باری ہو	
اک تو نینا مہ بھرے دو بے انجن سار	ای بورے کوئی دیت ہو متوارن ہتھیار
نگاہ یار جا دو ہو کہ بوندی کی کٹاری ہو	
کا گائین نکاس دون پیا پاس لیجائے	پہلے درس دکھائے کے پانچے بچو کھائے
جمال یار سے کب عاشقون کو آنکھ پیاری ہو	
اسے سپہیا باورے آدھی رین نہ کوک	دھیرے دھیرے سلگتی تو کیون دینے چھوک
ارے ظالم تری آواز نے آفت اُناری ہو	
جا بید اگھر اپنے تو کیا جانے سار	عاشق چنگے کن کیے بن دیکھے دیدار
مرے اس درد کی دارو سے افلاطون بھی جانی ہو	

ہم تو ابھی پریم کے پریم ہمارو دیس	سُدھ نہیں پائی پیو کی تب لینو یہ بھیس
نہ تھا معلوم قسمت میں ہماری خاکساری ہو	
تن سوکھ لکڑی بھبورگین سوکھ بھسین تار	روم روم سر اٹھت ہو بابت نام تار
مرے ہر استخوان سے بھی یہی آواز جاری ہو	
دیکھ سوکھ پھر بھئی رکت رہو نہیں ماس	خالی پنجرہ کیو باقی بھی نہیں آس
اجل لاری خبر جلدی سے بہہ زیت بھاری ہو	
ہفتدہم	
زبانی حال یوں کنا تو جا کر نامہ بر پہلے	
ہماری آہ سوزان کی تو کر دینا خبر پہلے	
بھوڑا ابھی درس کا کلی کلی رس لے	کانٹا لاگا پریم کا ہیر پھیر جیادے
ترے اُلفت کے کوچے میں نفع پیچھے مڑ پہلے	
بجن سکارے جائینگے نین مریگے روے	بدھنا ایسی رین کر بھور کبھی ناہوے
سحر گر یار جائیگا تو اپنا ہو سفسر پہلے	
جن نینوں سے دیکھتی کمان گئے وہ نین	پر تہ پریت بڑھائے کے ابلا گئے دکھ دین
ہماری کیا ہوئی پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
پنکھ نہیں بن پنکھ ہوں کہ بدھ اڑ کے جاؤں	درس پیارے شیا م کو بن پر کیسے پاؤں
مرے صیا دظالم نے اُکھائے بال و پر پہلے	
وہ گئے بال و گئے ندی کنار کنار	آپ تو پار اُتر گئے سین چھوڑ منجھ دھار
ستگر تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے	
آو پیارے نین میں موند پلک توہ لیوں	ناین دیکھوں اور کونا توہ دیکھن دیوں

	گروں خدرت میں آنکھوں سے بٹھاؤں چشم پر پہلے
انگے دن پاچھے گئے ہر سے کیونہ ہیئت	اب بچھٹائے ہوت کا چڑیاں جن گئیں کھیت
	خرد جاتی ہر اس کو چے میں ایضاً من گداز پہلے
	ہیچد ہم
لبوں پر جان شیریں ہو پتیری یادگار ہی ہو	فراق یار میں دل کو نہایت بیقراری ہو
باقی جو یہ پران بین نکس رہی ہر سانس	پتیم تھرے عشق میں رہو رکت ناما س
	شتابی جان آؤ تم تمھاری انتظار ہی ہو
نکلتا دم نہیں ہر زندگی کے دن میں بھرنا ہوں	فقط اس درد سے ہر دم میں آہ دانا کرتا ہوں
جیسے جل بن ماجھری تلچھہ تلچھہ مرحبات	تم بن پیارے شیا م جی تڑپت ہوں دن رات
	تمھارے عشق میں پیارے ہوئی یہ گت ہماری کا
تمھارے دام الفت میں بہت کچھ دست و پا مارے	سزا اسکی ہے یہ پیارے جو تم سے دل بین ہم ہمارے
ناکچھو دینھو ہم تمھیں ناکچھو لینھو جھین	پتیم پریت بڑھائے کے کا ہے تم کم کین
	خطا تیری نہیں پیارے بڑی قسمت ہماری ہو
محبت تھے جب کرتے قسم ہم پہلے لے لیتے	اگر ہم جانتے ایسا نہ ہرگز دل تمھیں دیتے
سُدھ آلی چھاتی پھٹے کانپے سکر و انگ	جیسے تم ہے کمری کرے نہ کوؤ سنگ
	تمھارے جبر کا دل میں ہمارے زخم کاری ہو
نہیں اب دل فرقت کا صنم مجھے سرا جاتا	جو کچھ اب دل پہ گداز ہے نہیں مجھے کہا جاتا
جو ہر دن کے من ہے آپ آے ملجاے	ٹوٹی ڈور پتنگ کی کون ملا دے آے
	اسی کو نہ کہتے ہیں یہی تو فضل باری ہو
نہانی راز دل اپنا عیان کیجے تو کیا کیجے	صنم اس حال فرقت کو بیان کیجے تو کیا کیجے
پیو کی ماری ہوں مرت دن دن بڑھت کلیں	کوؤ ایسوی حقیر جو پیو سے کے سندیس

	جگر میں آہ سوزان ہو نہایت بیقراری ہو	
تم اپنا روئے اقدس اب شتابی ہو کو دکھلاؤ بھری تو اب نا تھہ ہو نا تھہ تمہا رسے مات		خدا کے واسطے نصرت اب آؤ جلد تم آؤ تم بن ہو نا تھہ جی نا تھہ نہیں دکھلات
	یہ تمہرے جان قربان ہو تمہاری یاد گاری ہو	
	بجھن	

۱۔ رادھا پیاری ناچت لال بی کے سنگ۔ تلک تک تھنی تھنی پخت رادھا کا سنگ
پخت گو بند۔ ڈھپ ڈھپ و مردنگ کھا بھری مکھ موہر چنگ۔ رادھا پیاری۔
اندروک سے اندر آئے برہما آئے سنگ چھتیس کوٹ دیوتا آئے سن راجا ہر چند
رادھا پیاری۔ شیو آئے کیلاسی باسی سرپ لیٹے انگ۔ بھومندر کو دیکھ تماشا
جنا اٹھی ترنگ۔ رادھا پیاری۔ برندا بن مون رہس مجوہر سب گوپی آئند
کہن کبیر سنو بھائی سادھو دھن دھن گوکل چند۔ سو رادھا پیاری۔

۲۔ اودھو پریت کیے پچھتانی۔ ہم جائے ایسے نبھگی اُن کچھ اوری ٹھانی۔ کاری تن
کو کون پیتا نو بولت مدھری بانی۔ ہو کو لکھ لکھ جوگ پٹھاوت آپ کرت رج دھانی
سونی سچ شیا م بن مون کو تلپھت رین بہانی۔ مور شیا م پر جھوہل کے پھڑے تانی
مت جوہرانی۔ اودھو پریت کیے پچھتانی۔

۳۔ کرم گت تارہ ناہ ٹرے۔ کمان بے راہو کمان بے رب شنش آن سنجوگ پرے۔
گڑبٹ پنڈت ات گیانی رج پچ لگن دھرے۔ پتامن اروہرن سیا کو بن مین
وہت پڑی۔ بھارتھ مین بہری کو انڈا گھنٹہ ٹوٹ پرے۔ ہری چندر سے دانی راجا
پنچ کو پانی بھرے۔ تین لوک بھاوے کی بش مین سر نہر دینھ دھرے۔ سو رو اس ہانی

سوی ہوئی بڑکا ہے کو سوچ کرے۔ کرم گت مارہ ناہ ٹرے۔

۴- میرے من اتنی شول رہی۔ وے بتیان چھتیاں لکھ را کمین جے نند لال کی۔

ایک دیوس مورے گرہ آئی مین تھی متھت دی۔ رت مانگت مین مان کیو سکھی سو
ہر گساگی۔ سوچت ات پچنتاں رادھکا مچھت دھرن ڈہی۔ سورد اس پر بھو
کے پچڑے تین بھانہ جات سہی۔ میرے من اتنی شول رہی۔

۵- اودھو سب سوار تھ کے لوگ۔ آپ تو کیل کرت کجاسنگ بہین سکھاوت جوگ۔

بھرم بن جات سانوری مورت جن دیکھین وہ روپ۔ اب رس راس پلن جمن
لی کرت لاج بھی بھوپ۔ ان دن نین نمیکھن لاگت بھیو برہ پت روگ۔ ملوکانہ
کمارا شونی مٹین سورد اس سب سوگ۔

۶- پریت کرکا ہوسکھ نہ لیو۔ پریت پٹنگ کری دیپک سون اپنو پران دھو۔ ال گن

پریت کری جل ست سون سپٹ شکھ گیو۔ سارنگ پریت کری جوناد سون سو
نکٹھ بانڈہ سپو۔ ہم ہون پریت کری مادھو سون چلت نہ کچھو کمیو۔ سورد اس
پر بھو پچڑے رادھکا نینن نیر ہیو۔

۷- نش دن برکھت نین ہمارے۔ سدا رہت پاوس رت ہکو جب تے شام

سدھارے۔ ورگ انجن لاگت نہین کہون ارکپول بھیئے کارے۔ کچک شوک
تنہ سن سجنی کچ بچ بہت نپارے۔ سورد اس پر بھو اب بڑھو ہے گوکل
لیہو ادبارے۔ کمان لگ کون شام گمن سند روکل ہوت ات بھارے۔

۸- اودھو من ناہن دس میں۔ ایکے ہوسو گیو ہر کے سنگ کو ارادہ تو ایس بھینیاں

شقتل سبے مادھو بن بھتا دینہ بن سیش۔ سانسائک رہی آساک جیو کوٹ
بریش۔ تم تو سکھا شام سند رکے سکل جوگ کو ایش۔ سورد اس رس کن
کے بتیان پر وہ من جگ دیں۔

۴- اودھو ہوت کما سمجھائی۔ چت چھ رہی سانوری مورت جوگ کمان تم لائی۔
پالاگون کیو ہر جو سون درس دیواک پیر۔ سور واس پر بھوسون بنتی کر
ہی سناوہ ٹیر۔

۱۰- ہر بچہ پرت پران نلج رہی رے۔ پیہ سمیت سکھ کی سدھ آوے شول شریر
نہ جات سہی رے۔ نش واسر ٹھاڑے مگ جووت یہ دکھ ہم نہ سنیں غمی رے
گون کرت دیکھن نین پائی نین نیز بھر بس ہی رے۔ تے باتن بس رہن ہیہ
مین اولت پن کھی رے۔ سور شیام بن پر ب برہ بش مالور ب شش
راہ کھی رے۔

۱۱- بھونچ نین انا تھ ہمارے۔ سندرشیا م دبان تے سجنی سنیت دور سدھارے۔
وے مل یں ہم یں سکھی ری کیسے جو ہن نیا رے۔ ہم چکور چانک امید تر سدھا
برکھ پرت دارے۔ مدھ بن بست آتش درشن کے جو ی جو ی مگ دارے۔
سور شیام کینمی ودھ ایسی مرتک ہوتی پھر مارے۔

۱۲- ناتھ انا تھن کی سدھ لیجے۔ تم بن دین دکھت ہن گوپی اودھو کو پتیاں لکھ دیجے
نین سل بھرائے ہر بن کر مین شکر میری گھ لیجے۔ سور واس پر بھو آتش
ملن کی اب کی ہر پھر آون کیجے۔

۱۳- جپت ہون تیرے نام کی مالا۔ تمھرے کارن جوگن ہووگی باندھ کمر مگ چھالا۔
اک بن ڈھونڈھ سکھ بن ڈھونڈھاکون نپائی نند لالا۔ سور واس پر بھو
تمھرے درس کو ہون برہنی بھالا۔

۱۴- وے دیکھت مدھ بن کے روکھ ہرے۔ تا مین شیام ہمارے پر تیم جنن ہری
میری نیند بھو کھ لے۔ اون بن مون پے رہو نہ پرت ہی بن دیکھتے نینن کو دکھ
سور واس پر بھو موہن ناگر کو برہ کو لھو بھو تن اوکھ رے۔

۱۵۔ تمہرے دیش کما س کھوئی۔ بھوکھ پیاس سب نیند گئی آل ہر بن برو لیو تن لوئی
 واد زور پھیا بولت اودھ بھئی سب جھوئی۔ پاچھے آسے کما تم کر ہو جب تن
 جیسے جھوئی۔ گوب سندیشو ہر پے چھوٹ پر تھم پریت کیون لوئی۔ سور داس
 پر بھویون جانت ہون بیر کرینگے کوئی۔

۱۶۔ اودھو کب آئے مین نند لال بہیرت پنتھ بہت دن بیتے سب برج بال ہال
 گھیر لیو تپن اور پریم بس پوچھت گوالن گوال۔ سور داس پر بھو تھرے
 ملن کو پھر کر مین پر ت پال۔

۱۷۔ شیا م و نو دے رے مدھ بنیان۔ اب ہر گول کا ہے کو آوین چاہت نو
 جو بنیان۔ وے دن مادھو بھول بسر گئے گو دکھلاے کنیان۔ گمہ گمہ دیت
 نند جشودا تنک کانچ کی بنیان۔ و نان چارتے پھرن سیکھے پاٹ پتا مبر تیان
 سور داس پر بھو تھے کامرے اب ہر بھئی چکنیان۔

۱۸۔ نند نندن بن کل نہ پڑے۔ ات انور آگ بھرے جوتی سب جہان شیا م تھان
 چت دھرے۔ بھون گئی من تھان نہ لاگے۔ گر جن ات تراس کرے۔ وے
 کچھ کین کرین کچھ اوری ساس نند تن پر جھرے۔ یہی تھیں پت مات سکھا یو
 بول کرت نہیں رسن برے۔ سور داس پر بھو سو چت اودھو یہ سمجھے گیان دھرے
 مات پتا ات تراس دکھاوت۔ بھرا تمارن کو موہ دھروے دیکھے موہ نہ بھاوت۔
 ۱۹۔ جھنی کمت بڑے کی بٹی تو کو لاج نہ آوت۔ پتا کہے کیسے کل اوچے من ہی من رساوت
 ہمنی دیکھ دیت موہ گاری کا ہے کلمہ بھاوت۔ سور داس پر بھو سون یہ کہہ کہہ
 اپنی بھاجناوت۔

۲۰۔ ہم پر بہریت کرے رہیو۔ وہ دن اودھو بہر ت ناہین پھر پھر کاچھیو۔ دیکھے جات
 ہوا پنی انگھیاں یان تن کو دھیو۔ یان برج کو بیو بار ایسو بھیکو سب پر بھو سون کیو۔

شیام سرریکل دل لوجن کب درشن لیو۔ سب سکھ لاٹھڑاے سُورواس
پر بھوہ دھراے رہو۔

۲۱۔ جوگ ٹھگوری برج نہیکے ہو۔ یہ بیو پار تار و اودھو ایسوی پھر جے ہو۔ چا
لے آے ہو مدھ کرتا کے اُر نہ سے ہو۔ داکھ چھوڑ کے کلک بنواری کو اپنے
ٹکھ کے ہو۔ موری کے پاتن کے کوئن کو کتاہل دے ہو۔ سورواس
پر بھو گنی چھوڑ کے کو بزرگن نہ بے ہو۔

۲۲۔ رادھ نے بنشی چھپائی اب نابیون موری مائی۔ کھیلت رہون کدم کی
چھتیاں سب سکھیں بلائی۔ بانخہ پکر موری مری چھین لی کاخہ رودت گھر
جائی۔ لے کنیاں سمجھاوے جو موت بار بار اُرو لیت بلائی۔ بانس کی بنسی
جان دے موہن سونے کی دیون گھٹائی۔ سُر پرتے بنشی یہ آئی بابا نند سنگائی۔
سو بنشی میرے پران بست ہو اب کیسے جات بنوائی۔ اتنی سُنکے گوال چمکت بھین
کرشن کو کٹھ لگائی۔ سُورواس بل جات جو موت کاخہ کو انت نہ پائی۔

۲۳۔ اودھو کا تقصیر ہماری۔ جب اکرو روگو کل آے کنس راج ہتکاری۔ تھڑھڑھ
لیگے مدھ پیر کو کر گیو ہمیں دکھاری۔ جو ہکو برج چھوڑا کیلے آپ جاکری تیار
تب سے کل رہت نش واسر جیسے مین جل نیاری۔ کھان پان بھوکھن نہیں
بھاوے نا بھاوے تن ساری۔ سب سنگار تھے ہم اُن بن تچ دی سچ
اٹاری۔ کین سرور اُس چرن کی ہون مین سرن تھاری۔ دین دیال
دیا اب کیجے کل سبے برج ناری۔

۲۴۔ اودھو مین برہن متواری۔ جب سے گئے انہیں آئے شیامرے لاگی ہر دے
دیواری۔ کول جتن مین کروں میری آئی رہت مدن تن جاری رجون اُننگ
اُننگ بھراے جیسے کسم رنگ باری۔ بن پیا انکو کون منادے کرے بہت مدھ راری

جائے چھپی کمون کو درگن کی لگنی سوت ہماری۔ تم تو بھوک کرت ہو پیارے
ہمکو جوگ تبھاری۔ کمین سرور بہت دن بیتے مگ ہیرت مین باری۔
کر پاسندھ موہ ملودیا کراؤ دیگ بہاری۔ پیابن مین برہن متواری۔

۲۵۔ پھر گنن انکھیان شیا م تبھاری۔ ہم تم موہن ایک نگر کے تم شیا مل ہسم
گواری۔ وادن کی سندھ بھول بسر گئی لاکھن ویت جب گاری۔ گلین گلین
ہم ودھ بچین تم چڑھے ہاتھی عماری۔ سو تم اب مہراج بھئے ہو کا ہے کاشنو
ہماری۔ کر پا کو اب نیگ درس دو تلچھت مین برج ناری۔ حافظ واس
کمین کر جو رہی ہو منموہن گنج بہاری۔

۲۶۔ جو گر دھر مری مین پاؤن۔ تبھری تان کمون تبھری سنگ جو سرنیک مدھ
کر پاؤن۔ تم بس کری کل برج بنتا مین بس کر کے تبھین رجھاؤن۔ جو گیسر
پڈت مین گپانی تنہون ارا نند پڑھاؤن۔ سنک سندن اور کھ نارد
مادایو کو دھیان چھڑاؤن۔ مارت بند کو دن رب سس گت پر بل
پر باہ پر چند بھساؤن۔ اند مین بجائے مین سارنگ ترنگ سہت
اب رتھ بلماؤن۔ شنکر ہو دیال میرے اراس مین ہوئے سنگے سنگ گاؤن
سور واس برکھان نندنی دھرا دھرن پرا چل چلاؤن۔

۲۷۔ سینو برج کی دشا گو شائین۔ رتھ کی دھو جا پیت پٹ بھوکھن دیکھت
ہو اٹھ دھما مین۔ جے تم کمین جوگ کی باتن تے ہم سب سے سٹائین۔ بار
بار سندیش جیو مت کمت ددار لو آ مین۔ ہتو کچھو ہم ہون سونا تو دین بند
بسرائین۔ سور واس جے بالا پن مین تم پر بھو گائے چرائین۔ تن گین
کو گوال نہ گھیرت مانو پھرت پرائین۔

۲۸۔ کبھو جیو مت کی آسین۔ چرائن رتھو تھان نند دھولاری جیوہ کوٹ برسین۔

مُری دئی دوہنی گھرت بھراودھو دھر لی سیس۔ یا گھرت ہوا ہی سُر بھی کو جو
پیارو جگدیش۔ اودھو چلے سکھا جُرا ئے بل دس پانچک میں۔ اب کے برج
تم پھیر بسا دھ سُور واس کے ایس۔

۲۹۔ مُری مکٹ پیت پٹ پاؤن۔ مم بھر تو بدن برا جے تو بنشی مین شیا م بجاؤن۔
مور مکٹ مورے سر سو ہر تھرے سیندور مانگ بھراؤن۔ پتیا نر تھر مین
اُڑھون نیل امبرنج تمھیں اُڑھاؤن۔ شیا م بھین بر کھجھان نندنی
مین جسودا کولال کہاؤن۔ گھونگھٹ کاڑھ چلو تم موہن مین مکھ سے تو
چیر اُٹھاؤن۔ پھیر پھیر مکھ مان کرو تم مین چرن دھرشیش سُناؤن۔
حافظ شری اور رادھکاجی کی کون کون ابھلا مکھ بتاؤن۔

۳۰۔ مُری مکٹ شیا م جو پاؤن۔ تھرو بھیش بناے سانورے ادبھت چرت
دکھاؤن۔ شری بر کھجھان سُنا تم باجو مین شری نند کولال کہاؤن تم
کیول برجے بس کینھو مین بس کر ترے لوک دیکھاؤن۔ سُر نرن مین تم دھیان
چھوڑائے مین تھرو جب گیان چھوڑاؤن۔ تم موہن سگری برج بالا
مین اب موہن تمھیں دکھلاؤن۔ تم جھنا جل تھکت کیو ہر مین ربشیش
چھن مون بھلاؤن۔ وان بیت روکت تم راہین مین جب یا ہی تھور
منگاؤن۔ تم برج بال نچاوت اُرمین تک تھئی تک تھئی تمھیں نچاؤن۔
ایسی تان کمون من موہن بر مصا دک کو دھیان چھڑاؤن۔ حافظ اب
شری لاڈلی جی کی کون کون ابھلا مکھ سُناؤن

۳۱۔ دیا ندھ توری گت لکھ نا پڑے۔ دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم اکرم
کرم کرے۔ پتا بچن مارے سو پاپی سو پرہلا کرے۔ تاکے بند چھوڑا دنگو
پر بھونر سنگھ روپ دھرے۔ ایک گنگو جو دیت وپر کو سو سُر نوک

ترے۔ کوٹ گوراجہ بزرگ دینی سو بھو گوپ پڑے۔ گربشٹ ات ہی گن
اگر رچ رچ لگن دھرے۔ سیتا ہرن مرن دسرتھ کو بہت مین بہت پڑے۔
بید بہت تیرو جس گاوے سو بھل جگ کرے۔ تاکو بانڈھ پتال پٹھایو کیسے
سور ترے۔

۳۶۔ کہو رے پتھک شیا م کب آون۔ مین مدھ بن کی سرت کرت تھی وہ ہر کے
سنگ دھین چراون۔ تے ہراو دھونچ گئے ہمکا جاے بے کبری کے
داون۔ تاہی سے اک بھنور پٹھایو اڑ بیھو رادھا جی کے پاؤن۔ اڑو
بھونراب جاوہیاں سے تھری سورت کے تھہ کھاؤن۔ ہم کاجوگ بھوگ
کبری کو براہرت اُر کل نین پاؤن۔ بھشم رامے پن کے سندر اب
ہم جوگن روپ بناؤن۔ نین پلت پنتھ نین سوئھے جب سے بچھڑ گئے من
بھاؤن۔ سور واس اودھو کچھو کہہ گئے رادھا کرشن کرشن
رٹ لاؤن۔

۳۷۔ ہمارے پر بھو اوگن چت نہ دھرو۔ سس درشی ہوام تارو سوئی پار کرو۔
ہمارے پر بھو اوگن۔ اک نڈیا اک نار کماوت میلونیر بھرو۔ جب بل
گئے تب ایک ہرن بھئے گنگا نام پرو۔ ہمارے پر بھو اوگن۔ اک لوہا
پوجا مین راکھت اک گھر بدھک پرو۔ سود بدھا پارس نین راکھت
کچن کرت کھرو۔ ہمارے پر بھو اوگن۔ اک مایا اک برہم کماوت
سور شیا م جھگرو۔ کے یا کو نہ راہ کرو پر بھو نین پر ن جات ٹرو۔ ہمارے
پر بھو اوگن چت نہ دھرو۔

۳۸۔ ان مین کوں رادھکا رانی۔ ہنس رکن پوچھت سکھین سے گوڑھ پن
مرو بانی۔ نیلمبر جا کے تن سو ہی مکھ پر لٹ لپٹانی۔ سو کہیت۔

برکھبان نندی مدھرمند مسکیانی۔ رس کے بس کینھے من موہن سنیت پتر
سیانی۔ درشن بن ترسین ددو نینان جیسے مین بن پانی۔ شیو برعھا
جاکو دھیان دھرت پین سورادھا مہرائی۔ سورواس سنن کے
کارچ گردھرا تھد بکانی۔

۳۵۔ آج رادھکانے روپ بنایو۔ البیلی الٹک کیسر کو تاج بندن بوند
سہایو۔ مانو پورن چند رکھیت چڑھ لڑتھ بھان سون گھائل آلو۔ دیکھت
نبت کمت نین آوے مکھ چھب اپا اند لجا یو۔ کان کی بیرین ات راجت
مانو مدن رت چکر چلا یو۔ کچن کچت رچت بنا لاجھو بن کے نگ بھرن سہایو
مانو مرگ امرت بھر بھو جن پیت نہ نبت دیت ڈھر کایو۔ جیون دیکھ اودھ
بھون مین تمر کچ شرنالگ آوے۔ اتنی پر نہیں ملت شور پر بھوے دو تن
درپن دیکھ لایو۔

۳۶۔ مدھ بن تم کیسے رہت ہرے۔ تمھرے ترے برنشی بجاوین شاکھا ٹیک کھڑے
ادھم نلج لاج نین تم کا پھولن پھیر پھرے۔ ہری آس تنک چھایا کی جب تب
ہوت کھرے۔ تم نہ مری برکھمان نندی بھٹیت انگ بھڑے۔ جیسے جل بن
ڈکھت ہر جل ہو کے جیو جے۔ کچن کچن پھرت رادھکاننن نیر بھڑے۔ جو آوے
سوی منگل گاوین سن سن حال جے۔ سورواس سوامی تمھرے
درس کو برج باسی بھرے۔

۳۷۔ ڈوسوہین شیا م بنو جگم کارے۔ روم روم بس چھایے گیو ہر جوت سوانا
ڈارے۔ بیگ بلاوگر گو پالی جو یہ بس کا اتارے۔ جنتری کرت منتر نہیں
لاگت کراو پائے سب ہارے۔ بن برجراج پیر کو جانے جو یہ بکھ کو اتارے۔
کما کون کچھو بس نہیں میرو بیدگنی سب ہارے۔ برہ بھاک پیر کٹھن ہر

سومونہ ڈارت مارے۔ بھلی کمری اودھو تم آئے بند دے چلے ہمارے۔

سور داس گردھر کب آے بین رکھی بین پران ہمارے۔

۳۸۔ ابکی راکھ لیوہ بھگوان۔ مین انا تھ بیٹھی درم ڈریا پارتھ سادھے بان۔

کر شر سادھے ڈھکیو پار تھی اوپر اوڑٹ سچان۔ دوو اور بھیو دکھ میرے

کون او بارے پران۔ رام کمت پر بلا دوا بارے ساکھی نگم پران۔ من

کی دبدھا چھاڑ بھنگم واکو دھرو اب وھیان۔ ہر سمرت بکھ ڈسو پار تھی

کر سی چھو ٹوبان۔ سور ششیام شر لاگ اچانے جے جے کر پاندھان۔

۳۹۔ بھجومن رام چرن دن راتی۔ رسناکسن جپت گوئل پد نام لیت الساتی

جا کے چپے کنت دائرن دکھ تینون تاپ سراتی۔ کمت پوران شیش رگھو کو

سُن جوڑات ہیہ چھاتی۔ شر و تاسمت سو شیل سو ہرجن کرت صلاح سہاتی

رام چندر کو نام امیرس سورس کا ہو نکھاتی۔ سمبت سولہ سے اکتیس اچھ

ماس چھٹھ سوانتی۔ تلسی واس اک دنی نکھت مین پر تھم عرض کی پاتی

۴۰۔ وہان لگ نیک چلوندرانی۔ دیکھو ست اپنے کی باتین دودھ ملاوت پانی

ہم سے تم سے بیر کسان کو ہیں دکھاوے جوانی۔ میرے شر کی سسرخ

چو نری لے رس گورس سانی۔ یا برج کو بسو ہم چھاڑو جے نشے کر جانی۔

سور داس اوسر کی برکھا تھوڑے جل اوترانی۔

۴۱۔ پوچھت جنی کسان رہو پیاری۔ کون یہ سیس بار گندہ دینھے کن یہ سندر

مانگ سنواری۔ کھیلت کھیلت گئی نندی اگھر حبو دایا یہ مانگ سنواری۔

کھانے کو دیو ما کھن مصری اوڑھن کو دئی سندر ساری۔ موکر کپڑ پاس

بیٹھا یو تم کا لگا۔ مین دین لاگین گاری۔ موتن چتے چتے ڈھو ماتن تب

بدھناتن گود پاری۔ سور داس سنتن کی دایا من مان

دھپت بیاہ بچاری۔

۴۲۔ کیو بھین جو گنی رادھے جب تے ہر مدھ پوری سدھارے تب تے
سگل جوگ ہم سادھے۔ سوانسا ائل آس آون کی سیلی شیا م نام کی
باندھے۔ دھونی دھوان ہیو دندکت ہر نش دن کرشن کرشن انورادھے
چھیدے تن بیدھے برہائل اوپر رہی یین شر سادھے۔ سور شیا م
مون جان تیاگ گئے جانت ناہین کون اپرادھے۔

۴۳۔ اودھو شیا م سینی کا کے۔ ایسی لیل کینھی برج مون پھیل رہے جش دا
کے۔ جب رتھ ہانک چلے مدھ بن کو گوپن روکے ناکے۔ ات ستھرا
اوت گوکل نگر ی بیچ پڑے ہین جھانکے۔ موڑکٹ کی اوٹ لٹکے ہے
بیٹھ قدم تر جھانکے۔ آٹھ ماس نوا ورمون راکھیو بھئے نہ اپنی ما کے۔
دودھ دہی گوکل مون کھا یونیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ توجاے
دوار کا چھانے کر کو بری سنگ ناتے۔ سور شیا م سون اتنی کیو
لاگت گل مون ٹانکے۔

۴۴۔ سنجو موت تور کھٹائی۔ ڈگر چلت مون سون رار چٹائی۔ مین جنا جل بھن
جات تھی۔ بانھ پکڑ موہ ناچ نچائی۔ ماتھے ٹکٹ انوپم سوہر۔ مکھ سوہا
کچھو کسی نہ جانی۔ بانکے ہساری پر بھو کے درسن کو بنے
کرت ہر سیس نوائی۔

ہولی

۱۔ نام محمد دوو جگ پیارا۔ ایسا پرش مت بسراؤ دین کا کھنبہ تھارا۔
جگت جھان پرکاش جھئے ہین سب جگ بھیو ہر او جارا۔ پنتھ کر دیو ہر نیا را۔

۲- بادروہی سکھی گیان ہمارا۔ بالاہن کھیلو سکھین سنگ بھولو قول قسار ا۔
 جب سدھ آوے پیا اپنے کی کانپت تن من سارا۔ بھول گیو سب گیان
 ہمارا۔ گوئے کے دن آنگیا نے پیا پھو انو ہارا۔ چار کمار ڈولی لیے ٹھاڑ
 اترے ہن آسے دوارا۔ بدایا کی مانگت بارا۔ سنگ سیلی دیکھیں آئین
 چھوٹ ساتھ ہمارا۔ مات پتا دلع کر دینھو ساعت کو کیو نہ بچارا۔ اب
 پردیس سدھارا۔ بھوگ دلاس ہے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پردار ا۔
 چھٹو واسل جئے اب اکیلے کو دھنیں ساتھی ہمارا۔ داتا کرے آپکارا۔
 ۳- برج کے موہن موہن صورت دکھائی۔ صورت دکھائی موری سدھ
 بسرائی ہیہ جی گیوہی سائی۔ رات دنا موہن چین نہ آوت کیسی یہ پریت
 لگائی۔ نہیں موسے جات چھپائی۔ برندا بن کی گنج مٹی مان مل گیو کرشن
 کھائی۔ کمت ہتی کچھ کہن نہ پائی۔ کیسوہی ڈھیٹھ کھائی۔ کرت ہے
 چترائی۔ موری نہیں برجوری سانورے کبھا سون آنکھ لگائی۔ یہ
 چھل بل تورو ایک نہ چل ہی ہم سے بات بنائی۔ پریت کون اور
 لگائی۔ جب سے بھئے متوارے خاوم تب سے بھئی رسوائی۔
 بھاگ کی لاج تورے ہاتھ ہی موہن گھٹ ہی سون صورت دکھائی۔
 موری ایتو بن آئی۔

۴- برج مون سکھی ری مین نارہ ہون۔ بن تقصیر شیا م گریا وین ریت بھرے
 کے سیون۔ دھرتی کماٹک جھر مارا اتے جاے بسیون۔ آخر برج اب
 رہن نہ سیون۔ مین تو گوی غیب ذات کی تم سن نا براے ہون۔ تم
 شیا م بیان برج نایک تا سے رار بھپون چھوڑ برج کون اتے جیون
 کر کے سنگار اور پھرا بھوکھن مین ددھ بچن جیون۔ جھنڈ جھنڈ سکھین کے

بچ نہیں گاری تمھاری سیون۔ اپنی مر جاد بچے ہوں۔ جو من آوت سو کہہ
بھاجین ایسی ناب سیون۔ بست نہیں اُنکے کچھو کھیرے جو ایسی کہو یوں
نکس کہوں اتے جیہوں۔ لکھن داس مناوت موہن اپنت ناب
کہیوں۔ شری کرشن کہیں کر جورے اپنی بانہہ بسیہوں۔ بھس
کھو جن میں اب جیہوں۔

۵۔ موری مانوسیکھ دش کندھ رگھیرتے بیر کرونا۔ سو جو جن مر جاد سندھ
کی سو کوئی بانڈھ سکے نا۔ تاہ بانڈھ اُترے رگھندن سنگ بھال کپ
سینا۔ سمر کو وجیت سکے نا۔ ہوری سی لنک جراسے دی ہوا اب تم بھاگ
بچونا۔ کر کر داپ بیر سب تناکے پاوک پر بل نیجے نا۔ جلک کچھو ایک
چلے نا۔ تم جیوت او بات ہارو سانچی کو پیہ بنیا۔ کینھی رار نہیں براہوتا
سے جائے ملونا۔ بھاگ تہوں لوک بچونا۔ میں تر یا ہو بھانت سکھاؤں
نشچر کان کرے نا۔ تلسی داس موڑھ بھیراؤں پھوٹے ہیہ کے
نینا۔ یتہ کچھو سو جھ پرے نا۔

۶۔ برج مون آج ہر ہوری مچائی۔ بابت تال مردنگ جھانجھ ڈھپ منجیرا
شونائی۔ عبیر گلال کے باد چھائے کیسر رنگ برسانی۔ کھوب سب
ہوری مچائی۔ آوت قے آئین سکھر رادھکات تے کنور کھائی۔ بل
بل بھاگ پر سپر کھیلین شو بھابرن نجائی۔ نند گھر جیت بدھائی۔ بھلا برج میں
ہر ہوری مچائی۔ رادھکاسین دی سکھیں کو جھنڈ جھنڈ اٹھ دھائیں۔ لپٹ جھپٹ
لائیں کرشن کنور کو پر بس پکر سنگائیں۔ لال کوناچ نچائیں۔ بھلا برج میں ہر ہوری
مچائی۔ چچین لیو مکھ مری پیتا مہر سر سے چو نری اڑھائی۔ بیندی
بھال نین بچ کا جرنک میسر پنائی۔ منونئی نار بنائی۔ بھلا برج مون

سمکت ہونکہ مور مور کے کمان گلیں چترائی۔ کمان گئے اب نندیابی
کمان جہومت مائی۔ لال کو لیت چھڑائی۔ بھلا بچ مون ہر ہولی چپائی۔
چھاگ لیے بن جان نہ دیون کرہو کوٹ اپئی۔ یہون نکار کسر سب
دن کی تم ہو چگل چپائی۔ سو آج پکر ہم پائی۔

۷۔ ہری کھلیات اودھ ہماری۔ کریت ٹکٹ مکرارت کنڈل کام کوٹ بھاری
لچھن ہاتھ رنگ لیے ٹھاڑھے رام ہاتھ پکھاری۔ باجت تال مردنگ جھانجھ
ڈھپ اور بجت کرتاری۔ اڑت کلال گھٹا گھن گھورن لے عبیرہ مکھ ماری
ہل مل پھاگ پر سپر کھلیت شیو سادھ ہرناری۔ شیا مل گور کشور منوہر
پریت رنگ ات بھاری۔ ات مین رام سکھاسب چھرت انین راج دولاری
کیسر کنچ نچی گلیں مین گوری واس بلہاری۔

۸۔ ہوری کھلیت جنک دولاری۔ روپ کے تھال کلال بھرے مین کنن کی پکاری
گور بدن نیلا مبراوڑھے مکھ پر میر نیاری۔ سکھین کے سنگ سدھاری
پیتا مبر کی کھنی کاچھے سر کے پیچ سنبھاری۔ لچھن اور تھرت رپ سودن
پھینٹ کلال سنبھاری۔ سکھن کے مکھ پر ماری۔ جا کو بیڈ بھید نہیں۔
پادت شیش شاردا ماری۔ لچھن سنگ پھرت کنن مین لے عبیرہ مکھ ماری۔
سکھی سب دیت مین تاری۔ گلیں گلیں دھوم مچی پھاگ کھلیت نرناری
گوری واس کمت کر جوڑے ہر چرن بلہاری۔ بیگ سدھ لیو ہماری۔

۹۔ تم دھیرے سے پھینکو عبیرہ رنگ ذرا میری اور بچائی۔ شری برنڈا بن کی
کنج کلی مین لائے مین گوال بنائی۔ ات نے رنگ چلت رادھے کو سکھین لے
سنگ دھائی۔ گھیر چھون اور سے آئی۔ نندنن کو پکڑ لیو پکھیاوا مین ہون
منگائی۔ سبز گھینگھری سرخ چوندری بھاسن روپ بنائی۔ کرشن کو ناچ

نچائی۔ شیا ما شیا م پھاگ دوو کھیلٹ آنڈ رنگ مچائی۔ ایسی دھوم مچی۔
 برج بھتیتر شیو دیکھن نت جانی۔ بھیکہ گوپی کو بنائی۔ بابت تال مردنگ
 جھانجھ ڈھپ اور جیت شہنائی۔ گوری داس آس چرن کی کاہے
 کو دیر لگائی۔ سرت ہماری بسرائی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو ری گوری ہوری کو کھلایا۔ پنٹ پلج لاج نہیں دیا۔ دیکھو دیکھو
 ری گوری۔ چھمک چھمک پگ گنگو و بجاوت ناچت نا تھی تھی تھی تھی۔
 دیکھو دیکھو ری۔ دے دے گاری ماری پکاری چوڑی پھار ڈاری کنور کھنڈیا
 دیکھو دیکھو ری۔ برجوری ہوری ہتیاں موری ساری رنگ ہوری پھوری
 ودھ کی ملیا۔ دیکھو دیکھو ری۔ پرس بجے آن چھنی ہون پیا عظمت
 موسے کرت ہنسایا۔ دیکھو دیکھو ری گوری ہوری کو کھلایا۔

۱۱۔ میں تو کرپانڈھ شرن تھاری۔ چھترتی راجا دوجو دھن لاگی سجات بھاری
 بیٹھے بھانت بھانت کے راجا تن پچ کرت اگھاری۔ کہا ہو مرضی تھاری۔
 میں تو بھروسے تھارے رہت ہوں سدا ہی کج بھاری۔ آویگ دیا اب
 کر کے ناہیں تو ہوت اگھاری۔ لاج جاسے بنواری۔ چیر پریش بھو پر بھو غرتے
 بڑھو بسن ادھکاری۔ اینچت اینچت بھجا تھکت بھے بیٹھو مان من ماری۔
 چھاڑ دئی ڈرپد کاری۔ کہیں سردار سدا کے رچھک را دھاڑن مڑائی
 آسے دیال بھے داسن پر را کھی لاج ہماری۔ کری ہر برج کی تیاری۔ میں
 تو کرپانڈھ شرن تھاری۔

۱۲۔ اودھو جی نہیں آئے کھنڈائی اُن موری سرت بھولائی۔ ایسے بھجے اب
 موہن جو دیکھو مہرائی۔ درشن بن ترست میں نش دن اُن کبری کی سچ بنائی۔
 ہین برج مون ترسائی۔ ہکو سوچ تمہارو رہت ہی چھن چھن حیر اکلائی۔

چونک چونک گر پرت سچ پر روستے روستے نیر بہائی۔ منون میگھو اجمہر لائی۔
 جیون چترک سوانت کے کارن نش دن ٹیر لگائی۔ تیسے پیاسا پیا میں ٹیرت
 کب مل ہو جد و رادی۔ بتھا سگری مٹ جانی۔ کہیں سرور اسکل برج بنتا
 کرین شوچ ادھکائی۔ تاہ سے آئے جد و نندن ملین بے اٹھ دھائی۔ گئی
 من جیون پھر پائی۔

۱۳۔ نہیں مات جشودا دست تیرو۔ مین ددھنچن جات سکھی ری موہ مارگ مین
 گھیرو۔ ددھنچن لیکے مہنگی پکڑ مار جھک جھیرو۔ کسا نہیں مانن میرو۔
 ناکون انت سے آئے موہن ناکون اور بیرو۔ ہم جانین ہم کو تم جانو
 یا ہی دو ہوں کو گھیرو۔ رار کے ناہین نیرو۔ جاے کے کیوں
 کس راے سے ہر برج واہی کیرو۔ سوچ سمجھ دیکھو جیہ اپنے ناتے
 تمھیں اب ٹیرو۔ ہر بھئیو بہت ڈھٹیرو۔ کہیں سرور اگئیں سب سکھیاں
 دیکھی سکھا گھنیرو۔ لوٹ چلین اپنے اپنے گرہ دیکھو شیا م انیرو۔
 بے پکڑ و نند چیرو۔

۱۴۔ جب سے سکھی رت پھاگن آئی۔ پھاگن پھاگ بے سکھی کھیلین بن پیا
 کچھونہ سہائی۔ اٹھت پیر دھیر تن ناہین برہ بتھا ادھکائی۔ کہوں کا سو
 دکھ جانی۔ جب سے گئے موری سدھ بسرائی لکھ پتیا نہ پٹھائی۔ ہیرت
 مگ بنیت نش داسر نہیں آئے پیو ہر جانی۔ پیت کہوں اتے لگائی۔
 جو کوئی آئے سندیس سناوے تاکے مین لیون بلائی۔ جنم جنم کی جیری
 کھاؤن لکھ لے کاغذ لائی۔ کمت ہوں رام ڈوبائی۔ ایسے سے مین پیا
 مورے آئے کر لیتوں من بھائی۔ نرپت ہر دے لگائے پریم میں
 سب دکھ دیوں بھائی خوشی جیہ مان ادھکائی۔ جب سے سکھی رت

پھاگن آئی۔

۱۵- سنہیان نے موری سسرت ہساری۔ پیا بن جو بن باد جات بزمی سوچ جیہ
ہساری۔ ہسرت باٹ نین آندہ ہر بھٹے پتیاں نہ چھٹی اناری۔ بیٹھ رہے کر
چھٹکارے جو گن ہوتی کے بھسوت رماقی۔ پر کسم رنگ ساری۔ لوک لاج
کل کان تیاک کے رہتی مین بستر اگھاری۔ دھرون نولاکھ اٹاری۔ برہا
تھاتن جرو جات بولا کی کریجے دیواری۔ بیگ بھجات آسے جو نرونی
تچ دیتیون من کی ہزاری۔ پورن کرو آس ہاری۔ چھمن واس
سنگ سوتن کے گئی مت پلٹ تھاری۔ بس کرنے کی جگت ہو جان مودہ
لنین پر ناری۔ بڑے تم پتر کھلاری۔

۱۶- برج کے کاٹھ ایسی مری بجائی۔ سوت تھی سکھ چین اٹریا مری بھنگ
ن پائی۔ بیا کل جوے کے مین اسے ری سکھی ری اٹھ پانگاتے دھائی
چھرون جیسے گھبرائی۔ مری کی تان بان ایسی لاگی گھبرانگنا نہ سسائی۔
گھاو پہ گھاو لگیو ہر دستچ بیدانہ دیت دکھائی۔ جو اوکھرویت بتائی۔
جب تے گیو نہ پورن موہن کبری ست پریت بڑھائی۔ تب تے گئے
کوئی پائی نہ پھٹی جہری سسرت ہسرا نی۔ تناک نمہین لاج نہ آئی۔ جو بن
جور بھنے میری آئی۔ پھاگن کی آئی۔ خوشدل پیا کا مین پاؤن
مندرمان تب جیہ اہلسائی۔ کمت مین رام ڈھائی۔

۱۷- سکھی ری اب رت پھاگن آئی۔ جب سے شیا م گئے پر دیو اچھن جھن جیہ
اکھائی۔ بھو جن بھون سے ہم تیا گے کل کی لاج گنوائی۔ دھیان اُن ہی
سون لگائی۔ کون سی چوک پڑی من موہن جو میری یاد بھلائی۔ ہم کا
تیاگ بد میں اکیلو مھرا نگری ہسائی۔ پریت گجا سون بڑھائی۔ ناکوڈ

آوت جات ہو جو زمین پاتی چٹائی۔ بھول گئے سب بندہ کی باتیں کمان گئیں
چترائی۔ جو تم دین بھلائی۔ چوہا پنڈن نا کچھ بھاوے نا ہنس بول سُہائی۔
کر پارو مہراں دیا کر سیک ملو اب آئی۔ کشت سبے کٹ جائی۔

۱۸۔ رات پیا بن نیند نہ آئی۔ جب سے بچھڑ گئے سن موہن برہا اگن بھلائی۔
کوکل کوک ہوک اُبجٹ ہو ترس ترس رہ جائی۔ شیا م کو کوئی دیو ملائی۔
چوہا پنڈن اور راکھا لیسہ رنگ نہ سُہائی۔ دسے نند لال حال جو آسے ہن
تاہن ہلا بل کھائی۔ پران اب دیون گنوائی۔ سو فی سچ ادھک ڈر لاگے
چھن چھن پرت گنوائی۔ جو بن بورا منگ بھٹیں پر بن پیا کون منائی۔ سی
انگیا نین جائی۔ کرم رکھ نین مٹت مٹائے جو دودھ انک بنائی۔ کمین
سروا رسوت بنی گجرا رکھے شیا م سکھائی۔ ہین برج مان ترسائی۔

۱۹۔ سانورے کے چرت سُنوری۔ ایک سے برج کی سب سکھیاں جات بہتین
جل گوری۔ بنجن بیت گھسین جننا میں کوئی سانول کوئی گوری۔ کرت جل
میں جبک جھوری۔ تاہی سے برج راج سانور و امبرٹ پہو پوری۔ لیکر چیر
قدم کے اوپر چڑھ گیونند کشوری۔ مدت من آندسون ری۔ لے بُرکی ہور و اچھی
جب ایک سکھی جل سون ری۔ جہنا کے ٹٹ پٹ نین دیکھے کمت سبن سون
سُنوری۔ چیر سب کون ہروری۔ تب سب بل پٹ ڈھونڈھن لاگین کوئی
نین درشت پڑوری۔ تاہن ایک چتر برج بنتا کمت قدم پر کوری۔ چیر
سب جات دھروری۔ بولت کرشن مدھر رس بتیان تم سب لاج تجوری
لاج چھوڑ سنکھ بباہو تب پٹ پہو گوری۔ ٹیک تم جانت موری تب
سب بل کے سنان بچارین کرشن ٹیک نین چھوڑی۔ لاج چھوڑ سنکھ جل
آئین نکھ سکھ دیکھ ہنوری۔ چیر دیو سب کوری۔ سور و اس سوانی تھ

درشن کو یہ ہو ری رنگ بوری۔ چچن مان پار کرت جو ساگر من املو یا ہو ری۔
چلو تھر جھاو ن کوری۔

۲۰۔ اب تو لب نہین دیت دیکھائی۔ بار بار مور سے گرہ آوین نگری کے لوگ
چوائی۔ گھر گھر میر و نام دھرت میں سیان سے لاگ لگائی۔ سوا کن دن
پت موری جائی۔ پت تو موہن تمھرے ہاتھ پت گئے پت نہین پائی۔
ایسے جنہن سے پریت نیا جو چچین نہ لوگ لگائی۔ پریت ہم تم سون لگائی۔
بیا گل یان نش دوس رہن سب برہا تھ سراسائی۔ تلچھ تلچھ دھرنی گرین
سکھیاں تم بن کرشن کنھائی۔ تمھیں دیا نہین آئی۔ پریت تمھاری عطر
سو گند ہو بل بل انگ لگائی۔ اٹھت سو گندہ باس بھلی آوے آپے آپ
بسائی۔ پریت نہین چھپت چھپائی۔

۲۱۔ سانور سے سنگ سکھی من جیون۔ ہونی ہوئے ہوئے سوا بہن جس
اچیس کا نہ ڈرے ہون۔ کمار ساسے میر و کو کو کرہ برے سے پران گنہون
اب برج میں نہین رہ ہون۔ آخر سب بل نام دھرو ہو اور کما کوے ہون۔
مات پتا ہنکی نہین من ہون جاے کے کنٹھ لگے ہون۔ پران نہین کلے ہون۔
تلچھ تلچھ جیرا من اُن بن کب لویاں ترے ہون۔ جو چاہیں سب نام دھرن
اب من نہین نیک ڈرے ہون۔ نکس کمون اتے رہیون۔ من مانی
سب لوگ کست بہن سو کب لو کوے ہون۔ تاسے تچ برج کو اب بھنی
جاے کمون انت بے ہون۔ حافظ مر جاد بچے ہون۔

۲۲۔ ہر سے جاے یہ کو کو کوری۔ جاد ن تے برج راج تچو برج تاد ن تے
بسروری۔ بھوکھن بن آسن سنگھاسن سوانس اوسانس رہوری۔ بھجا
اب کا سون کوری۔ آئے بسنت کنت نہین آئے پنتھ دلوک رہون ری۔

کو گل کوک ہوک خم لاگے براہر دے دہوری۔ چپن تن دیت جھکو ری۔
 تر پردہ سمیر تیر سسم لاگت پیر نجات سوری۔ پلو پوچ کونج مدھ گردھن سمن کلج
 دہوری۔ دھیر نین جات دھووری۔ جان انا تھ ناتھ ہت کر سسم اُنھت کرن
 پروری چھیم کرن ہر آون سُن کے تاتے پران رہوری۔ جتھا کچھو دوا
 گنوری۔

۲۳۔ بنشی بٹ ہوی رہن ہوری۔ نند لال برکھ جان لاٹلی سمت پر بھم کروری
 مور ملک مکر کرت کنڈل دارون ری دُت ایک ٹوری۔ شرون جھکین
 کموری۔ بنشی تان کان کنکن دھن سُن سُن دھیان ٹوروری۔ کنکن جنک
 گھنک گھنکھن کی کھک مرگ موہ یوری۔ جھکرت بن دیو بھوری۔ کبیر
 رنگ انک تک مارت آنن عبیر ملوری۔ شری برکھ جان ستا سکھین سنگ
 شری پت بانہ گوری۔ چتے نگہ ٹور ہنسوری۔ تر پردہ سمیر تیر جہنا کے یادہ
 پھاگ رچوری۔ چھیم کرن جن بیت کر پاندھ برج ماہر گٹ بھوری۔ کل
 دُکھ دور کروری۔

۲۴۔ گور یا بھنی ہین جو بنوان کے باری۔ کھیل تھی اپنی لڑکیان سب سکھین مانجھ
 او گھاری۔ جب جھپتین پر اُگے جو بنوان بانہ پکر بٹھاری۔ کھیلن مت جاؤ
 دُلا ری۔ بیاہ کے باجن باجن لاگے انگٹنا ہین ہوت تیاری۔ آگے آگے مورے
 سنیاں چلت ہین پاچھے سے ڈولیا ہماری۔ بھئی سسرے کی تیاری۔
 سبھے سنگھار سجن پرے ہم کانتی رسوم سچاری۔ ہرے سنگ کی سکھی سیلی
 رُچ رُچ مانگ سنواری۔ بھئی گونے کی تیاری۔

۲۵۔ اودھو ہماری تم سدھ بسرائی۔ آپ تو جاسے دوار کا چھائے ہمیں بیان
 بلانی۔ کیل کرین گجاسنگ اپنا ہم کا جوگ بھائی۔ نئی یہ چال چلائی۔

کاسون کون اودھو دکھ اپنا نہیں کوو دیت دیکھائی۔ ہیر ہیر پاک نین تھکت
 بجے آسے نین کرشن کھائی۔ دہون کوئے بلائی۔ جیسے ڈکھت جل بین چھریا
 کلپ کلپ رہ جانی۔ تلچھ تلچھ جیو جات ہمارو نہیں کوو چلت او پائی۔ ملین
 ہر کا جو دھائی۔ دین دیال کرپا اب کیجے دیجے درشن آئی۔ نئے جنم ہوئی
 پاوین روگ بھاسب جانی۔ حافظ رام ڈمائی۔

۲۶۔ سنو سکھی آج بلم رہے کون کا نھا۔ گوگل ڈھونڈھا برندا بن ڈھونڈھا۔

نند کا لون برسانا۔ کھیلت ہوئے بن کون برج کی سکھن مون آسے بن
 تو کر بن بہانا۔ تے بن نہیں صاف ٹھکانا۔ ہسے کسے چلو بیج بناؤ تمھارا
 کہا ہم مانا۔ ہسے چتر ناری کوو برج مان تا کو دیکھ لکھانا۔ سین من بھائی ستانا
 ۲۷۔ شیا م سنگ کھیلین رادھکا ہوری شیا م سنگ کھیلین۔ ات رادھا ات سری

نندن دوو مل رنگ رچوری۔ برھادک بجے مکن گن پر شور مچوچون اوری
 شیا م سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ ایک ہاتھ پکرو چندر اول دوو لٹا گوری
 رادھے چمین لئی مدھر مرلیا پتیمبر پٹ چھوری۔ شیا م سنگ کھیلین رادھکا
 ہوری۔ منتی کرت آدھین سانور رادھا کرت ٹھھوری۔ فرحت دھن
 دھن نندن دھن برکھیمان کشوری۔ شیا م سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔

۲۸۔ ینہ لگو میر و شیا م سندرسون۔ بھلانیہ لگو میر و شیا م سندرسون۔

آیو بہنت سجے بن پھولے کھیتن پھولی ہو سرسون۔ مین پیری بھی پیہ کے
 برہ سے نکست پران ادھر سون۔ کو جاسے بنشی دھر سون۔ بھلانیہ لگو۔
 پھاگن مین سب ہوئی کھیت بن اپنے برسون۔ پیہ کے بروگ جوگن ہوئے
 مین نکسی دھور اراوت کر سون۔ چلی متھرا کی ڈگر سون۔ بھلانیہ لگو میر و
 اودھو جاسے دوار کا مین کیو اتنی عرض موری برسون۔ برہا بھاسے جیرا

جرت ہر جب سے گئے تم کھر سون۔ درس دیکھن کو مین تر سون۔ بھلا نہ لگو
میر و شیا م سندر سون۔ شور شیا م موری اتنی عرض ہر کر پائسندھ
گردھ سون۔ گری ندیا نو پرانی ابکی ابارا و ساگر سون۔ عرض موری را وھا
بر سون۔ بھلا نہ لگو میر و شیا م سندر سون۔

۲۴۔ کرے کون بھانا گون ہر انگپانا۔ بھلا کرے کون بھانا۔ سب سکھین مان چور
موری سیلی دو بے پیا گھر جانا۔ تیجے ڈر موہن ساس نند کا چوتھے پیا بہین
طعنا۔ گون ہر انگپانا۔ کرے کون بھانا۔ پیہم نگر کی راہ کٹھن ہر و مان زنگر
سیانا۔ ایک بور دیدیو چور مون تا سے پیا پچانا۔ گون ہر انگپانا۔ بھلا
کرے کون بھانا۔ راہ چلت ست گڑے و جھن اُن کا ہر نام بھانا
جب کر پائا نکئی ہوے ہر مو پر تب لگ جے ہر ٹھکانا۔ گون ہر انگپانا۔ بھلا
کرے کون بھانا۔

۳۰۔ نند کی نند دیکھو ہوری مچائی۔ مین جمنابل جھن جات تھی مار گتچ کلائی
کھینچ لئی موری نازک ہیٹان ساری لگرایا بھائی۔ دیت مین رام دہائی۔
بھلانند کے نند دیکھو۔ سب سکھیاں مل پھاگ کھلت ہین اُن مین اچانک
آئی۔ جات رہی موری ماتھے کی بند یا ڈھونڈھ پھری نہیں پائی۔ ساس
اور نند رسائی۔ بھلانند کے نند دیکھو۔ کیس جھٹک موراسیس نوا ہوئی
کینھی رُکھائی۔ برجوری موری چینی مند ریا نازک مَر کی کلائی شتر مری
پیا کولاج نہ آئی۔ بھلانند کے نند دیکھو ہوری مچائی۔

۳۱۔ ارے سانورے برج کھیل ت ہوری۔ عبیر گلال دود کر لینے گھونگھٹ
کھول موری۔ بھر چکا رمی سنکھ ماری چور رنگ تے بوری۔ شیا م سکھی
ڈھیٹھ بھوری۔ ارے سانورے برج کھیل ت ہوری۔ ہانکے بہاری

داس چرن کوٹھاڑ حور ہو کر جو ری۔ بیگ کر پا کیجے نند نندن سدا ہا بساڑ
موری۔ سرن اب توین گیوری۔ ارے سا نورے برج کھیلت ہو ری۔
۳۲۔ اری سکھیو مانگ سنوارو ہماری پیاملن کی ہوت نیاری۔ بالا پن سکھین
سنگ کھیلو چھوٹ ہماڑ کھ بھاری۔ کون جتن کر پو بھیجیون کیسے کر ب
رُبکاری۔ بُری گت ہو ی ہر ہماری۔ گوئے کے باجن باجن لاگے ڈولیا
درو زوا پہ ٹھاری۔ لوگ کٹم کے رووت سارے پیٹت باب ہمتاری
وداع اب ہوت ہماری۔ ناموہن گن ڈھنگ بارے جو بنوان باری بچہ
ہماری۔ ہو لی کھیلت ہم کیسے پیاسنگ ہم ہین پیٹ اناری۔ پیامورے
چتر کھلا ری۔ ناگن سیکھے ہم کو ڈوناور نرگن گھیرے بھاری۔ نا کو ڈا ب
سُدھ کو لیو یا آس بنی جی بھاری۔ کرین آپے چھٹکاری۔

ٹھمری

۱۔ موری بے دردی سون لاگی پریت۔ ہر دے بست ہوا نکلی مور تیا
اب موہن بھئے میت۔ جیت مرت ہین نین بھرت ہین بھول گئین سب
رس کی بتیان۔ مفلہ سر کینھی ان ریت۔
۲۔ متوارے نینان تمارے پیارے۔ جھوم آئے جیسے بدر اکارے
لٹ چھٹکائے عبیر لکائے چند نکٹ جس چھٹکے تارے۔ چھپاے لیا
دھندلے مکھڑا ہنک کر جواب ہر جی مارے۔ جاے آپ پر دسیو اچھائے جاے
جیا موراد کھ کے مارے۔ اے رے چھٹک تو ری پنیان پرت ہون مورے

ایسا اور کچھ

اسی موری موری موری
بیاں بھوڑا ہوا ہے

بھول گئی

اسی موری موری موری
بیاں بھوڑا ہوا ہے

بھول گئی

اسی موری موری موری
بیاں بھوڑا ہوا ہے

بھول گئی

ایسا اور کچھ
اسی موری موری موری
بیاں بھوڑا ہوا ہے

ایسا اور کچھ
اسی موری موری موری
بیاں بھوڑا ہوا ہے

پیا کی کھیر یا لارے۔ جائے کو کوئی منظر پیا سے جیہ جات مور اورے
مارے۔ متوارے نینان۔

۳۔ بنسی کو بجا کے سنا کے سکھی من ہر لہو کر باور یا رے گنج سبب جمن

کے تباہ کیا بجاوے ٹھاڑ ہو کر دھریا رے چل نین چتون چیل چت
بھون مٹکاوت بنوریارے۔ ملن دھرن ادھرن مری کی سندر تاکو

سہا گریارے۔ للن پیا دا چھب کے واری جگ جگ جیو شاملیا رے۔

۴۔ تنک بجا سے جیو رے بسیا کے بچو یا۔ بہت دن چھپے مورے گھر آئے ہو

دھن دھن بھاگ بل گیا۔ للن پیا پر کرو کر پا اب بکرے کے بنو یا تنک

بجائے بیو رے۔

۵۔ جھولا جھولن مین نا جاؤن رسی کا ہے کو کنھائی بیان گنت جبارے۔

روپ کی نویلی ہون اکیلی نا سہیلی کوئی کرت ٹھٹھولی سٹوے جیون جیون

ہنکنت تیون تیون مانت نارے۔ جانت کنھائی ہون ڈھٹھائی جڑائی

توری کرو لنگرائی تھوری تم ہی انوکھے للن پیا چھیدا رے۔

۶۔ چیل، ہلیا چیل چیل گیوری وہ تو شیا ملی صورت وارو شیا ملیا۔

سویر یا اپنی اٹریا آن سنائی موہ باسریا۔ بوس کیو موہ لیو۔ للن

پیا آن بنسی والے بن ملیا۔

۷۔ پران پت اب آسے پر بھات کر سوتن سے بات۔ تم بن بکل نہ کل موہ

بالم ٹرپ گنوائی رات۔ جاؤ جی ہٹو چلو موری بیان نہ گوسیان جن

چھو ہمارو گات واہی سوتن کے مندر پد ہارو جان نشر، جاگن جات

موسے نہ بولو گھو گھٹ مت کھو لویہ ڈھنگ ہمیں نہ سہات۔ اب ناہین

بولو گئی مین تو سے بیدردی تھری ڈھوائی کھات۔ للن پیا توہ کا یہ

چھل بل کون سکھائی گھات۔

۸۔ پری یہ کون تمہاری بان جو چھوٹرت ہونٹ پرت ایلان۔ کل کے کانٹھے
اب رسیا مانگت جو بن دان۔ ہمیری گور کھلا سے لڑکا اب تم بھئے جوان۔
پتا تمھارے ندر اسے ہین جسومت مات شجان۔ بل داؤ بھرانالگھ تمھ
نام تمھارو کان۔ مین واسی برج باسی ابلاتھمیری مات سمان۔ المین
پسایین جانٹ تم کچل ہٹ رارنہ ٹھان۔

۹۔ کدر کو میری گنیاں کیسے بھجوں پائی۔ ایک تو سونی سیج ناگن دو بے کاری
رین پاپن۔ تیج میرا بالاجیا سوڈ سوڈ جاتی۔ کدر کو میری گنیاں۔ ایک
تو ادھی رین اندھیری دو بے موسی پر ہاگھیری سپیا کی دھن سن سن
نیند نہیں آتی۔ کدر کو میری گنیاں کیسے بھجوں پائی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو مانو سوری پیت نہ چھوڑو رے۔ پیت لگا سے موسیٰ نہ
موڑو رے۔ دیکھو دیکھو پیاں پڑت بنتی کرت ہون سدا لال پیا موراجا
ست توڑو رے۔ دیکھو دیکھو

۱۱۔ کیونٹ در بھیش مراری سن چکرت بھلین بر جہاری۔ مورنگٹ سر دھاری
الکین سوہن گھنگھواری۔ گنڈل کی بھلاک نیاری۔ نمال انگ رچ کاری۔
دھر مری ادھر سدھاری تب شور بھیر برج بھاری۔ سن مدن بھین
تن جاری سکھی اٹھین برہ کی ماری۔ سب لاگی کرن تیاری۔ اڑے
پتیمبر ساری۔ سکھی موٹن مانگ سنواری نرکھین پڑدہ کنک اٹاری۔
سرورادہ ہر دے بچاری۔ تم آؤنگٹ بھاری۔ سکھی بانہہ میل اڑواری
تب مٹ ہودل کی بیزاری کیونٹ در بھیش مراری۔

۱۲۔ پیا بن کیسے سکھی دھرون دھیر جب سے گئے میری سدھ ہونہ لینی

ایسے ٹھہرے پیر۔ کھان پان بھوکھن ہم تیا گے تیا گے تن سے چیر۔ لیش دن تن
دہت انگ آلی یاتے ناجیہ دھیر۔ کمین سرورار لگاؤ مودہ پار کل سب
سکھیاں ملو جدویر۔ پیان کیسے سکھی دھرون دھیر۔

۱۳۔ سکھی ری تلچھ تلچھ بھو بھور۔ ناہر آئے نہ بین بجائی نا بن بولے مور۔ سگری
این موندہ تلچھت بتی برما ہتھان جور۔ مگ ہیرت درگ میرے تھکت
جھسے جیسے چندر چکور۔ کمین سرورار نہ بھاوے کچھو کار ملو تم پیارے
میرے چت پور۔ سکھی ری تلچھ تلچھ بھو بھور۔

۱۴۔ ٹکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا۔ سگری برج مون شور بھو ہر کل
بھئین سکھیا۔ بھال وشال تلک کیسر کونر کھ چکین انکھیا۔ چھنی آے
لھگ بزند تھکت ہوئے لاگی ہیہ گُٹیا۔ کمین سرورار نند نندن سون
اور نین رسیا۔ ٹکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا۔

۱۵۔ سکھی ری بن پیا کیسی کروں۔ پنٹ اناری میری سرت ہساری مارے
برہ کے مروں۔ اب کوئی جاوے ہر بھجاوے اکیلی بیچ ڈرون۔ ملو پیا میرے
نہ بھاوے کچھو بن تیرے نہیں بھوکھن بسن دھرون۔ کمین سرورار
لگاؤ مت ہاری ہوسن ماچرن پروں۔ سکھی ری بن پیا کیسی
کروں۔

۱۶۔ سکھی ری مگ ہیرت درگ ہارے۔ رات دن اچھن چھن جیہ ہیا کل گنت
گلن کے تارے۔ یہ نینا درشن کے پیارے نوسر وچ رتنا رے کچھ کھنچ
مرگ میں لجاوت ہیں سب سے اُجیارے۔ کمین سرورار ادھک جیہ لرجے
اُو پران پیارے۔ سکھی ری مگ ہیرت درگ ہارے۔

۱۷۔ سکھی ری میں تر سون بن پیا۔ پران ناتھ پردیس سدھارے برہ

جلاوت جیا۔ سُن سکھی کوئی سنگار نا بھادت جون مندر بن دیا۔ سکل لوک بیو ہار
چھوڑ کے ملائدر الیا۔ کمین سر دار پیا کے کارن مین جو گن تن کیا۔ سکھی ہی
مین ترسون بن پیا۔

۱۔ سکھی ری بن پیا بکل پری۔ اپنا جاوے سوت رنگ را۔ چے ہم ری سدر
بہری۔ ہم کا دن ستاوے نش دن چھن چھن گھری گھری۔ جو مین جنتی
ایسے نھر ہونا حق پریت کری۔ ترس ترس مین رہت سچ پر روے
روے نیر بھری۔ کمین سر دار زمین نا بھاوے تیرے بنا ہری۔
سکھی ری بن پیا بکل پری۔

۱۴۔ درس بن ترس ترس رہے مین۔ گھر گھر چھن پیل موہ نہ بھاوے پرت نہیں
دل چین۔ ایک تو سکھی برہ کی ماری دو بے ستاوت مین۔ جب سے
گوکل تچ گیوشیا مروکھ نہ گیو کچھ مین۔ کمین سر دار شیا م بن دیکھے
گنت نہیں دن رین۔ درس بن ترس ترس رہے مین۔

۲۰۔ و دیسا ہمارو بھانو کمین رے۔ مگ بہرت جیہ میرا بکل ہی ترست ہون
پیا آے نہیں رے۔ نا جانوں سکھی کون دیش ہو اُن بن مین تو بھسا
سہی رے۔ میری ہتھا نہیں جانی پیارے۔ شیا مرے کو ایسی ناچی رے
کمین سر دار ملو تم پیارے نا مین تائین چل آون دین رے۔ و دیسا
ہمارو بھانو کمین رے۔

۲۔ بہاری توری بسیا بجی بنان۔ شردن شمد سنو میری آئی اٹھی ہوک
تنان۔ جاے ملون گو پال لال کون یا ہی ہوت منان۔ شیا م سچل تن
کٹ پٹ سو ہی جیون دامن گھن مان۔ کمین سر دار جوگ کی مری
باچ اٹھت چھن مان۔ بہاری توری بسیا بجی بنان۔

۲۲۔ بھینی بھینی رات کا نخابسیا بجائی رہے۔ ادھر مدھر دھن جیہ مان
کائی رہے۔ جب سے بھنک پڑی کانن تب سے شیا م بسونین مین
رام پر تاب لکھوری ٹھکوری اچھا میری سبجیا پہ نندیا نہ آئی رہے۔
۲۳۔ کاہے کر موری گہہ لینھی کلائی رہے۔ اچھا موری نرم کلائی بل کھائی رہے
دوڑ جھپٹ مورے انگ سون لپٹ گیو کر پکرت چولیا مسکائی رہے۔
۲۴۔ موری چھین ٹکلیا ٹپکی۔ دیکھو دیکھو ری سکھی ایسو خیر کاغھ دودھ کھائی
ناحق لے کر جھٹکی۔ مین جنا جل بھرن جات تھی للتا شیا م ہٹکی۔ بار بار
موہ پکر کھجارت مانت ناہٹکی۔ لپٹ جھپٹ موری چولی مسکائی نہیں گت
ہنت گت نہ کھٹ کی۔

۲۵۔ لال موری سر کھ چو نہریازے۔ بدن موہن پیا جھلرجن کرو اپنویت بٹ
لے۔ تم ہو شیا م سجان شہرو من اب مین کیا رہے کروں رہے خیر
بجج پر جو گردھرن لال کو ات کے باڑھو سینہ۔

۲۶۔ ایسے ٹھمر شیا م کبری کے بھے سوتن کے بول سے۔ نندچی کے لال کر گئے
جانی برکھ بھان سوتا تن مین بجال اب دین لکھ پانی گو پال پیا رہے
جہان چھاسے رہے۔ کر پریت لگاسے ریجھاسے شیا م دنی براگن تن
مین لگاسے اب سوج سمجھ جی مین سھاسے تم بن کیسے پران رہے۔ کرکیل
کجن مین للک للک۔ رس بتیان کر جی ہولس ہولس اب سوج سمجھ جی مین
سھاسے نینن۔ سہ نہر بکے۔

۲۷۔ سکھی رمی کران گئے بخواری۔ شہری نند لال درشن بن تمھے تلپھت
راوھا پیاری۔ بیگ آسے سدھ لیجے سوامی نہر ہے نہیں مار کٹاری۔
تلپھ تلپھ برانگل نشہ واسر دھوڈھت پھرت بپاری۔ دیکھ پھر مین متھرا

برند ابن ناہن ملے گردھاری۔ بیاگل جیون جل بین مچھریا مولیٰ گت بھی ہاری
حافظ پیا دیکھ موہ بیاگل لوگ بجاوت تاری۔

۲۸۔ بیان ناپکڑو موری مُرک کلائی رے۔ کر پکرت موری چڑنی مُسکائی رے
عرض برج موری ایکونہ مانی۔ حیدر سپاکی مین دیت دُہائی رے۔ بیان
ناپکڑو موری مُرک کلائی رے۔

۲۹۔ ڈگر چلت مونسے کینھی رارد دھچین مین ناجاؤنگی۔ لپت جھپٹ ٹکی موری
پھوری سگری چوڑو بوری چھل بلیا۔ مین تو گئی مار۔ دھچین مین ناجاؤنگی
ڈگر چلت۔

۳۰۔ سکھی ری اُن بن پُرت نین چین۔ اُجھک اُجھک گذرت ساری رین
سُرون نِت چاہت سنت میٹھے بین۔ درس بن ترس رہے مورے نین
جھولت نین پیارے تماری سین۔ برہ بیت مون کشت دن رین۔
سکھی ری اُن بن۔

۳۱۔ پیارے سنیان چھانڑو موری بیان۔ بنتی کرت ہون پاؤن پُرت ہون
بار بار سمجھاؤن چھمک چھمک موری پائل بابے جاگے ساس جھنیان۔
پیارے سنیان چھانڑو موری بیان۔

۳۲۔ پیا کیسی پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گھر چھائے ہم کا دین بھولائی
حافظ پیا سون جاے کو کو دکا ہے کرت ٹھرائی۔ پیا کیسی پریت لگائی۔

۳۳۔ ہون جسپہ فدا گلہاے چن دیکھی شیا م برن اک کانیا۔ ہون جسپہ فدا
گلہاے چن۔ عارض بین فریب ماہ فلک لٹ جھوم رہی جیسے ناگنیا۔ وہ
ابرسی دندان کی چمک گھن سچ دیکھے دامنیا۔ ہون جسپہ فدا گلہاے چن
گیسو مین پھنسا لے طائر دل پھیل مرگ نینی بامینا۔ فرحت وہ ادا ہو قرو بلا

من موہ لیت سکھ دھامینا۔ ہون جبہ خدا۔

۳۴۔ پن گھٹ پر موری کا گریا۔ نردنی شیاہم نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری کا گریا
جب نیر بھرن گھر سے نکسی اک کاگ بول گیو ما گریا۔ دہنی دھجا ر بلا گیو بائیں
چھینک چھا گریا۔ نردنی شیاہم نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری کا گریا۔ مورے
سنگ کی سکھی سب نکس گئیں جو سب گن پوری آ گریا۔ موہ جان اکیلی چھینک
لیو ہر باندھے ٹیڑھی پا گریا۔ نردنی شیاہم نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری کا گریا۔
موری ارج برج ایکو نہیں مانت بست کون دھون نا گریا۔ من اٹھت کرودھ
تن تھر تھرات یک پڑت سدھ نہیں ڈا گریا۔ نردنی شیاہم نے توڑ دئی پنگھٹ
پر موری کا گریا۔

۳۵۔ تھارے گھونگر والے بال۔ ات بھونگرے کالے کالے لٹ ناگن سی چال
تھارے گھونگر والے بال۔ قدر پیا پریم کی پھانسی من موہنا کا جال۔
تھارے گھونگر والے بال۔

۳۶۔ بان جورا جوری موری ہیان مروری رے۔ بر جوری کر پکرت پیہ چھتیاں
چھوٹ جورا جوری۔ دیکھو دیکھو ساری موری چریان کرک گئیں انگلیاں سک
گئی ایسی کوئی کمرٹ ٹھمھوری۔ لاج مروں کچھ بن نہیں آوے موراجیا ڈرپاؤ
عالم دن کی مین تھوری۔

۳۷۔ مور اچا تر شیاہم سے من اٹکا۔ بتاؤ گویاں کوئی جادو لٹکا۔ مور اچا تر
شیاہم سے من اٹکا۔ سلطان پیا بن چین نہ آوے مورامن رہت ہی
بھٹکا بھٹکا۔ مور اچا تر شیاہم سون۔

۳۸۔ آج سنو لیا ٹر لیا بجائی رے۔ سن دھن تان پران سکھ پانی رے۔ آج
سنو لیا ٹر لیا بجائی رے۔ دُرم دُرم درکٹ درکٹ گت باجے چھب چھا جے

من بجا دنی چھمک چھمک پگ چھمک دھرے تاتھئی تاتھئی تھئی کمر ت
کنھائی رے۔ سنولیا مڑلایا بجائی رے۔ مین درس لین پر سپہ بنس بنس من بس
کین رے۔ فرحست شمیم موسے گھٹیان کرتے پھتیاں چھوٹ رس
بتیان سٹائی رے۔ سنولیا مڑلایا بجائی رے۔

۳۹۔ سنولیا توری باری مین ناجیون رے۔ سنولیا توری باری۔ اس باری
مین کیا کیا بویا عشق محبت یاری رے۔ مین ناجیون رے۔ سنولیا توری
باری مین ناجیون رے۔

۴۰۔ قدر پایا آئے نہ سچیا مور۔ رہے کون سوتن کی اور۔ سگری رین موہے
تلپخت بتی اتنے مین ہو سہ گیو بھور۔ قدر پایا آئے نہ سچیا مور۔

۴۱۔ سنویا دے گیو گاری رے گویان کونے ناتے۔ سنولیا دے گیو۔ ناہم
کا ہو کے گانوں بست مین ناسرہج ناساری رے۔ گویان کونے ناتے۔ سنولیا
ساس موری رانی مسرہ مورے راجا مین برہن دکھیا ری رے۔ گویان کونے ناتے
۴۲۔ ترچھی چتون پتیم پیارے من یورانا مورارے۔ ترچھی چتون۔ اپنے پیار پر
تن من وارون جو دارون سو تھوڑا رے۔ جاہ پیارے وہی سہاگن کیا
سانور کیا گورارے۔ ترچھی چتون پتیم پیارے۔

۴۳۔ شمیم کاسندیا اودھو پاتی نا پٹھائی رے۔ متھرا اجار گئے گوکلا بسائی
رے۔ شمیم کاسندیا۔ کبری سے پریت کی بھی رادھا بسرائی رے شمیم
پاتی توانیگ! مین باغی نہیں جانی رے۔ گھونگھٹ کی اوٹ پاتی چھاتی سے
لگائی رے۔ شمیم کاسندیا اودھو۔

۴۴۔ اے ری گویان کیسے بھیجون پاتی کدر کومین۔ اے ری گویان کیسے بھیجون پاتی
ایک تو سونی سچ ناگن دو بے کاری رین پاپن تیجے میرا بالاجیا ڈس ڈس جاتی۔

کد رکومین۔ اے ری گویان کیسے بھیجوں پاتی۔ ایک تو ادھی رین اندھیری
دوبے سوہے برہانے گمیری تیجے مہیا کی دھن سن نیند نہیں آتی۔ کد رکو
مین۔ اے ری گویان کیسے بھیجوں پاتی۔

۴۵۔ اچھے سیان چھانڑو موری بہیان۔ اچھے سیان۔ بنتی کرت ہون پرت تھارے پتان
بار بار کھجیان۔ اچھے سیان چھنک چھنک موری پائل باجے جاگین ساس جھننیاں۔ اچھے سیان
۴۶۔ چھانڑو چھانڑو رے ششیام موری بہیان میں تو پرت تھاری پتان۔ چھانڑو
چھانڑو رے ششیام موری بہیان۔ تمہ چنچل چیل گردھاری برج
رسیا پتر کھناری میں تو ابلا پیٹ اناری موری باری بیش لڑکیان۔
چھانڑو چھانڑو رے ششیام۔ موری ٹھلیا مسک گئی ساری ساری ٹوک
ٹوک کر ڈاری کہان آن پھنسی دی ماری ہی بار بار کھچتیاں۔ چھانڑو چھانڑو
رے ششیام۔

۴۷۔ چلی جھک جھک برجناری۔ رہی جھوم جھوم متواری۔ چلی جھک جھک
نینون سے جادو ڈالا۔ سینون سے مار گئی بھالا۔ چٹون بوندی کی کٹاری
چلی جھک جھک۔ کہین خبسم گرے سوہے ہر داسر گاگر گاگر پر کر دجل
بھرن چلی پنہاری۔ چلی جھک جھک۔

۴۸۔ نادان گاری دے گیو۔ نادان گاری دے گیو۔ ناین داسے بولی جالی
ناکیو رے گمان۔ سانورے سے پیت لگا کے بھلی بدنام۔ نادان گاری
دے گیو۔

۴۹۔ سنولیا کو کو نے بن ڈھونڈن جاؤن۔ سنولیا کو۔ گوکل ڈھونڈن صاحبزادین
ڈھونڈا ڈھونڈھ پھری نندگانوں۔ سنولیا کو۔ ڈھونڈھ پھری
کو دناہین تباوت آن ملے وہی ٹھانوں۔ سنولیا کو۔ سور ششیام موہے

آن ملاوہ چرن کے بل جاؤں - سنولیا کو کوئے بن -

۵۰۔ مری دھن مدھر کمون باجی رے - مری دھن مدھر کمون باجی رے -

مدھون کچن مین دیکھو میری آلی نیند نہ آوے مین تو ساری رین جاگی رے -

مری دھن مدھر - شید سرن بن موہ لیو ہو بیا کل ہو مین دھن سنے نار -

اک لاکھ جتن سون مری بجے سند پیا مین تو سے راجی رے - مری دھن

مدھر کمون باجی رے -

۵۱۔ بہت کٹھن ہو ڈگر پنکھٹ کی - جو کوئی جائے وہی جات ہو بھٹکی - بہت کٹھن

ہو ڈگر پنکھٹ کی - گھر سے جو نکسی پینا بھرن کو کیسے مدواسے بھر لاؤں ملکی

بہت کٹھن ہو - بیر بھی پیا جانت ہوئی مین جان پرت کو واور سے اٹکی بہت

کٹھن ہو - نظام الدین اولیا مورے مان بست مین لاج رکھو مورے

گھونگھٹ کی - بہت کٹھن ہو ڈگر پنکھٹ کی -

چو ماسا

۱۔ اودھو برج چھوڑ مزاری گئے صورت بھول ہماری - سادون سکھتچ نہیں

بھاتی - بھادون بھیاون راتی - کنوارے کیا کروں پجاری نہیں کٹت بنا گروہا

کاتک چنر چھب تارے - اگن اُسنگے متوارے - پوسے تن پیر ہماری - بج

دیخی کنبھاری - ماہو مدن سرسانی - بھاگن ہر فم بھلانی - چیت چہون اور نہاری

مین پھرون برہ کی ماری - بیسا کھ جتھان چھائی - جیٹھ جتن ٹوک سمائی - ساڑھ سنگن

پجاری - سر وارٹے پیا پاری - اودھو برج چھوڑ مزاری - گئے صورت بھول ہماری

۲۔ سکھی چو ماس بیر ی آیا - پیا موراجادیش چھایا - مینا ساڑھ کا لاگا

گوری نے سنگھار سب ساجا۔ پن چو نری سار گھنا۔ کھڑی باٹ دیکھتی انگنا۔
 نیندین دے گیو سپنا۔ سجن سے کب ہوے گا ملنا۔ جوگی ہو کے رم رہے مارا
 عشق کا بان۔ سیلی دھا گا ڈار لگے مین پیت بڑا خلیان۔ سجن میرا آجہون نا آیا۔
 گھٹا ساون کی گھر آئی۔ محل پر بادری چھائی۔ گنک کوئل نے چائی پہیاد
 دھوائی۔ رین میری ساری گنوائی۔ گیر دے کر کے کا پڑے لین
 لنگیری ہاتھ۔ پی اپنے کو دھونڈھن نکسی سندر آدھی رات۔ سجن
 میرا آجہون نا آیا۔ شور داؤر نے ماچائی۔ میگھ دیکھن کو دھائی۔ نمینا
 بھادون کا بھاری۔ پیان تڑپت ہوناری۔ کہ ہے برہن دھکاری
 نین سے ہوانیر جاری۔ اڑو نہ کا گا جاؤ دھن کا اتنا تم کہہ آو۔ سانجھ
 لکھ کے دون پر وانا پیاس لیاؤ۔ سجن میرا آجہون نا آیا۔ نمینا اسوج
 من بھاوے۔ گوری کا ساجن گھر آوے۔ سیج پلنگون پر بھلاوے۔ سجن
 میرے اُس بھلاوے۔ بچھڑے ساجن جو ملین نیجے یہ تن کی آگ۔ سکھی می
 پیم آٹے پورن اپنے بھاگ۔

۳۔ ہماری صورت بسرانی کہری سے پریت لگائی۔ کانک چندر اجاری۔
 اگھن یہ عرض ہماری۔ پوسے مین ملین کھنائی تن کی ہتھاسب جائی ساہو
 من کو سمجھاوین۔ بھاگن مدن ستاوین۔ چیتے پھولی پھلوائی۔ مدھر کرڑ
 شور مچائی۔ بیسا کھ سکھی برج سونو جیٹھ برہ دھکھ دونو۔ اساڑھے اُس
 لگائی۔ کب مل مین مین جدورائی۔ ساون سکھی سگن پجاری۔ بھادون مین
 سیج سواری۔ سردار کہین من لائی۔ کنوار ملین پر بھوائی۔

۴۔ سکھی برکھا ہرائی۔ پیانے صورت بسرانی۔ اساڑھ مین گھیرن گھٹا کاری۔
 چٹا جیون چکین ترورائی۔ اندھیری رین دھرواوے۔ پیان نیندنا آوے۔

دو ماہ جب سے پی بچڑن بھیو کبھی نہ دیکھے نین۔ نش دن میں سوچت رہوں ناہین
دل کو چین۔ خبر اینک نہیں پائی۔ سکھی برکھا بھر آئی۔ ماہ ساون نہیں بھاوے۔
ابر چین دش تے گھر آوے۔ فلک پر گھیری گھٹا کاری۔ اندر نے
برکھا کی جاری۔ دو ماہ۔ گھن گرجت چکت چیل برکت میگھا جوڑ۔ برہا
بھتا تن مون اٹھے سن مورن کو شور۔ رار برہن نے ماچائی۔ بھون
بھاوون پڑا سونا۔ پیان بھکو دکھ دونا۔ پیہا پی کا نام لیتا رات دن
سوئے نادیتا۔ دو ماہ۔ ارہے پیہا باد رے مت لے پی کا نام اڑ جاتو
اس دیش سے یہاں ترا کیا کام۔ بہن کاہے کو تر سائی۔ سکھی برکھا بھر آئی
کنوار میں کر کے مہر پیارے۔ درس دے برہن کے دکھ مارے۔ ملے
پتیم ہوا دل شاد۔ مکان اڑا ہوا آباد۔ دو ماہ۔ پی بچڑے جاکے
ملے پوری ناکی آس۔ جیون پیاسا جل پائیکے سب بھج جات پیاس
یہ فریپت چو ما سا گائی۔ سکھی برکھا بھر آئی۔

۵۔ گئے پیہا برکھا مان مونہ چھوڑ۔ آگ لاگی تن میں گمک رہے مور۔ مینا
اساڑم کا آیا۔ بہن پتیم نے تر سایا۔ ودیشی آپ جا چھایا۔ کسی سو تن نے
بلایا۔ سکھی میں دیکھون کسکی اور۔ آگ لاگی تن میں گمک رہے مور۔ مینا
ساون کا بھائی۔ ہوا چلے سن تن پڑوائی۔ گھٹا چھو دش نے گھیر آئی۔
اندر نے جھار ماچائی۔ کیا جو بن نے اب ہر جوڑ۔ آگ لاگی تن میں گمک
رہے مور۔ مینا بھاوون کا بھاری۔ رین ہوتی بڑا بھاری۔ ہجر کا لگا
تیر کاری۔ جان اس برہے نے ماری۔ کیا کوئل نے بن میں شور۔ آگ
لاگی تن میں گمک رہے مور۔ مینا کنوار ہوتا گھام۔ کلیجہ لیون ہاتھ سے
تھام۔ چھڑا وے اس سے میرا رام۔ کروں میں ٹاکے سنگ بھرام۔

۴۔ مگھ گائے جوڑ کا توڑ۔ آگ لگی تن میں گمک رہے مور۔
 سکھی آجو ماس دے بنت چھاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔
 لاگے ماہ اسڑھ گھٹا گھن چھاتی۔ بجلی چکے چھون اور دیا ڈر پانی۔ سکھی ایسے
 نظر کو ذرا درونا آئی۔ لودل سے دیا اتار صورت بسرائی۔ نش دن تا کون
 میں راہ رہونا جاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ سادون میں سکھی
 نہ بجن ہمارا آیا۔ ناجانوں کس سوتن نے دہان بلایا۔ سر پر میرے تیو ہار
 سنینوں آیا۔ سکھی سب کے پیا گھر آئے بلم کمان چھایا۔ سب سکھی خوشی
 اور عیش مون سادون گاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ بھاد
 میں برستانیر پیر تن بھاری۔ بن پیا دکھ ہوا دونا ناجاے سنبھاری
 تکتے نرموہی راہ ہوا جی عاری۔ سن سن پہیا کی بین نین جل جباری۔
 جو ہوتا پیا معلوم بانہ کہہ لاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ کنوار
 میں کنت آئے درشن مونہہ دینھا۔ جو لگے ہجر میں تیر پیر ہر لینھا
 بھر کے موتیوں کا تحار بچھا اور کینھا۔ نر پیت تن من دھن دارا سی
 پر دینھا۔ مل پی کو کٹھ لگاے بھئی من بھاتی۔ گیو جب سے پیا
 پردیس لکھی ناپاتی۔

بارہ ماسا

دھن ہولی

۱۔ اودھو جی کب آسے بن ممراری۔ چیت ماس کیسے جیہ لاگے دل چندر اجاری
 ایک ایک چھن پل جگ بیتے کا تقصیر ہماری۔ بیٹھ رہے صور رہی بساری۔

اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔ بیاکھ وپت سون وارن سخی سب کیلوی یہ
 سببخاری۔ شیتل مند سو گندھ پون بھی پھول رہی پھلواری۔ کرے مہمانت راری
 اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔ جیٹھ جوگ بتادت ہکا بھوکھن بسن اُتاری۔
 انگ بھجھوت گلے مرگ سیلی کان کنڈل ڈاری پتے پیچ اگن سواری۔ اودھو جی
 اسارٹھ میگھ چون دِش دھا دین لے دامن تر واری۔ ایسے کٹھور دیا نینین
 لاوین ڈھوڑھین ہم اس ناری۔ اگن برہ تن جاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں
 مُراری۔ ساون گھر گھر گرے ہیں ہنڈولہ پرے کسم رنگ ساری۔ کرٹور ہو
 سنگھار اُماگ سون جھولین سبے برج ناری۔ کیے اُور آند بھاری۔ اودھو جی
 جھادون رین بھیاون سہنی سرس بھی اندھیاری۔ داڈر مور سپیا جو بولین
 کل نہ پڑت اُتاری۔ اُٹھین تن سے چنگاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مُراری
 کتوار ماس کجبانے چندن جادو کر اس ڈاری۔ روپ سروپ کمان لوبرنوں
 کو برکی بلہاری۔ تاہ لکھ موسے مُراری۔ اودھو جی۔ تاکم ماس جب لاگے
 سکھی ری دیک بے روار ی۔ ہماری دوار ی لئی کو بری نے برج مون
 بڑی اندھیاری۔ موسے ومان کنج بھاری۔ اودھو جی۔ اگن ماس سیام گھناہین
 جو ہم جنتی اگاری۔ کمونٹ پکر اُنکے سنگ جاتین اب پچھتا پچھاری بھول گئیں
 سبے ہوشیاری۔ اودھو جی۔ پوس ماس پیری سیج پر لوٹون منومین ادھما ری
 ایک تو جاڑا جو رنگت ہو دوجے برہ کی جاری تیجے ہر سرت بھاری۔ اودھو جی
 ماہ ماس اُنک اُٹھے انگ انگ چکت بھٹین سب ناری۔ رُت بسنت کو اگم خاؤ
 سونی سیج ہماری۔ لگی جیسے ناگن کاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔
 پھاگن پھیکوپیا بن لاگے دینھ بھی سب کاری۔ دھن دھن سورج مَن تم کا
 پانوں پڑون بلہاری۔ سرت جن چھانڑو ہماری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مُراری

۲۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ ساون سم رہے
 سب ننھی جھرکل آن دھری۔ تیگت ناہین نار اپنے تم کیسے سدھ بھری۔
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ بھادون تال
 ندی اُٹرائی بہہ بہنچم دھری۔ داؤر مور چکور پیپا برہ سب سگری۔
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کنوارا گت آوے
 جو گلن مون پھولے کانس کھری۔ پردیشی سکے گھر آئے بھری نٹھور بھری۔
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کانک چندر پرکاش
 کیو ہی بریت چکور کھری۔ چوت رہت درشرٹ داہی سن گردن گھوم پری۔
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ اکھن آس لگی انہین
 سون نینن نیر بھری۔ ہر کے ہنہ شوچ سگری یون بوڑ بوڑ اُچھری۔ اودھونہ
 اُچت۔ پوس پرے ہیوت چون دس دیکھت سج ڈری۔ رین بھلی بوہ کاری
 ناگن تلپہ تلپہ گدڑی۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
 ماہ بسنت بہار سکھی ری مالن گھر گھر بھری۔ پیرے پھول پیرتن مورالائی
 سوٹ بھری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 پھاگن لال پھار پڑے ری بھیج کئی تن چنری۔ چڑھت نہ دوج رنگ کرشن
 بن کھن رنگ سانوری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ
 کری۔ چیت ماس پھولے بن ٹیسو مدھب گنج من ری۔ ہر دے بسی سانوری
 مورت چت تے نا اتری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ
 کری۔ بیا کھ آگ بہت گلن مون سوسب دینہ جری۔ بلکہ کت برکھجان نندنی
 مرے سوٹ کبری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 جیٹھ ماس رب تپت مین سی ساگر تیر پری۔ پاوت نیر پیر سوہرے ہر من رہو

دھیر دھری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
اساڑھ اگم چڑھ چڑھ نہین دھادین ڈھونڈھت آڑ بھیری۔ اُنکی آس رہی
جیون کی آسے ہین پھیر ہری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے
جوگ کری۔

۳۔ اودھو بتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ اساڑھ بیگم نہہ دھادین
مرو اگمک بھراوین۔ جھینگر بولت جھنگارے برہا دھک مونہہ جاری
اودھو بتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ ساون سکھی ری لاگین سُہاوا
اجون نہ آسے من بھادون۔ پرے گم رنگ ساری تن مامورے اُٹھت
دواری۔ اودھو بتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ بھادون سکھی ری بھئی
بے حالادھر جوگ لیو کر مالا۔ بیٹھی سادھ سنواری نین کے مونڈ کواری
اودھو بتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ کنوار سکھی کرم کو لیکھو کوکھان
اب دیکھون۔ برکھا بگت بھئی ساری اجون نا آئے گردھاری۔ اودھو بتھا
یہ ہماری۔ کانک سکھی ری شکل سا جے مردنگ جھانچھ ڈھپ بابے گٹھ
بندھن کرسب یاری منجن کرین نرناری۔ اودھو بتھایہ ہماری ہرسون کیو
کر جو ری۔ اگھن سکھی ری آتر ہوئے کے کرگل پتر کا لیکے۔ بیورے نے حال
لکھوری۔ سری کرشن کو بر جو ری۔ اودھو بتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری
پوس پری جو بال بیاگل بنا تھد لال۔ سونی سچ لگے بھاری ڈسے جات
ناگن کاری۔ اودھو بتھایہ ہماری ہرسون کیو کر جو ری۔ ناتام

۴۔ گئے جب سے سکھی پر تیم خبر اُنکی نہ پائی ہو۔ دوہا۔ چیت چاترک رٹت
ہین سوانت بوند کے ہیت۔ ایسے پیو پیو مین رٹون اور خبر نالیت۔ لگے
چیت چون دش میں گھٹا پھولون کی چھائی ہو۔ لپتے رس بھونر متوارے

بیٹھ چھو لون پر لجھائی ہے۔ دوہا۔ میسا کھ برہ باڑھو سکھی جو بن دھرت نہ دھیر
 جو موہن ملتے سکھی کہتی تن کی پیر لگے میسا کھ سکھی جب سے تھاتن کی نہ جانی ہے
 مین بیرون باٹ پیارے کی انھون چھن چھن کو آئی ہے۔ دوہا۔ بیٹھ ماس لاگے
 سکھی کیجے کون اُپا ہے۔ پیارے پی آئے نہیں برکھا پونچی آئے جیٹھ لاگے
 سکھی جب سے کرون مین کیا اُپائی ہے۔ تپے رب جو رے سر پر یہ اناک
 میرو سکھائی ہے۔ دوہا۔ اساڑھ ماس لاگے سکھی آئے نابرج راج۔
 موہ اکیلے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لاج لگے اساڑھ سُن سہنی پر گٹ برکھا جانی
 ہی پہیا مور بن بولین کوکب ہکوسنائی ہے۔ دوہا۔ ساون مین سکھی آس کرے
 ہندول بنائے۔ نوست ساج سنگار تپہ پو مارگ درگ لائے۔ لگے سادون
 بے سکھیاں ہاتھ مندی رچائی ہے۔ کسم رنگ اورے سر ساری ہندو لاجھول
 گائی ہے۔ دوہا۔ بھادون مین لکھ کے گھٹا چڑھین انا ہر کھاسے۔ مگ بھرت
 درگ تھکت بھئے ما آئے جدورے۔ لگے بھادون بہین ندیان نہ بٹھی پار جانی
 ہے۔ میرے پیارے کو بس کر کے سوت گبری جھٹائی ہے۔ دوہا۔ کنوار کانس
 چھو لے سکھی برکھا گئی بڑھائے۔ پیارے پی آئے نہیں کیجے کون اُپا ہے۔
 کنوار لاگے سکھی جب سے سردھون اور چھائی ہے۔ اکیلی سیج پر ترسون جگر
 میرے سائی ہے۔ دوہا۔ کانک شش پوجت بھنین کر اپنو سنگار۔ کنک تہار
 کر مون لیو دھر چھو لون کے ہار۔ لگے کانک بے سکھیاں ساج دیا جھٹائی ہے۔
 کرین پوجا گوردھن کی جاسے جمانائی ہے۔ دوہا۔ اگن اودھو جی ملے پاتی
 دینھی آئے۔ جوگ لیجے سمجھ کے دینھو کل بتائے۔ لگے اگن ملے اودھو جھا
 سگری سنائی ہے۔ ملاؤ شام پیارے کو کرودل کی صفائی ہے۔ دوہا۔ پوس
 پون دولت سکھی سب سکت میر دانگ۔ ہر بن سوئی سیج ہی نہیں بھاوے کچھ رنگ

پوس پل پل برہ دونوں مدن کی سین دھالی ہو۔ پیت رنگ ڈھب اچھرا لے
 سسر رت کی ادائی ہو۔ دوہا۔ ماہ ماس چھو لے لٹا آلو پر گت بسنت۔
 پنتہ نہارت میں تنگی اجون نہ آئے کنت۔ لگے ہن ماہ امب بورے پھر برہا
 ہوا آئی ہو۔ مدن کے بان یون چھوٹے لگی چنگی اُرائی ہو۔ دوہا۔ پھاگن
 میں سب نارنگاوت بھرے انگ۔ چودا چندن ارگجا چترکت کیسر رنگ
 لگے پھاگن لے پیار سے بھٹا سگری مٹائی ہو۔ کہیں سحر دار بہت کر کے
 پر رب اپنے مٹائی ہو۔

۵۔ پیابن اٹھ برہ کی پیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لکا جب سے اسارہ
 آلی گھٹا چھائی کالی کالی۔ پیار دیس عمر بالی محل میں پڑی بیج خالی۔ دوہا۔
 اُٹھ کھڑاؤن لگے گھن گھنڈ چوں اور۔ رادر سنس چکور کو کلا مور مچاوت
 شور۔ جھک جھر لگا برسنے نیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ شروع باب
 سے سکھی سادون لگے پیار دیسی آون۔ خفا ہم سے ہوسن بھاوون دست
 سے چھڑا گئے دامن۔ دوہا۔ گھر گھر میں جھوٹیں سکھیں کر بن تیج تیوہار۔
 دمک رہی دامن سی کامن کر سورہ سنگھار۔ بدن میں پن گستی پیڑ رہی میں
 ترس نہ آئے تیر۔ سکھی بھاوون میں چشم نم کی لگی ہر گھڑی جھڑی غم کی خطا
 کیا پہنے ہدم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دوہا۔ ترساوے آوے نہیں
 کر سوتن سون پریت۔ رخصت بھاوون ہوا پیابن جرے بیان کی ریت۔ میرا
 غم بیا کلیجا چیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ بھئی اسوج بل بھامن کرے
 رنجش کال کامن۔ گلن گرجے دے دامن کئے کیسے غم کی جامن۔ دوہا۔ پاؤں
 میں پائی نہیں پر دیسی کی بات۔ من کی من میں رہی پلنگ پرنا سوئی برسات
 میرا اس غم سے دل دلگیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ رتبے کا نام

ودیش پیا قفس میں ڈال گئے جیا۔ عمر بالی میں بیاہ کیا چھوڑ کیوں بیقصور دیا۔
 دوہا۔ عجب غضب دل پر سکھی دیا صنم نے داغ کھر گھر میں ہو رہی دیواری
 روشن ہوے چراغ۔ کری ہونے کیا تقصیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر
 لگا لگ سر میں نے جانا کرین پیا اپنا سن مانا۔ ارے قاصد و دیش جانا۔
 میرے ہدم کو سمجھانا۔ دوہا۔ لڑکا میں بیاہی گئی رہی جوانی چھپاے۔
 اُمکا جو بن جات پیا رے پھر کا کر ہوا ہے۔ بدن پر۔ ہر جو بن کی ہمیر۔ رہی
 میں ترس نہ آئے تیر۔ پوس پیتم کی یاد آتی پٹے ہر دم غم سے چھاتی۔
 نہ بھیجی لکھ ہمیں پاتی مصیبت سی نہیں جاتی۔ دوہا۔ سن ملین تن چھینات
 بیت سی نا جائے۔ ہو کو کو ایسا پتر سکھی ری پیا ملاوے آے۔ دیکھاوے
 ہدم کی تصویر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ مانگہ میں رت بسنت آوے پیا
 بن میں نہیں بھاوے۔ کوئی مارن کو سمجھاوے۔ نہ میرے گھر بسنت لاوے
 دوہا۔ بنا کنت کا سن کے لکھ بھو کھن انگار۔ چلو سکھی جرم میں پیا بن چڑھ پلاس کی
 ڈار۔ مدن تن تک تک مارین تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا پھاگن
 آئی ہوئی۔ اُسے بھر بھر گلال جھولی۔ عطر چو یا چندن رولی سخن کے بدن ملین
 گولی۔ دوہا۔ باجت تال مردنگ ڈھپ ڈھن ستار منہ چنگ۔ رتن جڑت
 کنجن پچکاری بھر بھر مارت انگ۔ تمقہ برست اڑت عبیر۔ رہی میں ترس نہ
 آئے تیر۔ چیت میں کر جو گن کا ہمیش سکھی میں چلی پیا کے دیش۔ ہمیں
 کوئی بتلاوے سندیش۔ ڈگر میں ٹھاڑھی کھولے کیش۔ دوہا۔ راہ باٹ
 جانے نہیں چلت مسافر پاپے۔ سب سے پوچھے خبر پیا کی کر مل مل پچتائے۔
 کردن میں سودل میں تدبیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ غرض بیسا کھ ماس
 آیا سکھی نے پی اپنا پایا۔ پلنگ دوری سے کھنچوایا۔ فرش چھو لون کا بھچوایا

دو ہا۔ کرنا گھار ستوا کبھی کبھی پہا کے ساتھ۔ کیا رنج رخصت ہدم نہ دار
گلے میں ہاتھ ہماری کھلی آج تقدیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ جیٹھ حاصل ہرا
ایجاد خدا نے کیا پانگ آباد کروں حق سے ہردم فریاد سکھی وہ شہر فرخ آباد
دو ہا۔ کوچہ سالک رام پریس نکو ناپاس۔ لیکھ راج فوننا چند سم پورن بارہ
اس۔ کوی بندش گنیش گبھیہ۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔

۶۔ شیاام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ شیاام سندربج جیٹھ پیت
دن رین اسارہ میں گرج گھومر برمین ستا دن گڑے ہندول کرشن کبری ننگ
جھول رہے۔ شیاام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ بھاؤن
برست میکھ کنوار بن موردا کوک رہے کائٹ نزل چندر گن پرتارے چھنک
رہے۔ شیاام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ اکشن اگم اندیش پوس
ماہرت رہون ہرے کاٹھ مکر نماے کرشن کی پاتی نہیں پائی۔ شیاام سندربج چاگن اڑت
گال جیٹ بن میو پھول رہے۔ سور شیاام کرشن بیٹا کھے بیان آن گئی۔ شیاام سندربج

۷۔	ساون بنا گردھاری سوئی ہر سیج اٹاری
ساون میں سب سانوری جھولت پیہ کے ننگ	ہمرو تو نند لال بن جبروجات سب انگ
بھاؤن بھون نہ بھاوے نت رین برا ستاؤ	
بھاؤن میں موہن کنت بن گھرا گننا نہ سہات	جیسے ماچھی شند کی کرمل مل پچھتات
کنوار کنول جل چھو لے کیہہ دلش ویشی بھولے	
کنوار ماس مولن سب کنول رہت میں جل پچھول	ہمرو تو نند لال بن اٹھی کر بجے شول
کائٹک ادا حک دکھ پائی۔ ان بن کچھو نہ سہائی	
کانک پیارے کرشن جی کیل کر بن چوں او	ہمرو تو بن شیاام کے بھوجات ہر بھور
اکھن پرن لاکو سیتا۔ آجھون نا گھ آئے میتا	

اگن مون بن شیا م کے روون ردون بہر آ	سُدھ آئے چھاتی چھٹے پاتی لکھی نہ جات
پوس پیا جو نہ اسے مین - جیوت بہین نہ پے بہن	
پوس دُکھ کا سون کمون موسون کو نہ جاسے	اُن بن کو دواے سکھی نا بہن دیت دیکھا
ماہے جگنچ جینا - بہین تھادون رینا	
ماہ ماس مین اسے سکھی مری جات بن پو	جیسے کھال لو مار کی سانس لے بن جیو
پھاگن پھاگ سب کھیلین غیر گلال رنگ میلین	
پھاگن مون یہ سچ جو بہن کینہ کے سنگ	ہمرو تو یہ سوچ مین سوکھ گیو سب انگ
رُت چیت کل بن چھو لے کینہ دیش سجن مان بھولے	
چیت ماس مون چول سب دیکھی رچی چول	ہمرو تو نہ لال جو بہو برج مون بھول
میساکھ ساکھ کیا پیو کی	جانی نہ تھامور سے جیو کی
میساکھ ماس کی تھی خبر ابون نہ آئے شیا م	ساکھ لگی موہ شیا م بن بنک نہیں آرام
جیٹھ تین تن جاری - کھن نیچے کھن جات اٹاری	
جیٹھ تین موری ای سکھی بار سے دیت ہونہ	پیو سکھ مین اور ہم جبرین ایسو بہوت سینھ
ماہ اسارٹھ جب لاگا - پردیسی دیش کو بھساگا	
اسارٹھ ماس مون ای سکھی پونین آئے تیر	اُن بن دونون مین سے رکت جسے جم نیر
لو نہ مون نصرت آئے - دُکھ سے بہر آئے	
لو نہ ماس مون آسے کے کنت لیو لپٹاے	تن کے دُکھ سار سے بہرے دھو ساکھ پون آسے
راگ متفرق	
۱۔ پیمانے پیا پردیس سکھی اب جو بن جو رستاوت ہو - جب سے گئے موری سُدھ ہو	

نہ لیجھی براؤ کھڑا بجاوت ہو۔ نزدیکی دینی اب کیسے کروں سوہ نش دن کیوں
تلپھاوت ہو۔ پکے نہیں اُر کیسے ملوں اب۔ دھیر نہیں جیہ لاوت ہو۔ آؤ بلیم
لگ جاؤ گلے نہیں ہر بن پران پٹھاوت ہو۔

۲۔ شام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جاے سو تن گرہ چھائے سسگری رین
گنوائی۔ حافظ پیاسون جاے کو تم ایسی کرت ٹھرائی۔ شام تم کیسے
پریت لگائی۔

۳۔ بتاؤ سکھی کون گلی گئے شام۔ نش دن سوہ کا تلپھت بیتے بسر گئے سیکام
گوکل ڈھونڈھا برندا بن ڈھونڈھا مستھرا میں ہو گئی شام۔

۴۔ بابل مور اینہر چھوٹا جاے۔ جب ڈولیا دروز دا پہ آئی اپنا بگانا چھوٹو جاے
انگنا تو پر بت بھیودھری بھیی ویش۔ بابل گھر آ پنا جات پیا کے ویش
بابل مور اینہر چھوٹا جاے۔

۵۔ سنولیا کو کو نے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ گوکل ڈھونڈھا برندا بن ڈھونڈھا
ڈھونڈھ پھر نندگانوں۔ سنولیا کو کو نے بن ڈھونڈھن جاؤن سو شام
سوہ آن ملا وہ چرن کے بل بواؤن۔ سنولیا کو کو نے بن
ڈھونڈھن جاؤن۔

۶۔ اُن بن پل چھن پر ت نہیں چھن۔ مونہ تلپھ تلپھ بتی ساری رین نہیں
آئے شام رہے کو نے دھام کہہ کی سیج دھون کیجھی سین۔ مورے
تن کی تھاسے سجنی مگ ہیر ہیر تھاک رہے نین۔ کچھ کت بنت نہیں موسون
نظامی جو کچھ ہر کر گئے سین۔ اُن بن پل چھن پر ت نہیں چھن۔

۷۔ بن آئے گویا تھہ بید بنواری۔ پر بھو گھر گھر دیکھت بھرت سکھن کی ناری
بنگل کی بوئی لیے بھرت جھوری مین۔ کفن مین کرت پکار مدھس بولی مین۔

کوئی پری ہو سے بیمار اسی ٹولی میں - ہم بٹھا کرین سب دور ایک گولی میں یہ
 نکلے آئین نکس برج کی ناری - مدھ بن مین گوالن بید سید کر میری - کوئی پری
 سکھی بیمار بٹھانے گھیری - ہر ساس نند گھر نمین دوا کر میری بھیتر کئے
 مان گوپال پری برجوری - جموری سے گولی دئی گئی بیماری - برندا بن مین
 برج بال وشیکھا آئی - لٹانے گھونگھٹ مار نبض دکھلائی - ہر روگ دوکھ
 کچھ نہیں دیو سمجھائی - سردی گرمی سے اٹھو جی گھبرائی - موہین برج بال
 گوپال موہنی ڈاری - بن آئے گوپنی ماتھ بید بنواری -

۸ - برکھجان نندنی بار باد مکھ ڈھانپ روت دھار دھار - برہا آگ لگی تن
 جرت مور تلچہ تلچہ موہ ہوت بھور کیسے گئے سکھی نند کشور مین توڈھونڈ پھری
 اُنھین ہار ہار - حافظ ہاے پڑت نین چین مگ ہیر ہیر تھک رہے
 نین کمون اُور جائے - اُن کینھی سین کا سون کمون سو پکار پکار -

۹ - کسکت مسکت کیسی چلت چال - توری سانوری صورت گھونگھدارے بال
 کسکت مسکت کیسی چلت چال - بندی بھال نین بچ کا جرکت گجرا ج
 گوری جو بن سنبھال - کسکت مسکت کیسی چلت چال -

۱۰ - مورا چا تر شیا م سون من اُنکا - بتاؤ سکھی کوؤ جادو نوٹکا - سلطان
 پیان چین نہ آوے مور اسن رہت ہر بھٹکا بھٹکا - مورا چا تر شیا م سے
 من اُنکا -

۱۱ - پیاپیارے اتنی عرض موری مان - گرے لاگن کی بھٹی ارمان - اورن سے
 سیان ہندت بولت ہن ہسے کرت گمان - پیاپیارے اتنی عرض موری
 مان - دیا کرشن کر جو رے کمت ہن مت کرمان گمان - پیاپیارے اتنی
 عرض موری مان -

۱۲۔ جو بنوا بارے سے تاج دین۔ بیاہ کیو گونا نہیں لینی کون خطا ہم کین۔ جو بنوا بارے سے تاج دین۔ مات پتا سب ہی مل تیا گوسنگ نہ اکیو لین۔ جو بنوا بارے سے تاج دین۔ خلیل پیاتم رووت ناحق ہو سے ہر جو بدھنا لکھ دین۔ جو بنوا بارے سے تاج دین۔

۱۳۔ مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔ مورے آنکن بولت بار بار۔ برہن کے بدن پر مدن جو رتا پردئی مارو کرت شور موہ بلکھ بلکھ کے ہوت بھور مورے درگن تے بہت جل دھار دھار۔ مدھ ماتی کو یلیا بار بار۔ جو بدھنا موہ پنکھ دیت اڑجاے سانس بیاس لیت شیو پر سا دہیت مین اجیت مین تو دھونڈھ پھری سارا بار بار۔ مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔

۱۴۔ کھیلت بسنت پیار پیاری سنگ۔ بھر بھر پچاری مارت رنگ۔ کھیلت بسنت پیار پیاری سنگ۔ ات سیس ٹکٹ ات تلک بھال۔ ات کنڈل ات موتن کی مال۔ ات پیاری ات ستواری چال۔ ات چو نر لال ات پٹ سرنگ۔ کھیلت بسنت۔ اک من موہن اک چت چور۔ دونون چتوت اک اک کی اور۔ پیاری چندر بدن پیا درگ چکور۔ پیاری مانو دیپک پیا پتنگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ چندر اول بھر جھوری لیے گال۔ روری لالتا لیے لال لال۔ ابرک کو بیکھا لیے ہر تھاں۔ کیسر رنگ چھرت انگ انگ۔ کھیلت بسنت پیار پیاری سنگ۔ کوئی گھونگھٹ مین مکھ لیو چھپاے۔ کوئی دوڑ چھپٹ پٹ گھٹ آے۔ کوئی مارت مقمہ دھائے دھائے۔ فرحت پیار پیارے کو ہر انگ۔ کھیلت بسنت پیار پیاری سنگ۔

۱۵۔ شکر شیو ہم بھولا۔ کیلاش پتی مہراج دھراج۔ شکر شیو ہم بھولا۔ اور سنگھ کھال گرے بیال مال لوچن دشاں بین لال لال چندر بھال

ات سوہت براج - شنکر شیوہم ہم بھولا - اردھنگ روپ جیسے چھانہ
 دھوپ نرکھت انوپ بھئے چھکرت بھوپ کر ڈمک ڈوپ گت ڈمرو باج شنکر
 شیوہم ہم بھولا - ریش تریک چھب انگ انگ لیے گور سنگا سوہشیش
 گنگ پیہ بھنگ ڈھنگ سون کرت کاج - شنکر شیوہم ہم بھولا - کئے داس
 نظامی کر جوروں دے جگت دان رکھ مان مور گہ چرن تو رکھ مان باؤن آج
 شنکر شیوہم ہم بھولا -

۱۶- دیکھو لالی چھب لکھن للاکی - گورو گات تاک کیسہ رجت گول کپولن الکھ جھلاکی -
 ترچھی تلن ہنس مکھ مکرن چلت غور گیند کلاکی - شری رگھو راج نرکھ چھب
 موہت ایسی مار کون مستھلاکی - دیکھو لالی چھب لکھن للاکی -

۱۷- تعریف کروں اب کیا کیا میں اُس مُرلی ادھو بجیا کی - نت سیوا کج پھر یا کی -
 اور بن بن گو وچریا کی - گو پال بہاری سری ہناری دُکھ ہر تا ہمہ کر یا کی
 گردھاری سندرشام برن اوہل دھرتی کے ہستی کی - یہ لیلہ ہر اُس
 نندن من موہن جشوت چھیا کی - دھردھیان سنو ڈنڈوت کرو سبے بولو
 کرشن کنھیا کی -

۱۸- وہ ہر پ - دیکھے دامن سامن کا منشی جنات جھک جھک چلے سوکھ چکے
 دے کے للار - دیکھے دامن سامن کا من سی جنات جھک جھک چلے سوکھ
 چکے دے کے للار - دھنس روپ بھوہن بانادر درنگ بانن سون بانڈھے
 رس ترکش مرگ نینی کھیلٹ شکار - دیکھے دامن سامن کا من سی -
 جگل نین مون ڈورا ات سوہن روپ تال ترنی نے ڈاروریشم کو جبار
 دیکھے دامن سامن کا من سی جنات جھک جھک چلے سوکھ چکے دے کے

للار -

۱۴۔ ساون۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ برست شیتل مل جھوم جھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کوئل کیر کوکلا بولیں۔ ہنس چکوری چودش ڈولیں۔ ناچت بن ات کرت کلاوین۔ سور موری چوم چوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ گھن گھن ہنڈولا جھلکے۔ چندن پٹ مڑھے مٹل کے۔ چن چن بچھے بچھو ناہلکے۔ کلی کچ دل توم توم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ ڈولے تر بدھ پون بدولی۔ سر جو بکت پٹ چسب چھائی۔ جھولیں جنک ستار گھرائی۔ بھوپال جھلاوین جھوم جھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ گاوین راگ راگنی بھاسن۔ دمک رہی مانو چسب دامن۔ جھونکا دیت ریٹ گج بھاسن۔ پائل بابے جھوم جھوم۔ ساون گھن گرجے۔ جے جے کرت سمن جھربھت۔ اندر نشان بجاوت برکھت۔ داس گنیش بگل چسب نہکھت۔ چھاسے رہو سکھ روم روم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ ۲۰۔ (مطار) رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ رس کے دن رین اندھریا چھائی بد ریا انگنا میں پرت پھو ہمارے۔ شور چکوری کرت چون اور امور واکرت گھارے۔ رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ ہار ہو پریم روپ رس ساگر سو جھت وار نہ پارے۔ بن پیا کو مونہ پار لگاوے نیا پھنسی نجد ہارے۔ رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ کہیں سکھی کرنجن دے انجنی مین پیر برجنارے۔ کالے کروں سکھی بارہ ابھو کھن کا پر تلوہ سنگارے۔ رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ سب سکھیاں ملین اپنے پلم سون گاوت مدھ ہارے۔ پیا فرحت پرین دھونی رام بون بیسی ہون آسن مارے۔ رس کے دن کے کیکے کریجو اسکے ہو چلیا ہمارے۔

۲۱۔ آج لکھیو گھنیاں آتے مگ ٹھار ہو بجاوت بانسریا۔ مین مینا بھل

آج بھرن گئی میرے ڈاری گرسے بچ بھانسر یا تن سن کی سدا ناد رہی میری
کسکن لاگی پانسریا۔ گنگا بخش سنے ہر ریچھے میرے پائین پڑت نہیں
ڈاڑیا۔

۳۲۔ نندند دین بند تنک نو دیا کرو۔ بنشی کی دھن میں شنگے نکل گھر سے آئی ہوں
یشاب دل بڑھیں نہیں سو کر پا کرو۔ جیسے کہ تم نے کال بیانی تھی بانسری
وہی بجھا پھیر ہمارا کما کرو۔ اچھا کھ ایک اور یہ دل میں ہی پیاری لال
نہری جساجی کے گھاٹ پہنت ہی ملا کرو۔

۳۳۔ دلاونی، مالی نش دن گھیرے گیل چیل مدھ بن میں۔ جو بن کا مانگین دان
کانخ کن میں۔ میں دودھ چین کے کاج آن بن بھٹکی۔ بنشی بٹ مدن گو پال
پکر کر بھٹکی۔ میں ہٹاک ہٹاک ٹھہ گئی نہ مانی ہٹکی۔ ناگرت ہٹاک ہٹاک
دی شکی۔ ہو گئی نئی نکرا ربات باتن میں۔ جو بن کا مانگین دان کا نہ کنجن
میں۔ نہت پٹ بھیان بھیک جھوری کرے ٹھاٹھولی۔ جس نہت میں
جھٹکا جھپٹ بارانولی۔ میری پٹ پٹ مانی پٹ گھونگھٹ کی کھولی۔ کر
جھٹک چوڑی چٹک سک دی چولی۔ جو بے لحاظ نار ہر لاج نہیں میں۔ جو بن
کا مانگین دان کا نہ کنجن میں۔ گھر آئے گاسے چراسے تند کے نالا۔ جسودا
لیو بلایے نکٹ گو پالا۔ کر پکر کہی لکار غضب کر ڈالا۔ کرنے آئین فریاد
برج کی بالا۔ کیا نفع تمہیں دودھ لوٹ لوٹ پائیں میں۔ جو بن کا مانگین
دان کا نہ کنجن میں۔ جسودا کی ہا ہا کرت پڑت ہر پتیاں۔ مانی میں بنشی
بٹ گیا چراسے گیاں۔ جڑ جڑ ساج مانی آج قدم کی چھپن۔ میری
بنی لی چراسے سکھی بن سیاں۔ یہ جو چنچل چٹ پٹی خیر سکھیں میں
جو بن کا مانگین دان کا نہ کنجن میں۔ ہر کہیں سونو مانی میں نا میں دودھ لوٹی

یہ کرنے کو طوفان حویلی چھوٹی۔ یہ رپٹ پڑی گر پڑی مشکلیا بھوٹی۔ اُلجھ جھرن
میں ہار لڑی سب ٹوٹی۔ ہرنی مائے سمجھائے مدھرتین میں۔ جو بن کا مانگین
دان کا نڈھ کنجن میں۔ سن سری کرشن کے بچن سکھی سکھائی۔ چھب
نرکھ منوہر بدن پر م سکھ پائی۔ ہر لیکھ راج ست پر سہائے کا نہائی۔
بندش گنیش پر ساور اگنی گائی۔ ہر بسکرن موہنی مدن موہن میں۔ جو بن
کا مانگین دان کا نڈھ کنجن میں۔

۲۴۷۔ (خیال) نرگسین چشم گلبدن عمر ہر بالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی
ڈالی۔ البیلی بانگی اداوار بھاسن ہر۔ کر کے ٹولہ سنگھار کھڑی کا سن ہر۔
دل ہر میرا شتاق خدا صامن ہر۔ کیا پھین ہر غنچہ دین پان کی لالی گھونگھٹ
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ اسقدر ترے رضا رون پر جو بن ہر۔ بقدر
فلک بین جھلک ماہ روشن ہر۔ کیا مدن کی آمد بدن میں نازک پن ہر۔ غلی
ملا م شکم جسم کندن ہر۔ کیا ادا سے رخ پر لٹ ناگن لٹ کالی۔ گھونگھٹ
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ کا نون میں تیرے کرن پھول بالا ہو میندی
بیسر نور تن گر سے مالا ہر۔ رخ جھوم جھوم جھکون نے چوم ڈالا ہر۔ افسر جان
جو بن کا آجیا لا ہر چھب عجب ناز انداز چال متوالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر
چوٹ موہنی ڈالی۔ کیا پری پری سی تیری پیشانی ہر۔ وہ ادا تری گل جہان
کے سن مانی ہر۔ حق تعالیٰ کی اسقدر مہربانی ہر۔ بندش گنیش پر ساور شرف خانی
چھب دکھا کے طبیعت مثیلا راجھانی ہر۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔
۲۵۔ شایام بن گھٹا شایام نہیں بھاوے۔ کھن گرہین لرہین ہیہ کا سن تا پر بدن
ستارے۔ بیرن کوئل نریش دن بولت چترک شبد شنارے۔ جب دامن
دکے آئے اودھو ناگن سی لہراوے۔ تھر تھرائنگ کنیت بن پیو کے اٹھ بھاگے

دُور پاوے۔ اودھو کب آئے ہیں مومن ہنسی سُناوے۔ کب نہال کرہیں
وے ہکا راج بہادر گا دے۔

۲۶۱۔ رہی ہر گھڑی صبح اور شام۔ تصور میں ترے گلغلام۔ بخوبی عجب اتنی نور۔

ادا افسر مثال حور چشم دو تیری موتی چور۔ نگہ میں ہو بادل و بھر پور۔

دوہا۔ گل تیرے رسا رکے گل کرتے ہیں دید۔ آفتاب سے صاف تمھارا چہرا

ماہ عید ادا ہدم تری سرنام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔ دیکھ ناگن کالی کا گل۔

ہوا گل پریشان سنبل۔ میرا دل ہو عاشق بالکل۔ مثال جیون گل پر بلبل۔

دوہا۔ چشموں میں رہتی ہستی صتم تری تصویر۔ بدن بھر اگلبدن تمھارا ہو جوں گنج بھر

کرین گلشن گل تجھے سلام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔ مہربان تیری پیشانی۔

نہ گل گلشن میں نمانی۔ خدا نے کری مہربانی۔ خوشنما تمھیں ہوتے جانی۔

دوہا۔ اب دل ترے عشق میں گرفتار ہو یا رہ۔ قتل کرو یا کرو رہا ہو یہ تمکو اختیار

پھنسے تیری الفت کے دام۔ تصور میں ترے گلغلام۔ ہوے یو وفا خفا ہم سے۔

کرو ہر دفع جفا ہے۔ لڑے کیوں کئی دفعہ ہے۔ حال یہ کہوصفا ہے۔

دوہا۔ دل بلبل بیار کی دوا تمھارے تیر۔ نگہ مہربانی ہدم کی یہ ہکوا کسیر۔

رہے ہر دم دل کو آرام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔ عجب ہدم مترادف ہو

نہا تجھ پر کل عالم ہو۔ محبت کیوں ہے کم ہو۔ اتنی یہ ہم کو غم ہو۔

دوہا۔ اپنے اپنے یار کو سب کرتے ہیں پیار پیار کیا دل دیا جھلا پھر

کیوں کرتے تکرار۔ بُرا کچھ کیا نہ بنے کام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔ ہوا دل تجھ پر

دیوانا شمع پر جیسے پروا۔ مناسب ہو دلبر دانا۔ ذرا سینے سے لگ جانا۔

دوہا۔ شہر گل گلزار ہیں فرخ آباد۔ لیکھ راج فرزند چنند بندش

گینش پر ساو مکان ہو کوچہ سالک رام۔ تصور میں تیرے گلغلام۔

۲۷۔ کنجن مین باج رہی مریا مدن بھری۔ ادھر دھری گوپال لال کے سن موہن
 برج بال مدھر دھن کان پری۔ اب کوئی جتن بنے نہیں سجنی کھٹکت ہو دن
 رین چین نہیں پرت گھڑی۔ بیرن بیر پڑی دئی ماری چنچلی چلانک چٹ پٹی
 چٹاک ہری۔ ہمت ہر مہن گنیش موہنی بسی کرن سنسار۔ تناک بن کی
 لکڑی۔ کنجن مین باج رہی مریا مدن بھری۔

بھاگ راگ

۱۔ بلہم تیرے جھنگڑے مین رین گئی۔ کمان گئے چند اکمان گئی بدری کمان گئی پریت
 نئی۔ کھل گئی بدری چٹاک رہے تارے سوئی گنت رہی۔ بلہم تیرے جھنگڑے
 مین رین گئی۔

۲۔ رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا۔ ہنسا کی گت ہنسا جانے مرم نجانے کا گاکت
 کبیر سنو بجائی سا دھو سونے مین ملت سہاگا۔ رنگ جوئی لاگا۔

۳۔ شایام تیری عجب رنگیلی انکھیان۔ آپ رنگیلے سیج رنگیلی اور رنگیلی سکھیان
 شایام تیری عجب رنگیلی انکھیان۔

۴۔ جو بن موہ دینھے جات دگا۔ ان جو بن پرمان نہ کیجے جیسے کسم رنگا جو بن
 موہ دینھے جات دگا۔ شایام سلوئے آؤ اب تم کون کون رنگ لگا۔ جو بن
 موہ دینھے جات دگا۔

۵۔ کرم تم کمان کمان لہو۔ کبہ کی دھری کبہ کے انگننان کبہ کے بول سینیو۔
 ساس کے آنگن نندجی کی دھری ستیان کے بول سینیو۔ کرم تم کمان کمان۔

۶۔ سورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ ایک سے موہن کے دھوکے ہنسا چنٹ

جہنخار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ بیاگل تلمچٹ بھوم پر پوٹ کوؤ نہ
سُنٹ گوہار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ جاوَن تے ہر ہاسے سدھارے
تج وینو گھر بار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔

۷۔ آج ہرین اُنیدھے آئے۔ ادھرن انجن ماتھے مہاور سیندر کپول لگائے۔
آج لہرین اُنیدھے آئے۔ سورواس موہ یاہی اچن جو تین تلک کمان
پائے۔ آج ہرین اُنیدھے آئے۔

۸۔ شیا م کمان تے آوت جگے۔ لٹ پٹ پاک اُنیدھے نینا پانون پرت دگ
لگے۔ کاخہ تم کمان تے آوت جگے۔ شیش مہاور ادھرن کجا پان کپول لگے۔
لال تم کمان تے آوت جگے۔ کن سکھیں رس لیو سانور دکن سوتن گھر جگا
کاخہ تم کمان تے آوت جگے۔ سور شیا م جاو اُننیں کے دے ہین
تمھارے لگے۔ شیا م تم کمان تے آوت جگے۔

۹۔ پونچاوسے ہسکا کوئی اُن تک۔ سب نکس جات مورے جیہ کی کسک چھائیں
کالی گھٹا چڑھ دیکھو انا جیہ مون مورے ہوت ہردھک دھک۔ پگ دگ گات
تن حتر حترات بجلی رجاوے چک چاک۔ تیری کنور کھنائی چترائی ٹھرائی اب
جان پڑمی سوو تنک تنک۔ متھ ابرندا بن یاد آوے اِن کان سنسی سنسی
کی جھٹک۔ ہم تو گر جی ہین درس پرس کے ہم کو نہ پیارے اٹک بٹک
تج لوک لاج مقصود پیا دوازے کھڑے اب کھول بھٹک۔ پونچاوسے
ہسکا کوئی اُن تک۔

۱۰۔ میرا جگاس کے جو بن لوٹارے۔ بارہ برس کی رادھا پیاری ماتھ کنگن میرا
چھوٹارے۔ کرکھری برجوری کوت ہین سوتن ہار مور لوٹارے۔ میرا
جگاس کے جو بن لوٹارے۔

۱۱۔ سکھی بن بنی بجاوت ششیام۔ رین سین دھونڈھن کونکین پریم ست برج
 بام۔ سکھی بن بنی بجاوت ششیام۔ بانس بنسر یا ہر نکھ لاگی ٹیرت لے لے نام
 آس پاس جو تین گھر آئین جھین کل بس کام۔ بانکے بقی کرت ہڈوڑن
 دیو گنشیام۔ سکھی بن بنی بجاوت ششیام۔

بھیسروین

- ۱۔ کیہ دھ ملجائین گردھاری۔ ایسی کووہن بتاوری باری۔ گوگل دھونڈھا
 برنڈا بن دھونڈھا دھونڈھی ستھراساری۔ کیہ دھ ملجائین گردھاری۔
- ۲۔ سیان کے آون کی بھنی بیریاں درو جو اپہ ٹھاڑھی رہون۔ کدر پیا سون
 جاے ملاو نکسو جات موراجیا ہو۔ سیان درو جو اٹھاڑھی رہون۔
- ۳۔ گل لالون مین رادھا پیاری بسین جاہی جو ہی مین کنھیا بسین۔ گل لالون مین
 رادھا پیاری بسین۔ بیلا مین البیلا بے۔ بیلون مین نئی البیلی بے۔ گل لالون
 مین رادھا پیاری بسین۔ پیا کی سدا پیا باسا مین باسا شیا مین شیا مانو بی
 بے۔ گل لالون مین رادھا پیاری بسین۔ چاندنی مین چندا دل فرحت
 لالے مین للتا سبیلی بے۔ گل لالون مین رادھا پیاری بسین۔
- ۴۔ بنا پاک پروردگار کون کھبر یا لے موری۔ چھونچھی بھرے بھری دھ کا دے
 ہامو لے قدرت نورمی۔ جو چاہے سو کرے بدھاتا چلے نہ کیہو کی برجوری۔ بنا
 پاک پروردگار کون کھبر یا لے موری۔
- ۵۔ سیان کروٹیاں لینے دے۔ جاگی ساری رات لم کروٹیاں لینے دے بندر
 گوری مدھ بھری انکھیاں رس ٹپکے والی چھتیاں۔ سیان کروٹیاں لینے دے

- ۷۔ اچھا سورا بابل دینہ گونوان۔ چلین پیا تیرے دیش نگر۔ میر و بابل نے دینہ گونوان
چار ماس جاڑے کے لاگے رے تھر تھر موت جونوان۔ چار مینہ گرم ات
لاگی ٹپ ٹپ چوٹ پسوان۔ پھر چار مینہ چو سوا کے لاگے بھیج گئے رے
جونوان۔ اچھا سورا بابل دینہ گونوان۔
- ۸۔ رات کے پسوان نندی مون پے ستوان کے گئے رے۔ سیان لے آئے
سرخ چو نریا دور دیورا لائے ہاتھ لنگنوان۔ سیان گئے مورے پردیوان
دیورا گئے پسوان۔ مو پے ستوان کے گئے رے۔
- ۹۔ کیسے بھرون پنیان گیان۔ پنگھٹوارو کے نان۔ اک ڈر ہی مجھے ساس سند کو
دو بے بیرن سوتیان۔ پنیان بھرت موری انکھیان لجا نین دیکھ ہنسین سب
کامیان۔ گیان پنگھٹوارو کے نان۔ بنی کی دھن سن بیا گل بھین نکسوجات
جیا۔ گیان پنگھٹوارو کے نان۔
- ۱۰۔ ارے ہو بیان نہ بجا و شیا م رلیا رے۔ مری کی دھن سن جیا بیا گل بھورے
نکسے جات مورے پران۔ ارے ہو بیان نہ بجا و شیا م رلیا رے۔
- ۱۱۔ مدھ بن مین کھڑی اٹھلات۔ چند بدن سندر مرگ نینی سو بجا برنی نہ جات
دھرے سیس گورس کی شکی پتی کمر بل کھات۔ گھونگھٹ اوٹ چوٹ نین کی
لوٹ پوٹ کرجات۔ مانگے دان کاٹھ کنج مین دیت کما شرمات۔ جوانی دیوانی
چار دن کی ناہین برابر جات۔ واس گنیش من موہن چھب نرکھ نرکھ مسکیات
جاہی جوہی مین کھیا بے گل لالون مین رادھا پیاری ہے۔ جاہی جوہی مین
چمنیا مین چترنچج سیلا مین باری لال دو نامروا مین گورو دھاری ہے جاہی
جوہی مین کھیا بے گل لالون مین رادھا پیاری ہے۔
- ۱۲۔ تلپھ تلپھ ساری رین گجاری کروٹیا لینے دے۔ بلم کروٹیا لینے دے سناڑک گوری

نہیں ریلے کرنہ دھرت داری چھتین پر کروٹیاں لینے دے۔ تلچھ تلچھ ساری
رین گجاری بلم کروٹیا لینے دے۔

واورا

- ۱۔ گئی یاری چھوٹ دغا دے گئے بالم۔ ہم جانی پیا اور بنیو سب بتیان توری
جھوٹ۔ کرم ہمارے سون یہ ہی لکھی تھی سو آسا اب گئی ہو ٹوٹ۔ کست خادم
اپنے صفی سون توری ڈگریا گئی مین لوٹ۔
- ۲۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ پیگ پیگ پر شیوہ دشمن مین سدھ براجت
تھلی تھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ بھیر و ن کال کرے کتوالی
پاپ تاپ ترے ڈالے ملی۔ من بھاوے ہین۔ شری من واکن موہ رہی
ہی اچل بھئی پھر ناہ چلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری ملک کی داتا تلسی
سیوہ چھاڑ چھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔
- ۳۔ ماٹی کے مول بکائے جیرا خریدار و صنم کیون لیتے نہیں۔ ذرا مین کی سین
مول ہی ہم دام روپیا لیتے نہیں۔ لکن پیا پر رکھت سبکو بیوفا کو دل
ہم دیتے نہیں۔ ماٹی کے مول بکائے جیرا خریدار و صنم کیون لیتے نہیں۔
- ۴۔ پنیاں بھرن جن جیوا کیلی۔ ٹھاڑھو ڈگر نچ نمڈ لاا ہی چلیا کے ٹوک کرے
السیلی۔ حافظ پیا سن کا ہر لئیو ایسی کری بتیان وہ رسیلی۔ پنیاں بھرن
جن جیوا کیلی۔
- ۵۔ لٹ کھولے اٹریا پہ ٹھاڑھی سنیں پیا مار ڈالیں۔ ساس نند موری جنم کی
بیرن سیان کی پیاری دلا ری۔ سنیں سیان مار ڈالیں۔ لٹ کھولے

اثریابہ۔ توری فکرمان مورے نند لالاٹھاڑھی محللیا پھیرون مین ساری
سُنین سیان مارڈولین۔ لٹ کھولے۔ حافظ پیاسون موہ ملاوہ پریم کی
برجھی لگی اب کاری۔ سُنین پیا مارڈولین۔

۶۔ پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری۔ ات بے گنگا ات بے کاشی بولے چریا
برجباسی۔ پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری۔ اورن سنگ پیا بولت ہنست
ہین ہسے نہ بولین ٹلاے ہاری۔ پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری۔

۷۔ ارے سیان ہسے جن کرو پریت۔ نیارے پھرت البیلے متوارے تم
کیہہ کے ہو میت۔ ارے ہان رے سیان ہسے جن کرو پریت۔ سوتن کے
گھر آت جات ہو کون تمھاری ریت۔ ارے سیان۔

۸۔ ترچھی خبر یادیکھائے جاؤ جنیان۔ ان ننن کی ماری مرت ہون دلیر لڑیا لگائے
جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یاد۔ تن من مون مورے آگ لگی ہو۔ ایسی لگی کوٹھیا
جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یادیکھائے جاؤ جنیان۔

۹۔ جاے بلیا موری بھرنے کو بنیان۔ موہ کاجراوت دیکھو جنھنیاں۔ جاے
بلیا موری۔ مور اکہا پیا مانت ناہین۔ مکا لچاوت جیسے کمیناں۔ جاے بلیا
موری بھرنے کو بنیان۔

۱۰۔ چلو ہو چھاڑو ستاؤ جن سیان۔ دیکھو مرک موری جاے ننن بنیان کھائے
سو گند نفیر کت ہون نیمہ لگاوت تھے ڈورت ہون۔ اوچھے کی پیت
مین تو ایسی سنت ہون۔ جیسے رہت ترور کی چھیاں۔ چلو ہو چھاڑو
ستاؤ جن سیان۔

۱۱۔ ڈلاے جاؤ بنیان ماری جیو۔ بنیان ڈولاوت آوے سکھ نندیا اس
من ہووے نکس چلو جنیان۔ ماری جیو۔ گورے بدن پر چوہوے پسینا

اس من ہوئے اٹھاے لیون کنیان۔ ماری جہوڈلاے جاؤ بنیان۔

۱۲۔ دیکھو چھیل لگاے لیے جاے کدوا کی چھنیاں چھنیاں۔ نینن کجرا مسالے دے
ٹوپی کوئی زلفین بنائے چلا جاے۔ کدوا کی چھنیاں چھنیاں ٹھار صوٹ
کا بنی سناوے مورا جیرا چرائے لیے جاے۔ دیکھو چھیل لگائے لیے جا
کدوا کی چھنیاں چھنیاں۔ مین جنگل کی مورنی رے کوئی کنیا لگائے چلا جاے
کدوا کی چھنیاں چھنیاں۔

۱۳۔ اٹھو رے سپیا پیارے لشکر تیر و کوچ۔ تجھ کو تو ندیا پیاری سی نبھے پیاری
تیری زبان۔ ایک تو مین راجہ کی بی بی دو بے جلی بدنام۔ اٹھو رے سپیا
پیارے۔

۱۴۔ جل کیے بھرون ہنا گری۔ ٹھار سی بھرون نند لائے تکت مین نورے بھرون
بھیجے خیزی۔ جل کیے بھرون۔ لاج کی ماری ٹھار سی کھن بچ ہاتھ سون
پکڑے لگری۔ جل کیے بھرون ہنا گری۔

۱۵۔ تو نے تو مورا سن ہر لینھا ٹوپی والے سنو لیا۔ ہاتھ مون برجی نکلت آوے
کمرے بارے کٹریا۔ رات کو بالہم ہسے روٹھے جاے کے را کھی پٹریا۔
تو نے تو مورا سن ہر لینھا۔ سچ کے اوپر جاو دوڑتیون ہن کے مریون کٹریا۔
تو نے تو مورا سن ہر لینھا ٹوپی والے سنو لیا۔

۱۶۔ او برج بسیا بارے کے رسیارو کونہ موری ڈگاریا۔ مائی باپ کی بڑی دلائی
ہاتھ چھوئی نہ رسا ریا۔ جب سے پڑی مین مڑھا کے پالے دوے دوے
بھراوے گگاریا۔ او برج بسیا بارے کے رسیارو کونہ موری ڈگاریا۔
تیل لگائے چھیل لگائے تاپے سارے کی ٹوپا۔ کالی کالی چلیں پہ جیا مورا
لورے تک مارے نجریا۔ او برج بسیا۔

۱۷۔ کلین سنگ بھونرا بھاسے رہے۔ چار دن اور چھوٹی کھنڈاری کو کل شور چکا رہے۔ بیگل چھاڑا ہمیں نند لالہ جانیں کہاں خود چھاسے رہے۔ کلین سنگ بھونرا بھاسے رہے۔

۱۸۔ لالہ بچن سبھار کے بولن۔ پانچ ٹکا کی بکرا دوڑھے بات کہت ہیں بڑے بڑے بولن۔ ٹھاڑھے قدم ترکاری دیت ہیں مانو نند جی۔ لے لیو مولن۔ واون مرد سرہ ہون موہن جادن ایو ہمارے ٹولن۔ مورو تو ہار ہزارن کو ہر توری سب گین کو مولن۔ سور ششیام رس بس بھلین گوالن آگن بھستہ کرت کلون۔ لالہ بچن سبھار کے بولن۔

۱۹۔ دی چون کھاسے لیو گاری نہ دیو۔ کوری ملیا میں دیا ہوا سودا کو مول چکا لے مرے سے۔ برندا بن کی کچ گلی بن بیکان پکر سبھاسے لے مرے سے۔ دھیا کی موہ جاہ نمین ہوا دھاسکھی کو ملاے دے مرے سے۔ داس کے بنا موہ چین نہ آوے کوئی جتن کر لاسے دے مرے سے۔

۲۰۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔ دلی کو چونا موہے کو پان۔ کلکاتہ کی رنڈی بریلی کو جوان۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔

۲۱۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ اپنے پیاکو بن دھونڈھون۔ جب ہی ملین تب ہوئی ہون سٹاگن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا مذی کنارے دھوان ہوت ہو میں جانی کچھو ہوے۔ جیہ کارن جوگن بھی نہیں نہ جلتا ہوے۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا۔ چھانڑا کیلی پوہین گئے کون دھون دیش۔ نا جانون کب آے ہیں جٹا جوٹ بھے کیش۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا۔ جب سدم آوے پوکی ٹپ ٹپ ٹپکت میں۔

مور چھپت ہوئے دھرنی گردن حافظ پڑے نہ چین۔ ہوئے ہوں فقیرن ہو
ہوں فقیرن۔ پیاسے کے کارن

۲۲۔ شیا مرے موری بیان گونا۔ بیان گونا بیان گونا۔ شیا مرے
موری بیان گونا۔ مین تونار پرالے گھر کی مورے بھر دے گو پال رہونا۔ ڈر
چلت پھیرت ہر کا کا کو ڈر اور تھار ور ہونا۔ شیا مرے موری بیان گونا۔
جسوت پاس پکڑ پھلچلون تاسون چھیل سوانگ کر دنا۔ شیا مرے موری
بیان گونا۔

۲۳۔ گونا لگ بالم سنگے چلو۔ دے کونا پر چورالگت ہین ڈھال تلور یا باندھے چلو۔
ہم دھنا بھر تو لکری کھیلنا ٹھاڑھے جو بن تم تا کا کرو۔ کونا لگ بالم سنگے چلو۔
۲۴۔ پھیری دے دے جاے بھنوا۔ ہاتھ مین پوتھی کاندھے دھوتی جب دیکھو
تب ٹھاڑھو اٹکنا۔ بھیکھ دے سے لیتے نا مین بارہ برس کے مانگے جو نوا
پھیری دے دے جاے بھنوا۔

۲۵۔ دیکھو لیے جاے کروندا کی چھیان۔ لپٹ جھپٹ برجوری دیکھا دے
توڑے ڈار سنے موری کر بیان۔ کاہ کرون ہنگو نین مانے چھوڑت ہو موری
نین بہتیاں۔ دیکھو لیے جاے کروندا کی چھیان۔

۲۶۔ آلی سیا برکیسا سلونا۔ کوٹ دن مورت نیچا ور کوئی سکھی کر دیوے نہ
ٹونا۔ جنگ نگر مون شور مچو پھو ٹوپان کھان اور سونا۔ سانوری مورت
بھان بچھو بہت لے لے سکھی بھر بھر دونا۔ شری رگھوراج ملک واسلے پر
آخر بہین فقیرن ہونا۔ آلی سیا برکیسا سلونا۔

۲۷۔ جادو بھری شیا م توری خبریا۔ جت چتوت تب بس کر راکھت سندر شیا م
رام دھن دھریا۔ زلفین ثبت مکھ چندر پر کاشت ناسا کو لٹکن من ہریا۔

جنگل پر یا مستحرام پر باسی پھنسی جال بچ منو پھریا۔ جادو بھری ششیام توری نجریا۔
۲۹۔ ششیام توری صورت پر مین واری۔ جائگہ کی مسکان مادھری بار بار تار پر لہاری
بھوین تیری عجب رنگیلی تیل کرین جیسے تلواری۔ ششیام توری صورت پر مین
واری۔ ڈگر چلت ہٹ کرت سانور و لپٹ جھپٹ چولیا موری پھاری ششیام
توری صورت پر مین واری۔

۲۹۔ بنشی بٹ چلو را دھا پیاری۔ گوپی گادین گوال بیاوین رہس پو است بھاری۔
تک تک تھی تھی کرشن جی ناچت سکھا بجاوت تاری۔ نیور بھیا پابن باندھے
سرے اوڑھے ساری۔ انکرت گنگرت گلکت گھونگھر و ناچت دے دے
ناری۔ گوپی گوال مگن سب ٹھارھے نرت کرشن ماری۔ حافظ گلکت
نست کچھو ناہن لیا اہرم پاری۔ بنشی بٹ چلو را دھا پیاری۔

۳۰۔ سکھی رمی ناچت کرشن کنھیا۔ گوپی گوال سنگ سب نرت تک تھی تک
تھی تک تھی تھی۔ جھانجھ مردنگ ڈمر و ڈھپ باجت اور بیت شمنیا۔ انکرت
گنگرت گلکت گھونگھر و ن ن ن بجت بدھیا۔ حافظ دیکھ مگن ات من ہون
نند بیا ارجھومت میا۔ سکھی رمی ناچت کرشن کنھیا۔

۳۱۔ مچھریا بندیا لیگی مور۔ ٹھاڑھی مین جنا ہور دن رے۔ مچھریا بندیا۔ جائے
کو مورے ہارے بلن سون جنا مین جال پھراوین۔ مچھریا بندیا۔ جائے کو
کو پھوڑے دوزرے جنا مین بنشی لگاوین۔ مچھریا بندیا لیگی مور۔

۳۲۔ رام کرے کمون نینا نہ ارجھین۔ ان نین کی سین بڑی ہوا رجھے نینا
نسر جھالے ناسر جھین۔ رام کرے کمون نینا نہ ارجھین۔

۳۳۔ ماری سرون مین تو پیر پیریا۔ ساس بتاے گئی پسنا کوٹنا ستیان چلاکے
گئے سین اٹریا۔ جھارے مین جھو کون پسنا کوٹنا لاکھ روپیا کی چوٹ اٹریا۔

۳۴۔ نہ گئی توری بارے کی لڑکیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے کنوان پر۔ تک
تک مارین گوٹیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے گیل مان اپنی پرانی تاکین
لوگیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے جھروکھا تک مارین خبریاں۔ جب کھو
تب ٹھاڑھے پیچ پر جھک جھک لیت بلیاں۔

۳۵۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ ووہا۔ جیسے چکنا پیر تو پتیسے
چکنا لگی۔ تیسے چکنا گوری کا جو بن ٹرے پے ہمارا جی۔ کیوں کھڑا موری جان
اگیلا سے ہٹ جا۔ ووہا۔ پیارے گلی سکوج ہر نمین ملنے کو داؤن۔
نینن ہی رس پیلچے پیری سگر و گانوں۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے
ہٹ جا۔

۳۶۔ چلو بارسی دھنیاں گنگا نامے آوین کاشی مون پرت گنوان گنگا ہنایے
سورج پیاں لاگوں مانگوں ایک گنوان۔ گنگا نہرانی تھیری پیری چڑھے
ہون سیان کو کے دیو ملوان۔ چلو بارسی دھنیاں۔

۳۷۔ ووہی سیان آوین ہمیں لیجا لیں۔ پہلی پٹھونی ناؤ آؤ ناؤ کے سنگ موری
جاے بلاے۔ دوسرے پٹھونی دیو راؤ دیو را کے سنگ موری کمر
پراسے تیسری پٹھونی آپ ہی آئے سنس اٹھ چلین پیاسنگ دھاسے
ووہی سیان آوین ہمیں لیجا لیں۔

۳۸۔ سوامی موری بتیان بسر جن جیئو۔ تم تو لم پر دیو اویو جھلک دار جھلنی
لیتے آئیو۔ جو ر کر پاؤن پرت ہون جلدی لوٹ پیا گھرائیو۔ سوامی موری
بتیان بسر جن جیئو۔

۳۹۔ سنو لیا یار مورے جیرا کی درد بتاے جیئو۔ کاشی بسائی کاشی کے راجا
دیتا اندر جیت۔ نگر اچو دھیا سو نو پڑو ہونا بکر ماجیت۔ سنو لیا یار مورے۔

۴۰۔ سانچی کدیو کمان رات جاگے۔ جمہومت پھرت پھیل ستوارے لال لال گوے
کمان لاگے۔ بھورہوت اٹھ آئے کمان تے باتین کرت پریم رس پاگے۔
۴۱۔ گوری دھیرے چلو لگری چھلک نا جاے۔ سر پر لگری لگری پر کرو اپتلی کمر
موری لچک نا جاے۔ گوری دھیرے چلو لگری چھلک نا جاے۔
۴۲۔ موری دہیان کپت گوری تھر تھر تھر موری چھتیاں کرت دیکھو دھر دھر
دھر۔ موری دہیان۔ نئی ریت کرت گردھاری بنواری پچکاری مارتن
بھر بھر بھر۔ گوکل سے آج بکھی بھاج بھاج سب چھپ رہیں نارنگھ گھر گھر۔
موری دہیان۔ موری دہیان اینچ لئی بیج کھینچ تن چیر کھینچ لیو سر سر سر
موری نرم کلائی مڑ کائی کر کائی موری انگلیا کی ڈوری توری تر تر توری
دہیان کپت۔ برسات کیسر رنگ کی بوند مانو میگو اگر ت گوری
جھر جھر جھر۔ پیا فرحت تن مورا تھر تھرات پگ ڈنگات مکھ ہر ہر ہر
موری دہیان کپت۔

۴۳۔ ترچھی خبر یا دکھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یا۔ ان نینن کی مار فی مرت ہون
دل پر کٹریا لگائے جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یا۔ تن من مون سورے آگ لگی
ہو۔ ایسی لگی کو بجھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی خبر یا۔

۴۴۔ بچائے رہو مارت ہین نینان بان۔ پلکین تو موری تیر کی گانسی بھوین بنی
ہن کمان۔ بچائے رہو۔ گورے مکھ کے ادھر ن اوپرات چھب دیت ہو بان بچا
رہو۔ بکو بس بچال کر لے بھو جب ماری اک بان۔ بچائے رہو مارت ہین نینان بان۔

۴۵۔ مڑ لیا کاسے گمان بھری۔ جڑ توری جانوں پیر بچا پون منو بن کی لکڑی۔ کہون مڑ لیا
پر بھو کر سو ہے کہون کے ادھر دھری۔ مڑ لیا کا ہے۔ مڑ لئی ن من سب ہے
دیون دھیان دھری۔ سورشیام رس بس بھین گوان پر ہر دھیان دھری مڑ لیا

دوہا

درشن بن جیہ جات ہو حافظ کراہ کراہ
 مورچہ پت ہوئے دھرتی گردن کو دُاُس نہ پاک
 تن من کٹ کٹ یوں گرت تیوں کرا دل بن
 تم بچھن سُدھ جب گردن اٹھے کرتے بچہ ٹوک
 کھان پان بھاوے نہیں تلچھت ہون دن بن
 پران دان جب ہم دیو ملو برہ کو روگ
 کب لون پیارے آیمو تھہ نہ راست نین
 بیا کُل جل بن مین جیون حافظ کا اب حال
 جھین بچھرت جا کے پرین جھادان چھاتی بھید
 حافظ درشن کرت ہو جھان سویرے آسے
 جیون منہدی کے پات مین لالی لکھی بجاے
 سس کو س پیتم بمین آن سلاوے پاس
 تیرے درگ جیون جیون مرن تیون تیون کاٹ کڑا
 اب کیا اگیا ہوت ہو گھٹ مون رہے کجاے
 بیگ آسے سُدھ لیو اب برا کرت نہ آس
 کو روکا غذا ہاتھ دے مکھ ہی کمیو مین
 پانی بر باسن بے تہا لکھن نہیں دیت
 اپنے جیہ تے جانو میرے سن کی بات
 تم پیارے سن مون بھرتی پاس چہ کون

پیارے تمہری سُدھ مین جھین ہون بستر تہا
 لگ چودت نینا تھکے چھٹی ملن کی آس
 پیارے تمہری برو مین ندی جھنے نین
 نش دن من بیا کُل رہے برہ دیون چوک
 حافظ پیارے لال بن پُرسے نہیں جھین جھین
 جو دیجے سو پائے حافظ کین یہ لوگ
 حافظ تمہرے درس بن تلچھت ہون دن بن
 تمہری سُدھ بھرے نہیں جھین ہون پیارے لال
 پیارے تیرے چرن کی کون کمان لو بھید
 چمت کار تو روپ کی موپر کی بجاے
 بزل مورت پیو کی یون گھٹ رہی سماے
 او سپنے توہ بل گئی جھین مون بار پچھاس
 مری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھو ناہ
 پیارے تمہرے درس کو ادھر رہو آسے
 حافظات اُکلات ہو تاکت تمہری آس
 کر کا پت پاتی لکھت جل بھر آوت نین
 کا غذا بھیجت نین جل کر کا پت س کیت
 لکھن پڑھن کی ہر نہیں کی شنی نہیں بات
 یہ نین پاتی نا لکھن دھرے روپ ہون

پاتی واکو بھیجی جو ہووے پردیس
 کا نذر تھوڑا بہت گمنام پر لکھو نہ جاے
 پیارے پاتی نا لکھی گئے بہت دن بیت
 پاتی آدھا ملن ہو جو پونچے نچ پاس
 اوکھد نین سون لکھی برد روگ نین جلے
 کر کلن پاتی لکھی پیارے چتر سحران
 جب سُدھ آوے آپ کی برہ آگ سر سا
 جھوٹ لگے مدراپیے سب کا ہوٹ بھوٹ
 پریت نہ ٹوٹے اُن ملے اُم من کی لاگ
 ملنی جگ من میں بہت بھانت بھانت کے لوگ
 پریم ڈور بے شیل ہوے جن توڑے چککے
 چا ترک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھو
 جیسے پھول گلاب کو سُوکھے ادھک بسا
 تم بچرت چین مون مروں کمان جیوں بن تو
 اوچے کی حافظ بھلا ہو بھی کون پریت
 ہم کپشی تم کنول دل سدا رہو بھر پور
 نین ادھ جب سے بھین پڑے نین جین
 حافظ جن مون شیل نین سوز برکھ سنا
 سن را کھوں ہوں برج کے جی را کھوں سجھا
 جب برجے تب نارین گئے پریم رس لین
 پیہ مورت چت لاسے کے اب رووین نین

جو نش دن من ہی بسے تا کو کون سندیس
 سندھ مدھ جل بہت ہو گا گر کیسے سماے
 اب دنیا کی ریت ہو مکھ دیکھے کی پریت
 تن من کو ہر کھٹ کرے پرے ملن کی اُس
 پاتی بھیجے کا بھیسو جب لون ملو نہ آے
 ایک ایک اچرن پے وارون تن من پران
 حافظ بیا کل ہوے گروں پاتی لکھی نہ جا
 پریم سُدھارس جن پوتن نہ رہے سُدھ کو
 سو جگ پانی مون رہے مٹے نہ چلک آگ
 ہلے ہلے پریم سون ندی ناؤ سنجوگ
 حافظ پھر وہ نا جوڑے ہیچ کا ٹھ پڑ جاے
 ہم چا میں تو ملن کو جیسے چندر چپکور
 تیسے پریت اسیل کی دن پردن ادھکا
 تو مورت من مون بسے وہی جیادوت موہ
 چار دوس مون گر پڑے جس بارو کی بھیت
 ہم پر کر باں پھوڑو کیا نیرے کیا دور
 بیا گل جل بن میں جیوں تلپھت ہوں نین
 نا جانوں کیہہ کار نا کیو منش بھگوان
 نینا برجے نارین ملین اگا رو جاے
 آپوس تے پرونس بھئے یہ دسو اسی نین
 بیرمی آگ لگاے کے دورین پھر مل لین

اُن یارے تیکے کٹل انگش سے ورگ مان
 لٹ پٹ پگ دھرتی دھرے اٹ پٹ لونین
 جب تے مون اوپر پری سیام سلونی جوت
 سکون ہر لبت ہن حانوظ ٹیٹھے بول
 آج دوج و دیش پیر شیش نکسویہ اور
 موان من منسا یہ ہنی جنم بھاڑون پانے
 ٹیکہ کرکیم پادس نینن جیہ مون ہر جڑ کال
 کھن ٹیٹھے کھن اٹھ چلے کھن کھن ٹھاڑھی ہو
 تن دُکھ من دُکھ من دُکھ ہیہ بھلی دُکھ کھان
 احمد مت اُتار کے گھٹ سبے سنسار
 تم بن ایتی کو کرے کر پاسو پر نا تھ
 میرن پیارے اس کو سپنے دیکھو موہ
 پیارے میری نیند کی بات تھارے ہا
 لال پیارے بچھڑے بچھڑ گئی سب جین
 من مالا تو نام کی جیت رہون دن رین
 میروس تو سپے رہو تیر من موہ ماہ
 ردو مدل ہیرے سکھی واک ہی یہ ناہ
 آج سکھی ہم ام سنی یہ بھاٹ پیہ گون
 سونو بھون دیش پیہ ادبھ سانس تیر لیت
 من بھلا دت دن گیو ما کھن ہو رین
 تلپھون ات بیا گل پری برہ لیو تن ٹوٹ

لاگت سیدھے آے کے پانچھ کھنچت پران
 کچھو پیو سون کھٹ پٹ بھلی سوپ ٹپٹ کتین
 لوننی لاگی بھیت جیون دیندہ دوبری بوت
 ہی منتر تم جانیو بسی کرن اُن مول
 نم نینا اُرو پیو کے آے بھئے اک ٹھور
 بچھڑن انک جو دھ لکھے تاسون کہا بسا
 پیہ بن تن تے تین رت کھون نہ ٹٹ ٹال
 گھاٹل سی گھومت پھرے مرم نہ جانے کو
 مانو کھون ناہتی دانگھ سون پچپان
 بچھڑے مانف پھر ملے ہی جان اُتار
 سوہ اکیلو جان کے دُکھ کر دینو ساٹھ
 تم بن نیند نہ آو ہی کیسے دیکھون توہ
 اوت ہو تم ساٹھ ہی گئی تھارے ساٹھ
 بھوکھ پیاس نیند گئی اُر دھ بانھ بھئے نین
 نین پیاسے درس کے نیکت پادت صین
 دو دُبیا کل بن ملے چین شریرہ ناہ
 شیا م دھیان ہیرے بے تاکی ہر پچھاہ
 پیہ او ہیرے ہوڑھے پہلے پھاٹے کون
 مورت آوت دھیان مون اُٹھ اٹھ آوت
 کہا کرون کیسے بھردن بن دیکھئے نین
 کا کر ہو بچھڑے تم جب تن جیہ چھوٹ

ہیرت مگ انکھیاں تھکین بھیو حال بجال
 پیارے تھرے درش کو چلا کرے چت نہ
 پریت ریت تم آکلی دی سبے بسر اسے
 پریت دن بان ادھکات ہر برہ بھاک تاپ
 ایک لکھے سے بچھے لگے ایکے من ہر لین
 سن گئی سکھوچ ہر نہیں ملنے کو داؤن
 متر ملن ستم ہر نہیں حافظ کو دُشک
 حافظ پریم کے روگ کو ادھک لاگت نہ
 حافظ بی کے درس بن چت دھرت نہیں جھیر
 پیارے تھرے روپ کو یہی چہ ہم چت
 نکست نہا بن جان ہر پیارے تھری آس
 جو بن اگلے بان سکھی بیو چھاسے پردیش
 حافظ گرجن کی کمی نیک نہ بھائی چت
 برجی لاگی پریم کی اٹھے کر سبچے پیر
 حافظ کچھو چنتا نہیں پڑو رہے یہ گات
 ہاڑ ماس کا نسا بھٹے برہ روگ تے ہاے
 چھن دیکھے پیارے ترے بن نہیں نیک لگتا
 پران لیے ٹھار ٹھونڈر حافظ تھرے ہیٹ
 سمجھائے سمجھت نہیں رودت بن ینین
 پیارے کیہہ کی پریت میں ہیں دیو بسر اسے
 کلب کلب جیا جات ہر کل نہ پڑے ہیہ ماٹھ

حافظ جی کب آے بن میان پیار لال
 جہم لوبھی بن مون چے شکھہ سہیت اودت
 بیا گل فش دن چت رہے کل نہ پڑے اب
 تن جہر کے کوٹا بھیو جب سے بچھین آپ
 چتون بہتون نہانت ہر کا جہر تو سب دین
 نین بن ہی رس لیجی ہری سگر و گاؤن
 پنی بچھرن سستے موت ہر انکھنیں کو دُک
 سب سب سب سب کر گر پڑے اٹھے گراہ کر
 سو پوچھے نہیں بات ہو ایں نٹھرے پیر
 دور بیٹھ دیکھا کردن حافظ بی اب نہت
 نین پیارے درس کے رست پیاس بیاک
 حافظ جی ابکا کرون کیسے ٹھمون سندش
 پر یو سوئی پچتان اب برہ دھرت نہت
 ٹپک ٹپک نسوا چو بن چت دھرت نہیں جھیر
 پران این تو جائینکے گون سے اُن سات
 رہے اکیلے پران بن سو دویون پھاسے
 اکھن آگے تم رہو سد ابنے دن رات
 ہر پیارے من موہنی سو کا ہر نہیں لیت
 بیا گل حافظ درس بن تلپحت ین ین
 کما چوک حافظ ہری سو دیجے بتلاے
 برہ بس بیا گل رہون بھو بن بھاوت ناٹھ

تو مورت نہیں بسی حافظ سوسری نہ جا
تم بچہ بن سدا جب کردان اٹھے کرکے لوک
تم کون آنتے جاے کے حافظ جی رکن
حافظ کوٹ اُپاے پھر سُر جھائے سُر جھے نہ
بھلی کری جو کچھ کری خیر پیار سے خیر
بچہ کا جو عمر جی شربت بھر سے نادان رین
جو دیکھو تم چیت تے حافظ کو بسراے
پران جائیں چوں تلچہ کے آن نہیں کی سین
یا بی سون کم پریت کر تمہیں کیونہ پسین
اب کا سون نینا لگے پھیر لیو جو چیت
حافظ یہ ہی کارنا تمہیں دیو بسراے
دھیر دھیر سے کم چیت اب کہا کرے کہاں جا
لگے گھٹا دن نیمہ تم جو پیار سے اب نہت
اب اودھو اُلتی بھی پران پوجیت مان
برجھی لاگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

لگن رہوں تو پریم مون ہو پیار سے دنرات
نش دن جیا بیا کل رہے برہ دیوتن پھوک
ہم بیا کل تلچھت یماں جیسے جل بن میر
رام کرے کون کا ہوسون یہ نینا اُرجھے نہ
حافظ ہم بیری بھئے میت بھلی اب غیر
حافظ اب آنتے کون رنجھے تمہرے نین
کیا اُرجھے کیو اور سون نین تمہارے جا
رام کرے کون نا لگیں نر موہی سون نین
حافظ اب کیو اور سون لاگے انکے نین
پیار سے درشن دیت تھے ہمیں آے تم نہت
پکشی نینا یار کے کون اُرجھے اب جاے
نئی بھی کون پریت ہو تم سون پیار سے جا
جان پرت کون اور اب لاگو تمہر و چیت
پریم خ کیخو ہو نیمہ نفع جیہ حبان
حافظ گھائل پھرت ہوں لو ہو نپکت نین

سورجھا

اٹھ مانگے نہیں نیر نین بان جا کے لگین
رشت پیاس پیاس درشن سدا جس پیاس
تم کہنچی و پریت جان پڑی حافظ بہین
بکل رین دن رین جین نہیں اک بچن پڑے
پران ہمارے پاس درشن آسانچ رہے

لگے کال کو تیر تلچھے تھوڑی دیر لو
پیار سے درشن آس نکست ناہین پران نین
پیار سے تمہری پریت دن دن یان ادھکات ہو
ادھکے کھی ہن نین حافظ جی سبلا گے
گئی بھوکھ او پیاس برہ لیو تن لوٹ اب

تن دولت جم پات تھر نہ بہت تھر تھر کنیت لاکھ لاکھ اہلاکھ ہیہ آپجے پیہ لکھن کو بیٹے بارہ ماس تکت تکت پیہ پتہ نرت او دعو ہی سندیش کمپو ہر سون جاے کے گک جو دت ہین نین حافظ کب لو آے ہو نکسو نا کچھ کام بدنامی سبے پڑی تم ہوے پر م سجان تعجب چو ایسے کرے	جیت چلت جب بات پو پچھرن کی اوسکھی سکھی ماہ میاکھ لاکھون بن پھولے نمن جیٹھ جرات سانس شتیل درم کی چہاڑ نوند لگیو یہ دیش اب آو پر دیش رتج کل رہون دن رین پیارے تھرے دشن گاؤن دعو سب تام پریت کری سی نا پھی ہم حافظا گیان بھول جائین تو سلخے ہو
---	--

کہت

- ۱۔ تار پو پھو نکھا دپر ہلاکو ابار پوشد سادرا ہلیا کری پا درج لاسے کے۔
کے جگنا تھ تھ دھر گر برج نا تھ پالمو برج پتہ تین پرتد رے لجاے کے۔
بازن کری یونیک یارن کے تارن مین کارن کما جو جگ تارن کماے کے
جو دت ایسے ہونین سووت کتے ہو پھو ایسے ہی تے ہو کہ تپے ہو چت لاسے کے
- ۲۔ ہاتھی کے داتن کے کھلونانین بھانت بھانت ہاگن کی کھال پتی شیو من
بھائی ہو۔ مرگن کی کھال کو اوڑھت مین جوگی جتی پھیری کی کھال تھو راہانی
بھولائی ہو۔ سابر کی کھال کو باندھت ساہی لوگ۔ گنیڈن اٹھال
راجا راین سہائی ہو۔ کمین کو دیا راہم راہم کے بھیون ہن انتر کی کھال
کچھ کام نین آئی ہو۔
- ۳۔ راج تو مگن راج کاج کے سماجن پے رنگ تو مگن ستر چوئی کی لگن ہو۔
کامی تو مگن کام نوچنی کے نین پے دہتی تو مگن دھن دھرت اگن ہو۔
کو تو مگن کو رتائی کے بکھسانے پے شزر تو مگن دن بھرت کنگن ہو۔

سنت تو مکن بھگونت کے بھجن کو دُکا ہو پے مکن کو دُکا ہو پے مکن ہو۔
 ۴۔ دوہا۔ کیجے چت سوئی تیرے بیہ پت تن کے ساتھ۔ میرے گن
 او گن سے گنوں نہ گوئی نا تھ۔ تو سون ایک تو ہی اور دوسرو نہ راجا رام
 تیرے ہی رچے ہن لوک سر نر ناگ رے۔ سوئی میت راگ جن کینھ
 تپ جپ جاپ سوئی بڑ بھاگ جا کو تو سون انوراگ رے۔ آپ تن
 دیکھیے نہ دیکھو کپوت میری ادھم اُدھار بے کی تیرے شہر یاگ رے
 موسے اپرا دھی ہین نہ تو سے ہین سہن ہا ر موسے نر گئی ہین نہ تو سے
 گن اگر رے۔

۵۔ جب تے ہمارے پران پیارے ہین پدھارے اُت دھیر نین دھارے
 جات پیر ہیہ مین جگین۔ شیتل سمیر بھو تیر کا لندی کے تیر بیر بل بیر وین
 نیر درگ تے ڈگین۔ کیسری سمان جب برہ پڑے ہو بھان جوگ گیان
 اے مینڈ جو تہ تب ہی بھگین۔ بولی کو کلان کی کرے ہین شول ہول مین
 اودھو یہ کد مٹ کے پھول گولی سے لگین۔

۶۔ پیاری پیاری مورت تھاری نش دوس پیاری ہر دے بست مورے
 بسرے نہ پل ہو۔ درس پرس بن فرس فرس رہین نین کر اپنے سونا مین
 ہیہ کل ہی سُدھ آئے چھاتی پھاٹے۔ حافظ جی ساری باتین نین سے
 نوج بس بھے ات جل ہو۔ جر کے پتنگ مرے دیک نہ جانے کچھ تھی
 یہ کینھی پیارے تنے مثل ہو۔

۷۔ گئے کہ آون نہ آے یہ ساون مین اودھو سن بھاون بھلائے رہے ہین
 تھین ہوئے رہین بھال بال برج کے گو پال بنارین دن نین تین اپا ر دھار
 ہوئے بھین۔ بیٹھ جن پونج ٹھام جمنائکج دھام چھاٹر شیا م پاہین دھان

سومات نہیں ہو کہیں۔ گر جے ہین گھن گھور لر جے ہین بن مورند کے کشور کن
عرضین آجو نہیں۔

۸۔ کارے کارے بار درو راونی لگت اب داؤر کی دھن سن بھولی وشاتن کی
بونہ کی جھکور جھک جھور پور بانی کرے ہرے سن مور شور چون اور بن کی۔
ہری ہری لٹکا کر اوین گھری گھری یاد اندر گوپ لکھ لال گنج مال گن کی۔
نند کے کمار بن لاگین اور آراو دھوپیا پکار جھنکار جھینگرن کی۔

4۔ ساون کے ماس من بھاؤن کے سنگ پیاری اما پرٹھا رہی بھئی گھٹا
اندھیاری مین۔ دامنی کے دھوکھے چک چوندھے درگ کب ناتھ چنن سون
ہر درے پیر انک داری مین۔ کوٹ رت دارون ایسے راوھا جو کے
روپ پر ریمھا رنک گھا شنک شچی کے نہاری مین۔ پاگ رہی رس جاگ
رہی ثوت لاجن مین یند بھو سوت ساری مین۔

۱۰۔ بھور ہو کہ سانجھ اور بن ہو کہ گھر ناچھ سال ہو کہ ماس یہ جام ہو کہ چھن ہو۔ ہم ہو
کہ گریمم بسنت ہو کہ پاوس اُرو بھوم ہو کہ لگن نمبر ہو کہ تن ہو۔ آگ ہو کہ پانی
یہ نند ہو کہ دیورانی جل ہو کہ تھل بدھ چک ہو کہ کہن ہو۔ آند کو کند نند کو
دلوک لکھ آند اُمنگ بھو لورات ہو کہ دن ہو۔

۱۱۔ جو جو رجو درگ مور مور مور کھ چور چور چور چرت چکھن چتے گئی جھک جھک
جھانگن جھرد کھا جھانک جھانک جات تاک تاک چھن سے تیر تن دے گئی
سومت پر بن مکھ چندرسون او دوت ہوت مرد سکیان مین چکور چت کے
گئی۔ لگ لگ لوچن سکوچن سون ہیر ہیر لاگی سی لگائے کے لپٹ من لیگی۔

۱۲۔ ڈارے کون ٹھنی بسارے کون لگی کو بھانڑا بھل بکارے کون ما کھن
مٹھا می بھرم بھرم آوت چون گھاتی تو یا ہی مگ پریم پائے پور کے پر باہن منو بھنی

جھرس گئی دھون کھون کا ہو کو دیوگ جھار بار بار بکل بسورت جی تھی۔ اے ہو
 برج راج ایک گوالنی کھون کی آج بھور ہی تے دوار پے پکارت دہی دہی۔
 ۱۳۔ دو ہا۔ تو ہی نرمو ہی لگیو موہی ہی سبھاؤ۔ ان آے آوے نہیں آئے
 آوت آؤ۔ ینہ بھرے نین کے جب سے نظر ملی تب من سے چیت کو تو
 لگیو ات چا و ہر۔ ملت ملت من ہل ہل ایک بھیو پر یو پریم بھند کو آنو کھو
 ارجھا و ہر کسے نہ سکت تیرو ہیو نرموہی ات میرو ہیو گکیو کچ ایسو ہی سبھاؤ
 ہر۔ تیری آن آے آن آوے ہوے رہت موہر تیرے آے آے
 جات پیار سے تن آؤ ہو۔

۱۴۔ باجی اٹھ دھالین باجی دیکھے کو دوڑی آئین باجی مڑجھائین سن تان گردھ کی
 باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سبھارین چیر باجن کے بر با نل ات بھر کی۔ باجی
 ہنس بولین باجی کرت کلولین باجی سنگ لاگی ڈولین سدھ رہی ناہین گھر
 کی۔ باجی کمین کمان باجی باجی کمین کھون باجی باجی برج بانسری تو سانورے
 سنگھر کی۔

۱۵۔ جل کے نہ گھٹ بھیرن مگ کی نہ پگ دھیرن گھر کی نکچو کرین بیٹھی بھیرین
 سانس ری۔ ایکے سن لوٹ گئین ایکے لوٹ پوٹ بھینن ایکین کے درگ
 تے نکس آئے آنسوری۔ کمین رسنا یک سو برج بنتن بدھ بدھک کھاس
 ہاے ہوئی گل بانسری۔ کرمی آپاے بانس ڈارے کٹاے ناہ اُچے گوبانس
 نہین باجے پھیر بانسری۔

۱۶۔ ات نے کنھائی لڑکائین کے سکھان لینھے کرچترائی کیل ہو ری کی چچائی ہو۔
 ات برکھجان کی گمار سی پکاری آلی گن آلی مین رسالی سے نہائی ہو
 لائن گلا لائن کی لائن پے ڈارین موٹھ چلین پکاری مسکھ کاری دھون گھائی ہو۔

کیسر کو سائے سُترنگ ینہ سر سائے ڈارین مانو بر سائے بر سائے جھر لائی ہو۔
 ۱۷۔ ہو ری ہو ری کرت عیبہ بھر جو ری لیٹھے کھوری کھوری پھرین گوال بال سدائی
 ہو تمانین نند لال لال چیر ازری دارو دھرے گرے بھادوت بشال بنمال کی
 سُہائی ہو۔ کیرت کشوری سنگ گوری جو تھ جو تھ مل بھری انوراگ پھاگ
 شیا م سون چائی ہو۔ کیسر کو سائی سُترنگ ینہ سر سائے ڈارین مانو
 بر سائے بر سائے جھر لائی ہو۔

۱۸۔ سدہ شری کل گن گن کے ندھان شُبھ گیان گھن بدھ مان ظاہر بھان بین
 ودیا کے آپار جگ پادوت نہ پار کوئی سرتا سموہ سنبھ سیندھ کے سمان، بین
 شیل وان دھرم وان ات کر نیم وان جگ مت اسلام صاحب
 سُجبان بین بنا پور شالا کر پاٹھک سور گھونا تھ نام شری محمد حفیظ اللہ خان
 بین۔

۱۹۔ بھاگت بشو داپاؤن پڑون مین تھارے اودھو کسویہ بھجیاے میری
 بنی کنھیا سون جاؤن پدھارے پگ گوگلا تے پران پیارے گوگل
 بچارے بھونکھے پھرین تاسمیا سون۔ پاوین و ہل پیر بھجراوین گیتے ہاوین
 ہوا دھیر نہ لادین نہیں گیا سون سوکھ رہے کچ کچ گنجت نہ بھون بھیرا
 ہول بیر کیے رہو جاے میا سون۔

۲۰۔ پران کے ادھارے میرے بارے کو بھورے لادین کیو یہ بھجیاے
 اودھو پیارے بل بھیا سون۔ وادن کی بات تمھیں بھول گئی میرے مات
 کھات نہیں دہی بھات ارجھے جنھیا سون۔ کھیلٹ اُننگ بھرے
 سنگ سکھا بالن کے لالین کیون رُوس رہو برج کے بسیا سون۔ بوڑت
 منجھار دھار نہر ادھار گولی گوال کچے ایک بار پار کر پائی نیا سون۔

۲۱- آج آلی ماتھے نے سو بندھی گرے بار بار مکھ پر موتن کی لڑی لڑکت ہو دھرت
ہی پگ کیل چوڑی کی نکس جات جب تب گانٹھ چوڑی ہو کی سرکت ہو۔ جان
نا پرت پر ہلاؤ پردیش پوشش اسے جن سون آنگی درکت ہو۔
تنی تن ترکت کر چوڑی چسہ کت انگ ساری سرکت آنکھ بائیں
بھرکت ہو۔

۲۲- سو جبت نہ وار پار لکھیو پریم ہو اپار ملن اتھاہ دیکھ دھیرج اڑات ہو۔ پاتی
کو اڈھا رپائی پرت سینہہ سیندھ برہالہ مانجھہ ہیرا ہرات ہو۔ تول گنی بندھ
ڈھونڈھت رتن اودھو مورت مرے واکی نیک نا تھرات ہو۔ ایک بیریاخ
پن پھیہ کھول پھیہ بانچے بانچے پران پیاری بوڑ بوڑ جات ہو۔

۲۳- کل اچھاہ جیسے سورج پر کاش ہوت کہہ اچھاہ جیسے چندر ماہر سس تین
بھورن اچھاہ جیسے آگم بسنت جان مورن اچھاہ جیسے برکھا سرس تین
ہنس اچھاہ جیسے مان سرچ ہوت سادھن اچھاہ اچھاہ اوت اس تین۔
سکو اچھاہ یہ بھانت کر ہوت ہو ہر داچھاہ پیاری آپ کے درس تین۔

۲۴- کینے راج کاج دیکھے شکھن کے ساج دیکھے دیر گھ ساج دیکھے کھرے
کھان پان مین۔ ووج بلد یو کمین دانن کے دان دیکھے مانن کے مان
دیکھے دھیانی دیکھے دھیان مین۔ سندر سچال دیکھے بڑے بڑے
مال دیکھے لال دیکھے تون جون پوری پوری تان مین۔ دیکھے سب لیکھے
مین الیکھو ایک یہ ہی پر بھو متر کے ملن سُم سکھ نا جان مین۔

۲۵- دوہا۔ کما کون واکی دشا ہر پران کی ایش۔ برہ جوال جربو لکھے مربو
بھو اشیش۔ پیارے بن موہن تمارے پچھرے تے برکھ بان کی گاری
بھئی کھری گل کان ہو۔ جل بن مین جیون بکل تلچمت ات کے

کب کرشن ایسی ہوت آن بان ہے۔ جیون جیون کریت اُپچارن کی بھیر تون
بڑھت دونی پیر رہے آنکھن ہی پران ہے۔ برہا کے جوالن سون جبرے کے
لیکھے واکو مرے کوچن اسپس کے سام ہے۔

۲۶۔ چانڑیے ہر بار پیارے برن دابن کنجن کی چھایوری و دیش نیمہ گجاسون کروہ
پاتی ناسندیش ہیٹ ٹھپو برن گوہن کی ایسے ٹھہر شیا م شیل پریت ہت
ہرہ ہے۔ نندن کب یا ہی ودھ سکل برن سونوہر بھاوت نہ موہ کچھو
کرشن چیت دھروہ ہے۔ برہ اُور سالی سن کام بان جالی سن آلی برج خالی
بن مالی بن پردہ ہے۔

۲۷۔ چندر برن چندر پھیل کیل سون ملی نایکا ایک دیکھی چتر نار جیسے چسپے کی
کلی نئی۔ نرکم چولے ہر گات آندنا اُرسات آج بھینٹ ہوئی ہر دھن جیون
بھلی بھئی۔ چیتے اچانک دیکھ سونی کھور ہنس سکائی دوڑ داہنی گلی گئی۔ شیا م
کھی ٹھٹھڑی ہو ٹھٹھڑی ہو سنے جاؤ سنے جاؤ سنی ہو جو سنی ہو جو بکت ہی
چلی گئی۔

۲۸۔ بھول گیو گیان دھان سپکھ لیو گوین کو پریم مون مگن ہر رت چلے گئے۔
جوگ جریو باڑھو برہا دیوگ شیا م کو بری ہسار رادھا چلن چلے گئے۔
گرے سنگار اور ابھو کم انپک بھانت چکرت بھاری رس رنگن رلے
گئے۔ لاگے مین بان بھئے پیا گل ہران اودھو آئے گرو ہون تے سو چلا
ہون چلے گئے۔

۲۹۔ بُج تان پھیل پھوٹ پٹان جیسے دھاوت تان چپب چسائی ہو
چھٹان کی۔ چا ترک کرٹان ندی ندوٹان جل جنگل تان فسا مارت
انان کی پیمیت پتان بوند چوٹ لٹان پکھ تن لپٹان مانو مدن گھٹان کی۔

پیوکی نشان اُڑھے کسی پٹان اور ٹھانڑھی جو آٹمان لدرین لیت ہو گھٹان کی۔
 ۳۰۔ نول نول کی کہا جانے کام کیلی یہ کال تو تو کھیلی ساتھ سکھن سہائی جو۔
 راوڑے رسیک رُس رُس ہو سے کیجے بُن بوٹں بہار رُس کون رُسائی
 جو۔ کینھی چین برکھائی تب کیہون بیر کی کھائے سکھ دے سکھائی کب
 راج آج آئی جو۔ ست پھول کیسی مال کھلائی جاے بال آٹرنہ ہو جیے
 لال چاٹر کنھائی جو۔

۳۱۔ شوچ ہو نہ مکھن چورائے کوشیو ناتھ شوچ ہو نہ نیر بھری گاگری کے دھاک
 کو۔ شوچ ہو نہ دودھ کے لٹائے کو گارن کو شوچ ہو نہ تیری بیر جیہ چار
 ڈارے کو۔ شوچ ہو نہ موتن کی لڑی چٹکائے کو شوچ ہو نہ تیری سوخ
 بالک کے مارے کو۔ شوچ ہو نہ روکھی روکھی سانورے کی باتن کو شوچ
 ہو سکھی ری ایک اُدچک سِدھارے کو۔

۳۲۔ گونے کے سدن گن گور تیرے سائے تے شہم گھڑی سودھ کے سندنو
 لکھ آہو۔ حال ایسے کال سون نہال کر دوران ہو جاے چاہے سُن سُن
 کے چنر چین پایو۔ کالمہ ہی اگھارے سیس پھرت سکھین مدھ کمت
 کنید راج آوڑے رنگ چچایو۔ آنچر کو کر بو اچانک ہی میری آلی
 مین نہیں سکھایو تو مین مین ہی سکھایو۔

۳۳۔ اودھو تیرے یار ایسے ہو سے مین رجھوار جاے جانتی بچا رجو تو سود ہو
 غبائیو۔ کرتی بچا رجھانت بھانت کے سبھائے بھائے کیتی بڑی
 بات ہتی واکو اٹکائیو۔ گوال کب پٹن پے ایک ایک ہانڑی باندھ نیکی
 مَن موہن کو کرتی رجھائیو۔ یاتو کون کو دُہوروپیا تلاش کر سیکھ لیتین
 سب ہم کو بُر بنائیو۔

۳۴۔ گوپن کے کاج جوگ سلج دے پٹھایو اودھو آوٹ نہ لاج ڈھیدھ پرائن پیو ہے۔
برہنی دیوگ برہانگن بھسوکن مین تا پر سلوک لوک لاکھن دیو ہے۔ گوال کب
کسے کون کاغھ کی یہ کٹلائی کٹے پے لگاوے لون کاٹن ہو چے۔ کنس کی جو چیری
تا کو چیل بھیسو آپ جاے ہین بھیج سیلی چلی آپنی کیو چے۔

۳۵۔ کیے جو قرار سو بسا رویے دغا وار نند کے گمار سنگ کو سجو گنی بنین۔ کون ٹکھ
لیکے اودھو آپ کو چٹھایو یہاں کیسے کمین باتین ہاے لٹاک لو گنی بنین۔ گوال کب
یانے ایک بات یہ ہماری سُن چکے کہی ہر تو سون یہ کہ جھو گنی بنین۔ کو بری کھ
کاٹ لاسے کو بڑشتا بی دیو ٹوپی کرتا کی سب گوپی جو گنی بنین۔

۳۶۔ روپ مین کسر ناہن راگ مین کسر ناہن لاگ مین کسر ناہن لاج ہو کی گھیری
ہین۔ رنگ مین کسر نا کسر نا اوٹنگ ہو مین پر ن کے پرسنگ ہو مین پر م
گھنیری ہین۔ گوال کب ہا و مین نہ بھا و مین کسر یہاں چاؤ مون کسر نا چلاک
ہو تیری ہین۔ تین مین کسر اودھو کا ہو کی نہ کو ب یہاں ناہن نہ ذات
اور کا ہو کی نہ پیری ہین۔

۳۷۔ اسے رے بزدلی تیری سدھ بڑھ کون لے گئی کسان پریت ریت پا چھلی
جو کھیلی ہے۔ جوگ دے پٹھایو اودھو آوٹا سنا یو ہین سب سمجھایو بھلو
تیرو یہ سیلی ہے۔ گوال کب ہم تو دیوگ جوگ دھار چکین تو ہی کو مبارک
ہوے جوگ اور سیلی ہے۔ کو بری کو کان پھاڑا تھو مو را کھ لاسے چیل
بنو تا کے یا بناؤ تاہ چلی ہے۔

۳۸۔ کچیلے کچیلے شہریلے شہریلے سے کٹیلے اوٹیلے چکیلے ٹکیلے ہین۔ روپ کے
ٹو بھیلے کچیلے اوٹیلے برہیلے ترہیلے سے پھنکیلے اوٹیلے ہین۔ لبت کشوری
جھکیلے گریلے مٹوات ہی ریلے چکیلے اور ٹکیلے ہین۔ چھنیلے ٹکیلے ارونیلے سے

نشیہ آلی نین نند لال کے خیلے اوٹھیلے ہین۔

سنوٹا

۱۔ چاہے سُمیر کی چھار کرے اُچھار کی چاہے سُمیر بناوے۔ چاہے تور نہک
تے راو کرے چتے راو کو دوارہ دوار پھراوے۔ ریت ہی گرنا ندھ کی کوئی
کمین دنتی موہ بھاوے۔ چنٹی کے پائین مین بانڈہ گیندھ چاہے سُمندر
کے پار لگاوے۔

۲۔ ہوے ات آرت مین دنتی بھو بار کر می گرنا رس بھینی۔ کرشن کر پانڈہ
دین کی بندہ سنی آسنی تم کا ہے کی کینھی۔ ریچھ تے ریچک ہی گن سون وہ
بان بسار سون اب دیخی۔ جان پری تم ہون پر بھو جی کل کال کے داہن
کی گت لیخی۔

۳۔ رہے رام رونا شری کرشن بونا بے خم لے لے کمان دھون چھپانے
رہے پنڈو کو رواجو انا کمان دھون گئے تے نہیں جات جانے۔
کمین چیت رائے اٹیکے گنی کو لکھو رے بے یہ زمین کال سانے۔ دھرا کے
کنارے ہی جو سنورے پھرے تے جھرے اُدبرے تے بتانے۔

۴۔ جاپ جیو نہیں منتر تھپو نہیں بید پوران سنیو نہ بکھانیو۔ میت گئے دن
یون ہی بے رُس موہن موہن کے نہ بکانیو چیر ڈکھاوٹ ترو سد اپن
اور نہ کو دھین دوسرو جانیو۔ کے تو غریب کو لیو نواز نہ تو چھوڑو نہ
نواز کو بانو۔

۵۔ کاہے کورے سن شوچت موچت سان سنان سونہ گئی ہو۔ کرم کی ریکھ
گھٹے نہ بڑھے یہ جانت ہو نہیں ریت نئی ہو۔ تھ تے سن شوچت جو اپنے

سپنے نہیں اڑتے اور بھٹی ہو۔ نر سے جن دیو رے دیو کو آب دے ہو
وہی جید دینھ دئی ہو۔

۶۔ آج سب بھابن ہی گئے باگ و لوک پر سون کی پانت رہی پگ۔ تہا سسے تھان
آسے گو پال تہتے لکھ اور وگہو ہر وٹھک۔ یے دوج دیو نہ جان پر یو دھون
کہان تہہ کال پرے انسوا جاگ۔ توجو کے سکھی لونو سو روپ سونون انکھیا
مون لونئی گئی لگ۔

۷۔ بھرے جھوٹے ملدن دیکھتے تن بھول رہن کم بھانیاں۔ دوج دیو
جوڈو لے لتان چتے ہتہ دھیر دھیر کم کانیاں۔ ہر ہاے ویش مون
جہاے بسے تچ ایسے سسے گج گانیاں۔ من بورے نہ کیون سجنی اب تو بن
بورین بسا رس انیاں۔

۸۔ جھوم ہری چون اور بھرے حل ہو سھری رت آئی اساڑھی۔ میٹھی مہا
دھن مورن کی کب راج سنے سبکی رنج باڑھی۔ جھولت گوپی گوپال ملے
برکھ بھان کے آنگن بھیر ہو گاڑھی۔ ہرے ہری مس داکی بٹا بھر پھیر
گھٹائیں اٹا پر ٹھاڑھی۔

۹۔ آئی اساڑھی کی کاری گھٹا گھران لگے بدر اپھون اورتے۔ دوجے جو کنت
ویش گئے سدھ پانی نہ نیک رہی نکت ہیر کے۔ امرے سبھا و ہنگ
کے مردین کے جو سکھی کے ٹیر کے۔ سونے سے چونچ ٹرھے ہون تیری بل
جیہون پیپا پیا کو پھیر کے۔

۱۰۔ آوت کاری گھٹا ات موآ لکین بکت پانت اُستے ات موتی لڑی۔ ات
دامن دنت چکٹیں اتے ستر چاپ اُتے ات بھونہ نئی۔ ات جاترک کو
پیو پیو رہن بسرے نہ اتے پیو ایک گھری۔ ات برند گا دھ اتے انسوان

برہی تے منوگھن ہوڑ پری۔

۱۱۔ پان دیونہس پیاری کو پیارے سو پیاری ہو لکھ بھوین مَور سی۔ بانھ گئی
لپجائے للّا مَور سی ناہین کمری مسکیائی کِشوری۔ توری نجات سکھین کی
کان سُو دیوڈھٹھائی کمری نہیں تھوری۔ لال جیون جیون چتوے تیرے کو تیرے
تین تین چتوے سکھین کی اوری۔

۱۲۔ گونے کی رات بلاسے دیو سکھیاں اُما پر رُوپ جواہر۔ سُوے گیو پچھلی
رتیان بھڑ آئے بھجے سُن گجر گاہر۔ پیت پئی چو نری بدلی تھ لاج سُون
لاگت چور سون ظاہر۔ بھون کے کونے سے دے نہ کڑہین اور دے نہ
بر دھٹے سے اُت باہر۔

۱۳۔ سانچی کو ہم سون سن موہن کا کے کے تم پریت تھی ہے۔ آنکھن دیکھے بنا
نہین جین سو پریت کی ریت کہا بھری ہے۔ کہا کچھ موہی سے چوک پری
تمہرے چت کی جو چاہ گھٹی ہے۔ مین کپٹی کہ دھون تو کپٹی کہ تودہ کپٹی جیہ
ایسی ٹھٹی ہے۔

۱۴۔ چھوٹی سی نارچتے چلی موہن رُوپ کی اگر جو بن بوری۔ تھوڑے سے
کیش دھرے چھتیاں پر جھانکن جات بھروکھن دُوری۔ گوری سی بال
بنی مکھ چند منوبک پانت گھٹا گھن گھیری۔ کہین کب گنگ اٹھو نند اتے
بجاؤ اتے بھ کوری۔

۱۵۔ یہ پریم کتھا کہ بے کی نہیں کہہ بے امی کرد کوؤ مانت ہین۔ پُن او پر دھیر
دھرا یو چوتن روگ نہیں چپانت ہین۔ کب ٹھا کر جاہ لگی کس کے نہیں سو
کس کے اُرانت ہین۔ بن اپنے پاؤن بوانی گئے کوؤ پیر پرائی نجات ہین
۱۶۔ گول کو بسیو نہ بھلو ان دیکھ لوگ کلنگ لگاوت۔ مین نہ سنی ہر کون

سروپ کمین سب تیرے لیے ات آوت۔ جو یہ سانچی کرسی سب ہون ل تو ضیو نا
سے بن آوت۔ ری وہ اُنج سے مدھری سُکسیان سُمور ت کاہ نہ بھاوت۔
۱۷۔ اب کا سمجھاوت کو سمجھے بدنامی کو بیج تو بو چکی ری۔ تب تو اتنوں نہ بچار کیو یہ
جال پر سے کہوئے چکی ری۔ کوٹھا کریوں رس رین رنگی سب بھانت پتی
برت کہو چکی ری۔ اری نیکی بدی جو بدی ہتی بھال میں ہونی ہتی سو تو ہو
چکی ری۔

۱۸۔ چوٹ لگی ان نین کی دن ہون ان کورن سون کڑھتی ہو۔ دیکھت میں من
موہ لیو چپ اُوٹ جھرو کھن کے جھکتی ہو۔ دیو کے تم ہو کپٹی ترچھی انکھیان
کر کے نکلتی ہو۔ جان پر سے نہ کچھو من کی بلجھو کب ہون کہ ہمیں ٹھکتی ہو۔
۱۹۔ جا کے لگے گرہ کلج تیجے اُرمات پتاہت ساتھ نرا کھین۔ سنگ میں لین
ہوے چاکر چاہ کیے دھیرج ہی نہ آدھین ہوے بجا کھین۔ تپلھت میں
جیون نہ نوین میں مانو دی برچھین کی ساکھین۔ تیر لگے تلوار لگے پلگین
جن کا ہو کی کا ہو سون آنکھین۔

۲۰۔ اپنا دسے تم کیو کرو ہم نیک نہیں شک مانت ہیں۔ وہی جھیل جھیل کی
چاہن تین دوج پریم کی بارنی چھانت ہیں۔ وہی پچھونک کے پاؤن
دھریں سگری اپنے کو سدا جو بکھانت ہیں۔ نہیں کاج بھلے او برے
تے کچھو ہم جانت ہیں کہ آجانت ہیں۔

۲۱۔ ایسی ندیکی سنی سنی گھن باڑھت جات دیوگ کی بادھا۔ یون پد ما کر
سوہن کو تب تے گل ہو نہ کہوں پل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل میں درگ
ٹو کر دی گئی روپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹیک سے من لے گئی لے
گئی لیگی را دھا۔

۲۲۔ دے کہ میر شکار نے یہی باغ نہ کوئل آون پاوے۔ موندھو کھن سند رکے
بلیا نل آے نچھاون پاوے۔ آیو بنا گھنا تھہ بہنت کو ایٹو نہ کو و سناون پاوے
پیاری کو چاہو جیو دھار تو گاؤن مین کو و نہ گاؤن پاوے۔

۲۳۔ بالم لال ودیش گئے دکھ ایسی جبری ہم کام کراکین۔ جے چوریان کراوت
ناہری تے چوریان بھین ٹھور پھراکین۔ عالم لال وصورت بالم بولت ہی
پیدہ آردھراکین۔ گنچکی مین گچے یون ہلے کہ گئے بند ٹوٹ ٹراک ٹراکین۔

۲۴۔ کو و کہے کل کی تیج کان اردو کو و کہے مین باز نہ آیہون۔ کو و ہنسے کرتاری بجائے
تو کا ہو کی سیکھ سے سیکھن جے ہون۔ سانور روپ لبو امانچہ سودیکھے
بنا انسوا برے ہون۔ لاکو تو لاکو کلنک سکھی ایتو مین نشنک ہوے انگ لگے ہون

۲۵۔ نہ بھیکو کچھو روگ کو جوگ دیکھات نہ بھوت لگو نہ ملاے لگی۔ نا کو و تو و دھونو
کیونین کا ہو کی کینھی اُپاے لگی۔ دوج دیو جو ناحق ہی سکے ہسہ اوکھد مول
کی چاے لگی۔ سکھی میں بے نش یاہ کہون بن بورے بہنت کی باے لگی۔

۲۶۔ یون ایلیے اکیلے کہون سکھار سنگارن کے چلے کے چلے۔ تیون پدہ مارا کین کو
اُرمین رس نیچن بے چلے بے چلے۔ ایکن سون برائے کچھو چھن ایکن کو من
لے چلے لے چلے۔ ایکن کونک گھونکھٹ مین نکھ مور کئے کھن دے چلے دیچلے۔

۲۷۔ جن کو نت نیکی نہارت تھے تنکوا نکھیاں اب روت ہین۔ مکھ کونش
واسراے رمی سکھی انسوان کی دھارن دھوت ہین۔ گھن آند جان بھون
کو سپنے بن پاؤن نہ گھودت ہین۔ نہ کھلی منڈی جان پڑین کہون دکھ ہاے

جگی کہ دھون سووت ہین

۲۸۔ شب شک تیجے گر لوگن کے کل کان کی آن نہ آنت ہین۔ کر کوٹ اُپاے
بجھاوے کو و اپنی ایک ٹیکھ ٹھانت ہین۔ پریش جواور بجائے کچھو اک پریم کو

پنتھ پہانت ہین۔ سکھی پیاری تماری تھارے بنا نکھیاں دکھیاں نہیں مانسینا
 ۲۹- دوہا۔ مٹھ بھر دسو ریچھ ہین اوجھک جھانک ایک بار۔ روپ ریچھاؤں ہاروہ
 یہ نینا ریچھوار۔ سندر جو کسے تو تو نمون پرمین ایک نندو لاردی ہر۔ جاسین
 کما کنادت ہر کچھو پریم کو پنتھ نیا روئی ہر۔ نیک جھروکھا ہوے جھانکوں ہلا
 تون مووہ بھر دسو تھاروئی ہر۔ ریچھوار ہین تو درگ ریچھین گے وہ روپ
 ریچھاؤں ہاروئی ہر۔

۳۰۔ ہر ہیہ رہت ہر جی نئی جگت جگ جوے۔ ڈھیٹھ ڈھیٹھ لگے دی دینھ
 دوبری ہوے۔ دیکھت دیکھت ہونہ لی کل پریم مڑوڑاٹھی ات بھاری
 دیکھ بنانہ سہاے کچھو پرن ہار رٹے ات ہوت دکھاری۔ بیا کل ہوے
 اکلاے ہمار جھائے رہے نش نیند بھاری۔ نین لگے تن دوبرو ہوے
 انوکھے سینہ کی ریت تھاری۔

۳۱۔ اب تو جو بھی سو بھی ہم واہی مین آند لیو کریں۔ ان کان کی یہ ہانی ارے
 بتران سدھامد پیو کریں۔ کب رام کمین ابھرام سروپ چتے چتے
 واہی مون دیو کریں۔ سکھی ہون وارنگیلے کے رنگ رنگی یہ جہانیں چونڈ
 کیو کریں۔

۳۲۔ آج لو جھٹلے تو کما ہم تھرے سب بھانت کماوین۔ میر داوارا ہنو ہر کچھ ناہین
 بے پھل اپنے بھاگ کے پاوین۔ جو ہر چند بھی سو بھی اب پران چلے ہین
 تاسون سناوین۔ پیارے جو ہر جگ کی یہ ریت وداع کے سے سب
 کٹھ لگاوین۔

۳۳۔ دل سانچو لگے جیہ کو جیہ سون یتہ کوت کو پہونچاوت ہر۔ بل ہنس چنے
 کتا ہل کو اردچانک سوانت کو پاوت ہر۔ کب ٹھا کریون نج بھید سونو

اُرجھاوت سُون سُرھبوت ہِے۔ پر مِشر کی پرتیت ہی ملو چا ہے تاکو ملاوت ہِے۔

۳۴۔ سُن بول سہا دن تیرے اُٹا یہ ٹیک ہسین دھرون پے دھرون مڑھ کچن چوچ پکسا ون مین مکتا بل گوندھ بھرون پے بھرون۔ توہ پال پر بال کے بخری مین اروا وگن کوٹ ہرون پے ہرون۔ بچھرے ہر مونہ نیش ملین توہ کاگ تے ہنس کروں پے کروں۔

۳۵۔ گئے ب تے برجراج اُتے تب تے برہاگ منو بھو بوسے لیا۔ ہون بلدیو ہنار رہی تیون اُلی گن کچن کو پر ن چھوے لیا۔ پھیسا کروں جو پیسا ملے اُچھاسن کے سنگ مین سٹھ ہوے لیا۔ کوکن لاگی کٹاری لیے جنون بیر پری ہر قصا مین کو نکلیا۔

۳۶۔ ووہا۔ مینہ نہ نینن کو کچھو اُچھے بڑی بلاے۔ نیر بھرے نت پرت رہین تو نہ پیاس بچھاسے۔ ایک پلو نہ لگین پلکین لکین لکھے کیسہ لاگی جٹی۔ نیر بھرے نش دوس رہین نہ مٹے تو بھور تر کھا اُچی۔ اٹھ جام تین ترین اُچا رہو سون نہ گھٹے نہ گھٹی۔ یہ پریت لگی نہیں آنکھن کو کو پاوک یادہ پرے پر گئی۔

۳۷۔ مری ڈری کہ مری بھاکما گھری چل چاہ۔ رہی کراہ کر لہات اب نکاہ نہ آہ۔ ایسے کو چھانڑو دیش گیو ہر جو کہون بچھڑے نہ گھری ہِے۔ ہاسے ہی رٹ لاسے رہی گت یاکی لکھے مت میری ہری ہِے۔ بال دیو ہر جاگ بھری بیکراہن کیون اب ہی بسری ہِے۔ پیر ٹری کہ پڑی ہِے مری چل دیکھ اری کما ڈور کھری ہِے۔

۳۸۔ مرن بھلو بوہرہ تے یہ بچار چت جوے۔ مرن مٹے دکھ ایک کوہرہ دھون

دُکھ ہوئے۔ نیک ہی کے بچھڑے سب ہی سُکھ ساج بھئے دُکھ وایک بھارے
نینن نیر جھری برسین ترسین چھتیاں بن پران پیارے۔ آلی وپوگ بھتھا
دُھربے تے بھلو مروبون مانو ہمارے۔ ایک کو دُکھ مڑے مٹ جبات
ویوگ مین ہوت ہین دُوو دُکھارے۔

۳۹۔ چڑے دن رین جھن ایک نہ چین بھئے ات ہی نج مین دُکھاری۔ کاسون کھون
دُکھ کو لون سھون اب حافظ ہون دُھن مین مین تھاری۔ ہارے دلی سولبا
دلی کو کاہ بھئی تقصیر ہاری۔ مین کے بان جو مارے ہن تان تو آن کرو
ہت پران پیاری۔

۴۰۔ چاتاک مور کرین ات شور اٹھے گھن گھور ہر شیا م گھٹا۔ چکین جبری ات
جور جھری اُرو لاگی جھری لی ٹھاٹھ ٹھٹھا۔ شوک جھری بچھتا وے کھری برہ
آگ جری شر کھولے لٹا۔ کراہ کے ہارے کرے پچھتاے سو حافظ
دیکھ کے سونی اٹا۔

۴۱۔ ہمیں چت چین نہیں پل ہو جب تین وہ پران پیاری سرھاری پھیکی
لگے سگری سُکھ سمیت ایسی بھئی برہا دھکاری۔ جُگت نہیں بلے کے چلے
اُرو پریم پرہا اٹھے ات بھاری۔ لاگی سولا گین میری انکھیاں ہسیر پریم
بنور کھیو تم پیاری۔

۴۲۔ باجی ہنی من موہن کے مکھ تادان تے من موہ لئی ہو۔ گھال سی گھرون گھر
مین آہا وادان تے میری سُدھ گئی ہو۔ کاسون پکار کھون سجنی سگرے
برج مین بے پر بھئی ہو۔ یہ بانس کی ہنسی کی ناس کروں جیہ بانس کی
بانسری گاج بھئی ہو۔

۴۳۔ ایک نسے مری دھن مین رسکھان لیو کہ نام ہمارو۔ تادان تے یہ میری

بہا سب جھانکن دیت نہیں ہو دوارو۔ ہوت چاؤ بچاؤن مین کیونکر کیون الی
 بھٹیٹے پران پیارو۔ درشت پری تب مین چلو اٹکو ہیرے پیرے پٹ وارو۔
 م۔ ۳۔ اور لہئے ات چٹ پٹی سن مری دھن دھائے۔ ہون کسی ہلسی
 سنو گریسی اور لائے۔ بھون کے کوئے مین بیٹھی ہتی ہون کچو گرہ کاج
 کے ساج پگی رمی۔ بارک کا نڈھ کری تب ہی مری دھن پرانن آن کھلی ہی
 ہون لکھیہ کو اچھا بھری مری وہ ڈیٹھ پر یو نہ ٹھکی رمی۔ نینن کو ارون کان
 کوسن کو تب تے تل بلی لگی۔

۳۵۔ سودت آج سکھی سپنے دوج دیو جو آئے ملے بنالی۔ جو لون اٹھے مل بے
 کھان دہائے سوہائے بھجان بھجان پے گھالی۔ بول اٹھے تے پی گن
 تو لگ پوکھان کہ کو رگپالی۔ سمپت سی سپنے کی بھی مل بو بر جراج کو آج کو آلی۔
 ۳۶۔ پوڑھی ہتی پلنگا پر مین نش گیان اوردھیان پیاسن لائے۔ لاگ لکین
 پلکین پل سون پل لاگت ہی پل مون پیہ آئے۔ جیون ہی اُٹھی اُنکے ملنے کو
 جاگ پری پیہ پاس نہ پائے۔ میرن اذر تو سوئے کے کھودت ہون سکھی
 پر تیم جاگ گنوائے۔

۳۷۔ دھائے ہن آج گھنے گھن کھور سو بولت مور دیوگ بنائے۔ جنائے کے
 مون دیوگ سون جو بن مارت کام کے بان چڑھائے۔ چڑھائے کے لائے
 بین رشام کھابدر اچھون اور نما بھر لائے۔ لائے کے موہ کمان بٹے
 آجھون نہیں پیو دیش سون دھائے۔

۳۸۔ ست یا مری مورت موہ لیو مین گیمہ سوہات سوہات نے گرام رمی گرام
 ہی کیہ ہون گنجن مین ہر ہائے کتے اب ڈھونڈھن جاؤن رمی۔ جاؤن ہی
 توکل بان مٹے سب لوگ لوگائی دھریں مل نام رمی۔ نام رمی تو اپن کر لے

موہ آن ملاے دے مورت سانوری۔

۴۴۔ بال ری آئین چوَن دَش تے تن گھیر لیونند کولال ری۔ لال ری تھوئی
ابیر بھرے سُکیاے رنگیو سکھی شیا م کو بھال ری۔ بھال ری بیندی
بھلی جھلکین اُرسوہت موتن کی ات مال ری۔ مال ری لونی نہ کو دُکھے
اولوک رہن بد لیو کوبال ری۔

۵۰۔ عوضی لکھو موہن کو سجنی رت آئی بسنت سبے لرجی۔ لرجی ڈریان جویاکن
کی پگ پائل کوکل کی مرضی۔ مرضی سُن کام چڑھو سچ کے شش جوتن کی
پرچی پرچی۔ پرچی پرچی سب دینھ سبے لکھوری سن موہن کو عوضی۔

۵۱۔ آوت گاڑھے اسارٹھ کے بادرمون تن من ات آگ لگاوت۔ گاوت چاد
چڑھے پیا جن مون سون آننگ مون بیر بڑھاوت۔ دھاوتے باری بڑھے
بدر اکب شری پت جوہیر اڈر پاد۔ پاد تے موہ نہ بیووت تیم جو نہین پادس میں گھراوت
۵۲۔ پادری تو تو بکے ہو تیر دگلیو نہین توہین کھون یہ گھاوری۔ گھاوری گھائل
جانت میں جیکے نش واسر پریم سبھاوری۔ بھاوری بھوجن بھون نہیند
ہیہ ارجھی وہ مورت سانوری۔ سانوری رنگ مون ہون میں رنگی
نہ چڑھے اب دوسرورنگ ری باوری۔

۵۳۔ چھائے کے پریم گئے جب تے تب تے میں بچی سکھی کوٹ اُپائے کے۔
پائے کے پادس کی رت سون اب کوچ ہو اُتھین کوکلا گائے کے گائے
کے سونند لال کہین چلا چکین چوں اور سون آے کے۔ آے کے ہائے
مے نہین موہن میری اُٹاپے گھٹا رہی چھائے کے۔

۵۴۔ بھاگ کی رین اندھیری گلین میں میل بھیسکھی سانورے جی کو۔ ہون دھر
لینھو اچانک دور لگا دن کاج گلال کوٹکو۔ وانے گلال لگایوالی جب لینھو موٹھی میں

عبیرہ نیکو۔ دسترہ چھانڑ کھنڈا گیونہ بھجوسکھی ہاسے سنور تھ جیکو۔

۵۵۔ سانچے گھر سے نکسی سب سکھین ساتھ وہ سانوری مورت۔ رفر و ناز
نمودنم بیتاب شدم افروز کدورت۔ مسکیا سے کے مون تن دیکھ دیوتی
انکھیاں جتوں کی مروت۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست شدہ دل مست
زدیدن صورت۔

۵۶۔ کون کھڑی کر ہے بدھنا جب روئے آن دلدار بہ منیم۔ آند ہوے تے
بجی در صحبت یاز نگار نشینم۔ پران پیاری ملین جب ہین در بلغ وصل گل
عیش بہ چنیم۔ صورت بشر کی چت بسی کب گنگ کہین چون نقش نگینم۔

۵۷۔ تان سنا سے بجائے کے بانسری دل کی تھا اظہار نمایم۔ چاہے میر و ہر
بلو کہہ بجات نظارہ یار نمایم۔ لوگ چبائی بسین یہ گاؤں سوحا قظ سن
نہ قرار نمایم۔ چند رکھی مکھ گھو گھٹ کھول کہ تا از دور دیدار نمایم۔

۵۸۔ جاؤں تے جئات توہ بجاوت بانسری نیک ہمارو۔ ہوشم رفت نہ اندست
اُردھیاں رہے دن رین ہمارو۔ حافظ فکر کد ام نمایم کوئی اُپاے چلے
نہ ہمارو۔ کون سی ہوے ہر سکھی رسی کھڑی کہ جو بھرانک سٹے گو پیارو۔

۵۹۔ کیوں اتنو تبادت ہوسن شرم دھیار ابے میدا نم۔ ایسا او پادکر دل کے
کہ قرار بگیرد این دل زارم۔ حافظ یامین نہ لاجہ کچھو از گفت دشونے مطلب
دارم۔ کاسمجاوت کو سمجھے دل مارا بہ برد کہ آن مہ پارم۔

۶۰۔ تمہرے ای لے برج تیمن مین پھر کے بن دیکھے تئی توتئی نین کاہوکی
لاگ ہی یامین کچھو دی موہ بھجاو دی سودی۔ ہنومان اتی ہنتی ہر سبنو
بھرون نش سیری گئی تو گئی۔ اُن ہی کو لگا وللا چھتیاں ہکو ہنای
بھئی سو بھئی۔

۶۱۔ سیکھ غامی سیانی سکھین کی یون پد ما کر کے ام نیکی۔ پریت کری تم سے ہنسنے
سو بسا ردی تم پریت گھنی کی۔ راوری ریت لکھی رام سا نور سے ہوت ہو
سمیت جیون سپنے کی۔ ساچو تا کو نہ ہوت بھلو جو غمانت ہو کھی چار بنے کی۔

۶۲۔ جانت تھی اپنے نہیں ہوت پر اسنے پیایہ بیدن گاٹی۔ سو پر ہیل کے پریت
کری گرد لوگن مین کل کان گنوائی۔ ٹھا کرتے نہ بھئے اپنے اب کون کو دو
لگائے مائی۔ دودھ کی ماکھی او جا گریر سو ہا می مین آنکھن دیکھت کھائی

۶۳۔ آپ ہی تے من ہیر ہنسنے ترچھے کرنین یندہ کے چاؤ مین۔ با سے دئی سو بسا
دئی سدھ کیسے کردن سو کوکت جاؤ مین۔ میت سجان آیت کما یہ ایسی
نچا ہے پریت کی بھاؤ مین۔ موہنی مورت دیکھے کو تر ساوتی مین بس
ایک ہی گاؤن مین۔

۶۴۔ کنٹنی چھوڑ چپا سے کون کون بجنی پائل پائین تے غامی۔ تیون پد ما کر
پاتھو کے کھر کے کون کانپ اٹھے چھب چھائی۔ لاجھ تے گرہ جات کون
اڑ جات کون گج کی گت بھائی۔ میش کی تھوڑی کشوری ہرے ہرے
یا دودھ نند کشو پے آئی۔

۶۵۔ چندن کھور پے کھور جراسے کے میندی ٹنن کو بھال اُجاری۔ چو نری
چھوٹی بو نڈین گوندھی سو گھی ٹکری کل دھوت کناری۔ پر تھیم پاس لیدان کو
انگری کو گے سکھیان بہت کاری۔ چاگی آہن کی بر جو رسواوت آشو اڑ پل
سی پیاری۔

۶۶۔ کب مینی نئے اونی ہو گھٹا موروا بن بولت کو کن ری۔ چہرے بچری چھت
منڈل چوڑے لہرے سن مین بھجو کھن ری۔ پچری چو نری چن کے دھلے
سنگ لال کے جھولت جھوکن ری۔ رت پاوس یون ہی بتاوت ہو مرہو پھر

بادری ہو کن ری۔

۶۷۔ بجاوون کی کاری اندھیاری نشا لکھی بادر مند بچو ہی برس اوے۔ شیا بانی
آپ نے انچے اٹا پے چکی رس ریت ملا رہی گاوے۔ تاسے ناگر کے درگت در
تے چانک سوانت کے موج مین پاوے۔ پون میا کر گھونگھٹ نارے دیا کر
وامن دیپ دیکھاوے۔

۶۸۔ بان بل موہن کون نت رام سوکیل کری ات اند واری۔ تے اے لتا ورم
دیکھت دکھ چلے انسا انکھیاں تے بھاری ات ہو جمنات کونین جان پڑے
بچھرے گردھاری۔ جانت ہون سکھی آون چاہت کنجن تے کڑھ کنج بھاری۔
۶۹۔ مدامی رسال کی ڈارن پے چڑھ اند سون یون براجتی ہین۔ گل جان کے کان
کریں نہ کچھوس بات پرانی ہمارتی ہین۔ کوو کیسے کرے دوج توہی کے
نہین نیکو دیا اُردھارتی ہین۔ اری گولیا کوک کرچن کی کرچن کرچن کیسے
ڈارتی ہین۔

۷۰۔ پھیل رہو پر باچون اُور تے بھاگ بے کو کوو پار نہ پاوے۔ جانت ہون
پریت بے تم جال کومین کمان لگ دھاوے۔ چاہون کچھوک سندیشو
کون سو تو جی نہان آوت جی من اوے۔ اودھو جو دامدھ سون سون
کیو جو کچھو تھین رام کھاوے۔

۷۱۔ ایسے نہ دیکھی سنی سنی گھن باڑھت ہر جو دیوگ کی بادھا۔ تیون پد ما کر
موہن کو تب تے گل ہونہ کون بل آدھا۔ لال گلال گھلا گل من درگ
ٹھو کر دیگئی روپ اکا دھا۔ کے گئی کے گئی چنیک سے من یگی یگی
لیگی را دھا۔

۷۲۔ گن اوگن کا کیسے کیسے تے اپنوتن آپ جراتے پریو۔ سب گاؤن مین گیل مین گول

مین گروگوں دیکھ لجانے پر یو۔ سردار پیار بنائے کے بن کے بن کاج بکاسنے
پر یو۔ بن جانے اُجائے سو جانے مین کر پریت مہا بچھتا نے پر یو۔

۴۷۔ ڈارے کون متھنی بسارے کون گھی کو بھانڑا بکل بگارسے کون ما کھن مٹھا
نہی۔ بھرم بھرم آوت چوں گھاسنے یا ہی مگ پریم پاسے پور کے پر باہن منوبہی۔
جھرس گئی دھون کون کا ہو کو ویوگ جھار بار بار بکل بسورت اچھی تھی۔ اسے جو
برجراج ایک گوالنی کون کی آج بھور ہی تے دوار پے پکارت دہی دہی۔

۴۸۔ چھانڑ پت برت پریت کری نہی نہیں تون سنی ہم سوؤ۔ تون بھی ہریون ہی
پر یو سنوئی پر یو جو کیو کچھ کوؤ۔ سانچی بھی کھناوت واکب ٹھا کر کان سنی ہتی
جوؤ۔ مایا ملی نہیں رام ملے دو بدھامین گئے سہنی سن دوؤ۔

۴۹۔ دوہا۔ بٹش اپیش دیکھت نہیں دیکھت شیا مل گات۔ کہا کروں لالچ بھرے
چیل نین چل جات۔ ساس رسات جھکے نندی جن تو رکھوے سکھی
سیکھ کے بینا۔ ہو برج باس چبا سے بھی چوں اور چلی آپھاس کی سینا۔
دیکھت سندرسا نوری تورت لوک الوک کی لیک لکھے نا۔ کیسی کروں
ہٹ کے نرین چل جات تاؤ لچ لالچی نینا۔

۵۰۔ دوہا۔ آپ دیوسن پھیرے پلٹے دینھی پٹیہ۔ کون چلا یہ راوری لال لکاوت
ڈیٹہ۔ نند لکا اور جھاسے سیو اب دیکھے کو ترساوت ہو۔ اتو ہکو یہ جان پری
یہ لاج اتے نہیں آوت ہو۔ تم تونین دیو اپنوسن آپ ہی پھیرے کیون
شرناوت ہو۔ اب تو پلٹے ات پیٹھ دئی ہر کا ہے کو ڈھیٹھ لگاوت ہو۔

۵۱۔ دوہا۔ چھوٹے نہ لاجن لال چوہو لکھ نہ گریہ۔ سٹ پٹات لوچن کھرے
بھرے سکوچ سینہ۔ مایکے مین من بھاون کو لکھ پیاری نشنک ہوے
دیکھ سکے نا۔ دیکھے کو تر سے ہیرا دیکھ ساوہ لگے چت چین لمے نا چھوٹے نالاج

اُڑو گئے نہ لالچ لوگ کی لیک اُونگھ پرے نا۔ تاتے سکچ سینہ بھرے اکلات
کھرے جل جات سے نینا۔

۷۸۔ نین کے بان لگے جب تے تب تے گل ہو جھن ہون نین پیاری چین پرے
ہمین حافظا ہاے رے دن رین مابقراری۔ کا تقصیر بھی ہم سون جو
بسار دئی سمد ہاے ہماری۔ لوگ ہے یہ کمین سُن پیاری کہ باجت ہو
دو دوا تھن تاری۔

۷۹۔ دو ہا۔ کہا بھو جو پھرے مومن تو من ساتھ۔ اُدھن جاو کت ہون گوری
تاو اُڑ ایک ہاتھ۔ جو کرتا رہے سو سی دودھ اور بچا را کا رتھ ہی ہو۔ سید پوران
پورا نین شین سب کو وکے یہ لاکھ ہی ہو۔ انتر تیج پر پو تو کہا بھو مومن تو تو
ساتھ ہی ہو۔ جاہ گڑی کت ہون اُڑ اُڑ اُڑ اُون ہار کے ہاتھ ہی ہو۔

۸۰۔ کون ٹھگوری مری ہر آج بجائی ہو بانسری پان رس بھینی۔ تان سنی جن ہن
جن ہن تن تن تن لاج بد اگر دینھی۔ ٹھوٹے کھری کھری سند کے بارن فی
کہا اُڑو بال پر بنی۔ یان برج منڈل مین رسکھان سو کون بھٹو سولٹو
نین کینھی۔

۸۱۔ شیت سے پردیش کو پیو بیان سُنو دہ رُون لاگی۔ یارت مین ہر داس
رہن گھر دیو تا پوج منادون لاگی۔ اور آپاے تکیو نہ کچھو تب ساج کے بن
بجاوون لاگی۔ پیاری پر بن بھرے سُر میگھ ملارا لاپ کے گاؤن لاگی۔

۸۲۔ ارے سن موڑم برتھا بھٹکے فوماس کو سمدھ کون لئی ہو۔ جنم بھیو تھم پیچھے
کون پہلے ای کری بہتہ چھیری ہو۔ سو کوڑاں بندہ بھو لونین اب ناحق
توہن یہ اُدھ بھی ہو۔ کا ہے برتھا بھرے چوں اور تو دے ہو وہی جیہ
دینھ دئی ہو۔

۸۳۔ بھیت ہر سنے میں جھونچکھ چیل چارواڑے کے اڑے رہے۔ تیون منس کے ادھران ہون پے ادھران دھرے تے دھرے کے دھرے سہے چونک نوین چکی اُجھکی مکھ سوید کے بوند دھرے کے دھرے رہے۔ ہاے کٹلین پلکین پل مون دل کے اچھلاکھ بھرے کے بھرے رہے۔

۸۴۔ آج رمی دیکھ گھٹا گھن سندر ساون کینھو سہاون ساج رمی۔ ساچ رمی جھوکن بھوگ سنگار سو تیروی آج بنو سب کاج رمی۔ کاج رمی آج گھری وہ ینہ کی تیرے ادھین کھڑے بر جراج رمی۔ راج رمی دارون ہون پڑ کو مڑی دھراے میا کر آج رمی۔

۸۵۔ پھاگ کی بھیرا بھیرن تیون گئی گو بند لیگی بھیت گوری۔ بھائی کری من کی پدما کر او پرناے ابیر کی جھوری پھین پیتا مہر کامرتے سو دواع دی مینج کپولن روری۔ نین پچاے کی سکیاے لٹا پھر آئو کھیلن ہوری۔

۸۶۔ اغن کور در گھل راجت کے من نشتر آن جھبی دے۔ کے دھی یہ ناگن کی شیو ماتھ بھنے رسنا سل سیوے۔ چندہ چاہ چڑھے پھر اے کپولن کول امیرس چوے۔ دیکھت ہر بش چھائے گیو اُرکانت ہر کو کیسے کے جیجے۔

۸۷۔ شری پت او بر کھجھان للی نہ طے ڈور لاجن پریم اگا دھکا۔ تہی گلاب کلی چٹکارن ڈاری مرور منوج کی بادھکا۔ بیلن سون اور بھی سُر بھی سُر بھے سے سمیر سنگدھن مادھکا۔ رادھے پڑی کہ مادھو مادھو مادھو تیرت رادھکا رادھکا۔

۸۸۔ جا کے لیے گل کان تجی گھرا میں کی چرچا نہیں مانی۔ جا کے لیے سب گوگل میں بدنام بھلین من بان ملانی۔ بدنن داگ بنائے گپولن بھورہ لال رنگاوت آئی۔ کوٹ کرو سن جوین دے پر کنت نہ آپن ہوت سیانی۔

۱۹- آلی کہا یہ بیادہ بھی چھتیاں اُگلیں سنو آوت ہر نش واسر نیک سُہات
کچھ نہیں نین تہب بڑھات ہر کون علاج کروں سہی توہ پوچھت لاج لجاو
ہر جیہ شنگ بڑھی کٹ کہینہ دیکھ سکھی توہ اوکھداوت ہر۔

۴۰- کانھ چلی گڑ لوگ کہیں سب تاپس ہوئے دشکنده بلبوری۔ باون ہوئے
بل باندھ لیو سب راج دیو سراج بھلیوری۔ ست مار جلندھر کی جوتی ہرناش
بال کو گرب گلیوری۔ مونہی ہوئے برج نار چھلین انکو جی چھل خوب پھلیوری

۴۱- کیو بڑھ جان للی سون بھٹوئے تیروئی پریم مڑھو پسواس ہر۔ پیارے دیا
کرتے رہو سب بھول دیورس کو پر ماس ہر۔ تیروئی روپ ریچھاون ہارنی
آند کند کیو ارباس ہر۔ واہی بھیوئج نین کو شیونا تھ سنواب جوت پرکاس ہر

۴۲- رادھاکے بلے کو گوبند کینک دنان نودنیہ ہتاسی۔ پریت کری رس
ریت کری بھری ناہین مون ہان اڑوبان ہیہ ناسی۔ یون کب گوال
بلاس بڑھاسے کے چھانڑ گویو سگری گُن گانسی۔ داسی کی چھانسی پھنسا
گروا ناشی بنیویہ آوت ہانسی۔

۴۳- سارو ماس مون راس رچو ہنات پنچ بلاس کی چھاوین۔ بین مردنگ
پکھاج بین بجاسے بتاسے پرتاپ ہو گاوین۔ اودھو سبھو نہ کٹاچھ کے
کو کرورے پریت کی ریت رجھاوین۔ ریتجے گوپال جو کو بڑی پے تو کو بڑ
آج ہون کون پے پاوین۔

خط منظوم نربان بھاشا

چوپائی

سدھ شری سند رگن کھانی | اتل کیرت کم جاے بھانی

ابن مانہ گوؤ جو نا حسین	تم سمان سندر جگ ماہین
چندر بدن لکھ چندر کجاوت	انگ انگ شوہا سراسوت
دو کھت چندر آدو کھت کاہن	اوہا چندر کھون کم بھامین
لکھ مت مور کئی کم بانی	کرون کسان لگ تور بڑا لی
ورن کرون تھور سب بونی	رُدم رُدم رسنا مم ہوئی
بیت سبے جو مو پر بالا	تاتے اپن لکھون کچھ کالا
سورٹھا	
تن ہیو بارو ریت کٹ کٹ پرت کراہیون	پیارے تمہرے بیت انکھیان تے نہیاہن
پر یو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر گین	
دن بیت اندھیرین پرت دن پرت بن	
پھر کت بن دن رین پرئس پچی اڑن کو	پنکھ ڈلاوت نین اڑدیکھین تمہر ودرش
جیون پچرت جل میں تم پچرت کت یون بھئی	
تلچہ تلچہ ہیو چھین روپ سرور درس بن	
دوہا	
اے من موہن چت بس سدا رہو آنند	سکھ اُپجاؤن دکھ ہرن رکن کی رکنند
جب تے تم کینھو گون پالو ناہ سندیش	
ایسی سدھ بسر اے کے بلم رہے کیہ درش	
چھن چھن من اکلات ہر تلچہ تلچہ جیہ جا	پانی بھجبت کیون نہیں پاتے کچھ نہ سہاے
کیسی اووہ بدی ہئی جو دیخی بسر اے	
اب جل درشن کے بنا کیسے تین بھجاے	
کور وکا غذا تھ ہر لکھون کسان میں	کر کا نیت پتیاں لکھت جل بھراوت نین

	کاغذ بھجت نین جل کر کانپت مس لیت پانی برہا سن بسو بٹھا لکھن نہیں دیت	
لکھن پڑھن کی بڑ نہیں گئی نہیں جات	اپنے جیہ تے جانیو مورے جیہ کی بات	
	یہ گن پاتی نالکھون دھرے رہوں جیہ مون تم پیاری سن مون بسو پاتی باجے کون	
پتیاں تہا چھائیے جو ہووے پردیش	نش دن سن ہون جو بے واکو کون سندیش	
	سن چاہت ہو ملن کو مکھ دیکھن کو نین شرون جو چاہت ہیں سونو پیاری تمھے بین	
مکھ مکھ دیکھو کرین نین چھین دن یں	کان چھین سونو سدا سبھی تیرے بین	
	چوپائی	
کہاں لگ بٹھا لکھون اب پیاری سو ہے یہی کُشل اوچھیا سدا رہو تم جیوت پیاری	ہر دے مانجھ سدا رہت تمھاری لگن رہوں نش دن تو پر میسا جو بن جو رچند راجیاری	
	دوہ	
مرگ نینی گج گامنی کٹ کبھر مکھ چند مڑی دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھوناہ	سدا رہو سنار میں آندکند آتند تیر درگ جیون جیون مین تیون تیون کاٹ کراہ	
	سورجھا	
تو جیون کی پھانس کرک کریجے کر گئی	گل گیو سگر ومانس کھرت ہر نکست نہیں	
	دوہ	
سو پیاری تو درس بن گل رہوں دن یں	کب لگ اب یان آہو پنٹھ نہارت نین	

چوپائی	
برہ پیرتے رہوں ادھیرا دن دن بڑھت یہاں بورائی سُمد بھاتا ہر سرسانو پریم اگن پر جوت ہر تن مین اٹھن آسے رہے ہین پرانا یہ اوسر بھیجو تم پاتی بران پلٹ گھٹ مون پھر آوین امرس جان آو کو آنتا پاتی ناہ سبھون بسانون	رہ رہ اٹھت سدا ہی پیرا بران رہین تن مون گھبراہی لہرت آہے سو نجات بکھالو لاگے جیون واوانل بن مین کرن چھت ہین آپن پیانا دیکھت تادہ جوڑا دے چھانی منہ سبھون پانی پاوین بڑھے ہر کہ جیہ ماہ آنتا موسے تنہ امرت کرمانون
دو	
کون بست مم نکٹ جو کروں نچھاو رتور	بران اپن مین دارہون مانک موتی ٹھور
سو یا	
پاتی جو آدے پریم کبی شکھ چھائے رہے لکھ کے سُن ماہین بران نچھاو رہن نم واپر اور نہین کچھ موڈھگ پاہین مول سبھون کھائے جیے وہ دیکھ جیے جیہ کے جیوناہین اب ایتی کہون تم سون سبھنی تم راکیو پیر ہمار سداہین	
سورکھا	
بجے چلت کچھ بات تم بھرن کی اڑ سکھی	تن ڈولت جم پات تم نہ رہت تھر تھر کنپت
پیارے ماہ بیسا لاکھون بن بھوسے من لاکھ لاکھ اہلا لکھ ہیہ اوپے تم درس کو	

کبیت

کل پوچھا جیسے سورج پر کاش ہوت کمد اچھا جیسے چندرما پرستین
 بھونرن اچھا جیسے آگم بسنت جان مورن اچھا جیسے برکھا سرستین
 ہنس اچھا جیسے مان سرنچ ہوت سادھن اچھا اچھا آوت ارستین
 سبکو اچھا یہ بھانت کر ہوت ہر ہمو اچھا پیارے آپکے درستین

دوہا

تلچہ تلچہ جیہ دیت ہر جیسے جل بن مین
 تم درشن بن نین یہ تیسے بھئے ادھین

کا غلختور و بہت کھنوسو اب لکھو بجائے | سندھ مدھ جل بہت ہر گا گرناہ سماے

خط

دُر دریا سے بے اعتنائی و شناور و رطلہ یو فائی مدام بر مراد کامران و شاد کام بخت

شعر

شرح شوق مینو شتم دیدہ خونبار گفت | جابی سرخیماش بگڈاری کہ سن خواہم نوشت

شعر

انچہ سن دیدم و سن میکشم از جور فراق | کہ شنید است و کہ دید است مکر اپیش آمد

شعر

ی نو لیم نامہ و مشتاق دیدار توام | بستہ ام نرگس صحت برخامہ چشم خویش را

شعر

چہ می پرسی زمن حال دل غم دیدہ ات چون | دلم شد خون و خون شد آب آب زویدہ بزن شد

جاتان جمدن سے تھسے جدا ہوا بعد آہ و زاری و با ہزاران بقراری غم و الم سینہ بکیند

قبول کر بہ اشک باری ادھر روانہ ہوا ہون تمھاری دوری میں سرگشتہ و پریشان ہون
اگرچہ زندہ ہون پر آرزو مند تمھارے وصال باکمال کا ہون خدا عنقریب میسر کرے اور
ہمارے دیدہ انتظار کو تمھارے نور رخسار سے منور ہے روزِ مہم و شبِ بالم میگذرد
عمر ہمہ با محنت و غم میگذرد ہے دریا تو ایم ہر کجا ایم، بیگانہ مشوکہ آشنا ایم
ہر چند کہ تجھ سے و محض یہاں موجود ہیں مگر درمابے خندیدگی و خرمی سدود۔ اگرچہ
جمع یاران لطف انگیز ہیں اور جام سخن لبریز۔ اگرچہ مجلس رشک چمن ہے اور سہنگام
نخلتِ دہ گلشن۔ مگر پھر کیا اس سے بہتر کیا ہے دران بزمے کہ شمع روی تو نیست
چراغ دیدہ را گل می توان کرد آہ و ناله سینہ بریان سے بار بار ہر تپشِ خمین بغیر
رخِ دلدار کے اشکبار۔ جگر پارہ پارہ ضبطِ فراق و جدائی کا کب یارا۔ **ملیت**
مایم و جراتِ غریبی، عیسیٰ نتواندش طبیعی ہے میگویم میگویم میگویم
بے یار نباید شد بے یار نباید شد دل خون ہو کر چشم کی راہ ٹپکتا ہو سینے میں خار
جدائی ٹھٹھکتا ہو سچ ہے۔ سچ نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں عجب حالت ہماری ہو آہ آہ
کون سا درد و ملال ہے جو فلک کج رفتار نے نہ دکھایا ہو۔ افسوس صد افسوس کونسا
اندوہ و قلق ہے جس نے سینہ پر کوہِ الم نہ گرایا ہو۔ **ملیت** اکدم کا جلنا ہو تو کروں
صبر اے خدا، آٹھون پھر سلگتا ہے جو لھے میں جاے دل و تمھاری بیوفائی سے
ناک میں دم ہے۔ تمھارے ظلم و ستم کی انتہا نہیں جو ہمپر و سبدم ہے۔ کبھی ایک پرچہ
قرطاس سے یاد نہیں کیا شاید کرنا تو درکنار ہے۔ بلکہ زیادہ ہی برباد کیا۔ مجنون و فرما کا
قصہ سنا کرتے تھے مگر بیان حد سے افزون ہے کسی دلبر کی جدائی میں حال اپنا زبون ہے
ہے نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہے دل کو عجب طرح کا آلتی عذاب ہے دل کو
ہے اے بتو خوب ساتھیں دیکھا۔ اپنے مطلب کے آشنا ہو تم۔ تاہر بانا تمھارا
کچھ قصور نہیں تمھاری عقل کامل کا کچھ فتور نہیں تپ کر کیا منحصر ہے یہ بات نزدیک و دور تپ کر ہے

کہ جب قدر موشان زہرہ جبین و گلرخان پری آئین بین اپنے دلدادہ کو گلا ہے ماہ کامرا
 اور شاد کام نہیں کرتے ہاں بدنام تو کرتے ہیں مگر کبھی انکا مقصد مراد سے لبریز جام
 نہیں کرتے تھکاری بلائے چاہے کوئی جیے یا مرے مگر اپنے ظلم و ستم سے باز نہ آئیگی
 خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہماری جان جاے مگر تھکاری بات کہ نبات ہر نہ
 پھسکی ہو جاے۔ سہ۔ تو اپنے شیوہ جور و جفا سے مت گزرے + تری بلائے
 مراد م رہے رہے نہ رہے + سیکڑوں صدمہ جدائی تھارے ہجر میں اٹھائے
 مگر افسوس تم کچھ خبر نہوے اپنے جور و جفا سے باز نہ آئے۔ تھکاری طرف سے غفلت
 خوب ہو اور ہماری طرف سے ہر دم خلق و محبت مرغوب۔ سہ جب تپ دوری
 جلا کر خاک کر دیگی مجھے + آہ پھر چوٹے میں ڈالینگے تری تاثیر کو + ہلکو تمام دن جدائی
 تھاری سے بقیاری اور ہر شب اختر شماری ہر سہ درد دل کس سے کون کون کریگا
 آسان بخت شکل ہو مگر یار جدائی تیری + قسمت میں ہی لکھا تھا ایک دن یہ معاملہ پیش آنا تھا
 تقدیر ہی لکھلائی تھی یہ پوٹ منہ پر کھانی تھی سو کھائی۔ سہ اپنی قسمت کے نوشتے کو
 نہ ملتے دیکھا + ہنسنے افلاک کو سوزنگ بدلتے دیکھا + ابیات۔ ہلا میرے دلبر سے
 بھکو خدا + نہیں تو میرا جی ٹھکانے لگا + ابھی بیٹھے بھی نپائے تھے ہم + کہ دشمن ہمیں
 یوں اٹھانے لگا + فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا + کہ جسکے عوض یوں رولانے لگا
 نہیں دوست سے بھکو شکوہ حسن + مرا جی ہی بھکو ڈوبانے لگا + ایک دوری دوسرے
 مجبوری کیا کیا جاے کون سا معاملہ درمیش لایا جاے کیا تدبیر کروں کس سے درد دل
 اظہار کروں حیران و پریشان ہوں فکر جدائی نے گوشت کا نام بانی نہیں رکھا ہڈیوں کا
 مغز تک خشک کر دیا سہ فلک نیزنگ بازی ہو دکھاتا + پریشان ہی مجھے ہر دم نہاتا
 قطعہ۔ حال دل کچھ کس نہیں جاتا + بن کہے بھی رہا نہیں جاتا + بن ملے اسکے
 کل نہیں پڑتی + ملتا ہوں تو ملا نہیں جاتا + بیوفائی تھاری جہاں میں شہسور ہو

بے اعتنائی کا کیا ذکر ہو کہ اسکا شہرہ نزدیک و دور ہے۔ ۵ ذرا شربتِ دہل مجھ کو ملا
 لہو نہرِ مرادم ہواے دلربا چمن جلتا ہوں مجھ کو خبر کچھ نہیں ۶ مرے سوزِ دل میں شربت
 کچھ نہیں ۷ کیا دل ترے غم نے ایسا فگار ہوئے ایک ٹکڑے کے ٹکڑے ہزار
 ترے چشم و ابرو نے اے شوخ رنگ ۸ لگائے مرے دل پہ لاکھوں خدنگ ۹ کیا ہو
 دل و جان کو خونِ عشق نے ۱۰ جلایا درون و برون عشق نے ۱۱ اے جانِ ہسان
 تمھاری یاد میں یہ حال ہو تمھارے سرو قامت کا ہر دم خیال ہے۔ ۱۲ ایسا ت جلاتے
 ہیں تن پر غم کو ہر شب ۱۳ نہیں کھلتے شکایت کو مگر لب ۱۴ قبول اپنا کیا جلتا سدا کا ۱۵
 نچھوڑا ساتھ لیکن دلربا کا ۱۶ وہاں عشرت و کامرانی یہاں اپنے درد و غم کی کہانی سنائی
 وہاں خندہ و تہقہ یہاں ہر دم تن ضعیف پر عرشہ وہاں جام مراد لبریز۔ ۱۷ یہاں بیاناہ
 راہ عدم انگیز۔ ۱۸ وہاں بصد آرزو مراد و دامن یہاں ہزاراں ہزار برقِ حسرت بزرگ
 خرم۔ ۱۹ وہاں مقاصد گلشن گلشن یہاں ناکامی دامن دامن وہاں مقصد بردوش یہاں
 سنان نامرادی ہم آغوش۔ ۲۰ وہاں قبضہ شمشیر فتح و ظفر دردست یہاں سپر حسرت
 و انوس کی پست۔ ۲۱ وہاں مجمع پریزاں زہرہ چین یہاں عالم تنہائی کا سوا این
 وہاں خوشی بار بار یہاں چشمِ خونین انگبار ۲۲ کھلینگے شکوون کے جبکہ دفتر ادھر ہمارے
 ادھر تمھارے ۲۳ تو کسی گزری گی آہ دل پر ادھر ہمارے ادھر تمھارے ۲۴ اب تک تلو کچھ خبر
 و خیال نہیں ہماری جان جانے کا ذرا ملال نہیں ہلو اسقدر نہ بھلاؤ خدا را ہماری یاد اپنے
 دل میں لاؤ۔ کیا کون تمھارے غم کا مارا ہوں تمھارے سبب سبب میں رسوا ہوا ہوں
 ۲۵ نیم یک لحظہ از یاد تو خاموش ۲۶ فراموشی شدہ ازل فراموش ۲۷ رفوگر کو کمان
 طاقت کہ زخمِ عشق کو ٹانگے ۲۸ اگر سینہ مرادیکھے رفوچکر میں آجائے ۲۹ صدمہ فرقت اگر تحریر
 کروں تو کیا تعجب کہ آتش آہ سے کاغذ میں بھی آگ لگ جائے۔ ۳۰ ہاتھ لرزتا ہزار زبان کا پتی
 پھر کیونکر تحریر ہو بیان مہجوری کے طرح تسلیہ ہو۔ ۳۱ خور و خواب یکسو چشم میں آنسو ہو تمھاری ہی

شکل ہر دم رو بروی۔ ایسات جدا کسی سے کسی کا غرض صیب نہو یہ داغ وہ ہر کہ دشمن
کو بھی نصیب نہو جدا کرے جو میں وہ غم کے کوپے سے بے آہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو
ہر گھڑی تمھارا رنج دالم اپنے دل پر سستا ہوں ہر چہ کہ مجھ سے ہمنفس سے کتا ہوں مگر کوئی
میری بات نہیں سنتا ہر ایک مجھ کو دلو انہ کتا ہو۔ اے پیارے۔ ۵ کعبہ بن ترین
یا کہ رہیں دیر میں جا کر ہر جا تمھیں اے جان جہاں یاد کرینگے ہر تکو یقین صادق اور
گمان واثق ہو گا کہ ہم تمھاری یاد میں رہتے ہیں تمہرے جان قربان کرتے ہیں گو تمھارے لئے
اثر نہو ہماری حالت کی خبر نہو۔ ۵ کٹے خوشی سے تو ہر زلیست خضر کی تھوڑی بہ نہیں تو نیم
نفس بھی بہت ہے جیسے کوہ اگر شب و روز اپنا یہی کام ہے تو سن رکھنا کہ چند روز میں خاتمہ بخیر
و کام تمام ہو۔ ۵ گردش سے آسمان کی کیا کیا قسم ہیں مجھ پر سایہ بغیر اپنا ساتھی
نہ کوئی رہبر نہ آہ کیا کروں کس سے کہوں۔ ۵ نہ نامہ نہ قاصد نہ پیغام زبانی ہو
یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگمانی ہو وہاں تم بلخ داودی غزل خوانی میں شغول یہاں
ہمارا آہ و زاری کا مدامی مہول وہاں تم سنگا ر سے آراستہ و پیرا ستہ یہاں ہم خاک بر سر و خاک
باختہ وہاں تم جلسہ عیش و طرب میں مدام یہاں تپ مجھ میں جلنے سے کام وہاں شراب و آتش کا
دور یہاں خارج کا ظلم و جور وہاں رنگ بزم کا ہمان یہاں مدام گردش آسمان وہاں مرا جی
و جام درد دست یہاں حوصلہ سب پست وہاں اختیار ہر دم یہاں عالم تنہائی کا غم وہاں شباب
پر کمال یہاں جان مخزون پر ہر روز زوال وہاں کنار و بوس یہاں حسرت و افسوس وہاں
حاصل ہونا مراد کا بار بار یہاں دیدار پر بار بار کا انتظار وہاں ہمدردی سے ہاتھ رنگنا یہاں جگر کا خون
ہو کر آنکھ کی راہ پنکنا وہاں رنگین چشم میں سرمہ لگانا یہاں مثل کوہ طور اپنے آپ کو جلا نا وہاں تکو
ہر دم غیر وں کا خیال یہاں ہر لحظہ جان جانے کا ملال وہاں مانگ پر سنید و رہبان راہ
مقصود سے سیکڑوں میل دور۔ اے جان جان اب آگے تحریر کی طاقت نہیں گفتگو کی قوت نہیں
اللہ تعالیٰ طوطہ چشمی تمھاری برقرار ہے اعتنائی و بیوفائی پائدار رکھے۔ فقط۔ و الشوق

خط دیگر

می نویسم نامہ ہوشناق ویدار تو ام
بسنہ ام ترس صفت بر خاستہ خوش را

دیگر

سواد دیدہ علی گردم نوشتہ نامہ سو سے تو
اگر تا ہنگام خواندن چشم سن افتد برو سے تو
گل گلزار غریبی بلبل شاخ سار غریبی نسیم چمنستان رعنائی شبنم گلستان زیبائی طاؤس
بلبل از خیابان حسود ساز می طوطی شکرستان غنیمت پروازی قمری سروستان لیاقت و خنوری
خجالت دہ روپری زار الدہ شکر۔

آرزوای غنچہ نمنا سے مواصلت مشام بیان را سطر ساختہ بدعا سے ضروری میگراید۔ یعنی
درین اوان نرسبت و فرخندہ بیان نامہ نامی صغیر گرامی بعد مدت بوزیدن باد بہار شکفتہ کن
شاخ و برگ قلب ما عاشقان گردید۔ بہت روزوں کے چھپے آج آیا آپکا نامہ +
لغافہ پڑھ کے آنکھوں سے لگایا آپکا نامہ + جس ہنگام نافر جام بدعا غازیک انجام سے
فلک تفرقہ پرد از کجنا ز اور زمانہ ناساز جانگداز نے دوری دوری و مجوری فہمین ہمارے
اور تمھارے ڈالی ہو اور سنان غم میرے ہلاک کو سنبھالی ہو۔ افسوس صد افسوس
کہ اُسکا بیان میرے جدا مکان سے بالکل باہر جو صوقت تحساری محبت انگیز لطف خیر
اشارے کنائے رغو عشو سے یاد آتے ہیں بجامع التفریقین گھنٹوں پہرون رلواتے ہیں
ہوش بر خاست حواس رخصت ما سے کیا کریں۔ اے جان جان۔ اہیاست

دل من داند من داند من داند داند دل من	اشتیا تمیکہ بدیدار تو دار دل من
نہ مجھے باغ خوش آتا ہو نہ گلشن نہ چمن	دور جہن سے ہو تاجہ چمن حسن سے میں
کہ کشیدست و کہ دیدست و کہ ایش آمد	انچہ من دیدم من میکشم از جور فراق

آؤ کبھی یہ رباعی بھی اپنے حسب حال آپڑتی ہو رباعی

قلم گرفتہم و گفتم سلام بنویسم	شکایت شب جبران تمام بنویسم
شکایت شب جبران و فرقت و دوری	زحد گذشت ندانم کدام بنویسم

اے گلشن آرا سے محبت و وداد و اسے چمن پیرا سے مودت و اتحاد تمھارا سے ہجر نے
جو جو آفتیں ہم پر اتا دی ہیں شتمہ اُس سے لائق تسلط اور ذرہ قابل تحریر نہیں ہو۔ نظم

خواہم اگر زحرف متنار قسم زخم	کاغذ کجا دوات کجا و کجا تسلیم
این ہم بغرض گر بتکلف ہم رسد	ہوشم کجا حواس کجا و کجا دلم
با این ہم ازادہ تحسیر گر کنم	و جہان دل چگونہ برآید ز خامہ ام
شوقی کہ بزنگین دلم نقش کرده اند	آن نقش کجا بحر کہ ز دالش بود آہم
انصاف خواہم این کہ بدنیسان تمام تر	یافنی الضمیر دل ز قلم چون شود رقم

اے کمان ابرو اے ماہر و گلرو اگر یہ ہفت ناوک بلائم ہدائی تمھارا بیان کرے تو
لب سے لب برنگ سو فار جدار ہے۔ آخرش عالم بیتابی و بقراری میں تمھارا خطر امت
ہاتھ میں لیکر نہ جانتے کیا سے کیا دل مضطرب اشعار اڑا رہا ہو۔ اشعار متفرقات

نامہ ات آمد بدستم خاطر مگلزار شد	غنچہ شگل گل چمن شد نافذ تا تار شد
قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید	در حیرتم کہ جان بہ کد امین کسٹم شمار
نامہ آورد رسول تو من از شادی آن	کہ سرنامہ بہین بوسم و گہ پاسے درا
نامہ شوق ترا من مختصر خواہم نوشت	بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

دوہرا

لکھن پڑھن کی ہونین کمی سنی نہیں جات	اپنے جی سے جانو میرے جی کی بات
یہ گن پانی نا لکھون دھرے رہون جی مون	تم پیار سے سن مون بسو پانی ہانچے کون

سورجھا	
جیسے چلت کچھ بات تم بچھڑن کی اسے کھی پیارے تھکے بیت انھیان نے زبان سین پر تو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر گئیں پنکھ ڈال دت نین اڑ دیکھیں تمہو درس جیوان بچڑے جل بن تم بچھڑت کت یوں بھی	تن دوت جم پات تھر نہ ریت تھر تھر کنپیت تن بھو باروریت کت کٹ پرت کر ارجیون دن بیت اندھیرین پرت دن پرت بن پھرکت بن دن رین پر بس پنچھی اڑن کو تلپھ تلپھ بھو چھین روپ سرور درس بن
اے ازیدہ دور واز دل در حضور حال گریہ اگر تحریر کروں تو کا غذا بری برنگہ ابر باران اشک فشانی کرے سطرین موج دائرہ گرداب قاصد آب وان کیطرح قصد روانی کہے حال بن دیداست قاصد احتیاج نامہیت	اگر نویسم زندہ ام بر خویش تھمت میکم
اے نونہال حسن و خوبی سرو پستان دلبری و خوبی یہ مجور الخدمت حرت تمہارے شوق مواصلت کے باعث بنو اصل بن مردہ ہو اگرچہ بظاہر زندہ ہو تمہاری بیوفائی و کج ادائیگیوں کو برعکس اس دلدادہ پر ثابت کرتی ہو یہ خامی خیال آن ماہ جمال ہو ورنہ کہیں ایسا بھی ہوتا ہو۔ اسے حدیقہ حسن و جمال محبوب بے مثال لطف فرمائی اور توجہ نہائی تیری سے چشمہ اشستین ہو کہ نہ تھیں۔ حیف صد حیف۔ ۵	دل بتو دادم و افسوس نسیم انتم کہ پس از برون دل شوخ چنین خواہی شد
نچھ اے لایزال اگر تمہاری اس چشم پوشی کا حال ہم پہلے سے جانتے اپنا طائر دل تھا دام محبت میں ہرگز نہ اچھٹے دیتے۔ ع خود غلط بود آنچه من پنداشتم ۵	نیکو دم بدل روشن چرخ آشنائی را
خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اپنی بہ قسمتی کا سال پر طال کیا کون کیا لکھون۔ ۵	نیکو دم بدل روشن چرخ آشنائی را
تو دور افتاد گا نرا گاہ گاہے یاد میکردی	مگر گم کردہ رہ قاصد کہ پیغامی نمی آرد
اے شہناور در طرہ بیوفائی و بے اعتنائی انسانہ بیثباتی دل اگر لکھون تو خط لوٹن کو تر	

کی طرح لوٹا کرے قلم مرغ بسمل کی طرح صفحہ ورق হাস پر تر پیا کرے۔

برق و بدران مہکوکے تہین مرا افسانہ ہر کچھ حقیقت روئے کی کچھ حال بیتا بانہ ہر

حالت اضطراب و بیقراری میں کبھی یہ غزل پڑھ کے دل کو سمجھاتا ہوں۔ غزل

مجھے جام الفت یار نے جو پلا دیا کئی بار
جو مہاکوئے تو اُدھر گزرتو یہ کیوں اس مری خبر
ترے عشق میں جو بچو ستم نہیں اسکا شکوہ کریں گے
مری جان جاوے یا نہ بگڑا تاکتا ہوں اضم
مجھے خون حشر خلیل کیا کہ میں شاہ خادم پیشوا
مری آنکھوں میں وہی اتناک بھند اسیکا خار
غم تجر تیرے نے اضم کہا کیا سازد نزار
چاہو سر کون سے کرو قلم بھند ان میں مجھے عاز
نہ بھر ونگا عشق سے تیرے میں مرادل تو تھنہ تار
کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہاں مرادل تو اُس پتھر تار

غزل دیگر

اے ماہ عالم سوز سن ازمن چہ رنجیدہ
خواہم ترا همان کنم تا جان و دل قربان کنم
اے جان من جانان من بر سن نگر سلطان من
بگر زجرت خون شدم سر گشتہ و مجنون شدم
من عاشق زار تو ام از جان خریدار تو ام
رنجیدہ رنجیدہ ازمن گناہ ہے دیدہ
گر من میرم در غمت فوغم فند بر گردنت
اے کعبہ من کوئے تو دے قبلہ من روئے تو
پیوستہ دلدار تو ام یار و نسا دار تو ام
اے سرو نوش بالاے من اے دلبر رعنا سن
اے سعدی دلخواہ تو ابرے بچون ماہ تو

آہ یہ پیار سے تمھاری فرقت میں گھر زندان میں بیابان ہر زندگی سے تنگ جینے سے تنگ

تنہائی سے دل گھبراتا ہے پھر نے سے پریشانی لاتا ہے غرض کہ کسی طرح چین نہیں جو بن نیرے
اگر باغ کی فطرت جانا ہوں آخر کبہر اگر مینا بانہ داپس آتا ہوں باغبان باغی گل بوٹے
آتش حیر سے دامن دیکھائی دیتے ہیں گویا وہ بھی ہمارے غم میں دل پر داغ کھائے ہیں
غرض کہ صورت خارا نگہوں میں کھینکتے ہیں جوانان چین ہر جگہ بے اکتے ہیں چشم نرگس
نظردن میں دیدہ میسران ہر گیسو سے سنبل زلف پریشان ہے۔ قطعہ

بے ترے میر نہیں خوش آئے کیا اس سرو	پھول جو ہر میری نظروں میں رنگ خار ہو
جو خمیدہ گل کی نئی جودہ جو مثل کسان	شکل ناوک موج بوسے گل جگر کے پار ہو

فرمان باغ میں کوکو سے سرھرائی بلبلین آواز میں کستی چلائی بین گل گران گوش بہن
خچہ لب خاموش نرگس آنکھ نہیں ملاتی ہو بلبل دم چراتی ہو اس روش رنگستان
اور اپنا حال پریشان دیکھ کر خاموش رہتا ہوں دیوانہ وار چلا چلا کے کتنا ہوں۔ ۵

نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبل جبر پھری	چلیے اب اس چین سے کہ یاں کی ہو پھری
------------------------------------	-------------------------------------

ناچار دیوان کی سیر سے ہاتھ دھو صبا کی طرح ہوا ہو محسوس کو روانہ ہوتا ہوں بیکسانہ حیران
و ششدر کسی درخت کے سائے میں جا ہاتھ پھیلا کے یہ اشعار پڑھتا ہوں۔ تہ صبح بند ہے

صبا کبھی جو ترا کو سے یار میں ہو گذر	نہ بھو ایو یہ پیام وزیر مستہ جگر
یہ کہیو اس سے کہ ایجان تیری فرقت میں	نغان جو درد ہو غم جو الم جو آٹھ پیر
پونج گیا ہو گریبان کا چاک دامن تک	گزر گیا ہو بس اب سر سے آب دیدہ تر
کبھی جو ہوش اُسے گاہ فرط بے ہوشی	کبھی جو آپ میں وہ گاہ آپ سے باہر
ہر ایک کو چہ میں پھر تا صورت وحشی	کبھی ادھر سے ادھر اور کبھی ادھر سے ادھر
بہت قلق جو ستانا ہو تو یہ پڑھتا ہو	عجیب حسرت دارمان سے ہاتھ پھیلا کر
بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم	بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

غزل

تکے چنوائے لگی ہسے حُبرانی آپ کی دیکھیے دکھ جاہلگی نازک کلائی آپ کی دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی جو کوئی بولا صدا کا نون مین آئی آپ کی جائیے بس خوب اُلفت آزمائی آپ کی کیا ان آنکھوں نے مجھے صورت دکھائی آپ کی	باعث وحشت ہوئی ہے اعتنائی آپ کی خود گلا کاٹوں پچھے خُعبِ عنایت کیجیے آپ کی جائے بلا کیونکر گنتی فرقت کی رات آپ کی باتوں کا رستا ہو مجھے ہر دم خیال پٹے کیا اقرار غلاب آگے بھی ملتی نہیں بیٹھے بیٹھے روگ اُلفت کا لگا یا جان کو
--	---

اشعار متفرق

مدد اسے خضر سب بان بلا نبیکا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا	نہیں کشتا ہی یہ میدان بلا رولایکا یوین گرنون میں غم یا رجانیکا
--	---

غزل

نازل اسپر اسے بتو کہ زہرِ خدا کیونکر ہوا بیٹھے بھلا سنے یہ غمِ سسپن ہو کیونکر ہوا تھو کا حصر صر کا بھلا مورچ نہا کیونکر ہوا خانہ زنجیر میں محشر سب کیا کیونکر ہوا	دل تمھارے حسن پر یون مبتلا کیونکر ہوا بس نہ زلفِ بنم دل اسے خدا کیونکر ہوا دل شگفتہ خاک ہو فرقت میں آہ گرم سے کیا تیرے وحشی کا زندان کی طرف آیا قدم
--	--

سچ کہا ہے بانی جو رو بجا ہین ستم ایک بار نہین سب راحت جان کوئی دلبر نہین
جلا دہین سب پڑمجنون وار با چشم زار میتاب و بقرار صورت خب کسی دوسرے شجر
بے برگ کے تلے جا کر چھڑیٹھ جاتا ہوں اشک آنکھوں میں بھر کر ٹکویا دکر تمھاری شکل کا
تصور باندھ فرط بقا رسی سے خوب روتا ہوں چلاتا ہوں وہاں بھی گرد باد حلقہ آہن
نظر آتا ہی ہر آہو تری آنکھوں کی یاد دلا کر چو کڑی جھٹلاتا ہوں زرد زرد گلاسے سفیلان
دکھل کر آنکھوں میں سرسوں پھولتی ہی لالا محرائی سے داغ دل مشتعل ہوا عالم جنون

اور بھی متصل ہوا لباس پھاڑنے لگا جنوں پہنچے جھاڑنے لگا۔ ایک ہی جھٹکے میں
 ریوڑ سست، جنوں بے پاس داسن کے گریبان دیکھنا نہ شاید کیس وقت اگر اپنے ہوش
 بجا ہو فوراً یہ شعر زبان پر آیا۔ اُجھایہ دل ستم زدہ زلف تہان سے آج بے
 نازل ہوئی بلا عرس سر پر کمان سے آج بے کب خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا
 دوست کا ماننا نصیب دشمنان ہو جائیگا بے نہ کیا فوج گیا چھوڑ کے بسل قاتل، دہن
 زخم پکارا کیے قاتل قاتل، لگے ہو سیر گلشن میں دل اے غنچہ دہن کس کا بے ترمی فرت
 کے مارے کوروش کسکی چن کس کا بے اور بھی بے غل حسرت، انہوں کے ساتھ ہاتھ مل کر چلتا

غزل

ببین در وقت رفتن حسرت دیدار سے نکالین	کہ از نقش قدم پیدا ست چشم انتظار من
نگہ اندازید ان اچون پر پرواز مسوز	مگر وارد چرخ از داغ دل شہاے تار من
فلک را گرد از فرط حرارت کورہ آتش	معاذ اللہ فندگر بر زمین مشت غبار من
بغیر از روئے حسرت شعل و دیگر در نظر ناید	بہ بیند گر کس، آئینہ لوح فرار من
اگر از سستی بختم حسرت اوئے آید	بپاست اور سدائے کاش این مشت غبار من

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہوں۔ یہ نظروں سے دور رہنے کا پیارے
 کلام نہیں، دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں، دیگر دل میں لفظ یاد تو معنی
 معنی از لفظ کے جدا ہاں شدہ دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جدا نہ ہو پناہ آشنا کو
 بھی الم آشنا نہ ہو پھر کیا یک دل میں یہ اُمنگ آئی نشہ کی ترنگ آئی غم ہوا کہ
 یخنا نہ کو جا نیے یوں دل کو ہلائیے غرض کہ جب وہاں بھی پوچھا جو نہ دیکھا تھا سو دیکھا
 دور سا غرق حلقہ ماتم نظر آیا قلقل مینا میں نوے کا عالم دکھائی دیا سینھا سے مڑگان پر
 کباب لخت دل میتاب تھے اشک میگوں شیشہ شراب تھے میں یہ عالم دیکھ کر اشک کی
 طغیانی ہوئی کشتی کے کشتی طوفانی ہوئی یاران قدح نوش ہم آغوش ہوئے اپنے حال پر

بیہوش ہوئے تکلیف بادہ کشی کی کرنے لگے یہ کلمہ سر قدم پر دھرنے لگے مین بھی اس شعر کو پڑھ کر روئے لگا۔ سہ خون جگر پیا نوحہ جسے وہ مے پیے پڑھائے وہی کلمہ بکھارے جو دل جلا نوحہ دہان سے بھی پریشان دار با سالتہ جیسے راکھی جانب کو پلایا تمھاری سر دھری کو یاد کر کے یہ غزل زبان پر سب جاری ہو گئی۔

خدا کو مانو نہیں نہ جانو نہ میرے دلچرغا کو تم زمانہ الٹا ہو کیا کرو تم بد اجو ودا کرو تم سرور و صلت کہ رنج فرقت دوا الفت کہ کلفت ہمین نے پہلے کیا کیا یا ہمین نے قاتل تمھیں بنایا دل و بگر ملکوں پر پنجہ پا ورتو جان قربان ہو بون بجائے بیکہ مرا گلا ہو تمھارا آہین تصور کیا ہی	بایک غرض خدا کا پایہ ذرا نوحہ نہ کرو تم وفا کریں ہم غنا کرو تم دعا کریں ہم دعا کرو تم نشان بوسہ کہ داغ حسرت قبول ہو جو ہمارا کرو ہمین نے یہ رنگ سب جمایا بکھارے مین دعا کرو تم اب ایک سرور ہے یہ بھی لیکر قدم پہ اپنے قدم کرو تم یہ سیری نقدیر مین لکھا ہے کہ تجھ پر جو دہنا کرو تم
--	--

اسے لطافت زندگانی بہن سے تھے جدا ہوا ہوں ہزار دن رنج و غم دل کو اٹھانے پڑے
سنگان الم و جدائی سینہ بے کینہ پڑھانے پڑے تمھاری جدائی مین ششدر و حیران
سر اسیمہ و پریشان ہوں مرغ بمل و نا انجمن کیسے تو بجا ہی اور بیان سوا اسکے
کیا ہے سہ قرار پائی نہیں جان زار بن تیرے پڑ تڑپ رہا ہو دل تیرا بن تیرے
گھنڈہ تنہا مجھے جن جن کا سب وہ بھاگ گئے ہو اس دہوش و شکیب و قرار بن تیرے
دیکھئے بچھڑے ہوں کا ملائے والا اس پر آرزو کو تمھارا وصال کب میرا درخشم انتظار کرو
تمھارے رخسار تابان سے کب سنو کرتا ہو غزل سترا وصال مل
کس سے کمون کوئی بھی غمخوار نہیں۔ غم فرقت کے سوا اور اگر پوچھے کوئی قابل اطمینان
نہیں پیکار نہاڑ بھلا پڑ لعل کے پیچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل ہو پڑتیج پہ
پیچ پہ کون دل ہو کہ جو اس مین گرفتار نہیں۔ ہو عجب دام بلایا سیکڑون ہین
جگر انگار ہزار دن دل ریشش۔ تیرے ہاتھوں لیکن پاس تیرے کوئی خنجر کوئی تلوار نہیں

بان مگر ناز و ادا پہ کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہے کہ جہاں ہر دست پہ جسکو اب
 دیکھو وہ سرشار ہر شیا زمین۔ اے بت ہوش رُبا پہ مرٹے خاک دریا پر عشاقِ ظفر
 اور زمین اُسکو خبر پہ اٹھ کے اب جاؤ کمانِ طاقت زنتار زمین۔ مثل نقش کھٹ پا +
 اے ملکہِ اقلیمِ یونانی و اے شخصہ و یارِ کج ادائی تمھاری سرد مہری شہرہ آفاق ہوئے
 دل لگا کر راحت و آرام بالا سے طاق ہے۔ دل کا کچھ کام نہ سمجھ سے بت پر فنِ نکلا
 دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا ہے جامعِ التفریقین نے ہمیں غم کھانے کو اور تھیں
 دل دکھانے کو بنایا تمھارے جو دوستم اور ہمارے قصہ غم کے لکھنے کو ایک دفتر
 چاہیے انسان کی مجال نہیں کہ شمشیر اُس سے تحریر کرے اور ذرۃ اُسکا تسطیر تمھاری
 جدائی میں ہمارا حال پر ملال بعد سے زبون ہے بلکہ روز بروز افزون ہے لگے یوں تو
 ہزاروں ہی تیر ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ ہم پہ ترے ناز و کرشمہ کی تیغ و دو دم
 لگی ایسی کہ تسمہ لگانہ رہا ہے چاہے دلدار سی کرے چاہے دل آزاری کرے
 اے ظفر اُس دل پہا کو ہنسنے دل اب تو دیا ہے صنمِ جہدم غم دوری سے دل معنوم
 ہوتا ہے مزا دل کے لگانے کا ہمیں معلوم ہوتا ہے + بندھا جس روز سے
 بلکہ خیالِ زلف تیرا ہے پریشان حال ہوں ایسا کہ سب کہتے ہیں سودا ہے مسدس

کیونکہ دل جا ہی پھنسا میں تجھے کہتا تھا	زلف ہو دامِ بلا میں نہ تجھے کہتا تھا
پاسِ خوبان کے نجاب میں نہ تجھے کہتا تھا	انکی باتوں پہ نہ آئیں نہ تجھے کہتا تھا
دید می آخر نہ تو آن شوخ ستمگار چہ کرد	باتو درد و سستی آن زنگس بیمار چہ کرد
بحرِ آفت میں قدم کا نہیں دھرنا بہتر	ہو کننا را ہی بس اس حال سے گزرا بہتر
یارب اندوہ و جدائی سے تو مرنا بہتر	گذرے غم ہی پہ تو بس جی سے گزرنا بہتر
رفتہ رفتہ وہ ہوئے کج آفت میں غریق	موج زن جنکے مبادل میں یہ دریا عتیق

سچ ہے کہ جقدر ماہِ رخاں زہرِ حینِ دنا زمینان پر ہی آئیں ہوتے ہیں اپنے عاشقِ زار کو

شاد کام کرنے سے اُنکو کیا کام ہو انکی جانب سے تو ظلم و ستم دانداز سانی ہی مدام ہوئے

خدا یا نرم گردان از کرم دلہا سے خوبانرا | وگر نہ عشق رانا پید کن یا عشق بازان را

اُسے تسکین بخش دل بقرار نہا سے رنج و الم کا تھکو مطلق خیال نہیں بتیابی و فراق میں جان جانے کا ذرا بھی تھکو ملال نہیں تھکو مطلق یقین نہو گا کہ ہم تمہارے جبر و فراق میں یہاں مرتے ہیں زندگی کے دن بھرتے ہیں۔ دو ہاں پیار سے تمہارے درش کو ادھر رہو ہی آئے

اب کیا آگیا ہوت ہو گھٹ ہون رہے کہ جاکے | پریت تو داسون کیجیے جاسون سن پتیا سے

جئے بننے کی پریت میں جنم کا رت جا سے | چاناک چاہت سوانت جلی چکی چاہت بھور

ہم چاہت تم ملن کو جیسے پسند رہ چکور | تم بھجرت تھیں ہون مروں کہا جیون بن تو میں

تو صورت میں ہون بے دہی حیوات موہین | آپ یاران ہدم سے ہم آغوش تہم بیان

عالم تنہائی و بیکاری میں بیہوش تم باوازد لکش غزلخوان تہم بیان گریہ و زاری سے

نیجان۔ تم ہمیں خوشی میں مشغول ہم نا امید صال سے طول۔ تم ہر وقت ناز واد میں

آراستہ و پیراستہ تم تمہاری جدائی سے یہاں پریشان ہوش و حواس باختہ و مات

از صبح تا شام جلد بے عیش و طرب یہاں رنج و تعب۔ اشعار سے خدا ملے تو ملے

آشنا نہیں ملتا پکولی کسیکا نہیں دوست سب کہانی ہر ایک عقدہ نہ کھلا رشتہ

تقدیر سے حیف نہ ہمنے فرسودہ بہت ناخن تدبیر کیا پتلا میر سے دایر کو مجھ سے خدا

نہیں تو مرا جی ٹھکانے لگا ہے کیا دن تھے کیا وہ راتیں تھیں پکڑ کیا وہ چلیں

تھیں کیا وہ باتیں تھیں پکڑ وہ بھی دن پھر کبھی صنم ہونگے پکڑ ہم و تم ایک جا ہم ہونگے

سینہ لہر نہ تندا و بلب نہ سکوت پکڑ نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی جو غمخوار نہ وہ

چلیں نہ فرنگیں نہ خود آرائی جو نہ کچھ تاریک ہو اور عالم تنہائی ہر جدائی آتش تیز است

میسور و دل و جان را پ خدا ہر گز نصیب کس نہ سازد داغ ہجران را پ اسے گندم

غالب جو فروش تمہارے نامہ راحت شمامہ کو ہر دم آنکھوں سے لگاتا ہوں نوید ہر حال

جانکر اسی کو موتس تنہائی بناتا ہوں ۵ نامہات آمد و دل را طربے پیدا شد
یعنی از ہر حیاتم سببے پیدا شد (لیکن) خط تو آیا دے سمجھانہ میں تحریر کا پیچ ۵
اسکو لکھنے کا کمون یا کمون تقدیر کا پیچ ۵ بوسہ لب جو خط کا تو دل شاد ہو گیا
مضمون دل کا بھولا ہوا یاد ہو گیا ۵ شکل اپنی ہیکو دکھلاؤ خدا کے واسطے
جان جاتی ہر ابی آؤ خدا کے واسطے ۵ دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہوں
رات کو خواب میں بھی تو ہی نظر آتا ہر ۵ وصال یا رہن دونا ہوا شوق ۵ مرض
بڑھتا گیا جون جون دوا کی ۵ حدیث شوق برو سے قلم نئی آید ۵ چنانکہ ہست
بال در رنم نمی آید ۵ زیادت نیستم غافل دے اسے مہربان من ۵ توئی در دل
توئی در جان توئی در زبان من ۵ اسے محبوبہ جانستان تمھارے وہاں صبا
شراب ارغوانی در دست اور اغیار ہدم یہاں سب ارمان و نوحہ ہست از تنہائی
و یکسی کا عالم وہاں رفیقان تازو سے ہر دم بوس و کنار و یاران محفل کے نظارے
یمان ہر لحظہ تمھارے دیدار کا انتظار اور تمھارے ظلم و ستم کے دلپر آسے ۵

دن کٹا فرمایا سے اور رات زاری سے کٹی	عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی
کوہ کن کوہ مین اور قیس مرا محمد امین	سر چکنے کو رہا کوئی نہ ہمسرا پس
بدریا سے محبت روزق آسا غم کے مارے ہم	کبھی ہیں اس کنارے اور کبھی ہیں اس کنارے ہم
یا در دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو	قسمت میں جو لکھا ہر آملی شتاب ہو
نگویم بوصلت مرا شاد کن	ز غم و دمی من دے یا دکن

اقسوس ہو کوئی دوست آشنا اپنا اپنا نہوا حال اپنا تباہ کیا نہوا نصیحت نہا مح سے
غم دونا ہوا بد قسمتی سے رونا ہوا ۵ دل دلا سے سے ہو کرتا بقرار سی بیشترہ خاؤ
ماتم میں ہو پڑے سے زاری بیشترہ کسی نے سچ کہا ہر قطعہ درد و دوری کا مبتلا
جانے ۵ دل بیدرد کی بلا جانے ۵ جو گزرتی ہو جان پریری میں ہی جانوں ہوں یا نہا جوتہ

آب تمھاری یاد میں اسوقت دریائے اشک چشمہ چشم سے جاری ہو حالت بیہوشی
طاری ہو تحریر کی طاقت نہیں اظہار حال کی قدرت نہیں۔ اب آگے کیا لکھوں
احوال ہی تو سنسنا تا جو زبان کرتی جو لکھنت اور کلیجہ ٹھنڈے کو آتا ہو و و ہرا

کر کا نیت پتیاں گھست جل بھراوت نین	کو رو کا غذا تھ دے مکھ ہی کیو بین
کا غذا بھیجت نین جل کر کا نیت مس لیت	پاپی بر باسن بسو بھتا لکھن نین دیت
پاتی واکو بھیجے جو ہو دے پر دیش	جوش دن من ہی بسے تاکو کون سندیش

آسے جان جان شرح شوق کو ایک دفتر چاہیے لہذا اب خط تمام کرتا ہوں سوا سے
تمنا سے دیدار تمھارے شدید اکو اب کوئی آرزو نہیں زمانہ سازی یا بہت با تمین
بنانے کی اپنی خون نہیں۔ آسے قتال عالم اور سجاد م اب جامع المتفرقین کی درگاہ
مین ہی التجا ہو کہ تھے جلد ملائے وہ صورت دلربا ہکو دکھلائے پردہ جدائی دریاں
سے اٹھائے تاکہ دل مضطر کو چین آئے۔ آمین آمین آمین

قطعہ

چار دن زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کار و بار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دن	دو رہے انتظار میں گزرے

زیادہ بس باقی ہوس

راقم الخروں کشتہ ناز وادافریفتہ و شیدا
فدوی حفیظ اللہ خان عفا اللہ عنہ
از تھانہ بگھولی ضلع ہر دوی اودہ -

تقرظ رنجیتہ قلم فصاحت رنم سرچشمہ محبت و مروت مزن خلوص عنایت

واقعہ روزخنی و حاجی محبی منظر علی رضا مختلص منظر ملگرمی حفظ اللہ تعالیٰ

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے میں انسان ضعیف البیان کی تو کیا حقیقت ہو
فرشتگان مقرب تک کُنہ بہیت میں دیوانے ہیں جب چاہا شاخ قلم خشک پر گل ترکھلا دیا
شیعہ کو رو لایا پردائے کو جلا دیا۔ تیری معرفت میں چون و چرا سچا ہی تو ہی جانے کہ تو کیا ہی
تو ہی تو خالق دو جہان صانع انس و جان ہی تو ہی سنے یہ خیمہ زر نگاری بے چوب و ریمان
ایستاد کیا تو ہی نے سناروں کی نگارگری بے مد و دست و قلم دکھا کر فرش خاک بر روئے
آب روان ایجاد کیا تو ہی نے کیا کیا سر و شمشاد نسیرین و سترن اس گلشن بے بنیاد میں لگائے
کیسے کیسے گل ہٹے اس خاکدان پر سن میں کھلائے۔ تی حقیقت تیری معرفت میں بڑے
بڑے دور بینوں کو سرگردانی رہی آئینہ وار حیرانی رہی۔ جتنا چھانا کو کر پاپا جب آنکھیں
ہم پہو چائیں کچھ نظر نہ آیا۔ بس خوشی کے سوا چار نہیں۔ دم مارنے کا یا ر نہیں دعوے
و ہم بیکار ہی۔ محض خیالی آزار ہو۔ لہذا خاموشی یہاں فرزا لگی ہو۔ گویا بی محض دیوانگی ہو
ہم کو تو نے سب کچھ عطا فرمایا، نرا نرا خاک کا پتلا ہی نہیں بنایا، ہم اگر اپنے آپ کو بچشم
ہوش دیکھیں تو گمان کیا یقین غالب ہو کہ فی عمرہ اپنی توفیق میں تر زبان رہیں مگر القول
حکیم سید بندہ رضا صاحب آرزو میں ملگرم۔ رباعی۔ دنیا کا عجیب ہے لیکھا دیکھا ہے
آج اُور توکل اُور تماشا دیکھا ہے جس علم کو محنتوں سے حاصل تھا کیا ہے دیکھا بھی تو چل چلا
اُسکا دیکھا ہے دل سرد ہو گیا حسرتیں خاک میں مل گئیں۔ حوصلہ گرد و برد ہو گیا۔ جہالت
کا طوطی بولتا ہو بالکمالوں کو کون پوچھتا ہے۔ ہمارے ہر دم و عود یکے است
ہم مرتبہ خلیل و غرود یکے است یہ ترقی کمال معدوم۔ قدر دانی خص قدر دان علوم
ہے نیک بد بٹھرے بڑے اچھے ہوئے ہمنصون کی تدر دانی دیکھی لی

گھر اس زمانہ مستحیزمین جرات ہماری طیفیق با تحقیق شاعری مین بیکانہ فزترین طاق حسیاق
مین محسود زمانہ تسبیاق مین مشاق رنگین طبیعت عاشق مزاجون کے بادشاہ منشی
حفیظ اللہ خان صاحب کی بھی قابل حسین و آفرین ہر بقول صغیر بلگرامی سے

کام رستم کا نہ تھا جو کیا فردوسی سے | انین ہر ایک سے کھینچی ہو کمان شاعر

گلدستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار و لیسند تالیف کر کے شوق
طبیعت دکھایا رنگین مزاجون کو اپنا بندہ ہے دیم بنایا کیا خوب ہو ہر دل غزنیہ ہر جموعہ
مرغوب ہو۔ شائق ہر باتین ہو۔ ہر نزل اپنے رنگ کی۔ ہر نغمہ می نئے ڈھنگ کی
شائقون کے دل چین ہوئے جاتے مین۔ بے دیکھے اس کتاب کے اسکیں جن مین پائے تین
اگرچہ یہ کتاب بیشال ہر مگر مولف بھی تو ہر اُستاد و می ہر صاحب کمال ہو عقل کا پتلا ہو
اپنی یادگاری کا صفحہ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہو۔ تالیف و مولف کی شنا سے
اسلیے خاموشی اختیار کرتا ہوں مشک آن است کہ خود بویہ نیکہ عطار کو دید مین کہتا ہوں
اشتقاق نے مجھے بے اختیار کیا تقریظ سے اسکا خریدار ہوا مجیب الدعوات میری
اسوقت کی دعا قبول کرے مولف کا دامن تالی مراد سے بھرے۔ آمین ثم آمین۔

تقریظ و قطعات تاریخ گلدستہ اردو مولف منشی حفیظ اللہ خان
صاحب فقط ساندوی از تنجیہ فکر کمترین خلایق ننگ نام قمر الدین احمد
بر اسے نام تخلص فوق متوطن سندیلہ

گلی فصل خزان ہزار آئی	رنگ پھولون پہ خوب ہی لائی
اندون جوش پر جو رنگ چمن	رہے یون ہی ہر ابر گلشن
شاخ گل پر جو بلبلون کا ہجوم	سر شمشاد نمہ یون کی جو دھوم

مخدول سے ہوا ہی قول المست
آئی جولانیوں پہ طبع روان
ہو گیا دور جس سے دل کا ملال
خلق سے جنگ ہو جہان آگاہ
دور یکتا ہے بحر سلم بین وہ
نظر آتی ہے جس سے شان خدا
جنگے مضمون ہیں دلکش اور لطیف
دل مضطر کا انتشار ہو دور
مغرب عاشقانہ سر تاپا
دیکھ کر ہو شگفتہ دل کا کنول
جنگے مضمون ہیں دلکش و مرغوب
جگا ہے شتری صغار و کبار
جمع اُس میں کیا بوجہ حسن
عاشقوں کا پیام ہو سارا
حفظ تازہ جو اُس کو ہو حاصل
کیون نہ حاصل ہو ہر طرح کا مزا
سامعین کا دماغ تازہ ہو
دل عاشق و مبدین آئے
عاشقوں کے ہو درد دل کی دوا
تو مولف کا مدعا ہو حصول
سوچنے میں لگا اٹھنا کے قلم

پی کے موزن اس قدر ہیں مست
انصرض دیکھ اسطرح کا سان
کہ یکایک سنایا میں نے حال
خان والا نشان حقیظ اللہ
آفتاب سپہر سلم بین وہ
حق نے بخشی ہے ایسی طبع رسا
کین کتابین انھوں نے وہ تالیف
دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور
لکھا گدستہ اندنون ایسا
ایک سے ایک بڑھ کے حسین غزل
ہیں خمس سندس ایسے خوب
مستغرق بھی اُس میں ہیں اشعار
الانصرض ہر طرح کا شہد و سخن
عاشقانہ کلام ہو سارا
سنگ کیونکر نہ ٹوٹ جائے دل
ہر ہر اک کے سخن کا ڈھنگ جدا
گل مضمون کی ایسی ہو خوشبو
مضطرب اُسکی غزل اگر گائے
نہیں شک اس میں کچھ بھی ہو اصلا
یا خدا یہ جہان میں ہو مقبول
فکر تاریخ کی ہوئی حیدم

کیا ہاتھ نے تب تو یہ اظہار	فوق لکھدو۔ عجیب باغ و بہار
قطعہ دیگر طبع زاد فوق بسال عیسوی	
بن گلدستہ حفظ میں جمع سب	کلام سخن دان نو د کمن
جو مطلوب سال سیجی ہر فوق	لکھو تم۔ بنائے ریاض سخن
	ایضاً
منتخب گلدستے میں ہر سب کلام	دیکھ بلبیل یہ گل بخار ہو
از سر از ہر سال عیسوی	فوق لکھدو۔ غیرت گلزار ہو
	خاتمہ طبع

الحمد لله والمنة کہ اس زمانہ میں اتقان میں مجموعہ مقبول جہاں ہوسوم بگلدستہ حفیظ اللہ خان
مردن بہ اشعار و پسند زمین ہر ایک نگین طبعیت عاشق مزاج احباب کے دل بہانے کے
واسطے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی فرسے و عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین بچن ہوئی تھی
چو ماسا۔ بازو ماسا۔ آدرا۔ دو با کبت۔ سویا۔ وغیرہ بڑی خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ شریل
شاعران دوران مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ساندوی تخلص بہ حفظ افسر مدرس مدرسہ
موضع بنا پور پر گنہ بنگر تھانہ گھوٹی ضلع ہر دوی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی شکر پر ساد
صاحب صحیح بلگرامی نے بکوشش تمام تالیف تصنیف فرما کر دین کی تین ہزار ان جن خوبی مطبع
فیض جمع مشہور نزد یک و دور جناب منشی نو لکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ لازال بافتح و المسود
واقع لکھنؤ میں باہ نومبر ۱۳۵۷ء مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۳۵۷ء بار دوم طبع ہو کر نقل محفل اور
غزیر ہر دل ہوا۔

اعلان۔ واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف مصنف صاحب نے مطبع منشی نو لکشور کو
عطا کیا، لہذا صاحب نشان ایک ۲۵۷۷ء کوئی صاحب بدون اجازت مطبع ہذا تصدیق فرما دین۔

فرہنگ گلہ سہ حفیظ اللہ خان حصہ دوم

چھپین زبان بھاشا کے اکثر الفاطین

باب الف

अनार्यामी,	انارامی	انارامی
अक्र,	اکر	اکر
उमंग,	امंग	امंग
अनहद,	انہد	انہد
अधर,	ادھر	ادھر
अबल,	ابل	ابل
अभिलाष,	ابلاش	ابلاش
अद्वुत,	ادوت	ادوت
अधर्म,	ادھرم	ادھرم
अकर्म,	اکرم	اکرم
अवगुण,	اوگون	اوگون
अलक,	الک	الک
अलख,	الکھ	الکھ
अमृत,	امرت	امرت
उद्योत,	ادوت	ادوت
उदय,	اودے	اودے

अधम,	خراب۔	اُدھم
उबारना,	بچانا۔	اُدبارنا
उर,	چھاتی۔ گودی۔	اُز
अजरा,	کپڑا۔ چادر زنائی۔	اُجرا
आगम,	بھان جانے کے۔ جو قابل تباہی کے ہوں۔	اُگم
आनन्द,	خوش۔	اُنند
अहम्,	حروت۔ اعداؤ۔ گوری۔ نشانی۔	اُھم
अद्भुत,	عجب۔ بدن۔	اُدھت
अपराध,	قصور۔	اُپرا دھ
उपाय,	نمیر۔	اُوپاے
अधिक,	زیادہ۔ بہت۔	اُدھیک
अग्न,	آگ۔	اُگن
अधी,	نہایت۔ بہت۔ ستر سے کرشن چندر نے برج کو خط و کیر بھیجی تھی۔	اُدھی
अशीश,	وفا۔	اُشیس
उपदेश,	نصیحت۔ جاگو۔ خیرات۔	اُدپیش
आकाश,	آسمان۔ آسمان۔ عزت۔	اُاکاش
इन्द्रलोक,	سبب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جان رہتا ہے۔	اُندر لوک
आनन्दहायी,	خوشی دینے والا۔	اُنند ہاوی
अनिज्ञानी,	بلا تعلیمند۔	اُنیجنا
अति,	بہت۔ زیادہ۔	اُتی
आनन्द,	خوشی۔	اُنند
अम्बु,	پانی۔	اُمب
आराध,	نہایت کرنا۔ پوجا پاٹ کرنا۔	اُرادھ
अपयश,	بزدلی۔	اُپیش
देश,	ملک۔ خزانہ۔ مساویو جی۔ رام چندر جی۔	اُیش

اُمید	ابر - بادل - میگہ -
آئینہ	جسکا کوئی مالک یا سرپرست نہ ہے - یتیم - غریب -
دکن	برج میں ایک بن کا نام ہے -
لوگ	نیشکر - گٹا - انگاری کا کھیت -
آلی	مکھی - سیل -
اودھ	بات - طرف - وقت - عرصہ -
انوار	محبت - تھوڑی لڑائی -
انسان	بہرانا - اونگھنا -
انیرس	آب حیات -
الو بار	موافق - مثل - برابر - مانند -
الکین	بیقیل -
الگوکین	زلیور - گٹنا -
اوپما	مثال - نظیر -
اندر	چاند - قمر -
اوقات	سنا کل عورت - جسکا مرد زندہ ہو -
ادبیت	مناسب -
انجنت	غیر مناسب -
اگست	نام ایک درخت کا ہے -
انروہنگ	آدھا جسم -
انوپ	بمبیل یا نظیر - بے عدیل -
اومچا	ہلکا آدمی - چھچھوڑا -
اروہ	اونچی - بلند -
اوتھم	بہت عمدہ - سب سے اچھا -
اشو	گھوڑا -
امب	پانی -

اچر	جو چیل نہ سکے۔	اچر
آبلا	عورت۔ کمزور۔	آبلا
البیلی	مست عورت۔ بناوٹ کار کرنا۔	البیلی
امی	آب حیات۔ اہرت۔	امی
آبھرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہش۔	آبھرام
آدیت	تکلیف۔ درد۔ دکھ۔ محبت۔ عشق۔ پوجا کا نام ہے۔	آدیت
آن	منجھ۔ دھن۔	آن
آئیں	حکم	آئیں
آتر	جلد	آتر
آبھرن	زلیور۔ گھنا۔	آبھرن
آسٹر	شیطانوں کے لڑکے۔	آسٹر
اُوب	حسن۔ خوبصورتی۔	اُوب
اوکھد	دوا۔ علاج۔	اوکھد
اُبر	لباس۔ کپڑا۔	اُبر
انگنا	عورت	انگنا
اُودت	نکلنا۔ بچنا۔	اُودت
اوپ بن	پائین باغ۔ برج میں ایک بن کا نام ہے۔	اوپ بن
اوپار	اوپکاڑ ڈالنا۔	اوپار
اوسیر	خس۔	اوسیر
اوتی	اوتھنا۔ گھیر آنا۔ اودے ہونا۔	اوتی
اوپچار	تدبیر۔	اوپچار
اُورج	لپستان۔ چھاتی عورت کی۔	اُورج
اُوجھ	خوشی۔	اُوجھ
اُیزچار	گھینا۔	اُیزچار
اُورڈ	جاگمچین بیر کی۔	اُورڈ

آرتی ، چراغ جلا کر دیوتاؤں کو دکھانا ۔
 آج ، امیل فحیب ۔ خاندانی سب سے اچھا ۔
 آوار ، سہارا ۔ پرورش کرنے والا ۔
 ادھیر ، بے دھیرج بے صبر ۔



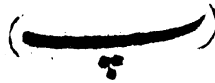
بالا ، سولہ پرین تک کی عورت کو کہہ سکتے ہیں ۔
 بھون ، گھر ۔ مکان ۔
 بھرتا ، بھائی ۔ برادر ۔
 بھولانا ، بھولا دینا ۔
 بیوہ ، لین دین طریقہ ۔
 بھنسی ، بالہ سری ۔
 بھوشن ، زیور ۔ گہنا ۔
 بڑھنی ، وہ عورت جو اپنے عاشق سے جدائی میں ہو ۔
 بھوک ، غم و راحت برداشت کرنا ۔ خوشی ۔ کھانا ۔ عورت سے صحبت کرنا ۔
 بس ، قابو ۔ زور ۔
 بین ، طنزورہ ۔ نام یا جا ۔
 بیوتی ، باپ کا حصہ ۔ باپ کی قرارت ۔
 بکھجنا نڈنی شری رادھکا جی ۔
 بکھجنا شامی شری رادھکا جی ۔
 بکھجنا کادی شری رادھکا جی ۔
 بھیر ، تنہی ۔
 بھون ، چہرہ ۔
 بھنڈا ، بڑھان ۔ ہمیشہ وغیرہ ۔
 بال ، اڑکی ۔
 بھنم رانا ، خاکستر ملنا ۔ راکھ لگانا ۔

بधिक ,	صیاد۔ چڑی مار۔ مارنے والا۔ تصالٰی وغیرہ۔	برہمک
भानु ,	سُورج۔	نہان
वज्र ,	نام آبادی کا ہر جو ضلع متھرا میں ہو۔	برج
वैर ,	عداوت۔ دشمنی۔	بیر
वावरी ,	مہو قوت۔ کم عقل۔ اکیان عورت۔	بادری
व्रत ,	کارنوا ب کرنا۔ مثلاً روزہ عبادت وغیرہ۔	برت
व्रजबाला ,	برج دلش کی عورتیں۔	برج بالا
व्रजनारी ,	برج دلش کی عورتیں۔	برج نار
व्रजवनिता ,	برج کی عورتیں۔	برج بنتا
विरह ,	جدائی۔	برہ
व्रजनायक ,	برج کے مالک یعنی شری کرشن چندر۔	برج نایک
व्रजराज ,	” ”	برج راج
व्रजचन्द ,	سری کرشن چندر۔	برج چند
वैद्य ,	طیب۔ معالج۔	بہنشد
विकल ,	بتیاب۔ بقیار۔	بجل
विशाहना ,	خریدنا۔ مول لینا۔	لباہنا
वहुदिन ,	بہت روز۔	بہو دین
वनवारी ,	کرشن چندر جی۔	بنواری
विद्या ,	دُکھ۔ تکلیف۔	بتھا
विघना ,	خدا آستوائے۔	برعنا
भुज ,	بانہ۔ ہاتھ بھونچ تیر۔	بھج
बाण ,	تیر۔ خدنگ۔	بان
भ्रम ,	بھوک۔ چوک۔ خوف۔ اندیشہ۔	برہم
ब्रह्म ,	خدا۔	برہما
वासी ,	سہنے والا۔	باسی

برج مین	ایک شہر کا نام ہے۔ مقام تیرتھ ہے۔	برج مین
صبح	ترک کا۔ علی الصباح۔ گزرا نہ وقت کا ٹٹا چھوڑنا۔	بہانا
نم کتا	پہننے بیاس جی زمین کو رو اور پانڈو کی لڑائی ہے۔	نقد رتھ
سید عا ساد	معاً آدمی۔ نام مہادیو جی۔	بھولا
سانپ	چیتا۔ ہاتھی۔ ون۔ خراب آدمی۔	بیال
زمین	زمین۔	بھوم
کرشن	چندر کے باپ کا نام ہے۔	لسدیو
بہت	بہت۔	کپتہ
بارہ قسم کا زیور	بارہ قسم کا زیور۔	بارہ اکھن
بادشاہ	بادشاہ۔ راجہ۔	بھوپ
خوش ہونا	خوش ہونا۔	ہسنا
برج مین	ایک موضع کا نام ہے۔	برسنا
کرشن	چندر کا نام ہے۔	منشی دھر
پت	مالک۔ خاند۔	بالم
چال	صورت بنانا۔ شکل بدلنا۔	بھیش
پتھولون کی	الاجسین طرح طرح کے بن کے پھول ہوں اور	بنال
پیرون تک	لبے ہوں۔	بسیا
بالسری	منشی۔ لڑ۔	بھال
لوک	ماتھا۔ پیشانی۔	بھال
ریچھ	ریچھ۔	بھال
ہیدیت ناگ	ڈرونی صورت۔	بھیاون
بہتر ہونا	بہتر ہونا۔	لمکھنا
زبردستی	زبردستی۔	پر جوڑی
باپ	باپ۔	بابل
برج مین	بارہ بن مین۔ مڑھن۔ بنال بن۔ برنہ بن	بارہ بن

کدو بن - کام بن - کوٹ بن - چنڈ بن - لوہ بن -	کد بن
مہا بن - کدو بن - بیل بن - بھاندویر -	بھاندو
بگلا - موسیتار -	بگ بن
عورت - بہو - دولہن -	بہو بن
زبردستی -	بہر بن
بابہر نکالنا -	بہر بن
کنارے پر -	بہو بن
غریب - یحییٰ - بے آرام -	بہو بن
گلی - راستہ - راہ -	بہو بن
ہبت - بھنڈا -	بہو بن
باغیچہ - پھلوا ری -	بہو بن
بادل -	بہو بن
کھل -	بہو بن
سواری -	بہو بن
ہاتھی -	بہو بن
ٹکرا -	بہو بن
بھیکہ -	بہو بن
عادت - سنبھاد -	بہو بن
پانی -	بہو بن
سمندر -	بہو بن
عورت -	بہو بن
نباو - چلاو -	بہو بن
بات - قول -	بہو بن
ٹونڈ - قطرہ -	بہو بن
پھاڑ کر -	بہو بن

بہنگ	طائر	بہنگ
بجلی	بجلی	بجلی
بکلب	دیر	بکلب
بیس	عمر	بیس
بندہ	بھائی	بندہ
بنو	سنسار دنیا	بنو
بھٹ	پہلوان بہادر شجاع	بھٹ
بھٹو	سنگھی	بھٹو
بہو بادشاہ	بج و غم وینوسی	بہو بادشاہ
بہشیر	بہادر بھائی	بہشیر
بھونگ	سانپ	بھونگ
بھوڑ	بہت	بھوڑ
بھوکی	سانپ	بھوکی
بھنگ	تورنا	بھنگ



بکھان	چھتر	بکھان
بک	چیر پانون	بک
بیک	چکرو	بیک
بیکت	قطار صف	بیکت
بیک	چلہ رود	بیک
بیک	مہادیو	بیک
بیک	مثال	بیک
پٹ	ہوشیار خوبصورت	پٹ
پٹ	عمر قول حالت کائی مول	پٹ
پڈت	عالم فاضل	پڈت

پتھر	چھوٹے کپڑے جو چراغ پر آتے ہیں آفتاب طائر۔ آگ درخت۔	پتنگ
پتہ	چھوٹی جھنڈی۔	پتہ
پتلی	عورت منکوحہ۔	پتلی
پتہ	اشعار۔ نظم عبارت۔	پتہ
پنچت	پانی بھرنے کا گھاٹ۔	پنکٹ
پنہ	دھرم۔	پنہ
پرباہ	پانی کی دھارا۔ ہوا چلنا۔	پرباہ
پرباہ	طاقت۔ تیز۔ غصہ والا۔	پرباہ
پرباہ	محبت۔	پرباہ
پرباہ	کپڑا۔	پرباہ
پرباہ	نام بھگت۔	پرباہ
پرباہ	لمحہ بھر۔ ہلک۔	پرباہ
پرباہ	مالک۔ راجہ۔ خدا۔	پرباہ
پرباہ	باپ۔	پرباہ
پرباہ	سورج۔ آگ۔ درخت۔	پرباہ
پرباہ	برسات کا موسم۔	پرباہ
پرباہ	پت۔ خاوند۔	پرباہ
پرباہ	تیوہار۔ حصہ ہیرا۔	پرباہ
پرباہ	راہ۔	پرباہ
پرباہ	محبت۔	پرباہ
پرباہ	پرورش۔	پرباہ
پرباہ	ریشم۔ تخت۔ چوڑائی۔	پرباہ
پرباہ	ریشمی زرد کپڑا۔	پرباہ
پرباہ	مسافر۔ راہی۔	پرباہ
پرباہ	پورا۔ سب۔	پرباہ

پراگش	جانی - پیارا -	پرائیہ
پرم	پہلے -	پر تھم
پروا	مٹا کر دین میں ایک ذات ہو -	پروا نہ
پرم	پاسے زیب - قسم زلیور -	پایل
پرم	ایک قسم کا پتھر جسکو لوہا لگ کر سونا ہو جاتا ہو -	پارس
پرم	ارجن کا نام -	پار تھ
پرم	آدمی -	پوریش
پرم	روشنی - اُجیالا -	پرکاش
پرم	ہولی کا وقت -	پھاگ
پرم	آگ -	پادک
پرم	آپسین - باہم -	پر سپر
پرم	بے تالو -	پر لس
پرم	پیر -	پک
پرم	گھس جانا - مل جانا -	پر ویش
پرم	خاوند - ملک -	پیا
پرم	پرائی عورت -	پرنار
پرم	نئی پتی - شاخ پتون سمیت -	پنکو
پرم	بہت - جھنڈ - خزانہ -	پنچ
پرم	چلے جانا -	پر تھانا
پرم	ظاہر - معلوم -	پر کٹ
پرم	بہت پیلا - جان سے پیلا - ملک - خاوند -	پر پت
پرم	ہوا -	یون
پرم	کل کی دھور لیغے زیرہ -	پر کاک
پرم	راہ -	پتھ
پرم	عمدہ -	پر دی

پتیت ،	ردیل - سنج -	پتیت
پریکھ ،	سیج - پٹنگ -	پریکھ
پریشام ،	آخر - انجام -	پریشام
پرسوں ،	پھول -	پرسوں
پربال ،	مونگا -	پربال
پربا ،	چمک -	پربا
پالان ،	پردریش -	پالان
پاشا ،	ہاتھ -	پاشا
پاتکی ،	پاپی - خراب آدمی -	پاتکی
پاواس ،	برسات -	پاواس
پاہن ،	پتھر -	پاہن
پارامی ،	پارہیو نچا ہوا -	پارامی
پیک ،	پینا - کوئل - کوئل -	پیک
پندر ،	راجہ اندر -	پندر
پوہرا ،	پردریش کرنا -	پوہرا
پڈج ،	کھل -	پڈج
پوہدا ،	جو عورت ۳۰ - برس سے ۵۵ - برس تک کی ہو -	پوہدا
پروہا ،	شیش ناگ -	پروہا
پروہا ،	شیش ناگ -	پروہا
پروہا ،	یقین - اعتبار - بھروسہ -	پروہا
پروہا ،	ہوشیار - عقیل -	پروہا
پروہا ،	(ت)	پروہا
تداگ ،	تالاب -	تداگ
تدھی ،	توہمی -	تدھی
تنہی ،	لڑکا -	تنہی

تَنَہ	تُرکھا - نام باجا -	تَمَنّے
تَنہ دُسل	چاول -	تَمَنّے
تَنہ سَہا	عبادت -	تَمَنّے
تَنہ مال	پان - ملک -	تَمَنّے
تَنہ لہ	ناور - کشتی -	تَمَنّے
تَنہ کار	بڑا درخت -	تَمَنّے
تَنہ کار	چور -	تَمَنّے
تَنہ	باب - استاد - دوست - لڑکا - بھائی - دشمن -	تَمَنّے
تَنہ	عورت -	تَمَنّے
تَنہ لک	ماستھے پر ہندو جو چندن یا صندل وغیرہ سے ٹیکا لگاتے ہیں -	تَمَنّے
	قشقہ - مننے - کنا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	زیارت گاہ - جہاں سب لوگ رسوم مذہبی ادا کرنے کو جمع ہوں -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	گھوڑا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	لڑکا ہوا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	بعیق - اندھیا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	آکاش - پامال - رت لوک -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	تھوڑا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	ڈر - خوف -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	تین طرح کا نجار -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	عورت -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	چھوڑ دینا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	دکھ دینا - نہ ملنا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	تین طرح کی ہوا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	پاس - کنا -	تَمَنّے
تَنہ رتھ	ماستھے پر قشقہ کھینچنا -	تَمَنّے

تپنا،	گرم ہونا۔	تپن
تڑک،	موج۔ لہر	تڑنگ
توہی،	تیز۔ پینا۔ پھر پھرا۔	تیکو
تجنا،	چھوڑنا۔	تجنا
تاپ،	بخار۔	تاپ
تب،	گھٹنا۔	تب
ٹوہی،	ٹھکری۔	ٹھکری
ٹوک،	آڑ۔	ٹیک
تپی،	پو جاری۔ عابد۔	تپی
تاہا،	لائق نجات۔	تہن۔
تہ،	درخت۔	ترو
تاہی،	سورج۔	ترن
تاہا،	جوان۔	ترن
تہی،	کرن پھول۔ جوکان میں عورتیں پہنتی ہیں۔	ترونا
تہ،	اندھیا۔	تہم
تاہیجا،	جمنہ جی۔	ترنی جا
تہا،	تالاب۔	ترواگ
تہن،	جلن۔ سوزش۔	تہن
تہن،	سزا دینا۔	تاہن
تارن،	نجات دینے والا۔	تارن
توہا،	پالا۔	تہ

(ج)

جیہا،	بھڑھایا۔ سہرا۔	جیہن
جیہا،	جاندار۔	جیو دھاری
جیہن،	باعث زندگی۔ زندگی کی بڑ۔	جیو میل

ज्योति ,	روشنی - تپک -	جوت
ज्याला ,	آنچ - لپٹ -	جوالا
ज्वर ,	خار	جوار
ज्वलामुखी ,	آتش نشان پہاڑ - زیارت گاہ ہندوان -	جوالاکھی
जोविम ,	خوت - ڈر -	جوہم
जननी ,	والدہ -	جانبی
जन्म :	تدبیر -	جنت
	نام من -	جوش
जश	تعریف -	جیش
जपना ,	یاد آئی کرنا -	جینا
जन	چار کوس کا ہوتا ہے -	جمن
जनकदुलारी	ستیاجی -	جنگل لاری
जुन ,	شال - ملا ہوا -	جٹ
जलसुत ,	کنول -	جلست
जला ,	بیٹے - مثلاً -	جنتا
जादीश ,	خدا -	جادیش
जड़म ,	پلنے والا جسکو طاقت رفتار قدرتی ہو -	جنگم
जड़ ,	جابل بیخ -	جڑ
जती ,	سنیاسی - فقیر	جتی
जन्तु ,	جانور -	جنت
जप ,	یاد آئی کرنا -	جپ
जम्बु ,	خیال گیدڑ	جسب
जय ,	جلا ہوتا فتح	جر
जलवा ,	جانور ان آبی	جلو
	تیرنا - پیرنا - علم جہاز رانی -	جل تیر

جانا،	چلنا۔	جاتا
جیمہ،	جیسے۔	جسم
جملہہین،	بے آب۔	جل ہیں
جوبن،	نئی جوان۔	جوان۔
جوبنی،	عورت۔	جونی
جن،	لوگ۔	جن
جھگڑا،	دو زون۔	جھگڑ
جکڑا،	پیدا کشت۔	جکڑ
جکڑینی،	رات۔	جکڑنی
جیمہ،	جیسے۔	جیم
جکڑا،	کرشن چنڈر۔	جکڑا
جکڑا،	بالوں کا بہت بڑھ جانا اور پریشان رہنا۔	جکڑا
جکڑا،	پانی۔	جل
جکڑا،	نہ۔	جن
جکڑا،	لاٹھ۔	جکڑا
جکڑا،	جس وقت جس وقت کی عورت کا نام ہو جو کرشن جی کی مجازی مادر تعین۔	جکڑا
جکڑا،	جنگ کمار سی راجہ جنگ کی لڑکی۔	جکڑا
جکڑا،	جانی جی۔	جکڑا
جکڑا،	سمنڈر۔	جکڑا
جکڑا،	بادل۔	جل
جکڑا،	کمل۔	جل
جکڑا،	پیدا ہونا۔	جکڑا
جکڑا،	بہت۔	جکڑا

(ج)

ککڑا، ککڑا،

چمکت چمکت آسودہ۔ خوش۔ آند۔ مزین۔
جیت۔ جیت۔ کھیل۔ تماشا۔

چکر،	ایک قسم کا ہتھیار ہوتا ہے۔	چکر
چار،	خاک - دھوڑ - ریزہ ریزہ - راکھ۔	چھار
چاپ،	کمان - دھنش -	چاپ
چنچریک،	کھنوار -	چن چریک
چنچلता،	تیزی بدرکار عورت کی تعریف -	چنچلتا
चये،	خیال کرنا - دھیان -	چئی
	دُر کا وی -	چنڈی
चन्दन،	صندل -	چندن
चन्द्रक,	کا فور - مور -	چندرک
चन्द्रकला,	چاند کا سولھوان حصہ -	چندرکا
चन्द्रमौलि,	مادلو - گنیش -	چندر مول
चन्द्रबधू,	بیر بھوئی -	چندر بدھو
चन्द्रिका,	چاندنی - چکور -	چندرکا
चपना,	شرمندہ ہو جانا -	چننا
चरित,	عادت - کھیل - بیان -	چرتر
चय,	آنکھ -	چکٹ
चयु,	آنکھ -	چاش
चित,	دل - خواہش - من -	چیت
चित्रकारी,	مُصوّر -	چتر کاری
चिन्ता,	خوف - ڈر -	چنتا
चिन्ह,	نشانی - پہچان -	چنہ
चिञ्जीव,	جیتے رہو -	چن مو
छत,	ناپاک -	چھوت
छेम,	خیریت -	چھیم
चेरा	غلام -	چیرا

کھری،	بکری -	چھیری
کھنڈ،	ہوشیاری -	کھنڈی
کھنڈیا،	چھیل -	کھنڈیا
کھنڈ،	دل -	کھنڈ
کھنڈپتی،	بڑا راجہ	کھنڈپتی
کھنڈ،	اڈھنی - زمانہ چادر -	کھنڈ
کھنڈ،	نام کہ خوشبودار چیز ہر -	کھنڈ
کھنڈ،	منڈل -	کھنڈ
کھنڈ،	چھتور -	کھنڈ
کھنڈ،	جاننا -	کھنڈ
کھنڈ،	وہلا تھلا - غارتہ بریان -	کھنڈ
کھنڈ،	نام غورت -	کھنڈ
کھنڈ،	ہوشیار - عقیل - چالاک -	کھنڈ
کھنڈ،	جو ایک جگہ قائم نہو -	کھنڈ
کھنڈ،	تیز - پخیل - صاف - پارا -	کھنڈ
کھنڈ،	تھنا -	کھنڈ
کھنڈ،	لمحہ بھر -	کھنڈ
کھنڈ،	چاند -	کھنڈ
کھنڈ،	پیر -	کھنڈ
کھنڈ،	پیشیا - کوٹا -	کھنڈ
کھنڈ،	پیشیا - کوٹل -	کھنڈ
کھنڈ،	لڑکا - چھیل -	کھنڈ
کھنڈ،	چودہ رتن جو مندر سے نکلے ہین لینے - اہرت - خندہ -	کھنڈ
کھنڈ،	طبعی - دھنش - دھونشتر - ابادت - کوسٹب من -	کھنڈ
کھنڈ،	اویچی سروا - سنگھ - کامدھین - الپرا -	کھنڈ
کھنڈ،	کلب درم - مدر - کبھ -	کھنڈ

چار حالتیں	یعنی لڑکپن - سن تیز - جوانی - بڑھاپا	چتور অবস্থা
چپلا	کوندھا - بجلی - برقی -	चपला
چتر وید	چارون دیر رگ بید - شام بید - فجر بید - اکثر بید -	चतुरवेद
چتر پرن	چتر پرن	चतुरभन
چراچر	چرنر و پرند - چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزیں -	चराचर
چتر نغنی	فون -	चतुरनगिरी
چکر بان	جسکے ہاتھ میں چکر ہو - لٹن جی	चक्रपाणि
چموز	فون	चमू
چو این	عیب جو - بدگو -	चवायन
چکسی	حیران - تجو بید -	चकरी
چسہ	چرسہ والا	चा
چمت منڈل	آسمان -	छतमाडल
چمڈ	چٹا برگ -	छद
چھیر	نور -	छी

(۲)

دالک	انگور -	दाद
دیوار	نام تیار -	देवारी
ذیال	مہربانی کرنے والا -	दयाल
دشا	حالت ملن - سمت	दशा
دمعجا	چھوٹا جھنڈی -	धजा
دانی	نمی -	दानी
دیپک	چراغ - نام راک اجاں -	दीपक
درگ	آگھ -	दग
داؤڑ	مینڈھک -	
دھانا	بڑا بھلا کہنا - ناراض ہونا - لعنت لامت کرنا -	धिना

دین باندہ	غریب پرور۔	دین باندہ
دیر گھ	لنبا۔ بڑا۔	دیر گھ
دندڑ	جرمانہ۔	دندڑ
دندڑوت	سجدہ کرنا۔ سر زمین میں لگا کر سلام کرنا۔	دندڑوت
دانت	دانت۔	دانت
دامن	بہادر۔ تاملیدار۔ نام عورت۔	دامن
دشان	دانت۔	دشان
دھن	آگ۔	دھن
دارا	عورت۔ زوجہ۔	دارا
دارا	ہیبت ناک۔ کڑا سخت۔ جو قابل برداشت نہ ہو۔	دارا
داسی	لوندی۔	داسی
دالکھ	جلائے والا۔ آگ۔	دالکھ
دالہ	سوزش۔ جلن۔	دالہ
دیگامبر	نگا۔ برہنہ۔ پریم ہنس۔	دیگامبر
دیشا	طرح۔	دیشا
دینا ناتھ	غریبوں کے مالک۔	دینا ناتھ
دو کھول	ریشم۔ دونوں کنارے۔	دو کھول
دور دور	بہت دور۔	دور دور
دولار	پیار۔ لاٹھ۔	دولار
دو ہار	فریاد۔ قسم۔	دو ہار
دو گھل	پلکین چلنا۔	دو گھل
دو ج	برہن۔	دو ج
دو ہنی	دو دو درہنے کا برتن۔	دو ہنی
دھن	دولت۔ لچھی۔	دھن
دھرم	مذہب۔ راہ۔ طریق۔	دھرم

دشمن	راچندر جی کے باپ کا نام۔	دشمن
دھن	گائے سے بچھڑا۔ دودھ کا گائے۔	دھن
دھن	گائے۔	دھن
دھن	آئینہ۔	دھن
دھن	درفت۔	دھن
دھن	عورت۔ مرد۔	دھن
دھن	خزور۔ لکھنڈ۔	دھن
دھن	دھن۔ زیارت۔ ملنا۔ ملاقات۔	دھن
دھن	دھن۔ بانیوں کے سمندر۔	دھن
دھن	جھانا۔	دھن
دھن	قبول کرنا۔ مان لینا۔	دھن
دھن	خیرات۔	دھن
دھن	دھن۔ سمندر۔	دھن
دھن	دھن۔	دھن
دھن	دھن۔ نام راجہ۔	دھن
دھن	دھن۔ درویدی۔	دھن
دھن	دھن۔ نگاہ۔ نظر۔ دیکھنا۔	دھن
دھن	دھن۔ زمین۔	دھن
دھن	دھن۔ خیال۔ چسکا۔ مزاج۔ محنت۔	دھن
دھن	دھن۔ کل۔ چین۔ دھن۔ صبر۔ قرار۔	دھن
دھن	دھن۔ چمک۔ بھڑک۔ عمدہ پن۔	دھن
دھن	دھن۔ پیاری۔ لڑتی۔ لڑکی۔	دھن
دھن	دھن۔ نام شہر جو کجرات میں لب سمندر ہے۔	دھن
دھن	دھن۔ بجلی۔	دھن
دھن	دھن۔ جگہ۔ مقام۔ کرن۔ کوہ۔ بھشت۔ خدا۔	دھن

رام ،	راچندر - پرشرام - بلرام -	ا
راکھاس ،	شیطان -	ب
رام ،	غصہ -	ب
راکھاڑ ،	بے مروتی -	عالی
راگاز ،	جسم بے سر -	ملا
راگد ،	مہادیو -	ڈور
راگد ،	درخت -	رکھو
راگو ،	تھارے -	رے
راپ ،	شکل - صورت -	پ
راکیناٹی ،	نام عورت -	لکین
راکیت ،	دل لگانا - غمہ -	پت
راپ ،	جنگل - غار -	راپ
راگد ،	نام راجپوت کا -	ہو
راگد ،	سورج -	ب
راگد ،	محنت - صحبت کرنا -	ت
رام ،	لگی - دوڑو - آب حیات - زہر - پانی وغیرہ -	س
رامیک ،	چھیل - عاشق مزاج -	یک
راگد ،	درخت -	دکھ
رامرام ،	بال بال -	مزمزم
رامچارا ،	مری راچندر کے پیر -	ام چون
رامنا ،	رٹنا -	زنا
رامبار ، رامبار ، رامنندن ،	راچندر گرجی -	راچندر گرجی
رامپاد ،	پسودن راچندر گرجی کے بھائی کا نام ہے -	پسودن
رامپو ،	موسم - فصل -	ت
رامپور ،	تھارے - سرخ -	تھارے

رُزلی،	چاول ہلدی اور پھکاری ملونی جسکا ماسے پڑیکا وغیرہ لگاتے ہیں۔	رُزلی،
رُماوولی،	بانوں کی لکیر جو میٹ پر ہوتی ہو۔	رُماوولی،
رُین،	رات۔	رُین،
رُج،	دھور۔ خاک۔	رُج،
رُیت،	راہ و رسم۔	رُیت،
راہا، راہیکا،	راہیکا برکھن کی لڑکی کا نام ہے جو سری کرشن چندر کی پیاری	راہا، راہیکا،
	مہشوہ تین تین انہیں چھوٹے پن سے باہم بڑی محبت تھی۔	
	انکے عشق کی بڑی بھاری داستان ہو۔	
راس، راس،	راس ریش کو پیوں کے ساتھ سری کرشن چندر کا کھیل ناچ وغیرہ۔	راس، راس،
راجدھانی،	دارالسلطنت۔ دارالحکومت۔	راجدھانی،
راما،	پچھلی جی۔	راما،
راد،	وانت۔	راد،
راجنوپار،	نشا چرخیت۔ دیوزاد۔ شیطان۔	راجنوپار،
رسال،	آئب۔	رسال،
راجنی،	عورت۔ رات۔	راجنی،
راو،	راجہ۔	راو،
راوکا،	بالو۔ پرشرام کی والدہ کا نام۔	راوکا،
روہ،	غصہ۔	روہ،
رڈ،	غریب۔ مفلس۔	رڈ،
رڈک،	مفلس۔ کنگال۔ تھوڑا۔	رڈک،
	(س)	
سار،	دیولوک۔	سار،
ساری،	اوپر یعنی جسکو پورب میں اکثر عورتیں اوڑھتی ہیں۔	ساری،
سامبندھ،	قربت۔ لگاؤ۔ اشارہ۔ رشتہ۔	سامبندھ،
سامن،	ہوشیار سی۔ چھل کر۔ جترائی۔	سامن،

سہل	سیدھا - ساجھا - آسانی - سہل -	سہل
سہس	رسدار - بہت - زیادہ -	سہس
سہس، سہس	سب -	سہس
سہس	ایک ساتھ - قابل - سننے کے -	سہس
سہس	نام پیاڑ جیسے دیوتا لوگ رستے ہیں -	سہس
سولہ سولہ	سولہ طرح کے سنگار یعنی آرائش سج وغیرہ - اول صفائی	سولہ سولہ
سولہ سولہ	دوسرے غسل کرنا - تیسرے صاف ڈوبنا اور صفا	سولہ سولہ
سولہ سولہ	چوتھے دھواں لگانا - پانچویں بال باندھنا - چھٹے ناگ	سولہ سولہ
سولہ سولہ	ہین سپندور لگانا - ساتویں ہاتھ پر ہندو کاٹک	سولہ سولہ
سولہ سولہ	لینے خشک کھینچنا - آٹھویں رخساروں پر سیاہ تل بنانا	سولہ سولہ
سولہ سولہ	نہیں زعفران ملنا - دسویں منہ دی لگانا - گیارہویں	سولہ سولہ
سولہ سولہ	پھولوں کا زیور پہننا - بارہویں سونے کا زیور پہننا	سولہ سولہ
سولہ سولہ	تیرہویں لوٹک کا زیور - چودھویں مٹی لگانا - پندرہویں	سولہ سولہ
سولہ سولہ	پان لکھنا - سولہویں سرمہ لگانا -	سولہ سولہ
سودھنا	کھوج کرنا -	سودھنا
سودھنا	خواب -	سودھنا
سودھنا	گواہ -	سودھنا
سودھنا	ہزار -	سودھنا
سودھنا	پیلو کا درخت -	سودھنا
سودھنا	مانک - خاوند -	سودھنا
سودھنا	بڑے کے ساتھ -	سودھنا
سادھا	آسان - سہل - برابر - سیدھا -	سادھا
سادھا	فقیر - عابد -	سادھا
سادھا	لاٹن منہ - لیاقت والے -	سادھا
سادھا	دیوتا لوگ -	سادھا

سنک	نام من -	سنک
سنکدن	نام من -	سنکدن
سرمی	گاسے - خوشبو - نسبت رت - حب پھل - ہرن -	سرمی
سیتا ہرن	سیتا جی کا چوری خانہ -	سیتا ہرن
سے	وقت -	سے
سرم درش	سکوبہ برابر دیکھنا -	سرم درش
سنت	عابد - زاہد - اچھا -	سنت
سنگ	ورنا - شرم کرنا -	سنگ
سوار تھو	مطلب -	سوار تھو
سکپٹ	ڈوٹا - جوڑا و بندھاو -	سکپٹ
سنگھا	ساتھی - دوست - سنگھی -	سنگھا
سکل	سب -	سکل
سندھ	خوبصورت -	سندھ
سجینی	سکھی - سہیل -	سجینی
سکھی	دوست - دوست عورت -	سکھی
سندھا	آب حیات - پانی -	سندھا
سکت	اچھی صلاح -	سکت
سامی	مالک - پت - خاوند - ولی نعمت -	سامی
سندھ	یاو -	سندھ
سون	خالی - اوواس -	سون
سنبہ	محنت -	سنبہ
سراج	رتبہ - مرتبہ - بناو - کچہری -	سراج
سنا	الوان اقسام کا ملنام -	سنا
سایک	تیسر -	سایک

سایکال	شام	سایکال
سارخی	گارسی بان	سارخی
سارک	نام راگ - مور - بول - سانپ - آواز مور - ہرن - سوہج - گھوڑا - چاند - اٹھی - آسمان - پہاڑ شیر - پیہا - چنڈھک - چراغ - لو - کوئل - لاکا - ہنس - لیستان - کھنجر - کل - کام دیو - زمین - تالاب - خوبصورت - طائر - پانی - نشن جی کا دھش - یغہ - کن - کپڑا - رات - عورت - شند کی کھی - نام لک - سیار - گیدڑ - سوراخ - کانٹا -	سارک
سابل	شجاع	سابل
سابن	بادری	سابن
ساہم	دلجمی کرانا	ساہم
ساجیون	آب حیات	ساجیون
ساموہ	تجند بہت	ساموہ
ساکھنا	آرام پانا	ساکھنا
سامدالی	سپ	سامدالی
سانورے	کرشن چند	سانورے
سنگوگ	اچھا جوڑ	سنگوگ
سائین	خاندہ - مالک	سائین
سجن	خاندہ - مالک	سجن
سکارے	صبح - ترما کے	سکارے
سرسانا	زیادہ ہونا	سرسانا
سوانت	اہرنیان	سوانت
سٹریپ	سانپ	سٹریپ
سوز	اندھا	سوز

سمان	برابر	سمان
سیا کیر	را چنڈ رچی	سیا کیر
سلوتا	سانولا - مرسہ دار	سلوتا
سرفوزہ	تالاب	سرفوزہ
سنگداند	خدا	سنگداند
سنگتا	بمباری	سنگتا
سینچہ	روپیو - سائے	سینچہ
سینسارن	سین - نام سانپ جسکے ہزار ٹنڈین	سینسارن
سیرو کد	غصہ پھرا آدمی	سیرو کد
سیرتا	نڈی - وریا	سیرتا
سیندن	گھر - مکان	سیندن
سینسارن	کل	سینسارن
سوارقہ	ورفت وغیرہ - ٹھہر - ہوے جاندار	سوارقہ
سنگ	سنگد	سنگ
سیروش	اندرو - دیوتا و نکاحیہ	سیروش
سیرپت	اندرو	سیرپت
سیرچاپ	دیوتا و نکاح و خوش سیئے مکان	سیرچاپ
سوبا	زن - خولیسورت	سوبا
سکھا	آرائش	سکھا
سودھاکر	چاند	سودھاکر
سہرچا	آب حیات	سہرچا
سویہ	پسینا	سویہ
سونم	چاند	سونم
سندر	تال - تالاب	سندر

(ش)

شادو،	شنک خون -
شام،	شیام کوکلا - سیاہ رنگت - شری کرشن چندری -
شام،	شیام راوہکا جی کرشن چندری کی پیاری -
شامل،	شیام سائلو - کرشن چند -
شادو،	شنک مہادیو - بھلا ہونا - تنگ - کھٹن - دور رنگا -
شام،	شنک پناہ مانگنا
شام،	شیو مہادیو - بھلا ہونا - آنولا - سیال - گیدڑ
شام،	شیش چاند -
شام،	شول پیٹ کا سمعت درد -
شام،	شہل توکھا ہوا - ست - ڈھیلہ آدمی -
شام،	شریہ جسم -
شام،	شک تخم - اگلی - ماہ صیٹھ - جمعہ کا دن - دیو زادون کا گرو -
شام،	شاکھا بہت خیال رکھنا - شاخ درختان -
شام،	شور بہادر - شجاع - سورج - اندھا -
شام،	شہوتا سامع - سننے والا - ندی کا حصہ یعنی سوتا -
شام،	شوبھا زیبائش - خوبصورتی -
شام،	شیش باقی - سانپوں کا راجہ - حقوڑا -
شام،	شاردا سرستی جی - ہوشیاری -
شام،	شری دولت - جاہ و شہم - خوبصورتی - لچھی - بڑائی کا لفظ ہے -
شام،	بڑے ناموں کے ماقبل ملائے ہیں مثلاً شری گنگا جی وغیرہ -
شام،	شاہ شہزادہ بدعا -
شام،	شہنشاہ -
شام،	شکشا نقیصت -
شام،	شہرؤن کان - سننا -
شام،	شاکن حکم -

شوح،	سوچا۔ غم۔ دکھ۔	شوح
شुचि،	صفائی۔ پاکیزگی۔	شُچ
श्रीपति،	لشن جی۔	شرقی پت
शीतल،	ٹھنڈا۔	شیتل
शोक،	رنج۔ غم۔	شوک
श्रीस,	سر۔	شیس
शब्द,	لفظ۔	شبد
श्रीशशि,	ماتھے کا زیور حسین موتی لگے ہوں۔ سردار۔ غم۔	شرمین
शरसन,	سب سے اچھا۔	شرسن
शयथ,	تیروں کا بچھونا۔ تیر۔	شستہ
शची,	قسم۔ سوگند۔	شچی
शाखाया,	اندرائی۔	شاخا نرک
शामडू,	بندر۔ بوزنہ۔	شازنگ
शिरावा,	لشن جی کا ہنٹش۔	شکھا
शिरा,	چراغ کی ٹو۔ چوٹی۔	شیوا
शूल,	پاروتی جی۔ حمادیلو جی کی عورت کا نام۔	شول
शैलकुमारी,	در و شکم پیٹ کا درد جو بہت زور سے آئے۔	شیل گماری
शोषि,	پاروتی جی۔	شوکم
श्रीशित,	سوکھنا۔	شیر و نیت
शैल	خون۔	شیل
कन्या,	پھاڑ۔	کنڈیا
कषा,	دس برس تک کی لڑکی۔	کرشن
कुल,	سیاہ رنگت۔ کرشن چند کا نام ہے۔	کل
	خاندان	

(ک)

کاملا،	کچھی جی -	کلا
کادک،	کڑی باتیں کر دے پچن	کلیک
کویا،	آنکھ کا کنارہ -	کونا
کدس،	نام درخت -	گرم
کام،	نام راجہ جو متھرا میں تھا - کرشن جی کا مہون -	کفن
کاماسیندھ،	مہاراجہ کے سمندر -	کریا سندھ
کوجیہاری،	کرشن چندر جی -	کنج ہاری
کےول،	موت -	کیول
کوپ،	جاہ - کنوان -	کوپ
کوپ،	غصہ -	کوپ
کوبی،	نام عورت جو کنس راجہ کی لونڈی تھی -	کوبری
کول،	کھیل - تماشا -	کیل
کومار،	لڑکا -	کار
کوماری،	لڑکی -	کمازی
کپول،	گال - رخسارے -	کیول
کچھوٹی،	جولی - اٹلیا -	کچھوٹی
کچھ،	پستان نوخیز -	کچھ
کوتہوہی،	کرورون برس -	کوتہوہی
کڑی،	چیل خور - دوتی - کٹنا -	کڑی
کسار،	زعفران -	کسیر
کومل،	نرم - نیا - بھولا -	کومل
کارا،	سبب -	کارن
کاتپنا،	فرض کرنا - مان لینا -	کلپنا
کند،	وہ پھل جو بڑھین لگتے ہیں مثلاً آلو و لکھن وغیرہ -	کند
	آرزو تکلیف -	

کیش	بال	کیش
کھونٹ	خراب	کھونٹ
کیوٹ	ملاح	کیوٹ
کیٹ	چھل	کیٹ
کنھائی	کرشن چندر	کنھائی
کنھیا	''	کنھیا
کانھ	''	کانھ
کلکان	خانہانی عروت - مر جاو	کلکان
کرپا	مہربانی	کرپا
کر	ہاتھ	کر
کبجا	نام عورت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی	کبجا
گھیبہ	خاک - دھول	گھیبہ
کیلکس	نام پیار جہان مادیورستے ہیں	کیلکس
کرم گت	نوشہ تقدیر	کرم گت
کچن	سونہ	کچن
کچن کچن	در خون کی گھنی جھاڑیاں جنکے نیچے جگہ ہوتی تھیں	کچن کچن
کپ	بندر	کپ
کریت	تاج	کریت
کنڈل	کان مین پتہ کازلیور	کنڈل
کوکھا	کو کا	کوکھا
کرم رکیہ	خط تقدیر	کرم رکیہ
کٹھ	گلا - منہ زبانی	کٹھ
کنٹ	خانہ - پتہ	کنٹ
کنگن	ہاتھ مین پتہ کازلیور	کنگن
کنٹھ	گذری	کنٹھ

کیارت	نام ثورت	کیرت
کینگیاں	گھنٹا کی وار کندھنی	کینڈنی
کونک	سوتا۔ دھتورا۔	کنک
کھاگ	میگھ۔ چڑیا۔ سورج۔ ہوا۔ تارے۔	کھگ
کشور	جوان۔ ۱۶۔ برس تک کا لڑکا۔	کشور
کشوری	عورت۔	کشوری
کچ	کمل۔	کچ
کچن	کعبض۔	کچن
کامین	عورت۔	کامین
کھٹ	چھوٹ۔	کھٹ
کھول	خوشی۔ گمن۔	کھول
کارن	سبب۔	کارن
کٹل	خراب۔ ٹیڑھا۔	کٹل
کلب برچھ	ورفت۔ ٹوبی۔	کلب برچھ
کال	موت۔ وقت۔ سانپ۔ سیاہ۔ ملک الموت۔	کال
کھٹ رس	چھ طرح کے رس یعنی گڑا۔ کھٹا۔ میٹھا۔ چڑپڑا۔	کھٹ رس
کھٹا کھارا	کھٹا کھارا۔	کھٹا کھارا
کھٹا لاک	چھ لاک یعنی میگھ۔ بھیرون۔ ملا۔ ویپ۔ شری لاک۔	کھٹا لاک
کھٹا دل	ہندو۔	کھٹا دل
کرمان	مہربانی۔	کرمان
کھٹا بن	کھٹا پر بیٹھنے والے۔	کھٹا بن
کھٹ	کمر۔	کھٹ
کھٹا	بغیر سر کا جسم جو اکثر لڑائی وغیرہ میں بہا ورون کا کوندہ	کھٹا
کھٹا	اٹھارہ سیدان کرتا ہے	کھٹا
کھور	تلمک۔ قشقہ۔ ٹیکا۔	کھور
کھور	تلمک۔ قشقہ۔ ٹیکا۔	کھور

کل کوکل	آواز دلکش -	کل کوکل
کچھا	دور یا کی ترالی -	کچھا
کلا دھر	چاند -	کلا دھر
کن کن	ریزے -	کن کن
کرار	کنارا -	کرار
کرک	درو -	کرک
کپول	گال -	کپول
کالندی	جمناجی -	کالندی
کایر	ڈروک -	کایر
کاک پکشن	زلف -	کاک پکشن
کامین	عورت -	کامین
کام توخنی	رس بھری آکھ -	کام توخنی
کان	شہرم -	کان
کاد	کامنادینی والا -	کاد
کوتھک	ڈھاکے کا پھول -	کوتھک
کوتھ	ہمتی -	کوتھ
گرنک	ہرن -	گرنک
کبے	پھول کا زیرہ -	کبے
کند	کو کایل پھپھول - چاندنی -	کند
کرڈز	ٹیرٹھا -	کرڈز
کول	کنارے -	کول
کوری	عیب داری -	کوری
کیلن	کھیل کی جگہ -	کیلن
کونڈ	نڈت - گنی -	کونڈ
کل کان	کلبک -	کل کان
کال کوکال		کال کوکال

کھوڑی	راہ - قصور	سیر
کر بابل	تلوار	کھال
کوشل راج	راجہ و سرہ	کوشال
کوتک	نام کتاب جس میں عورتوں سے محبت کرنے کا حال ہے پھول	کوک
کوتک	تماشا - کھیل	کوتک
کندھ	سیر	کندھ
کندک	کیتھا - لکینڈ - لہڑو	کندک
کندک	سنگھ - ناقوس جسکو مہند و پوجا کے وقت بجاتے ہیں	کندک
کھل	خواب	کھل
کھلے	ایام مصیبت	کھلے
گورؤ	تام خاندان	گورؤ
کلنک	تمت	کلنک
کل دھوت	سُٹلی	کل دھوت

(گہ)

گہ	گاہ	گہ
گوپال	کرشن چندر	گوپال
گرام	قصبہ - گاؤں - جھنڈ	گرام
گرجن	بوڑھے بڑے لوگ	گرجن
گوئی	اہیرنی	گوئی
گوپت	اہیر	گوپت
گووانن	اہیرنی	گووانن
گوآل	اہیر	گوآل
گہنا	پکڑنا - زیور	گہنا
گجراج	ایرادت - باجی	گجراج
گوہند	کرشن چندر	گوہند

گوکلچند،	کرشن چندر۔	گوکل چند
گابن،	جنا	گون
گیریدار،	کرشن چند۔	گردہ
دھن،	گھی۔	گھرت
جنان،	عقل۔	گیان
گورا آچار،	بڑا آئینہ۔	گن اکڑ
گڑ،	مشکل کٹھن۔ پوشیدہ۔	گوڑہ
گڈڑ،	نام طائر۔	گڈڑ
گوراس،	دودھ۔ وہی۔ مٹھا۔	گورن
گوار،	نام ذات۔ چٹیا۔	گور
گرہ،	گھر۔ مکان۔	گرہ
گوری،	زن صاحب جمال۔	گوری
گوکول،	برج میں ایک کائنات۔	گوکول
گمان،	آسمان۔	گنگن
گووہن،	نام بہار۔	گووہن
گوپوناٹھ،	کرشن چند۔	گوپی ناتھ
گومان،	اعراض کرنا۔	گمان
گوری،	نام راکنی۔ ہندی۔ رات۔ پاروتی جی۔ تلسی۔	گوری
گنگا،	گنگا ندی۔	گنگ
گانت،	بن۔	گانت
گاندھ،	ہاتھی۔	گیند
چنپھام،	سیاہ بادل۔ کرشن چند۔	گنیشام
گریہ،	گرمی۔	گریہ
گاندھ،	ہاتھی۔	گیند
گارت،	گڑھا۔	گرت

گج	ہاتھی -	گج
گنیر کا	طوائف -	گنیر کا
گج کا مہنی	عورت -	گج کا مہنی
گزران مستان	پاروتی -	گزران مستان
گرا	زبان - بات - آواز -	گرا
گدینو	بدن -	گدینو
گنچ	گھونگھیل -	گنچ

(د)

لکھن	تام برادر راہنہ درجی -	لکھن
لاٹری	راد حاجی - پیاری -	لاٹری
لیٹانا	لیٹانا - جی لکاتا -	لیٹانا
للتا	نام عورت -	للتا
لک	خوشامد کر کے نرمی کر کے -	لک
لکھنا	ولکھنا - بھاننا -	لکھنا
لو بھی	لاٹھی - گنچوس -	لو بھی
لکھن	اچھا وقت - اچھی ساعت -	لکھن
لجنا	شتر ماسے جانا -	لجنا
لوجن	آنکھ -	لوجن
لکھا	ایک قلعہ کا نام ہے جس کو لب سمندر جزیرہ ہرندیب مین ایک پہاڑ پر ولان کے راجہ راون نے بنایا تھا اب اسی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہے ورنہ اس جزیرہ کا نام پیشتر سنکھدیپ تھا -	لکھا
لنکیش	راجہ راون -	لنکیش
لیٹ	بدکار مرد -	لیٹ
لیچھی	دولت بیشن کی عورت -	لیچھی

لاکھ،	لاکھ۔	لاکھ
لوک،	گاڑی کی راہ۔ پگ ڈنڈی۔ مریاد۔ بدنامی۔	لیک
لوک لاج،	دینا کی شرم۔	لوک لاج
لوگائی،	عورت۔	لوگائی
لوتیکا،	بیل۔	لوتیکا
لوتا،	بیل جو پھلتی ہو۔	لوتا
لولاٹ،	ماتھا۔	لولاٹ
لوتان،	بیل۔	لوتان
لوتانا،	عورتیں۔	لوتانا
لال،	شہری کرشن جی۔	لال
لوکپ،	دینا کا پالنے والا۔	لوکپ

(۴)

مکھ،	مکھ۔	مکھ
مکھاہل،	موتی۔	مکھاہل
مکھلی،	بالنری۔	مکھلی
مکھپو،	مکھراجی۔	مکھپو
مکھراج،	بڑا راجہ۔ عموماً برہمن لوگ۔	مکھراج
مکھ،	وسط۔ پنج۔	مکھ
مکھنی،	رکھ لوگ۔	مکھنی
مکھدےب،	سب سے بڑا دیوتا۔ مہادیوی۔	مکھدےب
مکھت،	ہوا۔	مکھت
مکھمکھٹ،	مور کے پروں کا تاج۔	مکھمکھٹ
مکھدیر،	انگوٹھی۔	مکھدیر
مکھنا،	گھنگھڑا۔	مکھنا
مکھان،	غور۔ گھنڈ۔ اغاض کرنا۔	مکھان

ماधव,	کرشن چندر۔	مادھو
মনোজ,	کام دیو۔	منونج
মৈন,	کام دیو۔	مین
মীন,	مچھلی۔	مین
মৃতক,	لاش۔	مڑک
মৃগাক্ষা,	چرن کی کھال۔	مڑگ چھال
মহান,	مرگھٹ۔	مسان
মধুবন,	تمہرا۔	مدھون
মন্দির,	مکان۔ شوالہ وغیرہ۔	مسندز
माय,	ہما۔ ماور۔ والدہ۔	مائی
मृदुबानी,	ملائم بات۔ نرمی کے ساتھ۔	مرجوبانی
मंगलगाना,	خوشی کے گیت گانا۔	منگل گانا
मम,	نیرا۔	مم
मनमोहन,	کرشن چندر۔	من موہن
मनमोहनी,	راوہاجی۔ خوبصورت عورت۔ دلربا۔	من موہنی
मनोकामना,	دل کی آرزوئیں۔	منوکاننا
महाकठिन	بہت مشکل۔	مہاکٹھن
मोहन,	کرشن چندر۔	موہن
मीन,मिच,	میت پتھر دوست۔	مین میت
मधुरबारी,	مسکراہٹ کے ساتھ بات چیت۔ نرم آواز۔ میٹھی بولی۔	مدھربانی
मुक्ति,	غش میں ہو جانا۔	مڑچھٹ
मग,	راہ۔	مگ
मगी,	ہیرا۔ موتی۔ سانپ کے سرکارتیں۔	مین
मदन,	مین بھل۔ کام دیو۔ ڈونا۔	مدن
मंत्र,	جادو۔	منتر

من	نام ایک رکھ یعنی ولی کا ہے۔	منو
مات۔ ماتا	والدہ۔ مادر۔	مات۔ ماتا
مند	تھوڑا۔ اچل۔ خراب۔ کمبخت۔ رنجیدہ۔	مند
متھنی	جس سے دودھ پھرایا جاتا ہے۔	متھنی
مہارانی	ملکہ۔ رانی۔	مہارانی
مہر	ہرن۔	مہر
مہوڑہ	جاہل۔ مورکھ۔	مہوڑہ
مکراکرت	پھسلی کے مانند۔	مکراکرت
مینگہ	بادل۔ ابر۔	مینگہ
مارگ	راہ۔	مارگ
مہ	دھرتی۔ زمین۔	مہ
مہ پوری	مہراجی۔	مہ پوری
مچن	دانتوں کے در و صاف کرنے کی دوا۔ ہٹانا۔	مچن
مڈھکرا	بھنورا۔	مڈھکرا
مڈت	خوش۔	مڈت
مٹھ لینا	اپنے بس میں کر لینا۔	مٹھ لینا
مگن	خوش۔	مگن
مڈرا	شراب۔	مڈرا
مرگ نیتی	میں عورت کی ہرن کی طرح بڑی بڑی آنکھیں ہوں۔	مرگ نیتی
مزار	کرشن چند۔	مزار
مرگ سیلی	ہرن کی کھال۔ جواکثر فقیر ہندو مذہب کے پہنتے ہیں۔	مرگ سیلی
مرن بھاؤن	کرشن چند۔	مرن بھاؤن
مدن گوپال	۔	مدن گوپال
مٹھلا	نام ملک۔	مٹھلا

مہار،	نماور	ایک قسم کا سرخ رنگ۔
مनुष،	نمک	آدمی۔
مہ،	مزم	مطلب۔
مہجہار،	مہجہار	بیچ دہا۔
منوبھکایک،	منوبھکایک	دل و جان سے۔
مالہروا،	مان	مرد و زن ایک آلا بہر۔
مایا،	مایا	محبت۔
مہش،	مہش	مہادیو۔
ممتا،	ممتا	محبت۔
مکھ،	مکھ	جگ۔
مہال،	مہال	ہنس۔
مہناہ،	مہناہ	مہادیو۔
مہنک،	مہنک	چاند۔
مہنڈ،	مہنڈ	بھونڈا۔
مہنک،	مہنک	بھونڈے۔
مہنڈ،	مہنڈ	ضندل۔
مہنڈ،	مہنڈ	راہ۔
مہنڈ،	مہنڈ	چمیلی۔
مہنڈ،	مہنڈ	خوبصورت۔ چندر نگہی۔
مہنڈ،	مہنڈ	بھونڈے۔
مہنڈ،	مہنڈ	شہوت۔ کام دیو۔
مہنڈ،	مہنڈ	سورج کی کرنیں۔
مہنڈ،	مہنڈ	روشنائی۔
مہنڈ،	مہنڈ	شراب۔ غرور۔
مہنڈ،	مہنڈ	شہد۔

مَرَج،	مَرَج عارضہ - روگ -
مُڑگچال،	مُڑگچال ہرن کی کھال -
مَرگمذ،	مَرگمذ کستوری - نافہ -
مَرگراج،	مَرگراج شیر -
مَرگد،	مَرگد شیرین باتین -
مَرگناہ،	مَرگناہ کستوری - نافہ -
ماتسند،	ماتسند سورج -
مادھرنج،	مادھرنج بیٹھی -
مائیگز،	مائیگز نام بھاڑ -
مات محل،	مات محل مولیٰ محل -
مکین،	مکین غصہ کریں -
ماتنگ،	ماتنگ ہاتھی -
مامی،	مامی سلام - پرنام -
ماکھ،	ماکھ غصہ کر گئے -
میج،	میج موت - قضا -
مکنتا،	مکنتا موتی -
مُذ،	مُذ خوشی -
موجن،	موجن کھولنا -
مُود،	مُود خوشی -
مندر،	مندر بھاڑ -
مَنجول،	مَنجول خول بصورت -
منج،	منج خول بصورت -

(ن)

نم،	نم مسکار - سلام -
نمو،	نمو سر جھکتا ہوں - مودب سلام کرتا ہوں -

نم	نری - عاجزی۔	نم
ناہی	زسنگہ اوتار۔	نم
نہند	بڑا راجہ۔ شاہنشاہ۔	نہند
نوبھو	نئی دھن۔	نوبھو
نواڈ	کام دیو۔ نیارنگ۔	نواڈ
نولی	نئی عورت۔ نئے جوہن۔	نولا
نڈ	خواب۔	نڈ
ناپکا	بڑے کی عورت۔ کلٹی۔ عورت۔	ناپکا
نیبوری	ینب کے پھل۔	نیبوری
نیپوگا	بے ہنر جسمین کوئی ہنر نہو۔	نیپوگا
نیا	الک۔	نیا
نیک	تھوڑی دیر کے واسطے۔	نیک
نار	نام سن یعنی ایک بڑے ولی کا ہو۔	نار
نیلنمب	نیل لینے سیاہ چادر زنائی۔	نیلنمب
نہسنگ	ایک اوتار کا نام ہو۔	نہسنگ
نہ	موتی۔ پہاڑ۔ درخت۔ بگہ۔	نہ
نہ	آومی۔	نہ
نیمہن	تھوڑی دیر تک۔	نیمہن
نار	آواز۔ گیت۔ راگ۔	نار
نیکار	نزدیک۔ پاس۔	نیکار
نہ	بل۔ پانی۔	نہ
نیلن	بے شرم۔ بے حیا۔	نیلن
ناٹ	مالک۔	ناٹ
ناٹ	پانی۔ اورا۔ سوٹھ۔ ہوشیار۔	ناٹ
ناٹری	چتر عورت۔	ناٹری
نات	میا۔	نات

نیگام،	بید جو ہندوؤں کی آسمانی کتاب ہو۔	نلم
نیشیچر،	راچھس - دیو زاد - خبیث۔	نشیچر
نندھانی،	جشوداجی -	نذران
نیت،	ہمیشہ -	نیت
ننھ،	لڑکا - برج میں ایک معزز اہیر کا نام تھا۔	ننھ
نैन،	آنکھ -	نین
नेह،	محبت -	نیہہ
निपट،	بہت - سراسر - نہایت -	نپٹ
नृत،	ناچنا -	نرت
निशङ्क،	بیخوف - نڈر -	نشک
निशि, निशा,	رات -	نشن
निर्मोही,	بے محبت - کچھ خلق -	نرموہی
निदुर,	بے مروت - سخت دل - بے شیل -	نخف
निर्दयी,	بے رحم -	نزدوی
नामि,	عورت -	نار
नन्दकुमार,	کرشن چند -	نندکار
मीच,	روٹی -	میچ
नन्दलाल,	کرشن چند -	نندلال
नदनन्दन,	کرشن چند -	نندن
नन्ददुलारे,	کرشن چند -	نندولارے
निर्बाह,	گنہگار - نباہ -	نیرواہ
निष्प्रय,	یقین -	نیشپر
नखशिख,	سہ سے ناخن تک -	نکھسک
नन्दकिशोर,	کرشن چند -	نندکشور
नखलकिशोर,	کرشن چند -	نولکشور

نवलकिशोरी,

نول کشوری رادھکا جی -

नन्दगाँव,

نند گاؤں نام موضع جو براج میں ہو -

नटवा,

نٹ وڑ نظر بند کردینے والا - ٹوٹنیا -

निर्मल,

نزل صاف -

नैहर,

نہر میکا -

निरखि,

نرکھ دکھانے والا -

नवेलिन,

نولین جوان عورت -

नभ,

نبہ آسمان -

नरेश,

نریش راجہ -

नवनीत,

نونیٹ ناکھن - نینون -

नाग,

ناگ سانپ - تپا - ہاتھی - خواب آدمی - بھید -

नवेली,

نولی خوبصورت عورت -

निधि,

نیدھ سمندر - کبیر کا ایک رتن - دولت -

निर्विकार,

نیریکار بے ہنر - نرگن -

निषाद,

نیساد لاج - کھار -

निदाघ,

نیداگہ گرمی -

नितम्ब,

نیتنب سُرین - چوتر -

नीप,

نیپ قدم کا درخت -

नीबी,

نیبی کمر بند - ازار بند -

नीरज,

نیرج کل -

नीठि,

نیٹی تخت بائین -

नूपर,

نوپر بچیا -

नभगेश,

نمگیش گرام - جو کہ ایک پرند کا نام ہو -

नाभी,

ناہی ناف - نعل راجہ -

नन्दिनी,

نندی پارتی - لڑکی - سونٹیر - ہڑ -

نمسکار،	سلام۔ سر جھکانا۔	نمسکار
ناشک،	مٹانے والا۔	ناشک
نخل،	خوبصورت۔ نیا۔ حسین عورت۔	نخل
	(۹)	
نکس،	کپڑا۔	نکس
نکس،	عاجزی۔	نکس
نکس،	برعکس۔	نکس
نکس،	بھروسا۔	نکس
نکس،	برعکس۔ خدا۔	نکس
نکس،	کھیل۔ خوشی۔	نکس
نکس،	مناسب۔	نکس
نکس،	برہمن۔	نکس
نکس،	ہندوؤں کی آسمانی کتاب۔	نکس
نکس،	ظاہر۔	نکس
نکس،	غیر ملک۔	نکس
نکس،	جلدی۔	نکس
نکس،	دیکھنا۔	نکس
نکس،	بیمار۔	نکس
نکس،	چوڑا۔ خوبصورت۔ بے غم۔	نکس
نکس،	آجلا۔ صابن۔	نکس
نکس،	راکھ۔	نکس
نکس،	نام عورت۔	نکس
نکس،	خوشامد۔	نکس
نکس،	زہر۔	نکس
نکس،	دشمن۔ نام ایک بڑے من کا ہو۔ دیکھ۔	نکس

ویراجمان،	بہیمان - شو بہادریا -	دراہمان
ویربھس،	بہتیاہو -	ویربھس
ویرگات،	گزرنا -	ویرگش
ویراس،	دن -	ویراس
ویرپاتی،	مصیبت	ویرپتی
ویرتپ،	پتیا - درخت -	ویرتپ
ویربھک،	پرہیز -	ویربھک
ویربھوہ،	جدائی -	ویربھوہ
ویرپل،	بہت -	ویرپل
ویرپین،	جنگل -	ویرپین
ویربھس،	فنا کرنا - ناس کرنا -	ویربھس
ویرکاش،	کھلنا - بھولنا -	ویرکاش
ویرام،	آسمان -	ویرام
ویرتھا،	بیقائدہ -	ویرتھا
ویرنچی،	برمہاجی -	ویرنچی
ویرشودھ،	دشمنی -	ویرشودھ
ویراد،	تعریف -	ویراد
ویردھان،	بیوہ -	ویردھان
ویرتھگ،	سجھ دنیا کا راگ چھوڑ دیا ہو -	ویرتھگ

(۱۵)

ویرتھ،	دل -	ویرتھ
ویرک،	ورد - لٹک -	ویرک
ویرتھل،	نہر -	ویرتھل
ویرتھ،	پازار - راہ -	ویرتھ
ویرتھانا،	گم ہو جانا -	ویرتھانا

ہرنا،	چورالینا۔	ہرنا
ہیت،	محبت۔ واسطے۔	ہیت
ہیت،	محبت۔	ہیت
ہیتکاری،	دوست۔	ہیتکاری
ہردی،	دل۔	ہردی
ہر،	نما دیو۔	ہر
ہری،	اشن۔ کرشن چندر۔	ہری
ہوہی،	جل جانا۔	ہوہی
ہیرنا،	ناہ کتا۔	ہیرنا
ہولسنا،	خوش ہونا۔	ہولسنا
ہولیا،	بھاریو جی۔	ہولیا
ہولیاہینی،	خوش کرنے واسطے۔	ہولیاہینی
ہولیا،	خوشی۔	ہولیا
ہیملنا،	سوسنے کی بیل۔	ہیملنا
ہیم،	پالا۔ جاڑا۔ نام رت۔	ہیم

